مشعلِ راہِ مستقیم

برکت اللہ بھٹی

بسم الله الرحمن الرحيم

مشعلِ راہِ مستقیم

برکت اللہ بھٹی

اقبال اکادمی پاکستان

ناشر
محمد سہیل عمر
ناظم
اقبال اکادمی پاکستان
(حکومتِ پاکستان، وزارت ثقافت)
چھٹی منزل، ایوان اقبال، لاہور
Tel: [+92-42] 6314-510
Fax: [+92-42] 631-4496
Email: director@iap.gov.pk
Website: www.allamaiqbal.com

ISBN 987-969-416-432-8

طبع اوّل	:	۲۰۰۹ء
تعداد	:	۵۰۰
قیمت	:	۵۰۰روپے
مطبع	:	شرکت پریس، لاہور

محلِ فروخت: ۱۱۶میکلوڈ روڈ، لاہور فون نمبر: ۷۳۵۷۲۱۴

37- اللہ تعالیٰ کے حضور میں مرد اور عورتیں برابر ہیں 324
38- اسلامی معاشرہ میں عورت کا مقام .. 326
39- قرض کے بارے میں اللہ تعالیٰ ہدایت فرماتے ہیں 335
40- قرض لینے اور دینے والے کے لئے ہدایات 359
41- عدل وانصاف کے بارے احکام .. 362
42- تجارت اور ناپ تول 367
43- حلال وحرام کا بیان 369
44- اسلام اور جمہوریت 381
45- حصول علم 399
46- قتل وغارت دہشت گردی دنگا فساد کے باب میں 412
47- مذہب میں زبردستی منع ہے 419
48- اسلام میں رواداری کا تصور اور مثالیں 421
49- غیر مسلمانوں سے سلوک کے بارے میں مسلمانوں کو ہدایات 426
50- غلامی کو ختم کرنے کی ہدایت 428
51- قرآن کریم میں غلام سے مراد بیٹا یا لڑکا 435
52- دوسروں کی جان بچانے کے لئے خون اور پیوند کاری کی خاطر اعضا کا عطیہ کرنا 437
53- نشے اور جوئے کے حرام ہونے کا بیان 441
54- غیب کا علم 444
55- بیمہ 447
56- حضرت عیسیٰؑ کو خداوند کریم کا بیٹا تصور کرنا .. 450
57- منافقین کا بیان 466
58- کتا پالنے کے بارے میں........ 475
59- کیمرہ، فوٹوگرافی اور تصویروں کے باب میں 477
60- فضول خرچی 485
61- اسلام میں سید کا مقام 488
62- دعا اور سلام کا جواب 492
63- قسمیں کھانا 494
64- توبہ 497
65- غرور اور تکبر کا انجام 499
66- تہمت لگانا 502
67- بدعت 505
68- ستارے چاند اور سورج 508
69- مزاروں پر حاجت براری کے لئے حاضری 516
70- رسول کریم کا کردار 518
71- لالچ اور طمع 521
72- مسلمانوں میں اخوت، شفقت اور محبت 522
73- آداب گفتگو 523
74- مسجدوں میں لاؤڈ سپیکر کا استعمال 525
75- اہتمام دعوت 527
76- بزرگوں کا عزت واحترام 528
77- سچ بولنا 529
78- اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی اور آداب مجلس 530
79- صلح وامن قائم رکھنے کے احکام 531
80- گھروں میں داخلہ کے احکام اور ہدایت 532
81- شرم وحیا 533
82- آداب خلوت 535
83- غیر مصدقہ افواہوں پر کان دھرنا 537
84- بہتان تراش، چغل خور اور کنجوس 538
85- کانا پھوسی 540

فہرست

نمبر شمار	موضوع	صفحہ
-1	تمہید	1
-2	غرض وغایت	3
-3	حق تعالیٰ سبحانہٗ کی شان میں	5
-4	رسول مقبولؐ کی شان میں اللہ تعالیٰ کا کلام	32
-5	قرآن کریم کا ذکر	40
-6	مثالیں، اصطلاحات ومحاورے	55
-7	قرآن کریم کو سمجھ کر پڑھنا اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اپنا کردار ڈھالنا	58
-8	قرآن کریم کو سمجھنا	62
-9	دین توحید	96
-10	ایمان	111
-11	خداوند تعالیٰ کی ذات کریم پر ایمان لانا	115
-12	مسلمان اور مومنین	132
-13	مومنین	136
-14	نیک پرہیزگار اور متقی لوگ	162
-15	عبادت	164
-16	والدین کی عزت واحترام	172
-17	والدین اور اولاد کا رشتہ	178
-18	جہاد کا بیان	180
-19	شہدا کی شان کا بیان	217
-20	مال غنیمت کی حقیقت کا بیان	219
-21	ملت اسلامیہ میں تفرقہ بازی	221
-22	معراج النبیؐ	230
-23	نماز ادا کرنے کی ہدایات کی تفصیل	238
-24	نماز قصر کرنے کے احکام کی تفصیل	242
-25	نماز	244
-26	زکوٰۃ وخیرات کا بیان	262
-27	خیرات	274
-28	روزوں کے بارے احکام	278
-29	روزہ رکھنے کے متعلق مزید معلومات	285
-30	رویت ہلال	293
-31	حج کے احکام	295
-32	شادی اور نکاح کے احکام	300
-33	انسان کی پیدائش اولاد کو مارنا مانع حمل اور خاندانی منصوبہ بندی کے مسائل	304
-34	طلاق کے مسائل	306
-35	اللہ تعالیٰ کے احکام	317
-36	وراثت کے مسائل	320

86- ٹھٹھہ، مذاق اور تمسخر اُڑانا 542
87- وہم وگمان کرنا 543

☆☆☆☆☆

تمہید

اس کتاب میں جو کچھ مواد آپ کو ملے گا یہ کسی فرد واحد یا جماعت کی ذہانت، شعور یا عقل و دانش کی بنا پر نہیں لکھا گیا لہذا کوئی آدمی یا جماعت یہ مواد جمع کرنے کا اعزاز یا تمغہ حاصل کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ اس کتاب میں جو مسائل امت مسلمہ اور خاص کر پاکستان کو آج کل درپیش ہیں۔ قرآن کریم میں ارشادات الٰہی، حضور نبی اکرم ﷺ کے اقوال اور کردار اور صحابہ کرامؓ کے کردار کی روشنی میں ان مسائل اور کمزوریوں کا حل پیش ہے۔

بڑے افسوس اور رنج کا مقام ہے اگر اپنے آپ کو مسلمان کہنے والے صحیح طور پر اسلامی کردار کے حامل ہوتے تو آج ذلت کے شکنجے میں نہ جکڑے ہوتے اس وقت وہ بیچارگی اور مظلومیت کا شکار ہے بچاؤ کی خاطر کبھی آپ کی جانب دیکھتے ہیں اور کبھی دوسرے کی طرف کہ شاید کسی سمت سے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ملے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کو سہارا صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہی دے سکتی اور جتنی جلدی وہ اپنا رخ اللہ تعالیٰ کی جانب موڑلیں گے اتنی ہی جلدی ذلالت اور درماندگی سے ان کو نجات مل جائے گی۔

آج بھی جو ہو براہیم کا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستان پیدا

رسول کریم ﷺ نے فتح یمن کے بعد حضرت معاذؓ بن جبل کو وہاں اسلام کی تعلیم دینے کی خاطر مقرر کیا جب وہ روانہ ہونے لگے تو رسول کریم ﷺ نے پوچھا کہ وہاں تم مسائل کس طرح حل کرو گے آپ نے عرض کیا کہ قرآن کریم کی روشنی میں ابھی قرآن کریم کا نزول مکمل نہیں ہوا تھا تو جناب نبی کریم ﷺ نے پوچھا کہ اگر تم کو قرآن کریم میں مناسب احکام نہ ملیں تو آپ نے

جواب دیا تو میں آپ (رسول کریم ﷺ) کے کردار اور اور احادیث کو سامنے رکھتے ہوئے حل تلاش کروں گا تو جناب رسول ﷺ خدا نے پھر پوچھا کہ اگر تم کو میرے کردار اور احادیث میں بھی ہدایت نہ ملے تو پھر کیا کرو گے تو حضرت معاذؓ بن جبل نے جواب دیا کہ میں اس صورت میں، آپ کے صحابہ کرامؓ کے کردار اور اقوال کو سامنے رکھوں گا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر ان کے کردار اور اقوال میں مناسب ہدایات نہ ملے تو پھر کیا کرو گے۔ حضرت معاذؓ بن جبل نے جواب دیا کہ میں اپنی فہم و فراست سے کام لوں گا آپ یعنی نبی اکرم ﷺ بہت خوش ہوئے اور اپنی طرف سے حضرت معاذؓ بن جبل کی کامیابی کے لیے بہت دعائیں دیں۔ اس کتاب کی یہی بنیاد ہے۔

آپ قرآن کریم پڑھیں، پھر پڑھیں اور پھر دوبارہ سہ بارہ پڑھیں تو ایک بات ضرور دیکھیں گے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے کچھ واقعات مختلف زاویوں سے بار بار متعدد بار دُوہرائے ہیں اور یہ کوئی حیران یا پریشان ہونے کا مقام نہیں بلکہ لازم یہ آتا ہے کہ ان واقعات کا مقصد اور مفہوم سمجھا جائے اور جان لیا جائے کہ یہ موضوع کتنا ضروری اور اہم ہے اور اس کو اپنے ایمان اور کردار کا حصہ بنایا جائے۔ اس کتاب کا مقصد بھی قرآنی احکام کو صحیح صحیح سمجھنا ہے کہ اپنا کردار اس طرح ڈھالا جائے کہ قرآنی احکامات کی عکاسی کرے۔ لہٰذا قارئین حضرت کو کئی جگہ آیات مبارکہ مختلف زاویوں سے متعدد بار دُوہرائی ملیں گی اور امید ہے کہ قارئین حضرات ضرور پسند فرمائیں گے۔

غرض و غائیت

وَلْتَكُنْ مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ۚ وَ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○

سورۃ العمران 3 آیت 104: اورتم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے جولوگوں کو نیکی کی دعوت دے اچھے کام کرنیکا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے یہی لوگ ہیں جو کامیابی حاصل کرنیوالے ہیں۔

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ○

سورۃ العمران 3، آیت 110: جتنی امتیں (قومیں) پیدا کی گئی ہیں تم ان سے بہترین ہو کہ نیک کام کرنیکی دعوت دیتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو اور خدا تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔

ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ○

سورۃ نحل 16، آیت 125: لوگوں کو خوش خلقی اور میٹھی باتوں سے سیدھے راستہ (دین اسلام) پر ایمان لانے کی خاطر بلاؤ اور بہت ہی اچھے طریقہ سے ان سے مناظرہ کرو جو سیدھے راستے (دین اسلام) سے بھٹک گیا خداوند تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے اور جو لوگ ہدایت پر عمل کرتے ہیں ان کو بھی۔

﴿وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ٥ لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِکَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِیْنَ ٥ لِیُکَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِیْ عَمِلُوْا وَیَجْزِیَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِیْ کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ٥

سورۃ زمر 39، آیت 33,34,35 : اور جو شخص سچی بات لے کر آیا اور جس نے اس سچی بات کی تصدیق کی یہی لوگ متقی ہیں وہ جو چاہیں گے اپنے پروردگار کے پاس موجود پائیں گے کہ خداوند کریم ان سے غلطیوں اور بھول چوک جو ان سے ہوئی دور کردے گا۔ اور نیک کاموں کا جو وہ کرتے رہے سب اچھا بدلہ دے گا۔

پیغمبران کرام جنہوں نے توحید کے پیغام کی تبلیغ کی اور جو خوش قسمت لوگ پیغمبران کرام کی دعوت پر ایمان لائے یقیناً اللہ تعالیٰ ان سے خوش ہے کچھ اور خوش نصیب ہیں جو خود پیغام توحید پر ایمان لائے اور دوسرے لوگوں کو ایمان لانے اور نیک اعمال کی دعوت دی ان سب سے بھول چوک اور غلطیاں دور کردی جائیں گی اور ان کے نیک اعمال کا بہت اچھا بدلہ دیا جائے گا۔

مَنْ یَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً یَّکُنْ لَّهٗ نَصِیْبٌ مِّنْهَا ؕ وَمَنْ یَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَیِّئَةً یَّکُنْ لَّهٗ کِفْلٌ مِّنْهَا ؕ وَکَانَ اللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّقِیْتًا ٥

سورۃ نساء 4، آیت 85 : تو جو شخص نیک کام (عمل) کی سفارش کرے اس کو اس کے ثواب میں (برابر) حصہ ملے گا جو برے کام کرے گا اس کو اس (کے عذاب) میں سے (برابر کا) حصہ ملے گا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

یہ آیت کریمہ اتنی واضح ہے کہ کسی تبصرہ کی گنجائش نہیں۔

حق تعالیٰ سبحٰنہ کی شان میں

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًاo

سورۃ بقرہ2، آیت 29: وہی تو ہے جس نے سب چیزیں جو زمین میں ہیں تمہارے لئے پیدا کیں۔

یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ o وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ یَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْكُمْ شَهِیْدًا وَ مَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ عَلَیْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ یَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ یَّنْقَلِبُ عَلٰی عَقِبَیْهِ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِیْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِیْنَ هَدَى اللّٰهُ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُضِیْعَ اِیْمَانَكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌo

پارہ 2، سورۃ بقرہ2، آیت 143: وہ جس کو چاہتا ہے سیدھے راستے (دین اسلام) پر چلاتا ہے اور ہم نے تم کو ایسی امت بنایا ہے جو (ہر پہلو سے) اعتدال پر ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو۔ اور رسول کریم ﷺ تم پر گواہ بنیں۔ اور جس قبلے پر تم پہلے تھے اس کو ہم نے اس لیے مقرر کیا تھا کہ معلوم کریں کہ کون ہمارے پیغمبر کا تابع رہتا ہے اور کون (الٹے پاؤں) مڑ جاتا ہے۔ اور خدا ایسا نہیں کہ تمہارے ایمان کو ضائع کردے۔ خدا تو لوگوں پر بہت ہی شفیق اور مہربان ہے۔

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ

پارہ 3، سورۃ بقرہ 2، آیہ 255: اللہ تعالیٰ کا حکم اور علم آسمان اور زمیں سب پر حاوی ہے۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

پارہ 3، سورۃ آل عمران، آیت 26: کہو کہ اے خدا کائنات کے مالک تو جس کو چاہے حاکمیت بخشے اور جس سے چاہے حاکمیت چھین لے اور جس کو چاہے عزت بخشے اور جسے سے چاہے ذلیل کرے۔ ہر طرح کی بھلائی تیرے اختیار میں ہے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ○

پارہ نمبر 4، سورۃ آل عمران 3، آیت 182: اور خدا تو بندوں پر مطلق ظلم نہیں کرتا۔

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا فِيْهِنَّ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ○

سورۃ مائدہ 5، آیت 120: آسمانوں اور زمینوں اور ان دونوں میں جو کچھ ہے سب کا اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

وَ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○

پارہ 7، سورۃ انعام 6، آیت 97: اور وہی تو ہے جس نے تمہارے لیے ستارے بنائے تاکہ جنگلوں اور دریاؤں کے اندھیروں میں ان سے راستے معلوم کرو۔ اور عقل والوں کے لیے ہم اپنے احکام کھول کھول کر بیان کرتے ہیں۔

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ وَ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ○ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ○

پارہ 7، سورۃ انعام 6، آیت 101: وہی آسمانوں اور زمیں کو بنانے والا ہے اس کے اولاد کہاں سے ہو جب کہ اس کی بیوی ہی نہیں اس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور وہ ہر چیز سے باخبر ہے۔ یہی خدا تمہارا پروردگار ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی ہر چیز کو بنانے والا ہے تو اسی کی عبادت

کرو۔ اور وہ ہر چیز کا نگران ہے۔

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَ هُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ○

پارہ 7، سورۃ انعام 6، آیت 103: وہ ایسا ہے کہ عقل یا بصیرت اس کا اندازہ نہیں کرسکتی بلکہ وہ عقل اور بصیرت کو سمجھتا ہے۔ وہ بھید جاننے والا خبردار ہے۔

ہمیشہ کے لیے یہ بات واضح کر دی گئی ہے کہ اگر صرف عقل اور بصیرت سے اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات کو سمجھنے کی کوشش کریں تو کامیاب نہیں ہوں گے۔ ہاں اس کی قدرت کے عجائبات اور کرشموں کی طرف (صدق دل سے) دھیان اور غور کریں تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئیں گے۔

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ وَ النُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ م بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ الْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ○

سورۃ اعراف 7، آیت 54: بے شک تمہارا رب اللہ تعالیٰ ہی ہے اس نے زمیں اور آسمان چھ دن میں بنائے اور نظام جاری کر دیا۔ وہ دن پر رات ڈھانپ دیتا ہے کہ ہر ایک جلدی جلدی ایک دوسرے کا پیچھا کرتے ہیں۔ سورج، چاند اور تارے اس کے حکم کے ماتحت ہیں کیا یہ ساری کائنات اس کی بنائی نہیں اور کیا اس کے حکم کے ماتحت نہیں۔ اللہ تعالیٰ بڑا برکت والا ہے اور تمام کائنات کا پالنے والا ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ○

پارہ 10، سورۃ انفال 8، آیت 53: اور یہ اس وجہ سے ہے کہ جو نعمت خداوند تعالیٰ کسی قوم کو عنایت کرتا ہے جب تک وہ خود اپنے آپ کو بدل نہ ڈالیں خدا تعالیٰ اپنی نعمت کو نہیں بدلتا اس لیے کہ خدا تعالیٰ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ط مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْم بَعْدِ اِذْنِهٖ○

سورۃ یونس 10، آیت 3: تمہارا رب اللہ تعالیٰ ہے جس نے چھ دن میں آسمان اور زمیں بنائے اور پھر ان پر حکمرانی شروع کر دی۔ اور کائنات کو چلانے کی خاطر نظام جاری کر دیا کوئی بندہ اس کی اجازت کے بغیر سفارش نہیں کرسکتا۔

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَالْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِکَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ○

پارہ 11، سورۃ یونس 10، آیت 5: وہی تو ہے جس نے سورج کو روشن اور چاند کو منور بنایا اور منزلیں مقرر کیں تاکہ تم برسوں کا شمار اور حساب رکھ سکو۔ اور یہ سب کچھ خدا نے تدبیر سے پیدا کیا سمجھنے والوں کے لیے وہ اپنے احکام کھول کھول کر بیان فرماتا ہے۔

هُوَ الَّذِیْ یُسَیِّرُکُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا کُنْتُمْ فِی الْفُلْکِ ۚ وَجَرَیْنَ بِهِمْ بِرِیْحٍ طَیِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا رِیْحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ کُلِّ مَکَانٍ وَّظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اُحِیْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۚ لَئِنْ اَنْجَیْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الشّٰکِرِیْنَ ○

پارہ 11 سورۃ یونس 10 آیت 22: وہی تو ہے جو تم کو جنگل اور سمندروں میں سفر کرنے کی توفیق دیتا ہے یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں سوار ہوتے ہو اور کشتیاں معاون ہوا کے نرم نرم جھونکوں سے مسافروں کو لے کر چلنے لگتی ہیں اور وہ ان سے خوش ہوتے ہیں تو دفعتہً زناٹے کے جھکڑ اور طوفان آجاتے ہیں اور لہریں ہر طرف سے ان پر پہاڑوں کی طرح جوش مارتی ہوئی آنے لگتی ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ اب تو لہروں میں ڈوب جائیں گے تو اس وقت خالص خدا ہی تعالیٰ سے عاجزی سے دعا مانگتے ہیں کہ اے خدا اگر تو ہم کو اس طوفان سے نجات بخشے تو ہم تیرے بہت شکرگزار ہوں گے۔

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا کَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا یَاْکُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّیَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَیْهَاۤ ۙ اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَیْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِیْدًا کَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ کَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ ○

پارہ 11 سورۃ یونس آیت 24 دنیا کی زندگی کی مثال بارش کی سی ہے کہ ہم نے اس کو آسمان سے برسایا پھر اس کے زمین میں جذب ہونے پر سبزہ جسے آدمی اور جانور کھاتے ہیں مل کر نکلا یہاں تک کہ زمین سبزے سے خوشنما اور آراستہ ہوگئی اور زمین والوں نے خیال کیا کہ وہ اس پر پوری دسترس رکھتے ہیں کہ ناگہاں رات یا دن کو ہمارا حکم عذاب آپہنچا تو ہم نے اس کو کاٹ کر ایسا کر ڈالا کہ گویا کل وہاں کچھ تھا ہی نہیں جو لوگ غور کرنے والے ہیں ان کے لئے ہم اپنی قدرت

کے مظاہر کی تفصیل اسی طرح کھول کر بیان کرتے ہیں۔

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِي سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا o

سورۃ ہود 11، آیت 7: اس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں بنایا اور اس کا تخت پانی پر تھا کہ تم کو آزمائے کہ تم میں سے کس کو اعمال اچھے ہیں۔

وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ o

پارہ 12، سورۃ ہود 11، آیت 117: اور تمہارا پروردگار ایسا نہیں کہ بستیوں کو جب کہ وہاں کے باشندے نیکو کار ہوں ظلم سے تباہ و برباد کردے۔

اَللّٰهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ o

پارہ 13، سورۃ رعد 13، آیت 2: خدا تو وہ ہے جس نے ستونوں کے بغیر آسمان جیسا کہ تم دیکھتے ہو اتنے اونچے بنائے پھر اپنے آپ کو حکومت کے تخت پر قائم کیا اور سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا ہر ایک میعار معین تک گردش کرتا رہے گا وہی دنیا کے کاموں کا انتظام کرتا ہے اس طرح وہ اپنے احکام کھول کھول کر بیان کرتا ہے کہ تم اپنے پروردگار کے سامنے حاضر ہو جانے کا یقین کرلو۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ o

پارہ 13، سورۃ ابراہیم 14، آیت 32: اور اسی نے کشتیوں اور جہازوں کو تمہارے زیر فرمان کردیا ہے تاکہ سمندر میں اس کے حکم سے چلیں اور دریاؤں کو بھی تمہارے ماتحتی میں دے دیا ہے۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ o

پارہ 13، سورۃ ابراہیم 14، آیت 33: اور سورج اور چاند کو تمہارے ماتحت کر دیا کہ دونوں دن رات اپنے مقررہ راستوں پر رواں دواں ہیں اور رات اور دن کو بھی تمہارے ماتحت کردیا ہے۔

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ o

سورۃ حجر 15، آیت 20: اور ہم نے اس (زمین) میں تمہارے لیے روزی مہیا کی ہے اور ان سب لوگوں کو روزی کا سامان بھی کہ جن کے لیے تم ذمہ دار نہیں ہو۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝

پارہ 14، سورۃ نحل 16، آیت 12: اور اس نے رات اور دن اور سورج اور چاند تمہارے ماتحت کر دیئے اور ستارے بھی اس کے حکم سے تمہارے ماتحت ہیں۔ بے شک اس میں عقلمند لوگوں کے لیے اشارے ہیں۔

وَهُوَ الَّذِيْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

پارہ 14، سورۃ نحل 16، آیت 14: اور وہی تو ہے جس نے سمندروں کو تمہارے اختیار میں کر دیا ہے تاکہ اس میں سے تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے زیور (موتی وغیرہ) نکالو جسے زینت کے لیے پہنتے ہو اور تم دیکھتے ہو کہ جہاز سمندر کو پھاڑتے چلے جاتے ہیں اور اس لیے بھی (سمندر کو تمہارے اختیار میں دے دیا) کر دیا کہ خدا کے فضل سے روزی کی تلاش کرو کہ اس کا شکر ادا کرے۔

وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝

سورۃ نحل 16، آیت 15: ہم نے زمیں پر ٹھوس اور اٹل پہاڑ قائم کر دیئے ہیں کہ تمہارے ساتھ لرزنے نہ لگے اور دریا اور راستے کہ تم راہ تلاش کرسکو۔ اور نشانات اور تارے کے راستہ پاؤ۔

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

سورۃ نحل 16، آیت 18: اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتیں گننا چاہو تو حساب نہیں کرسکو گے خداوند کریم بڑا معاف کرنے والا اور مہربان ہے۔

وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝

سورۃ نحل 16، آیت 67: اور کھجور اور انگور کے پھل سے نشہ آور شراب اور خوش ذائقہ کھانے بناتے ہو۔ دیکھو اس میں بھی عقلمندوں کے لیے خداوند تعالیٰ کی قدرت کے ثبوت ہیں۔

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ

رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا۝

سورۃ کہف 18، آیت 109: (اے نبی کریم ﷺ آپ) فرما دیں کہ میرے رب کی تعریف، ثنا لکھنے کے لیے اگر سیاہی کے سمندر بھی ہوں تو تعریف مکمل ہونے سے پہلے سیاہی کے سمندر ختم ہو جائیں بلکہ اگر ایسے ہی اور سمندر لے آئیں تو وہ بھی ختم ہو جائیں۔

اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ ؕ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ ۝

پارہ 17، سورۃ انبیاء 21، آیت 30: کیا کافر نہیں جانتے کہ (شروع شروع میں) آسمان اور زمیں دونوں ملے ہوئے تھے تو ہم نے ان کو جدا جدا کر دیا اور تمام جاندار چیزیں ہم نے پانی سے بنائیں تو پھر یہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے۔

عِنْدَ رَبِّکَ کَاَلْفِ سَنَةٍ۝

سورۃ حج 22، آیت 47: اور تمہارے رب کے ہاں ایک دن تمہارے حساب کے مطابق ہزار برس کے برابر ہے۔

وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْکُرُوْنَ۝ وَهُوَ الَّذِیْ ذَرَاَکُمْ فِی الْاَرْضِ وَاِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ۝ وَهُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۝

پارہ 18، سورۃ مومنون 23، آیت 78: اور وہی تو ہے جس نے تمہارے لیے کان، آنکھیں اور دل بنائے۔ لیکن تم کم ہی شکر ادا کرتے ہو۔ اور وہی تو ہے جس نے تم کو زمیں پر آباد کیا اور تم سب واپس اسی کے سامنے پیش ہوگے۔ اور وہی تو ہے جو زندگی بخشتا ہے موت دیتا ہے رات اور دن کا بدلتے رہنا اسی کے حکم سے ہے۔ تم کیوں نہیں سمجھتے۔

وَاللّٰهُ خَلَقَ کُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ یَّمْشِیْ عَلٰی بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّمْشِیْ عَلٰی رِجْلَیْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّمْشِیْ عَلٰٓی اَرْبَعٍ ؕ یَخْلُقُ اللّٰهُ مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

پارہ 18، سورۃ نور 24، آیت 45: اور خدا تعالی نے ہر چلنے پھرنے والے جاندار کو پانی سے پیدا کیا ہے۔ تو ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ پیٹ کے بل چلتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو دو پاؤں سے چلتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو چار پاؤں پر چلتے ہیں خدا جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ بے شک

خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

الَّذِی لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَخَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَہٗ تَقْدِیْرًا ○

پارہ 18، سورۃ فرقان 25، آیت 2: خداوند تعالیٰ تو وہی ہے کہ آسمانوں اور زمیں کی بادشاہی اسی کی ہے اور جس نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا جس کی بادشاہی میں کوئی شریک نہیں جس نے ہر چیز کو پیدا کیا پھر اس کا ایک اندازہ ٹھہرایا۔

الَّذِی خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَہُمَا فِی سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ۚ اَلرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِہٖ خَبِیْرًا ○

سورۃ فرقان 25، آیت 57: وہی تو خدا ہے جس نے آسمانوں اور زمیں اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے چھ دن میں پیدا کیا پھر (کائنات کا کاروبار چلانے کو) نظام جاری کیا (جس کا نام) رحمٰن (بڑا مہربان) ہے اس کے متعلق کسی بھی علم والے سے پوچھ لو۔

وَرَبُّکَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَیَخْتَارُ مَا کَانَ لَہُمُ الْخِیَرَۃُ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ○

پارہ 20، سورۃ قصص 28، آیت 68: تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ جسے چاہتا ہے عزت واکرام سے نوازتا ہے کسی دوسرے کو اس معاملے میں ذرا برابر دخل نہیں۔ یہ لوگ جو شرک کرتے ہیں خدا اُس سے پاک اور اعلیٰ ہے۔

اَللّٰہُ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُہٗ ثُمَّ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ○

پارہ 21، سورۃ روم 30، آیت 11: خدا نے پہلی بار کائنات کو پیدا کیا ہے وہی اس کو دوبارہ پیدا کرے گا۔ آخر کار تم اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔

وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَۃٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّہٗ مِنْۢ بَعْدِہٖ سَبْعَۃُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ کَلِمٰتُ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ○

سورۃ لقمان 31، آیت 27: اور اگر یوں ہو کہ زمیں پر جتنے درخت ہیں (سب کے سب) قلم بن جائیں اور سمندر کا سارا پانی سیاہی ہو اس کے ساتھ ساتھ سمندر اور بھی سیاہی بن جائیں (یہ سب ختم ہو جائیں گے) لیکن خداوند تعالیٰ کی حمد و ثنا پوری نہ ہو سکے گی کہ اللہ تعالیٰ سب سے طاقتور اور حکمت والا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْکَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِیُرِیَکُمْ مِّنْ اٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ ○

پارہ 21، سورۃ لقمان 31، آیت 31: تو کیا تم نہیں دیکھتے کہ خدا ہی کی مہربانی سے جہاز سمندر میں چلتے ہیں تاکہ وہ تم کو اپنی قدرت کے اعجاز دکھائے بے شک اس میں ہر صبر کرنے والے اور شکر کرنے والے کے لیے عبرت ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ ۚ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ ۢ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ○

پارہ 21، سورۃ لقمان 31، آیت 34: خدا کو ہی قیامت کا علم ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی حاملہ کے پیٹ کا علم رکھتا ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کرے گا اور کوئی آدمی نہیں جانتا کہ کس جگہ اسے موت آئے گی بیشک خدا ہی جاننے والا اور خبردار ہے۔

هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلٰٓئِکَتُهٗ لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا ○

سورۃ احزاب 33، آیت 43: وہی تو ہے جو تم پر رحمتیں بھیجتا ہے اور اسکے فرشتے بھی تاکہ تم کو (کفر کے) اندھیروں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں موڑے اور وہ مومنوں کیلئے بڑا مہربان ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِکَةِ رُسُلًا اُولِیْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○

سورۃ فاطر 35، آیت 1: سب تعریف خدا ہی کو لائق ہے جو آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا اور فرشتوں کو قاصد کرنے والا ہے جن کے دو دو، تین تین اور چار چار پر ہیں اور جو اپنی کائنات میں جیسے چاہتا ہے اضافہ کرتا ہے بے شک اللہ تعالی ہر چیز پر قادر ہے۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ کُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ ○

پارہ 23، سورۃ یٰسین 36، آیت 36: وہ خدا تعالی بڑی شان والا ہے جس نے زمیں کی نباتات کے اور خود ان کے (انسانوں) اور جن چیزوں کا ان کو علم نہیں سب کے جوڑے بنائے۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ یُكَوِّرُ الَّیْلَ عَلَى النَّهَارِ وَیُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّیْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا هُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ ○

پارہ 23، سورۃ زمر 39، آیت 5: اسی نے آسمانوں اور زمیں کو حکمت کے ساتھ پیدا کیا- اور وہی رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو اپنے قابو میں کر رکھا ہے سب ایک مقرر وقت پر اپنے اپنے مدار میں چلتے رہیں گے اور وہ بڑا طاقتور اور معاف کرنے والا ہے-

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚۖ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ○

پارہ 24، سورۃ غافر 40، آیت 64: خدا ہی تو ہے جس نے زمیں کو تمہارے لیے رہائش کی جگہ بنایا اور آسمان کو چھت بنایا اور تمہاری صورتیں بنائیں اور صورتیں بھی کیا خوب بنائیں اور تمہیں پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں یہ خدا تمہارا پروردگار خدا تعالیٰ بہت بابرکت ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے-

وَمِنْ اٰیٰتِهِ الْجَوَارِ فِی الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ○

پارہ 25، سورۃ شوریٰ 42، آیت 32: اور اس کی قدرت کے عجائبات میں سے سمندری جہاز ہیں جو پہاڑوں کی طرح بڑے ہیں-

اَللّٰهُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ فِیْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْهُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ○

پارہ 25، سورۃ جاثیہ 45، آیت 12: خدا ہی تو ہے جس نے سمندر کو تمہارے قابو میں کر دیا ہے- کہ اس کے حکم سے اس میں جہاز چلیں اور تاکہ تم اس کے فضل سے روزی تلاش کرو اور شکر کرو- اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمیں میں ہے سب کو اپنے حکم سے تمہارے قابو میں کر دیا ہے جو لوگ غور کرتے ہیں ان کے لیے اس میں خدا کی قدرت کی مظاہر ہیں-

اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ یَعْیَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ

عَلٰٓی اَنْ یُّحْیِ َالْمَوْتٰی ؕ بَلٰٓی اِنَّهٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر ٥

سورۃ احقاف 46، آیت 33: کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ جس نے آسمان اور زمیں بنائے اور ان کے بنانے سے کچھ تھکا نہیں مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے واقعی وہ ہر چیز پر قادر ہے (یہودیوں کا عقیدہ بالکل باطل اور لغو ہے کہ خداوند تعالیٰ نے ساتویں دن آرام کیا کہ تھک گیا تھا)

اَفَلَمْ یَنْظُرُوْٓا اِلَی السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ کَیْفَ بَنَیْنٰهَا وَزَیَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ٥ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَیْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ وَاَنْبَتْنَا فِیْهَا مِنْ کُلِّ زَوْجٍ ۢ بَهِیْجٍ ٥ تَبْصِرَةً وَّذِکْرٰی لِکُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ ٥ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَکًا فَاَنْبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِیْدِ ٥

پارہ 26، سورۃ قٓ 50، آیت 6: کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کی طرف نگاہ نہیں کی کہ ہم نے اس کو کس طرح بنایا اور کیسے سجایا اور اس میں کہیں شگاف تک نہیں اور زمیں کو دیکھو اسے ہم نے پھیلا دیا ہے اور اس میں پہاڑ رکھ دیئے اور اس میں ہر طرح کی خوش نما چیزیں اُگائیں تاکہ اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار بندے نصیحت اور ہدایت حاصل کریں اور آسمان سے برکت والا پانی اتارا اور اس سے باغ و بستان اگائے اور اناج کی کھیتیاں۔

وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِی الْبَحْرِ کَالْاَعْلَامِ ٥

پارہ 27، سورۃ رحمان 55، آیت 24: اور پہاڑوں کی طرح بڑے جہاز بھی اسی کے ہیں جو سمندروں میں چل رہے ہیں۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَکُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَکُمْ ۚ وَاِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ٥

پارہ 28، سورۃ تغابن 64، آیت 3: اسی نے آسمانوں اور زمیں کو صحیح اندازے کے مطابق بنایا اور اسی نے تمہاری صورتیں بنائیں اور بہت خوب صورتیں بنائیں اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے۔

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ٥ وَمَآ اَدْرٰکَ مَا الطَّارِقُ ٥ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ٥ اِنْ کُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ ٥

پارہ 30، سورۃ طارق 86 آیت 1: آسمان پر رات کو چمکنے والے ستاروں کی قسم اور تم کو کیا معلوم رات کے وقت آنے والا کیا ہے۔ وہ ایک ستارہ ہے چمکنے والا کہ کوئی متنفس نہیں جن پر نگہبان

مقررہ نہ ہے۔

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ الْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ بَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّ تَصْرِيفِ الرِّيٰحِ وَ السَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ○

سورۃ بقرہ 2، آیت 164: بے شک آسمانوں اور زمیں کے بنانے میں اور رات اور دن کے آگے پیچھے بدل بدل کر آنے میں بحری جہازوں کا لوگوں کا فائدہ کے لیے سمندروں میں سفر کرنے اور اللہ تعالیٰ کا آسمانوں سے بارش بھیجنے میں کہ وہ مردہ زمیں میں دوبارہ جان ڈالے اور مختلف قسموں کے جانور جو اللہ تعالیٰ کے زمیں میں پھیلائے ہوئے ہیں۔ ہواؤں کے چلانے میں اور آسمان اور زمیں کے درمیان بادلوں کو ہواؤں کے موافق چلانے میں عقلمندوں کے لیے (خالق حقیقی کی قدرت کے) کرشمے ہیں (انسان کو چاہیئے کہ ان سب عجائبات کی طرف دیکھے اور غور کرے تو وہ خدائے وحدہ لاشریک پر ایمان لے آئے گا)

تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَ تُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ○

پارہ 3، سورۃ آل عمران 3، آیت 27: تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور تو ہی دن کو رات میں داخل کرتا ہے تو ہی بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے اور تو ہی جس کو چاہے بے شمار رزق بخشتا ہے۔

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ○ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ يَتَفَكَّرُوْنَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ○

پارہ 4، سورۃ آل عمران 3، آیت 190: اور آسمانوں اور زمیں کے بنانے میں اور رات دن کے آگے پیچھے آنے میں عقل والوں کے لیے خداوند تعالیٰ کی قدرت کے اعجاز ہیں جو کھڑے اور بیٹھے ہر حال میں خدا کو یاد کرتے ہیں اور آسمان اور زمیں کی پیدائش کے متعلق غور کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے پروردگار تو نے اس مخلوق کو بے فائدہ نہیں بنایا تو پاک ہے تو قیامت کے دن ہمیں دوزخ

کے عذاب سے بچائیو۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَ لَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ○

سورۃ النساء 4، آیت 49: کیا آپ نے ان کی طرف دھیان کیا ہے جو اپنی تئیں پرہیز گاری کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اپنی مہربانی سے جسے چاہتا ہے پرہیز گار بناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات پر ایمان لانے اور دین اسلام اختیار کرنے میں لوگوں کا نہ تو عمل دخل ہے اور نہ ہی عقلمندی یا ہشیاری یہ اس ذات کریم کی خاص مہربانی اور فضل و کرم ہے کہ وہ جس کو چاہے سیدھا راستہ (دین اسلام) دکھائے۔

وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَ رَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَ مَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا○

سورۃ النساء 4، آیت 113: اور اگر تم پر خداوند تعالیٰ کا فضل اور مہربانی نہ ہوئی تو ان (کافروں) میں سے ایک گروہ تم کو بہکانے کا ارادہ کر ہی چکا تھا اور یہ لوگ اپنے سوا کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے ہیں اور نہ ہی تمہارا کچھ بگاڑ سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ آپ کو کتاب (قرآن مجید) اور دانائی عطا فرمائی ہے اور تمہیں وہ باتیں سکھائی ہیں جو تم نہیں جانتے تھے اور تم پر خدوند تعالیٰ کا بڑا فضل ہے۔

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ○

سورۃ مائدہ 5، آیت 40: کیا تم کو معلوم نہیں کہ آسمان اور زمیں میں خداوند تعالیٰ ہی کی حکمرانی ہے۔ جس کو چاہے عذاب دے اور جسے چاہے بخش دے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ط وَ مَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ○

سورۃ انعام 6، آیت 39: اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گمراہ چھوڑ دے اور جس کو چاہے سیدھی راہ پر ڈال دے۔

وَ هُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا

ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ۝

پارہ 8، سورۃ اعراف 7، آیت 57: اور وہی تو ہے جو اپنی رحمت (مینہ) سے پہلے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ جب بھاری بھاری بادلوں کو اٹھا لاتی ہے۔ تو ہم اس کو ایک مردہ بستی کی طرف بھیج دیتے ہیں پھر بادل سے بارش برساتے ہیں پھر ہر طرح کے پھل پیدا کرتے ہیں اسی طرح ہم مردوں کو زمیں سے زندہ کر کے نکالیں گے (یہ اس لیے بیان کیا گیا ہے) کہ تم نصیحت پکڑو۔

قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَ اصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ۝

پارہ 9، سورۃ اعراف 7، آیت 128: حضرت موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ خداوند کریم سے مدد مانگو اور ثابت قدم رہو زمیں تو خدا تعالیٰ کی ہے اور وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بناتا ہے او آخر کو بھلا تو ڈرنے والوں کا ہوگا۔

تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَ تَهْدِیْ مَنْ تَشَآءُ ۝

سورۃ 7 اعراف آیت 155 تو جسے چاہے گمراہ چھوڑ دے اور جسے چاہے سیدھی راہ پر ڈال دے۔

وَ اِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ وَ يَمْكُرُوْنَ وَ يَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ۝

پارہ 9 سورۃ انفال 8 آیت 30 ، اے محمد صلعم یاد کرو جب کافر تمہارے بارے میں چالیں چل رہے تھے کہ تم کو قید کر لیں یا جان سے مار ڈالیں یا وطن سے نکال دیں تو ادھر وہ اپنی چالیں چل رہے تھے دوسری طرف خداوند تعالیٰ تدبیر کر رہا تھا اور خدا تو سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔

ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۝

پارہ 10 سورۃ توبہ 9 آیت 27 ، اور پھر جس پر اللہ تعالیٰ نے چاہا مہربانی سے توجہ فرمائی اور خدا تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ وَيَهْدِیْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۝

پارہ 11 سورۃ یونس 10 آیت 25، اور خدا تو سلامتی کے گھر جنت کی طرف بلاتا ہے اور جس

کو چاہتا ہے سیدھا راستہ (دین اسلام) دکھاتا ہے۔

وَلَوْ شَآءَ رَبُّکَ لَاٰمَنَ مَنْ فِی الْاَرْضِ کُلُّهُمْ جَمِیْعًا ؕ اَفَاَنْتَ تُکْرِهُ النَّاسَ حَتّٰی یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ ○ وَمَا کَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَیَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَی الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ ○

پارہ 11، سورۃ یونس 10، آیت 99: اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو جتنے لوگ زمین پر ہیں سب کے سب ایمان لے آتے تو کیا تم لوگوں پر زبردستی کرنا چاہتے ہو کہ وہ مومن بن جائیں۔ کسی شخص کے بس میں نہیں کہ خدا کے حکم کے بغیر ایمان لے آئے اور جو لوگ سمجھتے نہیں لہٰذا ان کے دلوں میں شک اور نفرت ڈال دیتا ہے۔

وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ یُّرِدْکَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ یُصِیْبُ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ○

سورۃ یونس 10، آیت 107: اور اگر اللہ تعالیٰ تمہیں تکلیف دے تو کوئی ہٹانے والا انہیں سوا اس کے اور اگر وہ تمہیں فائدہ پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کو کوئی روک نہیں سکتا۔ وہ اپنے بندوں میں سے جس پر فضل کرنا چاہے کرسکتا ہے وہی بخشنے والا اور مہربان ہے۔

نُصِیْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ○

سورۃ یوسف 12، آیت 56: اور جس کو ہم چاہتے ہیں رحمتیں عنایت کرتے ہیں اور نیک عمل کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں ہونے دیتے۔

فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ○

پارہ 13، سورۃ یوسف 12، آیت 90: اور بے شک خدا نیکوکاروں کا اجر کبھی ضائع نہیں کرتا۔

وَهُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ وَاَنْهٰرًا ؕ وَمِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْهَا زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ ○

پارہ 13، سورۃ رعد 13، آیت 3: اور وہی تو ہے جس نے زمین کو بچھا دیا اور اس پر قائم و دائم پہاڑ اور بہنے والے دریا چلا دیئے اور ہر قسم کے پھلوں کی دو دو قسمیں پیدا کیں وہی ہے جو دن کی روشنی پر اندھیرے کا غلاف چڑھاتا ہے بے شک غور کرنے والوں کے لیے اس میں بہت سے ثبوت ہیں۔

وَفِی الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِیْلٌ صِنْوَانٌ

وَغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِى الْأُكُلِ ۗ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ○

پارہ 13، سورۃ رعد 13، آیت 4: اور زمین میں کئی طرح کے قطعات ہیں ایک دوسرے سے ملے ہوئے اور انگور کے باغ اور کھیتی اور کھجور کے درخت بعض کی ایک ہی جڑ ہوتی ہے۔ اور بعض کی بہت زیادہ باوجودیکہ سب کو ایک ہی پانی دیا جاتا ہے اور ہم بعض پھلوں کی بعض پر لذت میں فضیلت دیتے ہیں اور اس میں سمجھنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی قدرت کے مظاہر ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ ؕ

سورۃ رعد 13، آیت 11: بے شک خداوند تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت کو نہ بدل ڈالیں (مسلمانوں کے لے عبرت اور سبق حاصل کرنے کا موقع ہے اور اپنے اردگرد دیکھیں مسلمان کتنی ذلت میں گھیرے ہوئے ہیں دنیا میں ان کی حالت کتنی پسماندہ ہے۔ ان کے لیے انتہائی ضروری ہے کہ وہ قرآن کریم کو پڑھیں اور اس کے مطابق اپنا کردار ڈھالیں کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنا فضل وکرم کرے اور ان کو عزت واحترام بخشے)

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ○

سورۃ رعد 13، آیت 26: اللہ تعالیٰ جس کا چاہے رزق بڑھاتا ہے اور جس کا چاہے گھٹاتا ہے (دنیادار) اس دنیا کی زندگی پر بہت خوش ہیں لیکن اس دنیا کی زندگی آخرت کیلئے فائدہ مند نہیں۔

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِىْ لَشَدِيْدٌ

پارہ 13، سورۃ ابراہیم 14، آیت 7: اور (اے بنی اسرائیل) یاد کرو جب تمہارے پروردگار نے تم کو آگاہ کیا کہ اگر شکر کرو گے تو میں تم کو اپنی عنایات اور زیادہ بڑھا دوں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو یاد رکھو کہ میرا عذاب بھی سخت ہے۔

وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِى الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّىْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ؕ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ○

پارہ 14 سورۃ نحل 16 آیت 71: اور خدا نے رزق (مال و دولت) میں بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے تو جن لوگوں کو فضیلت دی گئی ہے وہ اپنا رزق (مال و دولت) اپنے ملازمین کو نہیں دیتے کہ سب اس میں برابر ہو جائیں تو کیا یہ لوگ نعمت الٰہی کے منکر ہیں۔

لٰکِنۡ یُّضِلُّ مَنۡ یَّشَآءُ وَیَہۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَلَتُسۡـَٔلُنَّ عَمَّا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ○

سورۃ نحل 16، آیت 93: وہ جس کو چاہے گمراہ چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت دیتا ہے اور جو کام تم کرتے تھے یقیناً ان کے متعلق تم سے پوچھ گچھ ہوگی۔

اِنَّ رَبَّکَ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَیَقۡدِرُ ؕ اِنَّہٗ کَانَ بِعِبَادِہٖ خَبِیۡرًۢا بَصِیۡرًا

سورۃ بنی اسرائیل 17، آیت 30: تمہارا رب بے شک جس کی چاہے روزی بڑھاتا ہے اور جس کی چاہے گھٹاتا ہے وہ سب سے بہتر اپنے بندوں کو جاننے اور دیکھنے والا ہے۔

وَاِنۡ کَادُوۡا لَیَفۡتِنُوۡنَکَ عَنِ الَّذِیۡۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ لِتَفۡتَرِیَ عَلَیۡنَا غَیۡرَہٗ ٭ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوۡکَ خَلِیۡلًا ○ وَلَوۡلَاۤ اَنۡ ثَبَّتۡنٰکَ لَقَدۡ کِدۡتَّ تَرۡکَنُ اِلَیۡہِمۡ شَیۡئًا قَلِیۡلًا ○ اِذًا لَّاَذَقۡنٰکَ ضِعۡفَ الۡحَیٰوۃِ وَضِعۡفَ الۡمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَکَ عَلَیۡنَا نَصِیۡرًا ○

پارہ 5، سورۃ بنی اسرائیل 17، آیت 73: اور ان (کافروں) کا منشا تو جو کچھ ہم نے تم پر وحی کے ذریعے نازل کیا ہے اس سے تمہیں بہکانا تھا تاکہ تم ہماری نسبت دوسری باتیں بنالو۔ اور اس وقت وہ تم کو دوست بنا لیتے اور اگر ہم تم کو ثابت قدم نہ رکھتے تو تم کسی قدر ان کی طرف مائل ہونے ہی والے تھے اس حالت میں ہم تم کو جتنا عذاب زندگی میں دیتے ہیں اتنا ہی مرنے کے بعد۔ پھر تم ہمارے مقابلے پر کسی کو مددگار نہ پاتے۔

وَاِنۡ کَادُوۡا لَیَسۡتَفِزُّوۡنَکَ مِنَ الۡاَرۡضِ لِیُخۡرِجُوۡکَ مِنۡہَا وَاِذًا لَّا یَلۡبَثُوۡنَ خِلٰفَکَ اِلَّا قَلِیۡلًا ○

پارہ 5، سورۃ بنی اسرائیل 17، آیت 76: ان کافروں کا مقصد تھا کہ تم کو زمین مکہ سے ڈرا دھمکا کر جلاوطن کر دیں اس حالت میں تمہارے بعد وہ بھی وہاں نہ رہ سکتے ہاں صرف تھوڑے عرصہ کے لیے ہی۔

سُنَّۃَ مَنۡ قَدۡ اَرۡسَلۡنَا قَبۡلَکَ مِنۡ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحۡوِیۡلًا ○

پارہ 5، سورۃ بنی اسرائیل 17، آیت 77: جو پیغمبر ہم نے تم سے پہلے بھیجے ہیں ان کے متعلق ہمارا ہی طریقہ رہا ہے اور تم ہمارے طریق میں کبھی تبدیلی نہیں پاؤ گے۔

وَمَنۡ یَّہۡدِ اللّٰہُ فَہُوَ الۡمُہۡتَدِ وَمَنۡ یُّضۡلِلۡ فَلَنۡ تَجِدَ لَہُمۡ اَوۡلِیَآءَ مِنۡ دُوۡنِہٖ ○

سورۃ بنی اسرائیل 17، آیت 97: اور جسے اللہ ہدایت دے وہی سیدھے راستے پر ہے اور

جسے وہ گمراہ چھوڑتا ہے اس کے لیے تم اللہ تعالی کے سوا کوئی دوسرا نگہبان نہ پاؤ گے۔

ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝

سورۃ حج 22، آیت 6: یہ اس لیے کہ اللہ تعالی کی ذات تو برحق ہے وہی مردہ کو زندگی بخشتا ہے اور اسی کو سب چیزوں پر قدرت حاصل ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ۝

پارہ 17، سورۃ حج 22، آیت 38: خدا تو مومنوں سے ان کے دشمنوں کو دور رکھتا ہے بے شک خدا کسی خیانت کرنے والے اور نعمت کی ناشکری کرنے والے کو دوست نہیں رکھتا۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ

پارہ 17، سورۃ حج 22، آیت 65: کیا تم دیکھتے نہیں کہ جتنی چیزیں زمین میں ہیں یہ سب خدا نے تمہارے زیرِ فرماں کر دی ہیں اور جہاز بھی جو اسی کے حکم سے سمندر میں چلتے ہیں۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ۝

پارہ 17، سورۃ حج 22، آیت 66: وہی تو ہے جس نے تم کو زندگی عطا کی پھر تم کو مارتا ہے اور پھر دوبارہ تمہیں زندہ کرے گا اور انسان تو بڑا ناشکرا ہے۔

وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا ۝

سورۃ مومنون 23، آیت 62: اور ہم کسی شخص پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے اور ہمارے پاس کتاب ہے جو حقیقت کو واضح کرتی ہے اور لوگوں پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ۭ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ۭ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ۝

سورۃ نمل 27، آیت 89: اور تم پہاڑوں کو دیکھتے ہو اور خیال کرتے ہو کہ وہ اپنی جگہ ٹھوس گڑے ہیں مگر وہ (قیامت کے دن) اس طرح اڑے پھریں گے جیسے بادل (یہ) خداوند تعالی کی قدرت ہے جس نے ہر چیز کو عمدہ بنایا ہے بے شک جو کچھ تم کرتے ہو وہ خوب جانتا ہے۔

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝

سورۃ قصص 28، آیت 56: (اے محمد ﷺ) یہ بات یکی ہے کہ تم جس کسی سے محبت رکھتے ہو اسے سیدھے راستے کی طرف ہدایت نہیں دے سکتے۔ اللہ تعالی جسے چاہے ہدایت دیتا ہے

وہ ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔

يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ○

سورۃ عنکبوت 29، آیت 21: وہ (خداوند تعالیٰ) جسے چاہے عذاب دے اور جس پر چاہے رحم کرے اور اسی کی طرف تم سب لوٹ کر جاؤ گے۔

لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ○

پارہ 21، سورۃ روم 30، آیت 6: خدا تعالیٰ کبھی اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا لیکن اکثر لوگ سمجھتے نہیں۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ○ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ○

پارہ 21، سورۃ روم 30، آیت 21: اور اسی کی قدرت کے اعجاز میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیے جوڑی دار پیدا کیے تا کہ تم سکون اور آرام حاصل کر سکو اور تم میں محبت اور اخوت پیدا کر دی جو لوگ غور کرتے ہیں ان کے لیے ان باتوں میں سبق اور عبرت ہے اور اسی کی قدرت کے عجائبات میں سے ہے کہ اس نے آسمان اور زمیں بنائے اور تمہاری زبانیں اور رنگ مختلف بنائے۔ عقلمندوں کے لیے ان باتوں میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ثبوت ہیں (کہ وہ خداوند تعالیٰ کی ذات واحد پر ایمان لے آئیں)

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ○

پارہ 21، سورۃ روم 30، آیت 24: اور اسی کی قدرت کے مظاہر میں سے ہے کہ تم کو خوف اور امید دلانے کے لیے بجلی چمکتی اور کڑکتی دکھاتا ہے اور آسمان سے مینہ برساتا ہے اور پھر زمیں کو اس کے مرجانے کے بعد زندہ و شاداب کر دیتا ہے عقل والوں کے لیے ان میں بہت عبرت اور سبق ہیں۔

فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ○

پارہ 21، سورۃ روم 30، آیت 50: اے دیکھنے والے خدا تعالیٰ کی رحمت کے اعجاز کی طرف دیکھ کے وہ کس طرح زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے بے شک وہ مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ؕ مَالَکُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا شَفِیْعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَکَّرُوْنَ ○

سورۃ سجدہ 32، آیت 4: خدا تعالیٰ ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو چیزیں ان دونوں میں ہیں سب کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر نظام چلانا شروع کردیا اس کے سوا نہ تمہارا کوئی نگہبان ہے اور نہ ہی سفارش کرنے والا کیا تم نصیحت قبول نہیں کرو گے۔

اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَی الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْکُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ اَفَلَا یُبْصِرُوْنَ ○

سورۃ سجدہ 32، آیت 27: اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم بنجر زمین پر بارش برساتے ہیں پھر اس سے فصلیں اگاتے ہیں جس میں سے ان کے جانور کھاتے ہیں اور وہ خود بھی کھاتے ہیں یہ لوگ سوچتے کیوں نہیں۔

قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ

پارہ 22، سورۃ سبا 34، آیت 36: کہ دو کہ میرا رب جس کے لیے چاہتا ہے روزی بڑھا دیتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے گھٹا دیتا ہے لیکن آخر لوگ نہیں جانتے۔

وَاٰیَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَیْتَةُ ۚ اَحْیَیْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ یَاْکُلُوْنَ ○ وَجَعَلْنَا فِیْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِیْهَا مِنَ الْعُیُوْنِ ○ لِیَاْکُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَیْدِیْهِمْ ؕ اَفَلَا یَشْکُرُوْنَ ○

پارہ 23، سورۃ یٰسین 36، آیت 33: اور ان کے لیے ایک مثال مردہ زمین کی ہے کہ ہم نے اس کو زندہ کیا اس میں سے اناج اُگایا اور اس میں سے کھاتے ہیں اور اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ پیدا کیے اور اس میں چشمے جاری کر دیئے تا کہ یہ ان کے پھل کھائیں اور ان کے ہاتھوں نے تو ان کو نہیں بنایا پھر یہ شکر کیوں نہیں کرتے۔

وَاٰیَةٌ لَّهُمُ الَّیْلُ ۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ○ وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ○ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰی عَادَ

كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ٥ لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ٥

سورۃ یٰسین 30، آیت 37: اور ان کے ایک معجزہ رات ہے کہ اس میں سے ہم ان کو کھینچ لیتے ہیں تو اس وقت ان پر اندھیرا چھا جاتا ہے اور سورج اپنے مقررہ راستے پر چلتا رہتا ہے اور یہ خدائے غالب اور دانا کا مقرر کیا ہوا اندازہ ہے اور چاند کی بھی ہم نے منزلیں مقرر کردی ہیں یہاں تک کہ گھٹتے گھٹتے کھجور کی پرانی شاخ کی طرح ہو جاتا ہے تو نہ تو سورج ہی سے ہوسکتا ہے کہ چاند کو جا پکڑے اور نہ ہی رات دن سے پہلے آسکتی ہے سب اپنے اپنے مدار میں چل رہے ہیں۔

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ٥

پارہ 23، سورۃ یٰسین 36، آیت 68: اگر ہم کسی کی عمر بڑھا دیتے ہیں تو اس کی جسمانی دماغی کو واپس بچپنے کی طرف لوٹا دیتے ہیں تو کیا یہ لوگ غور نہیں کرتے۔

اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ٥ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ٥ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُ ٥ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ٥ اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰى ۥ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ٥

پارہ 23، سورۃ یٰسین 36، آیت 77: کیا انسان نہیں سوچتا کہ ہم نے ہی اسے نطفہ سے پیدا کیا اور پھر وہ مطلق پڑاق جھگڑنے لگا۔ اور ہمارے بارے میں مثالیں بیان کرنے لگا اور اپنی پیدائش کو بھول گیا کہنے لگا کہ جب ہڈیاں بوسیدہ ہو جائیں گی تو ان کو کون زندہ کرے گا کہہ دو کہ ان کو وہی زندہ کرے گا جس نے ان کو پہلی بار پیدا کیا اور وہ ہر قسم کا پیدا کرنا جانتا ہے وہی ہے جس نے تمہارے لیے ہرے درخت سے آگ پیدا کی پھر تم اس کی ٹہنیوں کو رگڑ کر ان سے آگ پیدا کرتے ہو بھلا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ ان کو دوبارہ ویسے ہی پیدا کردے کیوں نہیں وہ بہت بڑا پیدا کرنے والا اور علم والا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِيْ

ذٰلِکَ لِذِکْرٰی لِاُولِی الْاَلْبَابِ o

پارہ 23، سورۃ زمر 39، آیت 21: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا آسمان سے پانی نازل کرتا ہے پھر اس کو زمین سے چشمے کی سمت میں جاری کرتا ہے پر اس سے کھیتی اُگاتا ہے جس کے طرح طرح کے رنگ ہوتے ہیں پھر وہ خشک ہو جاتی ہے اور تم اس کو دیکھتے ہو کہ پیلی زرد ہوگئی ہے پھر اسے چورا چورا کر دیتا ہے بے شک اس میں عقل والوں کے لیے نصیحت ہے۔

اَوَلَمْ یَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ ط اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ o

سورۃ زمر 39، آیت 52: کیا انکو معلوم نہیں کہ خداوند تعالی ہی جس کیلئے چاہتا ہے رزق بڑھاتا ہے اور جس کیلئے چاہتا ہے گھٹاتا ہے جو لوگ ایمان لاتے ہیں ان کیلئے اس میں واضح ثبوت ہیں۔

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ج اِنَّہٗ ہُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ o وَاَنِیْبُوْٓا اِلٰی رَبِّکُمْ وَاَسْلِمُوْا لَہٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ o

پارہ 24، سورۃ زمر 39، آیت 53: اے پیغمبر میرے بندوں سے کہہ دو جنہوں نے اپنے اوپر زیادتی (گناہ) کی ہے خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہو خدا تو سب گناہوں کو بخش دیتا ہے وہ تو بخشنے والا مہربان ہے اور اس سے پہلے کہ تم پر عذاب نازل کیا جائے اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو۔ اور اس کے فرمانبردار ہو جاؤ ورنہ دوسری صورت میں تم کو مدد نہیں ملے گی۔

اللّٰہَ لَا یَہْدِیْ مَنْ ہُوَ مُسْرِفٌ کَذَّابٌ o

سورۃ غافر 40، آیت 28: بیشک خدا اس شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو بیہودہ اور جھوٹا ہو۔

وَمِنْ اٰیٰتِہِ الَّیْلُ وَالنَّہَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ط لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَہُنَّ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ o

پارہ 24، سورۃ فصلت 41، آیت 37: اور اس کی قدرت کے عجائبات میں سے رات اور دن، سورج اور چاند ہیں تم لوگ نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو بلکہ خدا ہی کو سجدہ کرو جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا ہے اگر تم کو اس کی عبادت کرتے ہو۔

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰہُ الرِّزْقَ لِعِبَادِہٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ وَلٰکِنْ یُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا یَشَآءُ ط اِنَّہٗ بِعِبَادِہٖ خَبِیْرٌ بَصِیْرٌ o

پارہ 25 ،سورۃ شوریٰ42، آیت 27: اگر خدا اپنے بندوں کے لیے رزق میں فراخی کر دیتا تو زمیں میں فساد کرنے لگتے لیکن وہ جسے چاہتا ہے اندازے کے ساتھ نازل کرتا ہے بے شک وہ اپنے بندوں کو جانتا ہے اور دیکھتا ہے۔

يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ o اَوْيُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ o

سورۃ شوریٰ42، آیت 49: (اللہ تعالی) جسے چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے بخشتا ہے یا ان کو بیٹے اور بیٹیاں دونوں عنایت فرماتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے بے شک وہ جاننے والا اور قدرت والا ہے۔

وَالَّذِىْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ

پارہ 25، سورۃ زخرف43، آیت 12: اور جس (خداوند تعالی) نے تمام قسم کے حیوانات کے جوڑے پیدا کیے اور تمہارے لیے جہاز اور چار پائے بنائے جن پر تم سوار ہوتے ہو۔

وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِىْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ o وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ o

پارہ 25، سورۃ زخرف43، آیت13: اور کہو کہ وہ ذات (اللہ تعالی) پاک ہے جس نے اس (سواری) کو ہمارے زیر فرماں کر دیا اور ہم میں طاقت نہ تھی کہ اس کو بس میں کر لیتے اور ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ o

پارہ 25، سورۃ زخرف43، آیت32: کیا یہ لوگ تمہارے پروردگار کی رحمت کو بانٹتے ہیں ہم نے ان میں ان کی روزی کو دنیاوی زندگی میں ہی بانٹ دیا ہے اور ایک کے دوسرے پر درجے بلند کیے تا کہ ایک دوسرے سے خدمت لے سکیں اور جو کچھ ہم کرتے ہیں تمہارے خدا کی رحمت میں سے کہیں بہتر ہے۔

قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا اِنْ اَرَادَبِكُمْ ضَرًّا اَوْاَرَادَبِكُمْ نَفْعًا بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا o

سورۃ فتح 48، آیت 11: (اے نبی کریم) آپ فرما دیں کہ اگر خدا تم (لوگوں) کو نقصان یا فائدہ پہنچانے کا ارادہ کرے تو کون ہے جو اس کے حضور میں تمہارے لیے کسی بات کا کچھ اختیار رکھے بلکہ جو کچھ تم کرتے ہو خداوند تعالی اس سے خوف واقف ہے۔

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاءُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

سورۃ فتح 48، آیت 14: اور آسمانوں اور زمین میں اللہ تعالی ہی کی حکمرانی ہے وہ جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب دے اور خداوند تعالی بڑا بخشنے والا اور بڑا مہربان ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝

پارہ 26، سورۃ حجرات 49، آیت 13: لوگو ہم نے تم کو مرد اور عورت کے ایک جوڑے سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو اور خدا کے ہاں تم سے سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے بے شک خدا سب کو جاننے والا اور سب سے خبردار ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ۝

سورۃ قٓ، آیت 38: ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب چھ دن میں بنائے اور ذرہ برابر تھکاوٹ نے چھوا تک نہیں۔

وَمِنْ كُلِّ شَىْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝

پارہ 27، سورۃ داریات 51، آیت 49: اور ہر چیز کے ہم نے جوڑے پیدا کیے تاکہ تم غور کرو۔

وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝

پارہ 27، سورۃ نجم 53، آیت 45: اور وہی نر اور مادہ کے جوڑے پیدا کرتا ہے۔

اِنَّا كُلَّ شَىْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ۝

پارہ 27، سورۃ قمر 54، آیت 49: اور ہم نے ہر چیز کو صحیح اندازے کے مطابق پیدا کیا ہے۔

اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝

پارہ 27، سورۃ رحمان 55، آیت 1: خدا تعالی جو نہایت مہربان ہے اس نے قرآن کریم کی

تعلیم دی اس نے انسان کو پیدا کیا پھر اس کو بولنا سکھایا سورج اور چاند ایک مقرر حساب کے مطابق اپنے اپنے مدار پر چل رہے ہیں۔

وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ o

سورۃ 55 رحمان، آیت 15: اور جنوں کو بھڑکتی آگ سے پیدا کیا۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ o

پارہ 28، سورۃ مجادلہ 58، آیت 7: کیا تم کو دکھائی نہیں دیتا کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے خدا کو سب معلوم ہے کسی جگہ تین آدمیوں کا جمع ہونا اور صلاح مشورہ نہیں ہوتا مگر وہ ان میں چوتھا ہوتا ہے نہ کہیں پانچ کا مگر وہ ان میں چھٹا ہوتا ہے اور نہ اس سے کم یا زیادہ مگر خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے خواہ وہ کہیں ہوں پھر جو جو کام یہ کرتے ہیں قیامت کے دن وہ ایک ایک گن کر ان کو بتائے گا بے شک خدا ہر چیز سے واقف ہے۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ o

پارہ 28، سورۃ مجادلہ 58، آیت 21: یہ خدا کا اٹل حکم ہے کہ میں اور میرے پیغمبر ضرور غالب رہیں گے بے شک خدا زور آور اور زبردست ہے۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ o

پارہ 27، سورۃ حدید، آیت 20: جان رکھو کہ دنیاوی زندگی محض کھیل تماشا اور زینت و آرائش ہے اور تمہارے آپس میں فخر و ستائش مال اور اولاد کی ایک دوسرے سے زیادہ لالچ اور خواہش ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے بارش کہ اس سے کھیتی اُگتی ہے اور کسانوں کو کھیتی بھلی لگتی ہے پھر وہ خوب پکنے پر آتی ہے پھر اسے دیکھنے والے تو اس کو دیکھتا ہے کہ پک کر زرد پڑ جاتی ہے پھر چورا چور ہو جاتی ہے تو آخرت میں کافروں کے لیے سخت عذاب ہے اور مومنوں کے لیے خدا کی طرف سے

بخشش اور خوشنودی اور دنیاوی زندگی تو بہت بڑا دھوکا ہے۔

يَقُولُونَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

پارہ 28، سورۃ منافقون 63، آیت 8: (منافق) کہتے ہیں کہ اگر ہم لوٹ کر مدینہ پہنچے تو عزت والے ذلیل لوگوں کو وہاں سے نکال باہر کریں گے حالانکہ عزت تو صرف خدا اس کے رسول اور مومنوں کے لیے ہی ہے لیکن منافق نہیں سمجھتے۔

وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝

پارہ 28 سورۃ تحریم 66، آیت 3: اور یاد کرو جب پیغمبر نے اپنی ایک بیوی سے ایک بھید کی بت کی تو اس نے (دوسری کو) بتا دی اور خدا نے اس حال سے پیغمبر کو آگاہ کر دیا تو پیغمبر نے اس بیوی کو وہ بات کچھ تو بتائی اور کچھ نہ بتائی تو جب وہ اس کو بتائی تو پوچھنے لگی کہ آپ کو کس نے بتایا تو پیغمبر نے جواب دیا کہ مجھے اس نے بتایا ہے جو جاننے والا خبردار ہے۔

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖ ۝ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۝ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۝ فَاَنْبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۝ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۝ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۝ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ۝ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۝ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝

پارہ 30، سورۃ عبس 80، آیت 24: انسان کو چاہیے کہ اپنے کھانے کی طرف دھیان سے دیکھے بے شک ہم ہی نے پانی برسایا پر ہم ہی نے زمین کو چیرا اور پھاڑا پھر ہم ہی نے اس میں سے اناج اگایا اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجوریں اور گھنے گھنے باغ اور میوے اور چارا یہ سب کچھ تمہارے اور تمہارے جانوروں کے فائدے اور استعمال کے لیے پیدا کیا۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

پارہ 30، سورۃ اخلاص 112، آیت 1: کہو کہ وہ ذات پاک جس کا نام اللہ ہے ایک ہے وہ معبود برحق بے نیاز ہے وہ نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا اور کوئی اس کے برابر نہیں۔

ہر بندے اور خاص کر ہر مسلمان پر لازم اور فرض ہے کہ جب بھی ممکن ہو خداوند کریم کی تسبیح و

تمہید اور شکر کرتا ہے کہ اللہ تعالی نے اس پر بے شمار نعمتیں عطا کیں اور اس کو عقل سمجھ بوجھ آنکھیں کان ناک زبان اور صحت عطا کی اور پھر اس کی ہدایت کی خاطر رسول کریم ﷺ کو مبعوث کیا اور قرآن کریم نازل کیا۔

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا٥

سورۃ کہف 18، آیت 109: (اے نبی کریم ﷺ آپ) فرما دیں کہ میرے رب کی حمد و ثنا لکھنے کے لیے سیاہی کے سمندر بھی ہوں تو تعریف مکمل ہونے سے پہلے سیاہی کے سمندر ختم ہو جائیں گے بلکہ اگر ایسے ہی سمندر لے آئیں تو وہ بھی ختم ہو جائیں گے۔

وَلَوْ اَنَّمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ٥

سورۃ لقمان 31، آیت 27: اور اگر یوں ہو کہ زمین پر جتنے درخت ہیں (سب کے سب) قلم بن جائیں اور سمندروں کا سارا پانی سیاہی ہو اور اس کے ساتھ سات سمندر اور سیاہی بن جائیں (یہ سب ختم ہو جائیں گے) لیکن خداوند کریم کی حمد و ثنا پوری نہ ہو سکے گی کہ اللہ تعالی سب سے طاقتور اور حکمت والا ہے۔

بندہ جتنا بھی ممکن ہو محنت اور کوشش کرے حقیقت یہ ہے کہ جتنا شکر اور تسبیح و تحمید کرنا اس کو واجب ہے یہ بندے کی طاقت سے باہر ہے ہاں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ خدا داد صلاحیتوں کو مزید چمکائے یعنی مختلف معاملات میں مزید علم حاصل کرے اور فنی مہارت حاصل کرے اور خداوند تعالی کی مخلوق کی خدمت میں ہر ممکن کوشش کرے خاص طور پر امت مسلمہ کی بھلائی میں محنت اور کوشش کرے یہ شکر کی بہتر شکل ہے۔

علامہ اقبال فرماتے ہیں میں اس کا بندہ بنوں گا جس کو خدا کے بندوں سے پیار ہوگا میں اس شخص کی عزت و تعظیم کرتا ہوں جو خداوند تعالی کی مخلوق سے محبت کرتا ہو اور اس کی بھلائی کی خاطر کوشش اور محنت کرتا ہو اور پیغمبران کرام کا ہمیشہ سے یہ قاعدہ رہا ہے۔

☆☆

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اللہ تعالی کا کلام

فَاِنْ حَآجُّوْکَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِیَ لِلّٰهِ وَ مَنِ اتَّبَعَنِ o

سورۃ عمران 3، آیت 20: پھر اگر وہ (کافر) آپ سے جھگڑا کریں تو آپ فرما دیں کہ میں اور میری پیروی کرنے والے تو اللہ تعالی کے فرمانبردار بن گئے ہیں۔

فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا o

پارہ 5، سورۃ النساء 4، آیت 65: تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کرو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں تب تک وہ مومن نہیں ہوں گے۔

قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَکُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ o

سورۃ انعام 6، آیت 14: مجھے تو یہ حکم ہوا کہ میں سب سے پہلا اسلام لانیوالا (فرمانبردار) بنوں۔

قُلْ لَّآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ لِکُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ o

سورۃ یونس 10، آیت 49: اے رسول کریم آپ فرما دیں کہ میں تو اپنے نقصان یا فائدہ کا بھی اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ تعالی چاہے۔

وَمَآ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوۡمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمۡ ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنۡ يَّشَآءُ وَيَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ○

پارہ 13، سورۃ ابراہیم 14، آیت 4: اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اپنی قوم کی زبان بولتا تھا کہ انہیں احکام خداوند کی کھول کھول کر سمجھائے پھر خدا جسے چاہتا ہے گمراہ چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔

رَبُّكُمۡ اَعۡلَمُ بِكُمۡ ؕ اِنۡ يَّشَاۡ يَرۡحَمۡكُمۡ اَوۡ اِنۡ يَّشَاۡ يُعَذِّبۡكُمۡ ؕ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ عَلَيۡهِمۡ وَكِيۡلًا ○ وَرَبُّكَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ○

سورۃ بنی اسرائیل 17، آیت 54: تمہارا رب تم کو بڑی اچھی طرح جانتا ہے اگر وہ چاہے تو تم پر رحم کرے اور اگر چاہے تو عذاب دے اور تم (رسول کریم ﷺ) کو ان لوگوں کا ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا اور تمہارا رب اچھی طرح جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمیں میں ہے۔

وَاِذۡ قُلۡنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَمَا جَعَلۡنَا الرُّءۡيَا الَّتِىۡۤ اَرَيۡنٰكَ اِلَّا فِتۡنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الۡمَلۡعُوۡنَةَ فِى الۡقُرۡاٰنِ ؕ وَنُخَوِّفُهُمۡ ۙ فَمَا يَزِيۡدُهُمۡ اِلَّا طُغۡيَانًا كَبِيۡرًا ○

سورۃ بنی اسرائیل 17 آیت 60: اور ہم نے آپ کو بتایا کہ آپ کا رب لوگوں کو ہر طرف سے گھیرے ہے اور ہم نے آپ کو ایک منظر (معراج) دکھایا جو کہ لوگوں کے (ایمان لانے کے) لیے ایک امتحان ہے اور وہ درخت بھی جس پر پھٹکار ہے اس کا ذکر قرآن کریم میں ہے ہم ان کو ڈراتے ہیں لیکن ان کو سرکشی بڑھتی جاتی ہے۔

وَمَا جَعَلۡنَا لِبَشَرٍ مِّنۡ قَبۡلِكَ الۡخُلۡدَ ؕ اَفَا۟ئِنۡ مِّتَّ فَهُمُ الۡخٰلِدُوۡنَ ○ كُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَةُ الۡمَوۡتِ ؕ وَنَبۡلُوۡكُمۡ بِالشَّرِّ وَالۡخَيۡرِ فِتۡنَةً ؕ وَاِلَيۡنَا تُرۡجَعُوۡنَ ○

پارہ 17، سورۃ انبیاء 21، آیت 34: اور اے پیغمبر ہم نے تم سے پہلے کسی آدمی کو بقائے دوام نہیں بخشا بھلا اگر تم مر جاؤ تو کیا یہ لوگ ہمیشہ زندہ رہیں گے ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور ہم تم لوگوں کو سختی اور آسودگی میں آزمائش کیلئے مبتلا کرتے ہیں اور تم ہماری طرف ہی لوٹ کر آؤ گے۔

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ○

سورۃ انبیاء 21، آیت 107: ہم نے آپ (رسول کریم ﷺ) کو سب جہاں (ساری کائنات) کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

سورۃ احزاب 33، آیت 40: محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ خداوند کریم کے پیغمبر اور آخری نبی اور خدا تعالی ہر چیز سے واقف ہے (اس آیہ کریمہ سے بہت سی باتیں سامنے آتی ہیں اول دوسرے لوگوں کی طرح آپ ﷺ کی نسل نہیں چلے گی اور جو لوگ نسل یا رشتہ جوڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ سب غلط ہیں لیکن اس کے باوجود دنیا آپ کا کلمہ پڑھے گی اور آپ کا نام مبارک ہمیشہ کے لیے تابندہ اور پائندہ رہے گا یہ آیۃ کریمہ بڑی اہم اور ذومعنی ہے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ آپ ﷺ کا کوئی بیٹا نہیں اور رسول کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ بلکہ آپ ﷺ نے وصال کے موقع پر فرمایا کہ میرے مرنے کے بعد میری جائداد میں سے میرے رشتہ داروں میں کچھ بھی تقسیم نہ کیا جائے۔ (سیرت نبوی ابن اسحاق) ان حکام کے پیچھے کیا حکمت تھی رسول کریم ﷺ بیک وقت امت مسلم اور اسلامی حکومت کے سربراہ تھے اور جو کچھ بھی آپ ﷺ نے چھوڑا وہ امت مسلمہ اور اسلامی حکومت کی اجتماعی ملکیت تصور کیا جائے گا۔ عرب معاشرہ ہزاروں سال سے جہالت اور قبائلی تصورات میں گھرا رہا ہے۔ اسلام نے پہلی دفعہ عرب معاشرہ کو مرکزی تنظیم (حکومت) سے روشناس کیا رسول کریم ﷺ اپنی حیات مبارک میں خیبر اور فدک کی زمینوں سے جو آمدنی آپ ﷺ کو آتی اس میں سے اپنی بیبیوں کا سال بھر کر خرچ نکال کر باقی سب بنو ہاشم کے مستحق افراد اور دوسرے غریبوں اور مسکینوں میں بانٹ دیتے اور ساری زمیں ملت اسلامیہ میں غریبوں اور مسکینوں کے لیے وقف کر دی حضور اکرم ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکرؓ کے پاس بی بی فاطمہ الزہرا آئیں اور اپنا حصہ مانگا حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا کہ میں وہی کچھ کرون گا جو رسول کریم ﷺ نے کیا بی بی فاطمہ الزہراؓ ناراض ہو کر چلی گئی۔ حضرت عمرؓ کی خلافت میں حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ، حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور اپنا حصہ مانگا انہوں نے بھی وہی جواب دیا کہ میں وہی کروں گا جو رسول خدا ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ نے کیا حقیقت میں اپنے آپ کو سید سمجھنا اور اہل بیت کا تصور غلط بنیادوں پر قائم کیا گیا ہے رسول کریم ﷺ کا کوئی رشتہ داران کا محدث نہیں بلکہ ساری ملت اسلامیہ ان کی وارث ہے۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝

سورۃ الم نشرح 97، آیت 4: ہم نے آپ کی شان اور عزت و تکریم بہت بڑھا دی ہے یعنی

آپ کو مقام محمود (اعلیٰ ترین مرتبہ) عطا کیا ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا٥

سورۃ احزاب 33، خداوند تعالیٰ اور اس کے فرشتے پیغمبر ﷺ پر درود بھیجتے ہیں مومنو تم بھی ان پر درود اور سلام بھیجا کرو۔ (رسول کریم ﷺ کی ذات بابرکات پر درود و سلام بھیجنا اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل بھی ہے اور مسلمانوں کے لیے ثواب بھی ہے۔)

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ وَإِنْ مِّنْ أُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ٥

سورۃ فاطر 35، آیت 24: ہم نے تم کو حق کے ساتھ خوشخبری سنانے اور ڈرانے کے لیے بھیجا ہے اور کوئی امت ایسی نہیں گذری کہ اس میں ڈرانے والا نہ آیا ہو۔

وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ٥

سورۃ یٰسین 36، آیت 22: اور میرے لیے مناسب نہیں کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور اس کی طرف تم سب کو لوٹ کر جانا ہے۔

مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْأَعْلٰى إِذْ يَخْتَصِمُوْنَ٥

سورۃ ص 38، آیت 69: مجھ کو تو فرشتوں کا (حضرت آدم کو سجدہ کرنے کے متعلق) بحث و مباحثہ کرنے کا کچھ علم نہیں۔

حضور نبی اکرم ﷺ کی اپنی زبان میں اعتراف کیا جارہا ہے کہ انہیں غیب کا علم نہیں کسی دوسرے شخص کے لیے اس معاملہ میں بحث کی گنجائش نہیں۔

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ٥

سورۃ زمر 39، آیت 30: (اے رسول کریم ﷺ) تم بھی (ایک دن) مرجاؤ گے اور یہ سب کافر بھی (ایک دن) مرجائیں گے۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ٥ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ٥

پارہ 24، سورۃ فصلت 41، آیت 6: کہہ دو کہ میں بھی تمہارے جیسا آدمی ہوں ہاں مجھ پر یہ وحی آئی ہے کہ تمہارا معبود خدائے واحد ہے تو سیدھے اسی کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ اور اسی سے مغفرت مانگو اور مشرکوں پر افسوس ہے کہ زکوٰۃ نہیں دیتے اور روز قیامت کو نہیں مانتے۔

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِىْ مَا يُفْعَلُ بِىْ وَلَا بِكُمْ ط اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَىَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌO

سورۃ احقاف 46، آیت 9: اے رسول کریم ﷺ آپ فرما دیں کہ پیغمبروں میں سے میں کوئی نیا مذہب لے کر نہیں آیا اور نہ ہی میں جانتا ہوں کہ میرے یا تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا۔ میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر وحی آتی ہے میرا کام تو کھلم کھلا ہدایت کرنا ہے۔

رسول کریم ﷺ خود اپنی زبان سے بیان کر رہے ہیں کہ میں غیب کا علم نہیں رکھتا۔

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰىO وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰىO اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْىٌ يُّوْحٰىO

پارہ 27، سورۃ نجم 53، آیت 2: تمہارے رفیق ﷺ (دین اسلام کا) نہ تو راستہ بھولے ہیں نہ بھٹکے ہیں اور نہ ہی ذاتی خواہش کی خاطر کوئی بات منہ سے نکالتے ہیں یہ قرآن تو خدا کا حکم ہے جو ان پر نازل کیا گیا ہے۔

هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ق وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍO وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ط وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُO

پارہ 28، سورۃ جمعہ 62، آیت 2: وہی (خداوند تعالیٰ) تو ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے محمد ﷺ کو پیغمبر بنا کر بھیجا جو ان کے سامنے اس کے احکام بیان کرتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور خدا کی کتاب اور دانائی سکھاتا ہے اور اس سے پہلے تو یہ لوگ صریحاً گمراہی میں تھے اور جب تک یہ کائنات قائم و دائم ہے آنے والے لوگوں میں بھی (اسلام کی تعلیم دینے کی خاطر) اور اللہ تعالیٰ نہایت طاقتور اور جاننے والا ہے۔

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَO مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍO وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍO وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍO

سورۃ قلم 68، آیت 1: قلم کی اور جو اہل قلم لکھتے ہیں (قرآن کریم ﷺ) اس کی قسم کہ اے محمد ﷺ اپنے پروردگار کے فضل سے دیوانے نہیں ہو تمہارے لیے بے انتہا انعام و اکرام ہے اور تم نہایت عالی کردار کے حامل ہو۔

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِO لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِO ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَO فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَO

پارہ 29، سورۃ حاقہ 69، آیت 44: اور اگر اے پیغمبر (رسول کریم ﷺ) ہمارے متعلق کوئی بات جھوٹ بناتے تو ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے ان کی شہ رگ کاٹ دیتے اور تم میں سے کوئی ہمیں روکنے والا نہ ہوتا۔

قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِکُ لَکُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝ قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰہِ اَحَدٌ ۵ لا وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِہٖ مُلْتَحَدًا ۝

سورۃ جن 72، آیت 21: (اے نبی کریم ﷺ) آپ ﷺ فرما دیں کہ میں تمہارے بارے میں نقصان یا نفع کا کچھ اختیار نہیں رکھتا اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے (اگر وہ سچا ہے) تو مجھے کوئی پنا نہیں دے سکتا نہ ہی مجھے اس کو چھوڑ کر کہیں جائے پناہ مل سکتی ہے۔

قُلْ اِنْ اَدْرِیْٓ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَہٗ رَبِّیْٓ اَمَدًا ۝ عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْہِرُ عَلٰی غَیْبِہٖٓ اَحَدًا ۝

سورۃ جن 72، آیت 25: اے رسول کریم آپ بتا دیں کہ میں نہیں جانتا کہ جس (عذاب) کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ جلدی ہی آنے والا ہے یا میرے پروردگار نے اس کی مدت بڑھا دلی ہے صرف وہی غیب کے متعلق جانتا ہے اور کسی پر اپنے غیب کو ظاہر نہیں کرتا ہاں جس پیغمبر کو چاہے تو اس کو غیب کی باتیں بتا دیتا ہے۔

یٰٓاَیُّہَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۝ نِّصْفَہٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْہُ قَلِیْلًا ۝ اَوْزِدْ عَلَیْہِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ۝

پارہ 29، سورۃ مزمل 73، آیت 1: اے محمد ﷺ جو کملی میں لپٹے ہوئے ہو رات کو قیام کیا کرو نہ کہ ساری رات، آدھی رات یا اس سے تھوڑی رات اور قرآن کریم کو تھوڑا تھوڑا پڑھا کرو۔

وَالضُّحٰی ۝ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی ۝ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ۝ وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی ۝ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ۝ اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی ۝ وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَہَدٰی ۝ وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی ۝ فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْہَرْ ۝ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْہَرْ ۝ وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ ۝

پارہ 30، سورۃ ضحیٰ 93، آیت 1: آفتاب کی روشنی کی قسم اور رات کے گپ اندھیرے کی قسم کہ اے محمد ﷺ تمہارے پروردگار نے نہ تو تم کو چھوڑا اور نہ تم سے ناراض ہوا اور تمہارے لیے آخرت دنیا سے کہیں بہتر ہے اور پروردگار عنقریب تمہیں وہ کچھ عطا فرمائے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے

کیا اس نے تم کو یتیم پا کر حفاظت اور پناہ نہیں دی کہ تم راستہ بھولے ہوئے تھے تو ہدایت دی اور تنگدست پایا تو غنی کر دیا تو تم بھی یتیم پر ستم نہ کرنا اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کا ذکر کرتے رہنا۔

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ o وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ o الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَکَ o وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ o فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا o اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا o فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ o وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ o

پارہ 30، سورۃ نشرح 94: کیا ہم نے آپ کا سینہ علم وحکمت، محبت و شفقت، سخاوت و شجاعت، بصیرت اور صبر وتحمل سے نہیں بھر دیا۔ اور ہم نے اپنی عنایات اور مدد سے تمہارا (پریشانیوں اور مصائب کا) بوجھ بھی اتار دیا جس نے تمہاری پیٹھ توڑ رکھی تھی اور تمہاری عزت وتکریم بہت بڑھا دی۔ بلاشبہ ہر مشکل کے بعد آسانی ہے بلاشبہ ہر مشکل کے بعد آسانی ہے تو جب بھی موقع ملے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اپنے رب کی طرف متوجہ ہو جایا کرو۔

اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ o فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ o اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ o

سورۃ کوثر 108، آیت 1: ہم نے تجھے اپنے فضل وکرم کے لامحدود خزانے عطا کیے ہیں تو اپنے رب کی عبادت کرو۔ قربانی دو کچھ شک نہیں کہ تمہارے دشمن کا مستقبل تاریک ہوگا۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ o مَلِکِ النَّاسِ o اِلٰهِ النَّاسِ o

سورۃ ناس 114، آیت 1: میں سب لوگوں کے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں۔

حضور اکرم ﷺ پیدا ہی معصوم ہوئے تھے اور شروع سے مسلمان تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ آپ نے ستاروں، چاند اور سورج کو طلوع ہوتے اور ڈوبتے دیکھا تو خداوند کریم کی قدرت پر ایمان لے آئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب اپنے بیوی بچوں کے ساتھ مصر واپس جا رہے تھے کہ رات کو وادی طور میں قیام کیا جب کوہ طور پر روشنی دیکھی تو وہاں گئے کہ آگ تاپنے کے لئے شعلہ چنگاری لاؤں اور راستے کے متعلق معلومات حاصل کروں وہاں اللہ تعالیٰ کی ذات کریم حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہم کلام ہوئی اور ان کو پیغمبری اور معجزے عنایت کیے لیکن رسول کریم ﷺ کا معاملہ بالکل دوسرا ہے آپ جبل نور پر غار حرا میں عبادت کے لیے اکثر جاتے تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے خداوند تعالیٰ کا پیغام قرآن کریم پڑھوایا۔

رسول کریم ﷺ نے خدا تعالیٰ کا پیغام بغیر کم وکاست صحیح صحیح اللہ تعالیٰ کے بندوں کو پہنچایا کہ میرا فرض تو صرف پیغام پہنچانا ہے کہ خداوند کریم پر ایمان لانے والے نیکوکاروں کے لیے جنت

ہے۔ اور کافروں کے لیے دوزخ کوئی ایمان لائے یا نہ لائے یہ خداوند کریم کی مرضی پر ہے اور میں تو اپنے نفع یا نقصان کا بھی اختیار نہیں رکھتا۔ سب مخلوق ایک دن ختم ہو جائے گی اور مجھے بھی اپنے وقت پر موت آجائے گی اور نہ مجھے غیب کا علم ہے۔

آپ نبی کریم ﷺ رحمت العالمین ہیں اللہ تعالی آپ پر دردو و سلام بھیجتا ہے اور سب مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ بھی جتنا زیادہ ہو سکے رسول کریم ﷺ پر درود و سلام بھیجیں۔

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۝

سورۃ احزاب 33، آیت 56: خداوند تعالی اور اس کے فرشتے رسول کریم ﷺ پر دردو بھیجتے ہیں مومنو تم بھی ان (رسول کریم ﷺ) پر درود اور سلام بھیجا کرو۔

رسول کریم ﷺ نے بی بی عائشہؓ کے گھر وصال پایا حضرعمرؓ بہت پریشان ہوئے اور کہنے لگے کہ کچھ منافقین کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ فوت ہو گئے ہیں لیکن خدا تعالی کی قسم وہ مرے نہیں بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ابن عمران کی طرح اپنے پروردگار کے پاس چلے گئے ہیں جو کوئی کہے گا کہ رسول خدا ﷺ فوت ہو گیے ہیں میں اسکے ہاتھ پاؤں کاٹ دوں گا۔ اتنے میں حضرت ابو بکرؓ آئے بی بی عائشہؓ کے گھر گئے اور رسول خدا ﷺ کے منہ کو چوما اور حضرت عمرؓ کو کہا کہ ذرا خاموش ہو جاؤ اور فرمایا اے لوگو اگر تم رسول خدا ﷺ کی عبادت کرتے تھے تو جان لو کہ رسول خدا ﷺ فوت ہو گئے ہیں لیکن اگر تم لوگ خداوند تعالی کی عبادت کرتے ہو تو وہ ہمیشہ زندہ رہے گا پھر انہوں نے قرآن کریم پڑھا۔

وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَ مَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا ؕ وَ سَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ۝

محمد ﷺ تو ایک پیغمبر ہیں اور ان سے پہلے بہت سے پیغمبر ہو گزرے ہیں (یعنی اس دنیا میں آئے اپنا فرض پورا کیا اور پھر اللہ تعالی کے حکم کے مطابق اس کے حضور میں جا حاضر ہوئے) اگر وہ مر جائے یا قتل کر دیا جائے تو کیا تم واپس مرتد ہو جاؤ گے اور اگر کوئی مرتد ہو جائے تو وہ اللہ تعالی کا کچھ نقصان نہیں کر سکتا اور خداوند کریم شکر کرنے والوں کو جلدی ہی انعام و اکرام سے نوازیں گے۔

☆☆

قرآن کریم کا ذکر

الٓمّٓ o ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ o
الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ o وَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ
مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ o اُولٰٓئِكَ
عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ o

سورۃ بقرہ 2 آیت 2: یہ کتاب (قرآن کریم) پر کوئی شک نہیں کہ خدا سے ڈرنے والوں کو راہ ہدایت بتلاتی ہے۔ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ نماز قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور جو کتاب (قرآن کریم) تم پر نازل کی گئی اور جو کتابیں تم سے پہلے پیغمبروں پر نازل کی گئیں۔ سب پر ایمان لاتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے رب تعالیٰ کی طرف سے دی ہوئی ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

جو کچھ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے اس میں کوئی بندہ نہ کچھ گھٹا سکتا ہے اور نہ ہی بڑھانے کا مجاز ہے۔

سوچنے اور غور کرنے کا مقام ہے کہ ہر ایرا غیرا ہدایت نہیں پائے گا دوبارہ سہ پارہ پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ ہدایت پانے کی شرائط بیان کی گئی ہیں۔ قرآن مجید سے ہدایت حاصل کرنے کے لیے

لازم ہے کہ پہلے اپنا کردار بدلا جائے۔صدق دل سے خداوند تعالی اس کے احکام پیغمبران کرام اور ان پر نازل کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے اور روز قیامت حساب کتاب پر ایمان رکھنا۔

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَ اَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَO مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ اَنْزَلَ الْفُرْقَانَO

سورۃ عمران 3، آیت 3: اس نے تم پر سچا قرآن کریم نازل کیا جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے یعنی اس نے جو پہلے لوگوں کو ہدایت کی خاطر پہلے تورات وار انجیل نازل کیں اور پھر قرآن کریم اتارا جو حق و باطل کو الگ الگ کر دیتا ہے۔

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ؕ وَ مَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍO

پارہ 7 سورۃ انعام 6، آیت 104: (اے محمد ﷺ ان سے کہہ) کہ اب تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیلیں (قرآن کریم) پہنچ چکی ہیں تو جس نے اس کو سمجھا تو اس کا اپنا فائدہ ہوگا۔ اور جو اندھا (کافر) رہا اس نے اپنے حق میں برا کیا اور میں تمہارا نگہبان نہیں ہوں۔

یہ اللہ تعالی کا فرمان رسول کریم کی زبان میں نازل ہوا۔

وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّ عَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖO

سورۃ انعام 6، آیت 115: اور تمہارے رب کا کلام (قرآن کریم) بالکل سچ اور عدل کے مطابق ہے۔ اس کے کلام کو کوئی بدل نہیں سکتا۔

وَ هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَ اتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَO

پارہ 8، سورۃ انعام 6، آیت 155: اور یہ کتاب (قرآن کریم) بھی ہم نے اتاری ہے برکت والی ہے اور اس کے مطابق عمل کرو اور خدا تعالی سے ڈرو تا کہ تم پر مہربانی کی جائے۔

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ لَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ O

پارہ 8، سورۃ اعراف 7، آیت 3: اے لوگو جو کتاب (قرآن کریم) تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہاری طرف اتاری گئی ہے اس کے مطابق عمل کرو اللہ تعالی کو چھوڑ کر دوسروں کو بطور سرپرست اور دوست مت تصور کرو۔ تم کم ہی نصیحت قبول کرتے ہو۔

وَ الَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ O

پارہ 9، سورۃ اعراف 7، آیت 170: اور جو لوگ قرآن مجید کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں (یعنی اللہ کی ہدایت کے مطابق نیک عمل کرتے اور برائی سے بچتے ہیں) اور نماز پڑھتے ہیں تو ہم نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔

وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ o وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ وَ لَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ o

پارہ 9، سورۃ اعراف 7، آیت 204: اور جب قرآن کریم پڑھا جائے تو توجہ سے سنا کرو اور خاموش رہا کرو۔ کہ تم پر رحم کیا جائے۔ اور اپنے پروردگار کو دل ہی دل میں عاجزی اور خوف سے اور پست آواز سے صبح و شام یاد کرتے رہو اور غافلوں میں سے نہ ہو جانا۔

الٓرٰ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ o

پارہ 11 سورۃ یونس 10، آیت 1: یہ قرآن کریم (خداوند تعالیٰ کی جانب سے ہدایت و نصیحت سے بھرپور) علم اور حکمت پر مبنی کتاب کی آیات ہیں۔

وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ o

سورۃ یونس 10، آیت 37: قرآن کریم ایسی کتاب نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا بنا سکے بلکہ یہ پہلی الہامی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے اور سارے جہانوں کے رب کی طرف سے احکام کی تفصیل ہے کہ جس میں کوئی شبہ نہیں۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ o

سورۃ یونس 10، آیت 57: اے لوگو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نصیحت (قرآن مجید) آئی ہے اور تمہاری روحانی بیماریوں (عقیدہ اور ایمان کی کمزوری) کے لیے شفا ہے اور جو ایمان والے ہیں ان کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہدایت اور رحمت ہے۔

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ o

پارہ 11، سورۃ یونس 10، آیت 108: اے پیغمبر کہہ دو کہ لوگو تمہارے پروردگار کے ہاں سے

تمہارے پاس حق (قرآن کریم اور دین اسلام) آ چکا ہے اور جو کوئی ہدایت حاصل کرتا ہے وہ اپنی ہی ذات کے لیے بھلائی کرتا ہے اور جو گمراہی اختیار کرتا ہے تو گمراہی سے اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور میں تمہارے معاملات کا ذمہ دار نہیں ہوں۔

رسول کریم ﷺ کی زبان میں اللہ تعالی کی جانب سے حکم بیان کیا گیا ہے۔

الٓرٰ قف کِتٰبٌ اُحۡکِمَتۡ اٰیٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتۡ مِنۡ لَّدُنۡ حَکِیۡمٍ خَبِیۡرٍ o

پارہ 11، سورۃ ہود 11، آیت 1: یہ وہ کتاب (قرآن مجید) ہے جس میں واضح اور صاف احکام موجود ہیں اور خدائے حکیم وخبیر کی طرف سے تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔

الٓرٰ ج تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ o اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ قُرۡءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ o

سورۃ یوسف 12، آیت 1,2: یہ کتاب (جو علم وحکمت، نصیحت و ہدایت سے منور ہے) کی آیتیں ہیں۔ ہم نے اس قرآن کریم کو عربی زبان میں نازل کیا ہے کہ تم سمجھ سکو (تمہاری مادری زبان یعنی عربی زبان میں اس لیے نازل کیا ہے کہ تم خود صحیح صحیح سمجھو اور دوسرے لوگوں کو اللہ تعالی کی طرف سے نازل کردہ احکام کی تعمیل کی دعوت دو صرف عربی زبان میں قرآن کریم کی تلاوت کو کار ثواب تصور کرنا اور قرآن کریم کو نہ سمجھنا اور نہ غور کرنا اور اللہ تعالی کی جانب سے ہدایت اور احکام پر عمل نہ کرنا خداوند تعالی کے احکام کی صریحاً خلاف ورزی ہے عربی میں تلاوت کرنا اپنی جگہ ٹھیک ہے لیکن قرآن کریم کو سمجھنا اور اللہ تعالی کے احکام کی تعمیل کرنا اور رسول کریم ﷺ کی زندگی اور کردار کو سامنے رکھنا نہایت لازم ہے۔

وَلَا یُرَدُّ بَاۡسُنَا عَنِ الۡقَوۡمِ الۡمُجۡرِمِیۡنَ o لَقَدۡ کَانَ فِیۡ قَصَصِهِمۡ عِبۡرَةٌ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ مَا کَانَ حَدِیۡثًا یُّفۡتَرٰی وَلٰکِنۡ تَصۡدِیۡقَ الَّذِیۡ بَیۡنَ یَدَیۡهِ وَتَفۡصِیۡلَ کُلِّ شَیۡءٍ وَّهُدًی وَّرَحۡمَةً لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ o

پارہ 13، سورۃ یوسف 12، آیت 110: اور ہمارا عذاب گنہگاروں سے ٹالا نہیں جائے گا اور ان کے قصوں میں عقلمندوں کے لیے عبرت اور ہدایت ہے اور یہ قرآن مجید ایسا کلام نہیں کہ من گھڑت ہو بلکہ جو کتابیں اس سے پہلے نازل کی گئی ہیں ان کی تصدیق کرنے والا ہے اور ہر چیز کی تفصیل بیان کرنے والا اور مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

الٓمّٓرٰ تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ ؕ وَالَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ مِنۡ رَّبِّکَ الۡحَقُّ وَلٰکِنَّ

اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ○

پارہ 13، سورۃ رعد 13، آیت 1: اے محمد ﷺ یہ کتاب (قرآن مجید) کی آیتیں ہیں جو تمہارے پروردگار کی جانب سے تم پر نازل کی گئی ہے برحق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ○

پارہ 13، سورۃ ابراہیم 14، آیت 1: یہ ایک (حکمت دانش اور علم سے) بھرپور کتاب (قرآن کریم) ہے اس کو ہم نے تم پر اس لیے نازل کیا ہے کہ لوگوں کو (کفر کے) اندھیرے سے نکال کر (دین اسلام کی) روشنی کی طرف لے جاؤ ان کے پروردگار کے حکم سے خدا کے راستے کی طرف جو خدا طاقتور اور قابل تعریف ہے۔

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ○

پارہ 13، سورۃ ابراہیم 14، آیت 27: اور خدا مومنوں کو صحیح اور پکی بات (ہدایت یعنی قرآن کریم) سے دنیا کی زندگی میں طاقتور بنائے گا اور آخرت میں بھی اور خدا بے انصافوں کو گمراہ کر دیتا ہے اور خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ○

پارہ 14، سورۃ حجر 15، آیت 1: یہ خدا کی کتاب قرآن مجید کی آیتیں ہیں جو صاف اور واضح بیان کی گئی ہیں۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ○

پارہ 14، سورۃ حجر 15، آیت 9: بے شک یہ نصیحت کی کتاب (قرآن کریم) ہم نے اتاری ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔

ذٰلِكَ مِمَّا اَوْحٰى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ○

پارہ 15، سورۃ بنی اسرائیل 17، آیت 39: اے پیغمبر یہ (ہدایات) حکمت کی ان باتوں میں سے ہیں جو خدا نے تم پر وحی کے ذریعے نازل کی ہیں۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا○

پارہ 15، سورۃ بنی اسرائیل 17، آیت 41: اور ہم نے اس قرآن کریم میں طرح طرح کی

باتیں بیان کی ہیں تا کہ لوگ نصیحت پکڑیں۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَاَبٰى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا○

پارہ 15، سورۃ بنی اسرائیل 17، آیت 89: اور ہم نے اس قرآن کریم میں سب باتیں طرح طرح سے بیان کی ہیں مگر اکثر لوگوں نے انکار کیا اور ناشکری کی۔

قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا○

پارہ 17، سورۃ بنی اسرائیل 17، آیت 107: اے رسول کریم آپ ﷺ فرمادیں تم اس بات کو مانو یا نہ مانو یہ بات اپنی جگہ سچ ہے کہ جن لوگوں کو پہلے علم دیا گیا تھا جب ان کے سامنے یہ قرآن کریم پڑھا جاتا ہے تو وہ منہ کے بل عاجزی سے سجدے میں گر جاتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ○ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا○ مّٰكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا○

پارہ 15، سورۃ کہف 18، آیت 1: سب تعریف خدا ہی کے لیے ہے جس نے اپنے بندے محمد ﷺ پر یہ قرآن کریم نازل کیا اس میں کسی طرح کا ہیر پھیر نہیں رکھا (بلکہ آسان اور عام فہم زبان میں اشارہ) تا کہ لوگوں کو سخت عذاب سے جو اس کی طرف سے آنے والا ہے ڈرائے اور مومنوں کو جو نیک عمل کرتے ہیں خوشخبری سنائے کہ ان کے لیے ان کے نیک اعمال کا بہت عمدہ بدلا ہے (یعنی بہشت) جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا○

پارہ 15، سورۃ کہف 18، آیت 54: اور ہم نے اس قرآن مجید میں لوگوں کے سمجھانے کے لیے طرح طرح کی مثالیں بیان فرمائی ہیں لیکن انسان اکثر باتوں میں بڑا جھگڑالو ہے۔

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا○

پارہ 16 سورۃ مریم 19، آیت 97: اے پیغمبر ہم نے یہ قرآن کریم تمہاری (مادری) زبان (عربی) میں آسان نازل کیا ہے تا کہ تم اس سے پرہیز گاروں کو خوشخبری سنا دو اور جھگڑا کرنے

والوں کو ڈراؤ (قرآن کریم تمہاری مادری زبان یعنی عربی میں اس مقصد کی خاطر اتارا گیا ہے کہ تم خود صحیح صحیح سمجھو اور دوسرے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی ہدایات اور احکام کی تعمیل کی خاطر دعوت دو۔

مَا اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓی ہ اِلَّا تَذْکِرَۃً لِّمَنْ یَّخْشٰی ہ تَنْزِیْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰی ہ اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی ہ

پارہ 16، سورۃ طٰہٰ 20، آیت 1: اے محمد ﷺ ہم نے یہ قرآن کریم تم پر اس لیے نازل نہیں کیا کہ تم مصیبت میں پڑ جاؤ۔ بلکہ اس شخص کی نصیحت دینے کے لیے اتارا ہے جو خوف رکھتا ہو یہ اس ذات برتر کا اتارا ہوا ہے جس نے زمیں اور آسمان اونچے اونچے بنائے جو کہ اعلیٰ مرتبہ پر قائم ہے۔

وَکَذٰلِکَ اَنْزَلْنٰہُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا وَّصَرَّفْنَا فِیْہِ مِنَ الْوَعِیْدِ لَعَلَّھُمْ یَتَّقُوْنَ اَوْ یُحْدِثُ لَھُمْ ذِکْرًا ہ

پارہ 16، سورۃ طٰہٰ 20، آیت 113: اور ہم نے یہ قرآن کریم عربی میں نازل کیا ہے اور طرح طرح سے نصیحتیں تفصیل سے بیان کی ہیں کہ لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) نصیحت پر غور کریں۔

اِنَّ فِیْ ھٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ ہ

سورۃ انبیاء 21، آیت 106: بے شک قرآن کریم میں لوگوں کے لیے نصیحت ہے جو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرتے ہیں۔

تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا ہ

سورۃ فرقان 25، آیت 1: خدا تعالیٰ بہت ہی بابرکت ہے جس نے اپنے پیارے (رسول کریم) پر قرآن مجید اُتارا کہ سب لوگوں کو خدا سے ڈرائے۔

وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ مَھْجُوْرًا ہ

سورۃ فرقان 25، آیت 30: اور رسول خدا تعالیٰ سے شکایت کریں گے کہ میری قوم نے قرآن کریم (کے احکام) کی پیروی کو چھوڑ دیا تھا۔

تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ ہ

پارہ 19، سورۃ شعراء 26، آیت 2: اور یہ کتاب (قرآن مجید) کی آیات ہیں جو علم و حکمت نصیحت اور ہدایت کی روشنی سے بالکل واضح اور منور ہے۔

۞تِلْکَ اٰیٰتُ الْقُرْاٰنِ وَکِتَابٍ مُّبِیْنٍ ہ ھُدًی وَّبُشْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ ہ الَّذِیْنَ

یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمۡ بِالۡاٰخِرَۃِ ھُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ○

پارہ 19، سورۃ نمل 27 آیت 1: یہ قرآن کریم (علم و حکمت نصیحت اور ہدایت سے منور کتاب) کی آیات ہیں جو مومنوں کے لیے ہدایت اور بشارت ہے جو نماز پڑھتے اور زکوۃ دیتے ہیں اور روز قیامت پر یقین رکھتے ہیں۔

تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ○

پارہ 20، سورۃ قصص 28، آیت 2: اور یہ کتاب (قرآن مجید) کی آیات ہیں جو علم و حکمت نصیحت و ہدایت کی روشنی سے بالکل واضح اور منور ہے۔

وَلَقَدۡ ضَرَبۡنَا لِلنَّاسِ فِیۡ ھٰذَا الۡقُرۡاٰنِ مِنۡ کُلِّ مَثَلٍ ؕ وَلَئِنۡ جِئۡتَھُمۡ بِاٰیَۃٍ لَّیَقُوۡلَنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا مُبۡطِلُوۡنَ○

پارہ 21 سورۃ روم 30، آیت 58: اور ہم نے لوگوں کو سمجھانے کے لیے اس قرآن مجید میں ہر طرح کی مثال بیان کر دی ہے اور اگر ان کے سامنے کوئی معجزہ پیش کرو تو کافر کہہ دیں گے کہ تم جھوٹے ہو۔

تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ الۡحَکِیۡمِ ○ ھُدًی وَّرَحۡمَۃً لِّلۡمُحۡسِنِیۡنَ ○ الَّذِیۡنَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمۡ بِالۡاٰخِرَۃِ ھُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ○ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنۡ رَّبِّھِمۡ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ○

پارہ 21 سورۃ لقمان 31، آیت 2: یہ دانش بھری کتاب (قرآن مجید) کی آیتیں ہیں جو نیکوکاروں کیلئے ہدایت اور رحمت ہے جو نماز کی پابندی کرتے ہیں زکوۃ ادا کرتے ہیں اور روز قیامت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے ہدایت پر ہیں۔ اور یہی نجات پانیوالے ہیں۔

تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ لَا رَیۡبَ فِیۡہِ مِنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ○

پارہ 21 سورۃ سجدہ 32، آیت 2: اس میں کچھ شک نہیں کہ اس کتاب (قرآن مجید) کا نازل کیا جانا تمام جہانوں کے پروردگار کی جانب سے ہے۔

وَّاتَّبِعۡ مَا یُوۡحٰۤی اِلَیۡکَ مِنۡ رَّبِّکَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرًا○

سورۃ احزاب 33، آیت 2: اور جو کتاب (قرآن مجید) تم پر تمہارے پروردگار کی جانب سے نازل کی جاتی ہے اس کی پیروی کرتے رہو بے شک جو عمل تم کرتے ہو اللہ تعالی اس سے خوب واقف ہے۔

وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِىٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِىٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ○

پارہ 22، سورۃ سبا 34، آیت 6: اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے وہ جانتے ہیں کہ جو قرآن کریم تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے وہ حق ہے اور یہ قرآن خدائے غالب اور لائق حمد و ثنا کی طرف پہنچنے کا راستہ بتاتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ○ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ○

پارہ 22، سورۃ فاطرہ 35، آیت 29: جو لوگ خدا کی کتاب (قرآن مجید) پڑھتے اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں اور ایسی تجارت کے فائدے کے امیدوار ہیں جو کبھی تباہ نہیں ہوگی کیونکہ خدا ان کو پورا پورا بدلہ دے گا اور اپنے فضل سے کئی گنا زیادہ بھی دے گا وہ تو بخشنے والا اور قدردان ہے۔

وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ○

پارہ 22، سورۃ یٰسین 36، آیت 2: قسم ہے قرآن مجید کی جو حکمت نصیحت اور ہدایت سے بھرپور اور منور ہے۔

تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ○ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ○

پارہ 22، سورۃ یٰسین 36، آیت: یہ (قرآن مجید) خدائے غالب اور مہربان نے نازل کیا ہے تاکہ تم ان لوگوں کو جن کے باپ دادا کو متنبہ نہیں کیا گیا تھا متنبہ کرو وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ○

پارہ 23 سورۃ ص 38، آیت 29: یہ قرآن کریم جو ہم نے تم پر نازل کیا بابرکت ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں پر غور کریں اور اہل عقل نصیحت پکڑیں۔

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ○

پارہ 23 سورۃ ص 38، آیت 87: یہ قرآن کریم تو اہل عالم کے لیے نصیحت ہے۔

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِى اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ○

سورۃ الفرقان 25، آیہ 30: (رسول کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے حضور میں شکایت کریں گے)

کہ میری امت نے قرآن مجید کو ٹھٹھہ اور مذاق سمجھا (اس میں بیان کردہ احکام پر عمل نہیں کیا اور نہ ہی اپنا کردار سنوارا)

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ o

پارہ 23 سورۃ زمر 39، آیت 23: خداوند تعالیٰ نے ایک کتاب کی صورت میں نہایت اعلیٰ اور شاندار پیغام (قرآن کریم) نازل فرمایا ہے جس کی آیتیں باہم ملتی جلتی ہیں جو کئی طریقوں سے دہرائی گئی ہیں جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان آیات قرآن کے پڑھنے سے ان کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں پھر ان کے بدن اور دل نرم ہو کر خدا کی یاد کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں یہی خدا کی ہدایت ہے وہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جس کو خدا گمراہ چھوڑ دے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ o

پارہ 29 سورۃ زمر 39، آیت 41: ہم نے تم پر قرآن کریم لوگوں کی ہدایت کے لیے سچائی کے ساتھ نازل کیا ہے تو جو شخص ہدایت پاتا ہے تو اپنے بھلے کی خاطر اور جو گمراہ ہوتا ہے اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور اے پیغمبر تم ان کے ذمہ دار نہیں ہو۔

وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ o

سورۃ زمر 39، آیت 55: اور اس سے پیشتر کہ تم پر ناگہاں عذاب آ جائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو اس بہترین کتاب (قرآن مجید) کی جو پروردگار کی طرف سے تم پر نازل کی گئی ہے پیروی کرو۔

تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ o بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ o

پارہ 24، سورۃ فصلت 41، آیت 2: یہ قرآن کریم بڑے مہربان اور رحم کرنے والے خدا کی طرف سے اتارا گیا ہے ایک ایسی کتاب جس کی آیات تفصیل سے بیان کی گئی ہیں یہ قرآن ان لوگوں کے لیے ہے جو عقل رکھتے ہیں۔ جو خوشخبری دیتا ہے اور ڈراتا بھی ہے لیکن ان میں سے اکثر

منہ پھیر لیتے ہیں اور سنتے نہیں۔

قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ؕ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ o

سورۃ فصلت 41، آیت 44: آپ فرما دیں کہ یہ قرآن کریم ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت اور (عقیدے کی کمزوری کی) شفا ہے۔ اور جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں بہرا پن ہے اور آنکھوں کے اندھے ہیں۔ بہرے پن کی وجہ ان کو آواز ایسے سنائی دیتی ہے جیسے کہیں بہت دور سے بلائے جا رہے ہوں (سمجھنے کو صاف سنائی نہیں دیتیں)

وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ o صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ o

پارہ 25، سورۃ شوریٰ 42، آیت 52: ہم نے قرآن کریم کو نور بنایا ہے کہ اس سے ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں ہدایت کرتے ہیں اور بے شک اے محمد ﷺ تم سیدھا رستہ دکھاتے ہو یعنی خدا کا راستہ جو آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں کا مالک ہے دیکھو سب مسائل خدا ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں اور وہی ان میں فیصلہ کرتا ہے۔

وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ o

پارہ 25، سورۃ زخرف 43، آیت 2: (علم و حکمت و نصیحت اور ہدایت سے بھرپور اور) منور کتاب کی قسم ہم نے اس قرآن کریم کو عربی (تمہاری مادری زبان) میں اتارا ہے کہ تم سوچو اور سمجھو (اور اس میں درج احکام کے مطابق لوگوں میں تبلیغ کرو)

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ o

سورۃ زخرف 43، آیت 43: پس جو کچھ (قرآن کریم) تم پر نازل کیا گیا ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہو (اس پر پابندی سے عمل کرو) بے شک تم سیدھے راستے پر ہو۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید عربی زبان میں اس مقصد کے مدنظر نازل کیا کہ رسول کریم ﷺ کی مادری زبان عربی تھی کہ آپ ﷺ لوگوں کو خداوند تعالیٰ کے احکام صحیح صحیح سمجھائیں۔ لوگ آپ ﷺ کے کردار کا اتباع کریں قرآن کریم تو عزت سے زندگی گذارنے کا ایک سیدھا راستہ دکھاتا ہے صرف ثواب کی خاطر عربی زبان میں قرآن مجید کی تلاوت کرنا اور قرآن کریم میں احکام کی روشنی

میں اپنا کردار نہ ڈھالنا قرآن کریم کی نفی کے مترادف ہوگا۔

وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۝ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ۭ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

پارہ 25، سورۃ دخان 44، آیت 2: (علم، حکمت ونصیحت اور ہدایت سے منور) کتاب کی قسم کہ ہم نے اس کو مبارک رات میں نازل فرمایا ہم تو راستہ دکھانے والے ہیں اسی رات میں ہماری جانب سے تمام حکمت کے کاموں کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ بے شک ہم ہی احکام جاری کرتے ہیں اور تمہارے پروردگار کی رحمت ہے وہ تو سننے اور جاننے والا ہے۔

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝

پارہ 25، سورۃ دخان 44، آیت 58: ہم نے اس قرآن کریم کو تمہاری زبان (عربی) میں آسان کردیا ہے تاکہ یہ لوگ نصیحت پکڑیں۔

عربی زبان میں قرآن کریم نازل کرنے کا مقصد بالکل صاف اور واضح ہے کہ رسول کریم کی مادری زبان (بولی) عربی تھی کہ وہ خود صحیح سمجھیں اور لوگوں کو اللہ تعالی کی ذات واحد پر ایمان لانے اور دین اسلام قبول کرنے کی دعوت دیں۔ اللہ تعالی کے احکام اور ہدایات کو صحیح صحیح سمجھائیں کہ لوگ قرآں کریم کی روشنی میں اپنی زندگی اور کردار کو ڈھالیں۔

صرف عربی زبان میں قرآن کریم کی تلاوت کو کار ثواب تصور کرنا، نہ سمجھنا اور نہ سوچنا اور اللہ تعالی کے احکام اور ہدایت کے مطابق عمل نہ کرنے سے قرآن کریم نازل کرنے کا مقصد حاصل نہیں ہوگا۔

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝

پارہ 25، سورۃ جاثیہ 45، آیت 2: اس کتاب (قرآن کریم) کا اتارا جانا خدائے غالب اور دانا کی طرف سے ہے بے شک آسمانوں اور زمیں میں ایمان لانے والوں کے لیے خدا کی قدرت

کے عجائبات ہیں اور تمہاری پیدائش میں بھی اور جانوروں میں بھی جن کو پھیلا دیتا ہے یقین کرنے والوں کے لیے ثبوت ہیں اور رات اور دن کے آگے پیچھے آنے جانے میں اور وہ جو خدا نے آسمان سے ذریعہ رزق نازل فرمایا پھر اس سے زمیں کو اس کے مر جانے کے بعد زندہ کیا اس میں اور ہواؤں کے بدلنے میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں یہ خدا کے احکام ہیں جو ہم تم کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں تو یہ کافر خدا تعالی اور اس کے احکام سے انکار کے بعد کس بات پر ایمان لائیں گے۔

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ٥

پارہ 26 سورۃ احقاف46، آیت 2: یہ قرآن کریم خدائے غالب اور حکمت والے کی طرف سے نازل کیا ہے۔

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ٥ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ٥لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ٥ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ٥

پارہ 27، سورۃ واقعہ 56، آیت 77: یہ بڑی عظمت والا قرآن کریم ہے جو لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے اس کو وہی ہاتھ لگاتے ہیں جو پاک ہیں پروردگار عالم کی طرف سے اتارا گیا ہے۔ کیا تم اس کلام سے انکار کرتے ہو اور اپنی کمائی کا ذریعہ بناتے ہو کہ ایسے جھٹلاتے ہو۔

اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُوْنُو كَالَّذِيْنَ اُوْتُو الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ٥

پارہ 27، سورۃ حدید 57، آیت 16: کیا مومنوں کے لیے ابھی تک ایسا وقت نہیں آیا کہ خدا کی یاد کرتے وقت اور قرآن مجید جو خدائے برحق کی طرف سے نازل ہوا ہے اس کو سننے کے وقت ان کے دل نرم ہو جائیں اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو ان سے پہلے کتابیں دی گئی تھیں۔ پھر ان پر ایک طویل زمانہ گزر گیا تو انکے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے اکثر نافرمان ہیں۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ٥

سورۃ حشر 59 ، آیت 21: اگر ہم یہ قرآن کریم کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم دیکھتے کہ وہ

خدا تعالیٰ کے خوف سے دب جاتا اور پھٹ جاتا اور ایسی ہی مثالیں ہم لوگوں کے (سمجھنے کے) لئے بیان کرتے ہیں تا کہ وہ غور کریں۔

فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا o لا یَّهْدِیْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ o

پارہ 29، سورۃ جن 72، آیت 2: انہوں (جنوں) نے کہا کہ ہم نے واقعی ایک عظمت والے قرآن کریم کی تلاوت سنی ہے جو بھلائی کا راستہ بتاتا ہے اور ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں۔

كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ o فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ o وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ o

سورۃ مدثر 74، آیت 54: یہ (قرآن کریم) کچھ شک نہیں کہ نصیحت ہے تو جو چاہے اسے یاد رکھے اور (اس کے مطابق کرے) اور یاد بھی تب ہی رکھیں گے جب اللہ تعالیٰ کی مرضی ہوگی اور وہی پرہیزگاروں کا رب اور بخشش کا مالک ہے۔

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ o اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ o ۚ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ o ۚ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ o

پارہ 29، سورۃ قیامت 75، آیت 16: (اے محمد ﷺ) قرآن کریم کو یاد کرنے کے لیے زبان جلدی جلدی نہ چلایا کرو اس کی حفاظت اور پڑھانا ہمارا ذمہ ہے اور جب نزول ختم ہو پھر اسی طرح پڑھا کرو اور اس کو سمجھانا بھی ہمارا ذمہ ہے۔

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا o وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا o ۖ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا o

سورۃ دہر 76، آیت 29: یہ (قرآن کریم) نصیحت ہے سو جو چاہے اپنے پروردگار کی طرف جانے کا راستہ (دین اسلام) اختیار کرے لیکن تم اس معاملہ میں کچھ نہیں کر سکتے ہاں جو کچھ اللہ تعالیٰ چاہے بے شک اللہ تعالیٰ خوب جانتا اور حکمت والا ہے جس کو چاہتا ہے اپنے سایہ رحمت میں لے لیتا ہے اور ظالموں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ o فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ o فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ o مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ o

پارہ 30، سورۃ عبس 80، آیت 11: دیکھو یہ قرآن کریم نصیحت ہے جو چاہے اس پر عمل

کرے قابل ادب ورقوں پر لکھا ہوا ہے اور جو بلند مرتبہ اور پاک ہیں۔

فَاَیۡنَ تَذۡهَبُوۡنَ o اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِکۡرٌ لِّلۡعٰلَمِیۡنَ o لِمَنۡ شَآءَ مِنۡکُمۡ اَنۡ یَّسۡتَقِیۡمَ o وَمَا تَشَآءُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الۡعٰلَمِیۡنَ o

پارہ 30، سورۃ تکویر 81، آیت 26: پھر تم (سیدھا راستہ چھوڑ کر) کدھر جا رہے ہو یہ قرآن مجید تو سارے جہاں کے لوگوں کے لیے نصیحت ہے یعنی اس کے لیے جو تم میں سے سیدھے راستے پر چلنا چاہتے ہیں مگر تم کچھ بھی خواہش نہیں کر سکتے مگر وہی جو خدائے رب العالمین چاہے۔

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ o اِقۡرَاۡ وَرَبُّکَ الۡاَکۡرَمُ o الَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ o عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ یَعۡلَمۡ o کَلَّاۤ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَیَطۡغٰۤی o اَنۡ رَّاٰهُ اسۡتَغۡنٰی o اِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الرُّجۡعٰی o

پارہ 30، سورۃ علق 96، آیت 1: اے محمد ﷺ اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھو (قرآن کریم) جس نے ساری کائنات کو پیدا کیا جس نے انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا۔ (قرآن کریم) پڑھو اور تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھایا اور انسان کو وہ باتیں بتائیں جس کا اس کو علم نہ تھا مگر انسان سرکش ہو جاتا ہے جب وہ اپنے آپ کو دولتمند سمجھنے لگتا ہے حقیقت یہ ہے کہ سب کو ایک نہ ایک دن لوٹ کر اپنے پروردگار کے حضور میں پیش ہونا ہے۔

قرآن کریم علم و حکمت، نصیحت و ہدایت کی روشنی سے منور اللہ تعالیٰ کی جانب سے اپنے رسول کریم کی طرف بندوں کی ہدایت اور نصیحت کے لیے نازل کیا گیا۔ اس میں طرح طرح کی مثالیں انسان کے سمجھنے اور فائدے کے لیے بیان فرمائی گئی ہیں اور جو ان ہدایات کے مطابق عمل کریں گے وہی سیدھے راستے پر ہوں گے ان کو عزت ملے گی اور وہی کامیاب ہوں گے اور جو کافر، مشرک اور منافق ہوں گے ان کے لیے شدید عذاب کا وعدہ ہے۔

☆☆

مثالیں، اصطلاحات اور محاورے

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ
عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ
الظّٰلِمِيْنَ ٥ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ
رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ٥

پارہ 28، سورۃ تحریم 66، آیت 11: اور مومنوں کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال ہے کہ اس نے خدا سے التجا کی کہ اے میرے پروردگار میرے لیے بہشت میں اپنے قریب ایک گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے اعمال کی سزا سے نجات بخش اور ظالم لوگوں کے ہاتھوں سے نجات فرما اور دوسری عمران کی بیٹی مریم کی جنہوں نے اپنی آبرو کو محفوظ رکھا تو ہم نے اس میں اپنی طرف سے روح پھونک دی اور وہ اپنے پروردگار کے کلام اور اس (خداوند تعالی) کی کتابوں کو برحق سمجھتی تھی۔ اور فرمانبرداروں میں سے تھی (اور وہ بڑی عبادت گزار، پرہیزگار اور متقی تھی)

ان مثالوں کا مقصد یہ ہے کہ قرآن سمجھنے اور اللہ تعالی کی ذات بابرکات پر ایمان لانے میں اور ایمان مضبوط کرنے میں آسانی ہو۔

اَفَلا یَنظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ Oۜ وَاِلَی السَّمَآءِ کَیْفَ رُفِعَتْ Oۜ وَاِلَی الْجِبَالِ کَیْفَ نُصِبَتْ Oۜ وَاِلَی الْاَرْضِ کَیْفَ سُطِحَتْ O

پارہ 30، سورۃ غاشیہ 88، آیت 17: کیا یہ لوگ اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسا عجیب پیدا کیا گیا ہے اور آسمان کی طرف کہ کیسے بلند کیا گیا ہے۔ اور پہاڑوں کی طرف کہ کس طرح (ٹھوس اور لازوال) کھڑے کیے گئے ہیں اور زمین کی طرف کہ کس طرح بچھائی گئی ہے۔

مَثَلُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِیَآءَ کَمَثَلِ الْعَنْکَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَیْتًا ۖ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُیُوْتِ لَبَیْتُ الْعَنْکَبُوْتِ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ O

پارہ 20، سورۃ عنکبوت 29، آیت 41: جن لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر دوسروں کو معبود بنا رکھا ہے ان کی مثال مکڑی کی سی ہے کہ وہ بھی ایک طرح کا گھر بناتی ہے اور کچھ شک نہیں کہ تمام گھروں سے کمزور مکڑی کا گھر ہے کاش یہ لوگ اس بات کو جانتے ہوتے۔ یہ مثالیں ہم لوگوں کو سمجھانے کے لیے بیان کرتے ہیں اور ایسے تو عقلمند ہی سمجھتے ہیں۔

وَتِلْکَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا یَعْقِلُهَا اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ O

سورۃ عنکبوت 29، آیت 43: اور یہ مثالیں ہم لوگوں کو سمجھانے کے لیے بیان کرتے ہیں اور انہیں عقلمند لوگ ہی سمجھتے ہیں۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ لِاَبِیْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّیْ اَرٰکَ وَقَوْمَکَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ O

پارہ 7، سورۃ انعام 6، آیت 74: اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا کہ تم بتوں کو کیا معبود بناتے ہو میں دیکھتا ہوں کہ تم اور تمہاری قوم صریح گمراہی میں ہے اور ہم اس طرح ابراہیم علیہ السلام کو آسمانوں اور زمین کے عجائبات دکھانے لگے تاکہ وہ پکا یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْکًا لَّا یَقْدِرُ عَلٰی شَیْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ یُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ۖ هَلْ یَسْتَوٗنَ ۖ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۖ بَلْ اَکْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ O

سورۃ نحل 16، آیت 75: اللہ تعالیٰ ایک مثال بیان کرتا ہے کہ ایک غلام جو دوسرے کے اختیار میں ہے اور کسی کام کا اس کو اختیار نہیں اور دوسرا شخص ہے جس پر ہم نے اپنی جناب سے بہت

فضل وکرم کیا ہے اور اس میں سے (وہ رات اور دن) پوشیدہ اور ظاہر (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کرتا ہے تو کیا یہ دونوں شخص برابر ہو سکتے ہیں۔ (ہرگز نہیں) الحمد اللہ لیکن اکثر (کافر) سمجھتے نہیں۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ۭ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ○

پارہ 14، سورۃ نحل 16، آیت 76: اور خدا ایک مثال میں بیان فرماتا ہے کہ دو آدمی ہیں ان میں سے ایک گونگا ہے کسی چیز پر اختیار نہیں رکھتا وہ اپنے آقا کے لیے بوجھ ہے وہ جہاں اسے بھیجتا ہے کبھی بھلائی کی خبر نہیں لاتا۔ تو کیا ایسا گونگا بہرا اور وہ شخص جو سنتا اور بولتا ہے اور لوگوں کو انصاف کرنے کا حکم دیتا ہے اور خود سیدھے راستے پر چل رہا ہے کیا دونوں برابر ہو سکتے ہیں۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ۭ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ۭ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ○

پارہ 14، سورۃ نحل 16، آیت 92: اور اس عورت کی طرح نہ ہونا جس نے محنت سے سوت کاتا پر اس کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا کہ تم اپنی قسموں کو آپس میں اس بات کا ذریعہ بنانے لگو کہ ایک گروہ دوسرے گروہ پر غالب آجائے اللہ تعالیٰ اس طرح تو کو آزماتا ہے۔

☆☆

قرآن کو سوچ سمجھ کر پڑھنا اور اللہ تعالی کے احکام کے مطابق اپنا کردار ڈھالنا

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝

پارہ 27، سورۃ قمر 54، آیت 17: اور ہم نے قرآن مجید کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے اور سمجھے۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝

پارہ 27، سورۃ قمر 54، آیت 22: اور ہم نے قرآن مجید کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے اور سمجھے۔

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ۝

پارہ 26، سورۃ محمد 47، آیت 24: بھلا یہ لوگ قرآن مجید میں غور کیوں نہیں کرتے یا ان کو دلوں پر قفل پڑے ہوئے ہیں۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ وَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝

پارہ 27، سورۃ قمر 54، آیت 32: بے شک ہم نے قرآن مجید کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے اور سمجھے۔

قرآن مجید تعالی کی طرف سے نصیحت اور ہدایت ہے اگر صرف عربی میں تلاوت کرتے

جائیں گے تو اس کے معنی نہیں سمجھیں گے تو نصیحت اور ہدایت کو کیسے سمجھیں گے اور کس طرح بغیر سمجھے اپنا کردار بدلیں گے۔ لہٰذا یہ انتہائی اہم ہے کہ قرآن کریم کے معنی سمجھیں اور اس کے مطابق اپنا کردار ڈھالیں جو خداوند کریم کا منشا اور مقصد ہے۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍo

پارہ 27، سورۃ قمر 54، آیت 40: اور ہم نے قرآن مجید کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے اور سمجھے۔

خداوند تعالیٰ نے بار بار قرآن کریم کو غور سے پڑھنے اور سمجھنے اور اس میں بیان کردہ ہدایات کے مطابق عمل کرنے کا حکم دیا ہے کہ انسان اپنا کردار سنوارے۔ اپنا معاشرہ سنوارے اور اپنی معیشت سنوارے نہ کہ بغیر سوچے سمجھے طوطے کی طرح (صرف عربی) پڑھتا جائے اس خیال میں کہ پڑھنے سے ثواب ہوگا اور اپنے اعمال کو نہ سنوارے۔ اس طرح خداوند کریم کی جانب سے رسول کریم ﷺ کو اس دنیا میں بھیجنے اور پر قرآن کریم نازل کرنے کے مقصد کی ہی نفی ہو جائے گی بلکہ اس طرح قرآن کریم پڑھنا تو خداوند کریم کے احکام کا ٹھٹھہ اور مذاق اڑانے کے مترادف ہوگا۔

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَo

سورۃ بقرہ 2، آیت 85: اور کیا تم کتاب کے کچھ حصے کو مانتے ہو اور باقی سے انکار کرتے ہو۔ اور تم میں سے جو لوگ ایسے کام کریں کیسا بدلہ ملنا چاہیے ان کو سوائے رسوائی اور ذلت۔ اس زندگی میں اور قیامت کے روز سخت ترین عذاب میں جھونک دیئے جائیں گے اور جو کام تم کرتے ہو خدا تعالیٰ اس سے غافل نہیں یہی لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کے بجائے اس فانی دنیا کی چند روزہ زندگی خرید لی ان کا عذاب ہلکا نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی ان کی مدد کی جائے گی۔

اپنے فائدے کی خاطر قرآن کریم کے غلط معنی بیان سخت گناہ ہے جس کا عذاب جہنم ہے۔

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ۗ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌo

سورۃ بقرہ 2، آیت 106: نہ ہم اپنی کوئی آیت منسوخ کرتے ہیں نہ بھلاتے ہیں بلکہ اس کی

بجائے ویسی یا اس سے بہتر نازل کر دیتے ہیں کہ تم کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

سَلْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ کَمْ اٰتَیْنٰھُمْ مِّنْ اٰیَۃٍ بَیِّنَۃٍ ؕ وَمَنْ یُّبَدِّلْ نِعْمَۃَ اللّٰہِ مِنْۢ بَعْدِ مَاجَآءَتْہُ فَاِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ۝

سورۃ بقرہ 2، آیت 211: (اے رسول کریم ﷺ) آپ بنی اسرائیل سے پوچھیے ہم نے ان پر کتنے واضح احکام کیے تو جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نعمت کو آنے کے بعد بدل دے تو خداوند تعالیٰ کو سخت عذاب دینے والا ہے۔

ھُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ مِنْہُ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ ھُنَّ اُمُّ الْکِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِھٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَہَ مِنْہُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَۃِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِہٖ ۚ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَہٗٓ اِلَّا اللّٰہُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِہٖ ۙ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ۝

سورۃ آل عمران 3، آیت 7: وہی تو (خداوند تعالیٰ) ہے جس نے تم پر کتاب (قرآن کریم) نازل کی جس کی بعض آیات واضح اور صاف ہیں اور وہی (آیات) کتاب کی بنیاد ہیں اور بعض آیات (معنوں میں) ملتی جلتی (متشابہ) ہیں۔ تو جن کے دل میں گمراہی ہے وہ تفرقہ اور فساد پھیلانے کے خاطر ملتی جلتی آیات میں اپنی خواہش کے مطابق مطلب تلاش کرتے ہیں لیکن ان آیات کریمہ کا اصل مطلب اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا۔ اور حقیقی عالم اور فاضل صاف اور سیدھا کہتے ہیں کہ ہم کتاب (قرآن کریم) کو مانتے ہیں اور یہ ساری کی ساری ہمارے خداوند تعالیٰ سے نازل کی گئی ہے اور نصیحت تو صرف عقلمند ہی قبول کرتے ہیں۔

وَقُلْ اِنِّیْٓ اَنَا النَّذِیْرُ الْمُبِیْنُ ۝ کَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَی الْمُقْتَسِمِیْنَ ۝ لا الَّذِیْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِیْنَ ۝

سورۃ حجر 15، آیت 89: آپ فرما دیجئے کہ میں تو بے شک کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں اللہ تعالیٰ کے غضب سے ان لوگوں کو جنھوں نے کتاب (تورات اور انجیل) کے ٹکڑے کر دیئے (جہاں چاہا مانا اور جہاں چاہا خلاف ورزی) اور ان لوگوں کو جنھوں نے قرآن حکیم کو کئی حصوں میں بکھیر دیا (اور اپنا مقصد حل کرنے کے لیے جہاں مناسب سمجھا مانا اور جہاں چاہا معنی توڑ مروڑ دیئے اور خداوند تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کی)

وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰیَۃً مَّکَانَ اٰیَۃٍ لا وَّاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا یُنَزِّلُ۝

پارہ 14، سورۃ نحل 16، آیت 101: اور جب ہم مناسب سمجھتے ہیں ایک آیت (حکم) ہو دوسری آیت (حکم) بھیج کر بدل دیتے ہیں اور خدا تعالی بہتر سمجھتا ہے جو کچھ تم پر نازل فرماتا ہے۔

اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ٥ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ٥ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ٥

حضرت عمرؓ اپنی خلافت کے زمانہ میں بعض جلیل القدر اور بزرگ صحابہ کرام: کے ہمراہ مسجد نبوی میں بیٹھے تھے کہ آپ نے صحابہ کرام سے پوچھا کہ سورۃ نصر کے معنی بتائیں انہوں نے جواب دیا کہ ''جب اللہ تعالی کی مدد آ گئی تو فتح حاصل ہوگئی اور تم نے دیکھ لیا کہ لوگ گروہوں کی صورت میں خدا کے دین میں داخل ہو رہے ہیں تو اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرو اور اس سے مغفرت مانگو بے شک وہ معاف کرنے والا ہے۔''

پاس ہی حضرت ابن عباسؓ بیٹھے تھے حضرت عمرؓ نے ان سے کہا کہ بھانجے تم اس کا مطلب بیان کرو آپ نے جواب میں کہا اللہ تعالی اپنے پیغمبر سے فرماتا ہے (اے رسول کریم ﷺ آپ نے دیکھ لیا کہ ''جب خدا کی جانب سے مدد آ پہنچی تو فتح حاصل ہوگئی اور تم نے دیکھ لیا کہ لوگ خود بخود گروہ در گروہ اللہ کے دین (اسلام) میں داخل ہو رہے ہیں تو حمد و ثنا کے ساتھ اپنے پروردگار کی تسبیح کرو (کہ اب دین اسلام کی تبلیغ کے لیے آپ کو بھاگ دوڑ کرنے کی ضرورت نہیں) اور اس سے مغفرت مانگو بے شک وہ معاف کرنے والا ہے'' (کہ آپ کا اللہ تعالی سے ملاقات کا وقت قریب آ پہنچا ہے)

یہ آخری مکمل سورۃ نازل ہوئی تھی اور حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ بھانجے تم ٹھیک کہتے ہو میرا بھی یہی خیال ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۭ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ

سورۃ حم سجدہ 41، آیت 40: اور جو لوگ ہمارے احکام کو بدلتے ہیں (جان بوجھ کر یا لاعلمی کی بنا پر غلط معنی کرتے ہیں) وہ ہم سے چھپے ہوئے نہیں کیا وہ شخص جو دوزخ میں ڈالا جائے وہ بہتر ہے یا وہ جو قیامت کے دن (اللہ تعالی کی جانب سے) امن و سلامتی میں ہو جو چاہو سو کرو۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ سب دیکھ رہا ہے۔

قرآن کریم کو سمجھنا

جب رسول کریم ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے تو امت مسلمہ کی تعداد بہت ہی قلیل تھی 2 ہجری میں جب مکہ کے قریش کافروں نے مدینہ منورہ پر حملہ کیا تو مسلمان کل 313 فرد میدان میں آئے جن میں پندرہ پندرہ سال کے بچے بھی شامل تھے دو باتیں خاص قابل توجہ ہیں ایک تو ان کا ایمان پکا تھا دوسرے وہ قرآن کریم میں خداوند تعالی کے فرمودہ احکام کی تعمیل کرتے تھے اور مدینہ منورہ میں حضور نبی کریم کے دس سال قیام کی مدت میں اسلام سارے عرب میں پھیل گیا حالانکہ کافروں اور یہودیوں نے متحد ہو کر ان کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی ہر ممکن کوشش کی اور ہر قدم پر ان پر حملے کیے اور پھر تاریخ نے دیکھا کہ دس سال کے عرصہ میں حضرت عمرؓ کے عہد میں اسلام کہاں سے کہاں پھیل گیا۔

دوسری طرف آج روئے زمیں پر نظر دوڑائیں اگرچہ مسلمانوں کی تعدا ایک ارب سے بھی بڑھ گئی ہے لیکن جہاں جہاں بھی مسلمان ممالک ہیں سب پسماندہ ہیں روزمرہ کی ضروریات کے لیے دوسروں کے محتاج ہیں نہ تعلیم نہ ہنر ہے اور نہ صنعت ، نہ کہیں عزت ہے اور نہ کہیں شمار ہوتے ہیں۔

قرآن کریم کو پڑھیں تو بار بار اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میں کافروں کو مومنوں پر ہرگز غلبہ نہیں دوں گا۔

وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ○

پارہ 5، سورۃ النساء 4، آیت 141: اور خداوند کریم کافروں کو مومنوں پر ہرگز غلبہ نہیں دے گا۔

وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ○

سورۃ مائدہ 5، آیت 56: اور جو اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ پر ایمان لائیں اور مومنوں میں شامل ہیں شامل ہوں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والے غالب رہیں گے۔

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ○

سورۃ غافر 40، آیت 51: اور ہم بے شک اپنے پیغمبروں اور جو لوگ ان پر ایمان لائے ان کی اس دنیا میں اور قیامت کے روز مدد کریں گے۔

وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ○

سورۃ نور 24، آیت 55: اور خوف کی بجائے ان کو امن وسکون بخشے گا۔

خداوند کریم کے فرمان میں تو ذرا برابر شک نہیں عین ممکن ہے کہ آپ کو مسلمان سمجھنے والے صحیح مسلمان ہی نہ ہوں کہ انہوں نے قرآن کریم کو صحیح سمجھا ہی نہ ہو اور نہ ہی خداوند کریم کے احکام کے مطابق اپنے کردار کو ڈھالا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راہ مستقیم سے دور ہٹ گئے ہوں۔ اللہ تعالیٰ بار بار قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ کوئی ہے جو قرآن کریم پر غور کرے، سوچے اور سمجھے اور مزید فرمایا کہ اے پیغمبر ﷺ ہم نے قرآن کریم تمہارا مادری زبان عربی میں نازل کیا ہے کہ تم سمجھو اور اس پر عمل کرو کہ تم کو عزت ملے اور ذلالت سے بچ جاؤ اپنے اردگرد دیکھیں لوگ بغیر سوچے سمجھے قرآن مجید عربی میں پڑھتے ہیں کہ ثواب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کو سمجھنے کے لیے بار بار مثالیں دی ہیں لہٰذا ضروری ہے کہ قرآن مجید کو صحیح صحیح سمجھا جائے اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اپنے کردار کو ڈھالا جائے۔

رسول کریم ﷺ نے دس سال کے تھوڑے سے عرصہ میں سارا عرب اپنا ہم نوا بنا لیا کوئی وجہ نہیں اگر مسلمان صدق دل سے قرآن کریم کو سمجھیں اور اس کے مطابق اپنے کردار کو ڈھالیں تو یقیناً وہ بھی اس دس سال کے اندر اندر اپنی زندگی کے اندر انقلاب لا سکتے ہیں اور دنیا میں اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کر سکتے ہیں۔

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ○ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ○ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ○

سورۃ صفات 37، آیت 171: ہمارا اپنے پیغام دینے والے بندوں سے وعدہ ہے کہ یقیناً ان کی مدد کی جائے گی اور ہمارے ماننے والے ہی غالب ہو جائیں گے۔

قرآن حکیم 23 برس کے عرصہ میں تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا گیا اور ضرورت اور موقع و محل کو مدنظر رکھ کر نازل کیا گیا جب قرآن کریم کا نزول شروع ہوا تو مکہ مکرمہ میں ہر طرف کفر اور جاہلیت کا گھپ اندھیرا تھا لوگوں کو خداوند تعالیٰ کی توحید پر ایمان لانے اور دین اسلام کی طرف دعوت دینے کی خاطر جو سورتیں نازل ہوئیں ان کا موضوع اللہ تعالیٰ کی شان۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور روز قیامت کا ذکر تھا اور جب رسول کریم ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ گئے تو باقی ماندہ قرآن مجید میں ایمان کو مضبوط کرنے کے لیے آیات بھی تھیں لیکن ساتھ ہی ساتھ امت مسلمہ کے مسائل کے حل کی خاطر احکام نازل ہوئے مکہ مکرمہ میں جو سورتیں نازل ہوئیں وہ قدرے چھوٹی ہیں جب کہ مدینہ منورہ میں نازل ہونے والی سورتیں مقابلتاً لمبی ہیں اور یہ بات خاص قابل ذکر ہے کہ رسول خدا ﷺ نے بذات خود سورتوں کی تدوین کروائی کہ مدینہ منورہ میں نازل ہونے والی سورتیں پہلے اور مکہ مکرمہ میں نازل ہونے والی سورتیں بعد میں لہٰذا آج ہمارا فرض ہے کہ اپنی عبادات کے ساتھ ساتھ امت مسلمہ کے مسائل کو حل کرنے کے لئے توجہ اور محنت کریں۔

قرآن کریم کو پڑھیں اور پڑھیں اور پھر پڑھیں تو پتہ چلتا ہے کہ سب سے بڑا حصہ خداوند کریم کی شان اور قدرت بیان کرتا ہے اور پھر دوسرے نمبر پر جہاد کا ذکر ہے کسی شخص نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا کہ سب سے افضل عمل کون سا ہے آپ ﷺ نے فرمایا خداوند تعالیٰ کی ذات واحد پر ایمان لانا۔ اس شخص نے پھر پوچھا کہ اس کے بعد دوسرے نمبر پر کون سا عمل افضل ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا جہاد (صحیح بخاری پارہ 30، صفحہ 1042، جلد 3)

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ سپاہی کا ایک دن اپنے مورچہ پر حاضری دینا ساری عمر کی عبادت سے افضل ہے۔

(صحیح بخاری پارہ 30، صفحہ 105، جلد 2)

خداوند تعالیٰ قرآن حکیم میں فرماتا ہے۔

تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَتُجٰهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۚ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

سورۃ صف 61 آیت 11 تم پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول کریم پر ایمان لاؤ اور تم پر لازم ہے کہ خداوند کریم کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہت اچھا ہے اگر تم

سمجھو لیکن آج ساری دنیا میں مسلمانوں نے جہاد کو اپنے فرائض کی فہرست سے خارج کر دیا ہے حکمران طبقہ بھی خوش ہے اور علماء حضرات بھی نتیجہ سب کے سامنے ہے کہ مسلمان ساری دنیا میں ذلیل و خوار ہیں نہ تعلیم۔ نہ ہنر۔ نہ قابلیت نہ مہارت حتیٰ کہ اپنی خوراک اور اناج کے لئے بھی دوسروں کے دست نگر ہیں رسول کریم ﷺ مدینہ منورہ میں پورے 10 سال ہے اور 27 لڑائیوں کی بذات خود کمانڈ کی شروع سے ہی پہلے یہودیوں کے ساتھ امن، دوستی اور ایک دوسرے کی مدد کا معاہدہ کیا اور پھر امت مسلمہ کی سلامتی اور حفاظت کی خاطر چاروں طرف صحابیوں کے تھے روانہ کرنا شروع کئے کہ کسی قسم کا خطرہ پیدا ہوتے ہیں ختم کیا جائے اور پھر آخر 9 ہجری میں رومنوں کے ساتھ لڑائی کی خاطر تبوک کی مہم اختیار کی۔

لڑائیوں میں مردوں کے ساتھ ساتھ عورتیں بھی جاتیں کہ زخمیوں کی مرہم پٹی اور دیکھ بھال فوجیوں کے لئے کھانا بنانا اور چھوٹے موٹے کام کرتیں رسول کریم ہر لڑائی میں باری باری اپنی ایک بی بی کو ساتھ لے جاتے کہ زخمیوں کی دیکھ بھال کرے۔ اور کئی صحابیات نے تو مردوں کے شانہ بشانہ لڑائی میں حصہ لیا (سیرت ابن اسحاق) آج کتنے علماء حضرات ہیں جنہوں نے اپنی بیبیوں، بیٹیوں اور بہنوں کو نرسنگ کی تربیت دلوائی ہو کہ میدان جنگ میں یا پھر ہسپتالوں میں ہی زخمی سپاہیوں کی دیکھ بھال کریں۔

کتنے افسوس اور رنج کا مقام ہے کہ علماء حضرات، صفیان دین اور اُن سے درس حاصل کرنے والے فوج میں جانے سے بھاگتے ہیں کیا اُن کی نظر میں داڑھی رکھنا۔ مسواک کرنا اور تہجد پڑھنا ہی سنت رسولؐ رہ گیا ہے اپنے ملک اور ملت کی حفاظت کرنے کو وہ سنت نہیں سمجھتے کیا وہ سمجھتے ہیں کہ حکومت اسلامی نہیں اگر وہ اس بات کے قائل ہیں تو وزیر بننے۔ پارلیمنٹ کا ممبر بننے اور دوسرا کوئی عہدہ قبول کرنے کی خاطر قبول کرنے کی خاطر میں کیوں ہر وقت تیار رہتے ہیں۔

اُنہوں نے اس بات کی طرف کبھی دھیان نہیں دیا کہ ملک کی زراعت کس طرح ترقی کر سکتی ہے۔ ملک میں کس طرح تعلیم عام کی جائے۔ ملک میں کونسی صنعت کی ضرورت ہے اور صنعتوں کو کیسے قائم کیا جائے ملک کے شہریوں کی صحت بہتر کرنے کی خاطر ہسپتال بنوانا کیوں ضروری ہے شہریوں کی صحت بہتر کرنے کی خاطر ہسپتال بنوانا کیوں ضروری ہے شہریوں کا معیار زندگی بہتر بنانے کے لئے اُن کو ملازمتیں کیسے مہیا کی جائیں۔ دفاعی صنعتیں سائنس اور انجینئرنگ کی کیا ضرورت ہے انہوں نے دین اسلام کو مسجد کی چار دیواری میں محدود اور مقید کر دیا ہے جب کہ رسول کریمؐ نے فوجوں کو ہتھیار مہیا کرنے کا بندوبست خود اپنے ذمہ لیا ہوا تھا۔ اور حضرت عمرؓ نے دفاع کو

مضبوط کرنے کی خاطر مستقل فوج کے ساتھ ساتھ رضا کار فوجیوں کی تنظیم قائم کی۔ چھاؤنیاں بنائیں اور چھاؤنی میں چار ہزار گھوڑے ہر وقت تیار رہتے پل بنائے سڑکیں بنائیں اور زراعت کی ترقی کے لئے نہریں کھدوائیں، سرائیں اور مہمان خانے تعمیر کروائے مسلمانوں اور غیر مسلموں کے لئے وظیفے جاری کئے (حیات عمراز مولانا شبلی نعمانی) اِتنا بڑا تنزل کیوں آ گیا کہ مسلمانوں نے قرآن مجید کے صحیح معنی ہی نہیں سمجھے اپنی سہولت اور فائدہ کی خاطر جس طرح چاہا تفسیر اور تشریح کر دی اور عوام چونکہ لوح اور ان پڑھ ہیں اُنہوں نے علماء حضرات کے ہاتھ پر امنا اور صدقنا کر دیا۔

اگر مسلمان اپنا کھویا ہوا وقار واپس چاہتے ہیں اور عزت کی زندگی چاہتے ہیں تو اُن کے لئے ضروری ہے اگر رسول کریم ﷺ کی زندگی کا اتباع کریں جتنا جلدی وہ قرآن کریم کو صحیح سمجھیں گے اور اپنے کردار کو بدلیں گے اتنی جلدی میں اُن کو جہالت اور پسماندگی اور دنیا بھر سے بھیک مانگنے سے نجات ملے گی خداوند کریم نے بار بار فرمایا ہے کہ کوئی ہے جو اس قرآن مجید کو غور سے پڑھے، سوچے اور ہمارے احکام کی تعمیل میں اپنا کردار ڈھالے۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ٥

سورۃ قمر 54، 17، 22، 24، 32، 40 ہم نے قرآن مجید کو سمجھنے کی خاطر آسان بنایا (تم میں سے) کوئی ہے جو غور کرے سوچے اور سمجھے (اور اِن ہدایات کے مطابق عمل کرے)

اور پھر فرمایا کہ ہم نے قرآن مجید تمہاری مادری زبان آسان عربی میں نازل کیا کہ تم غور کرو سوچو، سمجھو اور اُس پر عمل کرو۔

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ٥

سورۃ مریم 19 آیت 97 (اے پیغمبر) ہم نے قرآن مجید تمہاری (مادری) زبان (آسان) عربی میں نازل کیا ہے کہ (اِس پر غور کرو۔ سوچو اور سمجھو) اور پرہیز گاروں کو (جنت کی) خوشخبری دو اور جھگڑے اور محبتیں کرنے والوں کو ڈراؤ۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ٥

سورۃ طٰہٰ 20 آیت 11 (اے پیغمبر) اور ہم نے قرآن کریم کو (تمہاری مادری زبان) عربی میں نازل کیا ہے کہ (تم سمجھو اور غور کرو) اور تفصیل سے عذاب سے ڈرایا گیا ہے کہ لوگ پرہیز گار بنیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈریں۔

اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ٥

سورۃ زخرف 43 آیت 2 اے پیغمبر اور ہم نے قرآن مجید کو (تمہاری مادری زبان) عربی میں نازل کیا ہے تا کہ تم اس پر غور کرو۔ سوچو سمجھو اور اُس کے مطابق عمل کرو۔

فَإِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ o

سورۃ دخان 44 آیت 58 (اے پیغمبر) اور ہم نے قرآن کریم کو تمہاری مادری زبان آسان عربی میں نازل کیا ہے کہ تم اس پر غور کرو۔ سوچو، سمجھو اور اُس کے مطابق عمل کرو۔

اور فرمایا ہم نے متعدد بار مثالیں دیں کہ آسانی سے صحیح سمجھ سکو اور اس کے مطابق عمل کرو اور اپنا کردار اور زندگی راہ مستقیم کے مطابق ڈھالو۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا o

سورۃ بنی اسرائیل 7 آیت 41 اور ہم نے قرآن کریم میں طرح طرح کی مثالیں بیان کی ہیں کہ لوگ نصیحت حاصل کریں مگر وہ اُلٹا بھاگتے ہیں۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۚ وَكَانَ الْاِنْسٰنُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا o

سورۃ کہف 18 آیت 54 اور ہم نے اِس قرآن مجید کو (لوگوں کے فائدے کے لئے) طرح طرح کی مثالیں دے کر تفصیل سے سمجھایا ہے پھر بھی بندہ اکثر باتوں کے متعلق جھگڑتا ہے۔

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۚ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ o

سورۃ روم 30 آیت 58 اور ہم نے لوگوں کے سمجھانے کے لئے طرح طرح کی مثالیں بیان کی ہیں اور اگر تم اُن کے سامنے کوئی ثبوت پیش کرو تو کافر (فوراً) کہیں گے کہ تم جھوٹے ہو۔

ساتھ ہی ساتھ یہ بھی فرمایا کہ ہم نے لوگوں کی بھلائی کے مدنظر کئی آیات بدل کر اُن کی جگہ دوسری آیات نازل کی تمہارے لئے لازم ہے کہ تم جھگڑا نہ کرو بلکہ فائدہ اُٹھاؤ۔

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ o

سورۃ بقرہ 2 آیۃ 10 ہم جس آیت کو منسوخ کرتے ہیں یا اُس بھلوا دیتے ہیں تو اُس سے بہتر یا ایسی ہی دوسری آیت بھیج دیتے ہیں کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ

مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ ؕ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝

سورۃ آل عمران آیت 7 وہی خداوند کریم تو ہے جس نے تم پر قرآن مجید نازل کیا جس کی بعض آیتیں محکم اور مدلّل ہیں۔ اور وہی اصل کتاب ہیں اور بعض ملتی جلتی ہیں تو جن لوگوں کے عقیدے کمزور ہیں وہ متشابہات کے پیچھے بھاگتے ہیں۔ کہ پھوٹ پیدا کریں اور اصلی معنی تلاش کریں۔ اصلی معنی خداوند کریم کے سوا کوئی نہیں جانتا جو لوگ علم میں کامل ہیں وہ کہتے ہیں۔ کہیں کہ یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہیں اور نصیحت تو عقل مند قبول کرتے ہیں۔

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ۝

سورۃ زمر 39 آیت 23: اللہ تعالیٰ نے بہت ہی اچھا کلام کتاب کی صورت میں نازل کیا اور مختلف طریقوں سے بار بار دہرایا ہے جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اُن کے جسم (اُس کلام کو سن کر) کانپ اُٹھتے ہیں۔

پھر اُن کے بدن اور دل اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سے نرم (پگھل) جاتے ہیں خداوند تعالیٰ کی طرف سے ایسی ہی ہدایت ہے وہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔

عربی میں تلاوت کریں لیکن قرآن مجید کے معنی اور نازل کرنے کے مقصد کی طرف دھیان اور توجہ لازم ہے لفظی معنی بھی سمجھیں ساتھ ہی ساتھ مثالوں سے بھی ضرور سبق حاصل کریں مثلاً خداوند کریم فرماتا ہے کہ میں نے انسان کو اپنے ہاتھوں سے بنایا۔

سورۃ ص 38 آیت 75:

قَالَ یٰۤاِبْلِیْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ ۝

خداوند کریم پوچھا کہ اے ابلیس جس شخص کو میں نے اپنے ہاتھ سے بنایا اُس کو سجدہ کرنے سے تجھے کس نے روکا۔

اس کا مطلب یہ نہیں کہ خداوند کریم کے نعوذ باللہ بندوں کی طرح ہاتھ ہیں بلکہ اس سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کا انسان کو پیدا کرنے میں بہت اہم مقصد ہے بندہ کی پیدائش خدا خود تعالیٰ کی شان

اور قدرت کا مظہر ہے۔

سورۃ حج 22 آیت 66: اللہ تعالیٰ کی ذات کریم ہے جس نے تم کو پیدا کیا۔

وَهُوَ الَّذِىٓ أَحۡيَاكُمۡ ثُمَّ يُمِيتُكُمۡ ثُمَّ يُحۡيِيكُمۡ إِنَّ الۡإِنسَٰنَ لَكَفُورٌ٥

''پھر تم کو موت دیتا ہے اور پھر دوبارہ تم کو زندہ کرے گا اور انسان تو ناشکرا ہے۔

ہم نے تو خداوند کریم کا رنگ اپنا لیا ہے اور کس کا رنگ اللہ تعالیٰ کے رنگ سے بہتر ہے۔

صِبۡغَةَ اللّٰهِ وَمَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبۡغَةً وَنَحۡنُ لَهُ عٰبِدُوۡنَ٥

سورۃ بقرہ 2 آیت 138 : ہم نے خداوند کریم کا رنگ اختیار کر لیا ہے اور خدا تعالیٰ کے مقابلے پر کس کا رنگ بہتر ہو سکتا ہے۔

یہاں رنگ سے مراد دین اسلام اور توحید ہے نہ کہ وہ پیلے پیلے اُودے اور گلابی رنگ سے روز مرّہ کی زندگی میں واسطہ پڑتا ہے۔

اللہ تعالیٰ روزہ رکھنے کی خاطر سحری کھانے کے متعلق ہدایت فرماتا ہے۔

وَكُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الۡخَيۡطُ الۡأَبۡيَضُ مِنَ الۡخَيۡطِ الۡأَسۡوَدِ٥

سورۃ بقرہ 2 آیت 187 : اور کھاؤ اور پیؤ یہاں تک صبح کی سفید دھاری رات کی سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے ایک سادہ لوح صحابیؓ نے رسول ﷺ کریم کو اپنے دونوں پاؤں کے انگوٹھے دکھائے ایک میں سفید دھاگا باندھا تھا اور دوسرے میں کالا۔ رسول خدا دیکھ کر مسکرائے دیئے اور اُس کو سمجھایا کہ سفید اور کالے دھاگے سے مراد ہے کہ جب خدو خال واضح ہونے لگیں (صحیح بخاری پارہ 7 صفحہ 777) خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگوں کے لئے حج کا اعلان کر دو کہ دور دور سے اونٹوں پر بیٹھ کر آئیں جو اتنے لمبے سفر کو طے کرنے کی وجہ سے دُبلے اور لاغر ہو گئے۔

وَأَذِّنۡ فِى النَّاسِ بِالۡحَجِّ يَأۡتُوكَ رِجَالًا وَعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَأۡتِيۡنَ مِنۡ كُلِّ فَجٍّ عَمِيۡقٍ٥

سورۃ 22 حج آیت 27 : اور لوگوں میں حج کا اعلان کہ دو کہ وُہ تمہاری طرف پیدل اور دور دراز راستوں سے دبلے پتلے اونٹوں پر سوار چلے آئیں۔ اِس کا مطلب یہ نہیں لیا جا سکتا کہ آج کل جو لوگ ہوائی جہازوں یا کاروں پالیسیوں پر حج کرنے جاتے ہیں وہ خداوند کریم کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور اُن کا حج اور عمرہ قبول نہیں ہوتا اول تو اُن دنوں ہوائی جہاز کا خواب و خیال نہیں تھا اگر قرآن مجید میں ایسے الفاظ آتے تو لوگ کیسے سمجھتے ہاں اس سے یہ مراد ضرور ہے کہ لوگ دور دور سے بلکہ بہت دور سے حج کے لئے آئیں گے مثلاً امریکہ۔ کینیڈا۔ جاپان۔ کوریا۔ چین۔

روس۔ فرانس۔ انگلینڈ وغیرہ وغیرہ۔ اور آج کل تو قربانی کے لئے لائے جانے والے اونٹ بھی ٹرکوں پر لائے جاتے ہیں اور مکہ مکرمہ میں تو اُونٹ دیکھنے کو نہیں ملے گا۔

ایسی ملتی جلتی بہت مثالیں ہیں جن کا مقصد اور منشا سمجھنا بہت ضروری ہے نہ صرف لفظی معنے دور جانے کی بات نہیں ابھی تھوڑے عرصہ کا واقعہ ہے کہ ہندوستان نے ایٹم بم کا تجربہ کیا تو پاکستانیوں نے مسجدوں میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں رگو گوا کر لمبی لمبی دعائیں مانگنا معمول بنا لیا یہ کہاں کی منطق اور کس کی سنت ہے رسول کریم ﷺ نے تو خود لوگوں کو جہاد کی دعوت دی ہتھیاروں کا مہیا کرنا اپنے ذمہ لیا اور پھر میدان جنگ میں لڑائی کے وقت جب فوجیں آمنے سامنے صف آرا ہوئیں تو آپ نے اللہ تعالیٰ کے حضور میں مدد اور فتح کے لئے دعائیں کیں اور حضرت عمر نے بھی ملت اسلامیہ کی سلامتی کے مدنظر مستقل فوج قائم کی رضا کار فوجیوں کی تنظیم قائم کی چھاؤنیاں قائم کیں اور دفاع کے لئے ضروری بندوبست کیا جیسے سڑکیں بنوائیں دریاؤں پر پل بنوائے۔

اگر مسلمان سنت رسول اللہ کا اتباع کرتے تو اُن کو چاہئے تھا کہ فوج میں شامل ہوتے سائنس اور انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کرنے کی خاطر کالجوں اور یونیورسٹیوں میں داخلہ لیتے لیکن معلوم نہیں اُنہوں نے یہ سنت کہاں سے نکال لی کہ دشمن سے خطرہ کی صورت مسجدوں میں جا کر دعائیں مانگیں جب کہ موقع جہاد کی خاطر سر پر کفن باندھنے کا آ گیا ڈاکٹر اقبالؒ نے آج سے قریباً 90 سال پہلے صحیح ترجمانی کی تھی۔ یہ فقرہ لکھ دیا کس شوخ نے محراب مسجد پر کہ نادان کر گئے سجدے میں جب وقت قیام آیا۔

اللہ تعالیٰ نے صاف صاف فرمایا کہ خداوند کریم نے آج تک کسی قوم کی حالت نہیں بدلی جب تک وہ خود اپنے آپ کو نہ بدلیں۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ ۝

سورۃ 13 آیت 11 : بے شک اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اپنی حالت کو نہ بدلیں۔

اِس مسئلے کا ایک اور بہت اہم پہلو ہے اور توجہ اور غور چاہتا ہے۔ اِس وقت دنیا کی آبادی 5 ارب ہے اور عربی زبان بولنے اور سمجھنے والے 17 فی صد سے بھی کم ہیں یعنی باقی 83 فی صد لوگ دوسری زبانیں بولتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے گو قرآن کریم عربی زبان میں نازل کیا لیکن یہ پیغام ہدایت و رشد صرف عربی زبان بولنے والوں کے لئے مخصوص نہیں بلکہ ساری دنیا میں قیامت تک آنے والے سب لوگوں کو اس کا سمجھنا اور اُس پر عمل کرنا اتنا ہی ضروری اور لازم ہے جتنا آج یا آج

سے پہلے لازم رہا ہے چاہے وہ کسی ملک میں رہتے ہوں اُن کا معاشرہ کیسا ہے یا زبان چینی۔ جاپانی۔ کوریائی۔ روسی۔ فرانسیسی۔ جرمن یا پھر براعظم افریقہ کے کسی ملک کی ہو۔جن لوگوں کی مادری زبان عربی نہ ہو کیا وُہ خدائے واحد پر نعوذ باللہ ایمان نہ لائیں دین اسلام قبول نہ کریں اور قرآن کریم کے فیوض و برکات سے مستفید نہ ہوں کہ صرف عربی زبان کی پابندی لگا کر لوگوں کو اسلام کے دائرے میں داخل ہونے اور اپنی زندگیوں کو خداوند تعالیٰ کے احکام کی روشنی سے مستفیض ہونے سے روکا جائے یہ تو عین جہالت، زیادتی اور ظلم ہوگا تو کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اور مفتیان دین بیچ ابھی مسئلے کے صلائے عام ہے یارانِ نکتہ دان کے لئے اگر ایسی بحث میں پڑ گئے طول کھینچ لے گی اور ہم اصل موضوع سے دور ہو جائیں گے۔ ضروری ہے کہ زندگی کے سب مسائل کا حل تلاش کرنے کے لئے قرآن کریم پڑھا جائے اور خداوند کریم نے جو بار بار مثالیں پیش کیں میں زن کی روشنی میں قرآن کریم کے معنی سمجھیں اور اپنی زندگی اور معاشرہ کو سنائیں اور اللہ تعالیٰ کے احکام اور رسول کریم کی سنت کی اتباع کریں اور اپنے کردار ڈھالیں۔

حضرت عمرؓ کی خلافت میں ایک عجب واقع وقوع پذیر ہوا ملک شام کا شہزادہ جبالہ بن ایہام غسان نے اسلام قبول کیا خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے معمول کے مطابق اور بھی سینکڑوں لوگ طواف کر رہے تھے اچانک کس زائر کا پاؤں شہزادے کے پیچھے لٹکتے ہوئے شاہی لباس پر پڑا شہزادے صاحب نے آؤ دیکھا نہ تاؤ ایک تھپڑ اُس آدمی کے منہ پر مارا۔ اُس آدمی نے بڑے تحمل سے جواباً شہزادے صاحب کے منہ پر تھپڑ جڑ دیا حضرت عمرؓ اُس وقت خانہ کعبہ میں ہی تھے شہزادے صاحب نے اُن کے پاس شکایت کی۔ اُس آدمی کو بلایا گیا اور واقعہ کی تفصیل معلوم کی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ بات برابر ہوگئی شہزاے صاحب نے تھپڑ مارا اور جواباً اُس کو تھپڑ مارا گیا شہزادے صاحب مرتد ہوگئے اور واپس اپنے ملک بھاگ گئے کہ یہ کیسا مذہب ہے کہ شہزادوں اور عام آدمیوں میں کوئی فرق نہیں کرتا (حیات عمرؓ از مولانا شبلی) خداوند تعالیٰ نے بار بار قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ میں نے تم کو ایک آدم سے پیدا کیا اور تمہارے قبیلے بنائے کہ تم ایک دوسرے کو آسانی سے پہچانو تو مسلم معاشرے میں۔ سردار جام۔ وڈیرے ملک اور بادشاہ کا موذی سرطان کہاں سے آ گیا۔ اچنبھے کی بات ہے کہ علمائے کرام اور مفتیان حضرات ایک طرف تو رسول کریمؐ کی سنت کی پیروی میں شلوار تین انچ ٹخنے کے اوپر رکھتے ہیں اور دوسری طرف بادشاہوں، سرداروں اور ملکوں کا خطبہ پڑھتے ہیں اور گن گاتے ہیں جن کا لباس ہمیشہ پیچھے لٹکتا چلا آتا ہے یہ تو جہالت، تنگ نظری اور منافقت کی چغلی ہے جتنا عرصہ مسلمان اپنے آپ کو جہالت اور تنگ نظری کے خول میں قید رکھیں

گے بے کسی اور ذلالت اُن پر چھائی رہے گی اگر وہ عزت کی زندگی چاہتے ہیں تو اُن کے لئے لازم ہے کہ وہ قرآن کریم کے صحیح معنی سمجھیں اور اُس کی روشنی میں اپنا کردار ڈھالیں تو خداوند کریم کے فرمان کے مطابق عزت، عروج اور کامیابی اُن کے قدم چومے گی ذرا دنیا کے نقشے کی طرف دھیان کریں کہ غیر مسلم ترقی کر کے کہاں سے کہاں پہنچ گئے اور اپنے آپ کو مسلمان کہنے والے ساڑھے چودہ سو سال سے تنزل اور ذلالت اپنے سرداروں اور بادشاہوں کی خوشی کو ملحوظ رکھتے ہوئے قرآن کریم کے معنی بدلتے چلے آرہے ہیں نتیجہ ساری دنیا دیکھ رہی ہے ابھی ابھی بھی حالات پر قابو پایا جاسکتا ہے اگر وہ قرآن مجید کو صحیح طرح سمجھیں اور اپنے کردار کو اُس کی روشنی میں بدلیں کامیابی تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے مقدر میں لکھ دی ہے شرط صرف یہ ہے کہ وہ صحیح مسلمان بن جائیں۔

آج بھی جو ہو براہیم کا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے انداز گلستان پیدا

خداوند کریم فرماتا ہے۔

وَهُوَ الَّذِیٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصٰرَ وَالْاَفْئِدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ○

سورۃ مومنون 23 آیت 78: وہی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جس نے تمہیں سماعت بصیرت اور ذہانت عطا کی (کہ تم سنو۔ دیکھو سمجھو اور غور کر دم اور (نعمتوں کا) تم بہت تھوڑا شکر کرتے ہو۔

اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○

سورۃ خرف 43 آیت 2: ہم نے قرآن کریم عربی زبان (تمہاری مادری زبان) میں نازل کیا ہے کہ تم سمجھو (اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کرو)

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ○

سورۃ قمر 54 آیت 17 اور ہم نے قرآن کریم سمجھنے اور غور کرنے کی خاطر آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے اور سمجھے (اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کرے) اللہ تعالیٰ نے بار بار متعدد ہدایات داہرائی ہیں کہ تو قرآن کریم تمہاری زبان آسان عربی میں نازل کیا کہ تم سمجھو اور تعمیل کرو۔

وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ○

سورۃ فرقان 25 آیت 73 اور جب ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے احکام بتائے جاتے ہیں تو وہ اُن پر اندھے اور بہرے بن کر نہیں گرتے (بلکہ اُن پر خوب اچھی طرح سے غور کرتے ہیں اور اُن پر عمل کرتے ہیں)

قرآن کریم مشکل نہیں ہاں صدق دل اور قلب سلیم سے اللہ تعالیٰ کے احکام پر غور کرنا لازم

ہے اور غور کرنے کے ساتھ ساتھ اُن پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ صرف عربی زبان سے قرآن کریم پڑھنا تو اللہ تعالیٰ کے احکام اور منشا کی خلاف ورزی اور گناہ ہوگا لہذا لازم ہے کہ قرآن کریم ترجمہ کے ساتھ پڑھا جائے تاکہ اُس کے معانی سمجھ میں آئیں اور غیر عربی ملکوں میں قرآن کریم چھاپنے والوں کے لئے لازم ہے کہ وہ عربی زبان کے ساتھ ساتھ مقامی سلیس زبان میں ترجمہ بھی شائع کریں ورنہ وہ بھی برابر کے گنہگار ہوں گے تو آیئے بسم اللہ کریں اور قرآن کریم کے معنی پر غور کریں۔

ایک شخص نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا کہ سب سے افضل عمل کون سا ہے تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات واحد اور اُس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھنا اس شخص نے دوبارہ سوال کیا کہ اُس کے بعد کون سا عمل اچھا ہے آپ نے جواب دیا جہاد صحیح بخاری پارہ 30 صفحہ 1042 جلد سوم اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○

سورۃ صف 61 آیت 11 اے لوگو تم خدا تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کریم پر ایمان لاؤ اور خدا کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو۔ اگر تم سمجھ سکو تو تمہارے حق میں یہ بہت بہتر ہے۔

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ جٰهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ صلے وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ○

سورۃ تحریم 66 آیت 9 اے پیغمبر کافروں اور منافقوں سے لڑو اور اُن پر سختی کرو۔ اُن کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت بُری جگہ ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ○

سورۃ صف 61 آیت 4 بے شک اللہ تعالیٰ اُن لوگوں سے محبت کرتا ہے جو خدا کی راہ میں جنگی حکمت عملی کے مطابق منظم ہو کر لڑتے ہیں جیسے کہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں رسول کریم کی مشہور حدیث ہے کہ سپاہی کا ایک دن اپنے مورچہ پر حاضر رہنا ساری عمر کی عبادت سے افضل ہے صحیح بخاری پارہ 11 جلد 2-

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○

سورۃ بقرہ2 آیت 216 مسلمانو تم پر خدا تعالیٰ کے راستے میں لڑنا فرض کر دیا گیا ہے وُہ تم کو ناگوار ہوگا مگر عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بُری لگے اور وہ تمہارے حق میں بھلی ہو اور عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بھلی لگے اور وہ تمہارے حق میں مضر ہو ان باتوں کو خداوند تعالیٰ ہی بہت جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيٰرِهِمْ وَهُمْ أُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ أَحْيٰهُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ o

سورۃ بقرہ2 آیت 243 کیا آپ نے اُن لوگوں کی طرف دھیان نہیں کیا جو حالانکہ تعداد میں ہزارہا تھے لیکن موت کے ڈر سے اپنے گھر بار سے نکل بھاگے تو خداوند تعالیٰ نے ان کو حکم دیا کہ مر جاؤ پھر اُن کو زندہ بھی کر دیا'' کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے لیکن اُن میں سے اکثر ناشکرے ہیں۔

أَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ وَإِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُوْلُوْا هٰذِهِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُوْلُوْا هٰذِهِ مِنْ عِنْدِكَ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَمَالِ هٰٓؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا o

سورۃ نساء4 آیت 78 (جان بچانے کی خاطر لڑائی سے بھاگنے والو) تم کہیں بھی ہو موت تمہیں آ کر رہے گی چاہے مضبوط قلعوں میں ہی کیوں نہ ہو اور اگر ان کو کوئی فائدہ پہنچتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ خداوند تعالیٰ کی جانب سے ہے اور اگر کوئی مصیبت آتی ہے تو تم (رسول کریم) کو الزام دیتے ہیں یہ سب کچھ (کرتوت کی) وجہ سے ہے کہہ دو کہ (رنج و راحت) سب اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے ان لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ (سیدھی سادی) بات بھی نہیں سمجھتے

یہ آیات کریمہ فلسطینیوں کا نقشہ پیش کرتی ہیں کہ اُنہوں نے اپنے گھر میں رہ کر دشمن کا مقابلہ کرنے اور اللہ تعالیٰ کی ہدایات پر عمل کرنے کی بجائے بھاگنے اور جان بچانے کو ترجیح دی۔ آج ساری دنیا اُن کا تماشہ دیکھ رہی ہے اس میں یہودیوں کا قصور نہیں بلکہ فلسطینیوں کے علماء حضرات اور راہنماؤں نے اُن کو بزدل بنا دیا اور خداوند کریم کے احکام کی خلاف ورزی کرنے اور گھروں اور ملک سے بھاگنے کی دعوت دی۔

وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ

وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْآ اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُO

سورۃ توبہ 9 آیت 118 اور اِن تینوں پر بھی غور کرو جن کا معاملہ ملتوی کیا گیا تھا یہاں تک کہ زمین باوجود اتنی وسیع اور عریض ہوتے ہوئے اُن پر تنگ ہوگئی اور اُن کی جانیں بھی ان پر دوبھر ہوگئیں اور اُنہوں نے جان لیا خدا تعالیٰ کے سوا کہیں پناہ نہیں پھر خداوند کریم نے اُن پر مہربانی کی کہ توبہ کریں بے شک خداوند کریم توبہ قبول کرنے والا ہے۔ (جناب رسول کریم ﷺ نے اُن کے سلام کا جواب دینا بند کر دیا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے حال پر مہربانی فرمائی اور اُن کو معاف فرمادیا۔ آیت کریمہ ان تین اسماء کرام کے بارے میں نازل ہوئی جو اگرچہ مخلص مسلمان تھے لیکن لاپرواہی کی وجہ سے تبوک کی لڑائی میں شرکت نہ کی اور ملت اسلامیہ نے اُن کے مفاملہ کر دیا فلسطیوں کے راہنماؤں اور علماء حضرات کو اِس مثال سے عبرت حاصل کرنا چاہتے تھا لیکن انہوں نے اللہ تعالیٰ کے واضح احکام کو نظر انداز کر دیا تو جس سزا کے وہ مستحق تھے وہ اُن کو مل گئی۔

وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَO

سورۃ انفعال 8 آیت 60 (اور خداوند کریم کا حکم ہے کہ ہمیشہ دشمن کے مقابلہ پر) فوج اور گھوڑے جہاں تک ممکن ہو تیار رکھو کہ خداند تعالیٰ کے دشمنوں اور تمہارے شمنوں اور ان کے سوا جن کو تم نہیں جانتے اور خدا تعالیٰ جانتا ہے ہیبت بیٹھی رہے اور تم جو کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو گے اس کا ثواب تم کو پورا پورا دیا جائے گا اور تمہارا ذرہ برابر نقصان نہیں ہوگا۔

بڑی عجب بات ہے کہ فلسطینیوں کے درمیان رہتے ہوئے۔ یہودی اپنے آپ کو منظم کر رہے تھے ہتھیار حاصل کر رہے تھے اور فلسطینی رہنما بیروت، قاہرہ اور دمشق میں دادو عیش دے رہے تھے۔ آج بھی ہر مسلمان ملک کا فرض ہے کہ جہاں تک ممکن ہو طاقت حاصل کرے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنے وسائل اور ذرائع کو بروئے کار لائے۔ صنعتیں قائم کرے اور صنعتیں قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ افراد کو بہتر تعلیم دی جائے۔ منصوبہ بندی کی جائے بنک قائم کئے جائیں کہ صنعتوں کے لئے سرمایہ بھی مہیا ہو اور پڑھے لکھے افراد اور انجینئر مل سکیں تا کہ لوگوں کو ملازمتیں ملیں ان کا معیار زندگی بہتر ہو اور ملک کی فوجوں کو بہترین اور جدید ہتھیار مہیا کئے جائیں۔

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌO

سورۃ توبہ 9 آیت 91 : نہ تو ضعیفوں پر کچھ گناہ اور نہ بیماروں پر اور نہ اُن پر جن کے پاس خرچ نہ ہو (کہ شریک جہاد نہ ہوں) جب کہ وہ دل و جان سے خدا وند تعالیٰ اور رسول کریم کے ساتھ ہوں نیکوں کاروں۔ پر کسی طرح کا الزام نہیں اور خدا وند کریم بخشنے والا اور مہربان ہے یعنی اگر آدمی مجبور ہے تو جہاد سے غیر حاضری گناہ نہیں ہوگا یہ اُن چند اصحابہ کرام کے بارے میں ہے جو وسائل نہ ہونے کی وجہ سے تبوک کی جنگ میں شرکت نہ کر سکے۔ اور ہو سکتا ہے کہ حالات نا مساعد اور نا منافق ہوں اور جنگی حکمت عملی بدلنا پڑے۔

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا إِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْأَدْبَارَO وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُO

سورۃ انفال 8 آیت 15 : اے ایمان والو جب میدان جنگ میں تمہارا کفار سے مقابلہ ہو تو ان سے پیٹھ نہ موڑنا اور جو آدمی جنگ کے روز (نا مساعد حالات کی وجہ سے) اپنی فوج سے جا ملنا چاہے تو اُس کے سوا جنگ سے پیٹھ موڑتے اور بھاگنے والا خدا وند تعالیٰ کے غصب میں گرفتار ہو گیا اُس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت بُری جگہ ہے۔

سنہ 5 ہجری میں رسول کریم نے جنگ موتہ کے لئے جو فوج بھیجی اُس کا کمانڈر حضرت زیدؓ بن حارث تھے آپ نے حکم دیا کہ اگر زیدؓ شہید ہو جائیں تو جعفرؓ بن ابی طالب کمانڈ سنبھالیں اور اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہؓ بن رواحہ کمانڈ سنبھالیں جنگ شروع ہوئی۔ مازیطنی فوج کی نفری 2 لاکھ تھی اِدھر مسلمان فوج کی نفری 3 ہزار تھی حضرت زیدؓ بن حارث شہید ہوئے۔ تو حضرت جعفرؓ بن ابی طالب نے کمانڈ سنبھالی وہ شہید ہو گئے تو حضرت عبداللہ نے رواحہ نے کمانڈ سنبھالی اور وہ بھی شہید ہو گئے۔ تو حضرت خالد بن ولید نے حالات جائزہ لیا اور فیصلہ کیا کہ اِن حالات میں جنگ جاری رکھنا مناسب نہیں لہذا وہ بڑی عقل مندی سے باقی ماندہ فوج کو بچا کر لے آئے۔

گو عام حالات میں اللہ تعالیٰ نے لڑائی سے منہ موڑنے کی اجازت نہیں دی لیکن اگر حالات نا مساعد اور نا موافق ہوں تو اپنی فوج سے جنگی حکمت عملی کے مطابقت جا ملنے کی اجازت ہے۔

اور یہی موقع تھا کہ رسول کریم نے ہدایت کی کہ جعفرؓ بن ابی طالب کے گھر کھانا بھیجا جائے (سیرت نبوی ابن اسحاق) اور اِس حکم پر آج بھی عمل ہوتا ہے کہ جس گھر فوتگی ہوتی ہے وہاں ہمسائے یا عزیز کھانا بھیجتے ہیں مسلمانوں کے مفاد اور بھلائی کی خاطر بدلے ہوئے حالات میں وقتی طور پر ایسے اقدام کی اجازت ہے جس کی عام حالات گنجائش نہیں۔

گو جنگ میں نا مساعد حالات کی وجہ سے جنگی حکمت عملی کے مطابق اپنی فوج کے ساتھ ملنے کی اجازت ہے لیکن ملک کو مضبوط بنانے فوجوں کو بہترین اور جدید ہتھیار مہیا کرنے میں کوئی چھوٹ یا رخصت نہیں لہذا لازم ہے کہ ہر مسلمان سائنس اور انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کرے اپنے وسائل اور ذرائع بروے کار لائے جائیں۔ صنعتیں قائم کی جائیں۔ معیشت اور ملک اور فوجوں کی مضبوط بنایا جائے اور فوجوں کو بہترین اور جدید ترین ہتھیار مہیا کئے جائیں کہ یہ جہاد کی طرف پہلا قدم ہے جو افضل ترین عبادت ہے۔

نماز کے بارے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُ وْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّ لٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَ لِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○

سورۃ مائدہ 5 آیت-6 اے ایمان والو جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو چہرہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھولیا کرو۔ اور سر کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھولیا کرو اور اگر نہانے کی حاجت ہو تو نہا کر پاک ہو جایا کرو۔ اور اگر بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی بیت الخلا سے ہو کر آیا ہو تم عورتوں سے ہم بستر ہوئے ہو اور تمہیں پانی نہ مل سکے (ملاحظہ کریں آج سے پندرہ سو سال پہلے عرب میں جب لوگ قافلوں اور کارواں کی صورت میں سفر کرتے اور دُور دُور تک پانی ملنے کی اُمید نہ تھی پینے کے لئے پانی چمڑے کی مشکوں میں لے کر چلتے اور کتنے کتنے روز نہانے یا منہ دھونے کے لئے پانی نہ ہوتا) تو پاک مٹی لو اور اِس سے چہرے اور ہاتھوں کا مسح (تیمم) کرلو خداوند کریم تم پر کسی طرح کی سختی نہیں کرتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور تم پر اپنی نعمتوں کی انتہا کردے کہ تم شکر کرو۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَ لَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِىْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ○

سورۃ نساء 4 آیت 43 اے ایمان والو مدہوشی کی حالت میں تم نماز کے قریب نہ جاؤ (نماز نہ پڑھو) جب تک تم جو کچھ پڑھتے ہو سمجھتے نہیں اور جنابت کی حالت میں بھی (نماز نہ پڑھو) جب تک غسل نہ کرلو۔ ہاں اگر سفر میں چلتے جارہے ہو اور (پانی نہ ملنے کے سبب غسل نہ کرسکو تو تیمم کرکے نماز پڑھ لو) (پانی نہ ملنے یعنی ناموافق حالات کی صورت میں ہدایت کی جارہی ہے) اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی بیت الخلا سے ہو کر آیا ہو یا تم عورتوں سے ہم بستر ہوئے ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی لو اور چہرے اور ہاتھوں کا مسح (تیمم) کرلو بے شک خداوند کریم معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔

وَ مِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَ اِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 149 اور تم جہاں بھی نماز پڑھنا چاہو اپنا رخ خانہ کعبہ کی طرف کرلیا کرو بلا شبہ یہ تمہارے پروردگار کا حکم ہے اور تم لوگ جو کچھ کرتے ہو خداوند تعالیٰ اس سے بے خبر نہیں۔

وَ مِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَ حَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ لا لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَ اخْشَوْنِىْ ۙ وَ لِاُتِمَّ نِعْمَتِىْ عَلَيْكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○

سورۃ 2 بقرہ آیت 150 اور تم جہاں بھی نماز پڑھنا چاہو اپنا رخ خانہ کعبہ کی طرف کرکے نماز پڑھا کرو اور مسلمانو تم جہاں بھی ہو ایسی (مسجد) کی طرف رخ کیا کرو (یہ تاکید) اس میں لئے کی گئی ہے کہ لوگ تم کو کسی قسم کا الزام نہ دیں مگر ان میں سے جو ظالم ہیں (وہ الزام دیں تو پروا نہ کرو) ان سے مت ڈرنا اور مجھی سے ڈرتے رہنا اور یہ بھی مقصد ہے کہ کو تم کو اپنی نعمتیں عطا کروں کہ تم

ہدایت پاؤ۔

وَ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 115 اور مشرق اور مغرب سب اللہ تعالیٰ کا ہے۔ تم جدھر رخ کرو گے اللہ تعالیٰ کو موجود پاؤ گے بے شک خدا وند کریم صاحب وسعت اور باخبر ہے۔ اگر کسی ایسی جگہ گئے ہو کہ کعبۃ اللہ کا تعین مشکل ہے تو مضائقہ نہیں جس طرف مناسب سمجھو کعبۃ اللہ کو سامنے سمجھ کر نماز پڑھو اللہ تعالیٰ کو منظور ہے۔

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ○

سورۃ 2 آیت 239 اور اگر تم کو (دشمن سے) خطرہ ہو تو پیادے یا سوار (جس حالت میں ہو نماز پڑھ لو) پھر جب امن قائم ہو جائے تو جس طریق سے خدا وند تعالیٰ نے تم کو بتایا ہے (اُس طرح نماز پڑھو) جو پہلے تم نہیں جانتے تھے اور خدا وند تعالیٰ کو یاد کیا کرو۔

وَ اِذَا ضَرَبْتُمْ فِى الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ ۗ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ○

سورۃ نساء 4 آیت 101 اور جب تم سفر کو جاؤ تو تم پر کچھ گناہ نہیں کہ نماز کو کم کر کے پڑھو بشرطیکہ تم کو خوف ہو کہ کافر لوگ تم کو ایذا دیں گے بے شک کافر تمہارے کھلے کھلے دشمن ہیں۔

وَ اِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ۫ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ ۪ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَ اَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَ اَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ؕ وَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَ خُذُوْا حِذْرَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ○

سورۃ نساء 4 آیت 102: کافر تو گھات میں ہیں کہ تم اپنے ہتھیاروں اور سامان سے غافل

ہو تو تم پر یکبارگی حملہ کر دیں گے اگر تم بارش کے سبب تکلیف میں ہو یا بیمار ہو تو تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ہتھیار اتار رکھو ہوشیار ضرور رہو خداوند تعالیٰ نے کافروں کیلئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

فَاِذَا قَضَیۡتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذۡکُرُوا اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّ عَلٰی جُنُوۡبِکُمۡ ۚ فَاِذَا اطۡمَاۡنَنۡتُمۡ فَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتۡ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ کِتٰبًا مَّوۡقُوۡتًا ○

سورۃ نساء 4 آیت 103 اگر (لڑائی کا بازار گرم ہونے یا کسی دوسری مجبوری کی وجہ سے) تم نماز ادا نہ کر سکو تو کھڑے بیٹھے۔ لیٹے (ہر حالات میں) خدا تعالیٰ کو یاد کرتے رہو پھر جب امن قائم ہو جائے تو (اُسی طرح) (نماز پڑھو بے شک وقت پر نماز ادا کرنا مومنوں پر فرض ہے۔

خداوند کریم کی بڑی مہربانی ہے کہ اُس نے مسلمانوں کو مشکل اور آڑے وقت متبادل راستے اختیار کی ہدایت کی ہے۔ ان ہدایات کی روشنی میں فوجیں لڑائی میں مصروف ہوں تو نماز سے رخصت ہے اِسی طرح جب لڑائی کی تربیت اور مشقوں میں مصروف ہوں تو نماز سے رخصت ہے چاہے زمینی فوج ہو۔ چاہے ہوائی فوج یا بحری فوج۔ ہوائی جہاز کا عملہ دوران پرواز نماز قضا کر سکتا۔ ریلوے کا ڈرائیور اور گارڈ نماز قضا کر سکتے ہیں ٹیلی فون ایکسچینج پر متعین عملہ حفاظت پر متعین پہرے دار اور امن وسلامتی قائم رکھنے میں مصروف پولیس کے اہلکار نماز قضا کر سکتے ہیں اِسی طرح کے اور کئی فرائض ہیں جہاں اوقات کار کے درمیان نماز ادا نہیں کی جاسکتی وہاں بھی نماز قضا کی جاسکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بار باران گنت بار قرآن کریم میں نماز کی تاکید کی ہے۔

اب مزید ملاحظہ فرمائیں۔

لَیۡسَ الۡبِرَّ اَنۡ تُوَلُّوۡا وُجُوۡهَکُمۡ قِبَلَ الۡمَشۡرِقِ وَ الۡمَغۡرِبِ وَ لٰکِنَّ الۡبِرَّ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ الۡمَلٰٓئِکَۃِ وَ الۡکِتٰبِ وَ النَّبِیّٖنَ ۚ وَ اٰتَی الۡمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الۡقُرۡبٰی وَ الۡیَتٰمٰی وَ الۡمَسٰکِیۡنَ وَ ابۡنَ السَّبِیۡلِ ۙ وَ السَّآئِلِیۡنَ وَ فِی الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَی الزَّکٰوۃَ ۚ وَ الۡمُوۡفُوۡنَ بِعَهۡدِهِمۡ اِذَا عٰهَدُوۡا ۚ وَ الصّٰبِرِیۡنَ فِی الۡبَاۡسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِیۡنَ الۡبَاۡسِ ؕ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ صَدَقُوۡا ؕ وَ اُولٰٓئِکَ هُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 177 یہی نیکی نہیں کہ (نماز کے موقع پر) مشرق یا مغرب کو قبلہ سمجھ کر منہ کر لو۔ بلکہ اصل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ وحدہٗ لاشریک پر ایمان لانا۔ روز قیامت پر ایمان لانا اور فرشتوں پر ایمان لانا۔ اور قرآن کریم پر ایمان لانا (کہ خداوند کریم کی جانب سے نازل کردہ ہے) اور

پیغمبروں پر ایمان لانا اور مال و متاع اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر رشتہ داروں یتیموں۔محتاجوں۔ مسافروں مانگنے والو اور غلاموں کو آزاد کرانے کے لئے خرچ کریں (سارے ٹیکس۔ واجبات اور قرضے ادا کریں) پابندی سے نماز ادا کریں اور زکوٰۃ دیں اور جب عہد کریں تو پورا کریں (وعدے اقرار اور ذمہ داریاں پوری کریں) اور مصیبت اور تکلیف اور جہاد میں ثابت قدم رہیں۔ایسے لوگ ہی سچے ہوں گے اور اپنے رب تعالیٰ سے ڈرنے والے ہوں گے۔ (اس میں کسی بندے کے لئے کسی کمی بیشی کی گنجائش نہیں)

اور روزوں کے بارے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ٥ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ٥

سورۃ بقرہ 42 آیت 183 اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیز گار ہو۔ (روزوں کے) گنتی کے چند روز ہیں تو جو شخص تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو تو بعد میں دوسرے دنوں میں روزوں کی گنتی پوری کرے (ملاحظہ فرمائیں اگر کوئی شخص مجبور ہو کہ بیمار ہے یا سفر میں ہے تو خدا وند کریم نے چھوٹ دی ہے کہ بیماری اور سفر کی حالت میں روزہ نہ رکھے بلکہ جب حالات معمول پر آجائیں تو روزوں کی گنتی پوری کرے)

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۭ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَ لَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۡ وَ لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ٥ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ۭ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَ لْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ٥

سورۃ بقرہ 185 (روزوں کا مہینہ) رمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآن کریم کا نزول شروع ہوا جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے جس میں ہدایت کی خاطر واضح احکام موجود ہیں۔ جو سچ اور جھوٹ کو الگ الگ کرنے والا ہے تو تم میں سے جس کو رمضان نصیب ہو اُسے چاہیے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے ار جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں روزے پورے کرے خدا وند کریم

تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے نہ کہ سختی اور یہ آسانی کا حکم اِس لئے دیا گیا ہے کہ تم روزوں کی گنتی پوری کرو۔ اور اِس احسان کے بدلے کہ خداوند کریم نے تم کو ہدایت بخشی ہے تم اُس کا شکر ادا کرو۔ اور اے رسول کریمؐ جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو آپ بتا دیں کہ میں تو تمہارے نزدیک ہی ہوں جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اُس کی دعا قبول کرتا ہوں تو اُن کو چاہئے کہ میرے احکام کو نہیں اور مجھ پر ایمان لائیں کہ سیدھے راستے پر چلیں۔

غور کریں کہ اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرما کر سفر میں مسلمانوں پر مہربانی کی اور اُن کو روزہ قضا کرنے کی اجازت دی کہ گھر یا ٹھکانے پر پہنچ کر روزے پورے کریں اور بیمار آدمی صحت یاب ہونے پر قضا روزے پورے کرے حاملہ عورتیں اور بچوں کو دودھ پلانے والیاں بھی روزے قضا کر سکتی ہیں لیکن ایسے لوگ جن کی بیماری ٹھیک ہونا ممکن نظر نہیں آتا جیسے کوئی ذیابیطس کو مریض ہو یا پیٹ میں تیزابیت ہو اور ڈاکٹروں کا مشورہ ہے کہ کھانے کے دوران چار گھنٹے سے زیادہ وقفہ نہیں ہونا چاہیے یا آدمی بوڑھا ضعیف ہو 65 یا 70 سال سے زیادہ عمر تو ایسے حالات میں روزہ سے رخصت ہو سکتی ہے۔

جنگ و جدل۔ قتل و غارت اور لوٹ مار چاہے کتنا ہی خطرناک اور نفرت انگیز کیوں نہ ہو انسانی معاشرے کے ہر دور میں لوگوں نے یہ تباہ کن اور خطرناک وحشیانہ کھیل ضرور کھیلا ہے ابھی قریباً 60 سال پہلے جنگ عظیم دوم کو لوگ بھولے نہیں مختلف ملکوں کے کروڑوں مرد مارے گئے عورتیں بیوہ اور بچے یتیم ہو گئے رہائشی عمارات تباہ ہو گئیں۔ کارخانوں کا نام و نشان مٹ گیا معیشت تباہ ہو گئی ہر ملک کی حکومت نے اپنے حالات کے مدنظر مختلف قانون بنائے عملی اقدام اُٹھائے اور معیشت کی بحال کیا۔ قریباً 87 سال پہلے جنگ عظیم اول کے نتیجے میں بھی یہی کچھ ہوا۔

جہاں سے انسانی تاریخ شروع ہوتی ہے اُس سے پہلے بھی مصر میں فرعونوں میں اقتدار کی خاطر لڑائیاں ہوئیں۔ ایک زمانہ میں رومنز نے انگلینڈ پر قبضہ کر لیا پھر جرمنی سے اُٹھ کر لیکن وہاں آ گئے۔ اِسی طرح وسط ایشیا سے لوگ لوٹ مار اور حکومت اور قبضہ کی خاطر کہاں کہاں نکل گئے اور چار ہزار سال سے زیادہ عرصہ ہوا کہ حضرت موسیٰ نے یہودیوں کو دریائے اردن کے مشرقی کنارے کھڑے ہو کر بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ زمین (کنعان) تم کو عنایت کی ہے۔انہوں نے وہاں قبضہ کی خاطر وہاں کے اصل باشندوں کو بے دخل کرنے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ ان کے قتل کے درپے ہو گئے کہ پورے ملک پر قبضہ کر لیں اور یہ لڑائی ابھی ہماری آنکھوں کے سامنے جاری ہے اور لڑائی کے نتیجے میں پیدا ہونے والے مسائل بھی ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔

جاہلیت کے دور میں عرب قبائل میں بھی جنگ و جدل اور لوٹ مار زندگی کا چلن تھا کہ جزیزہ نما عرب کی زمین کاشت کے قابل نہیں اور بارش بھی بہت تھوڑی ہوتی ہے لہذا لوگ عموماً لوٹ مار اور قتل وغارت کو اپنائے تھے لڑائیاں ہوتیں مرد مارے جاتے اور عورتوں اور بچوں کی حالت ناگفتہ بہ تھی ہارنے والے قبیلہ کی عورتیں اور بچے جیتنے والے ہانک کر لے جاتے۔ بیچ دیتے یا پھر خود شادی کر لیتے بیویوں کی تعداد پر کوئی پابندی نہیں تھی۔

اللہ تعالیٰ نے انسانیت پر فضل وکرم کیا اور جہالت اور کفر کے گڑھے سے نکالنے کی خاطر محمد رسول اللہ ﷺ کو مبعوث فرمایا دوسری طرف کافروں اور یہودیوں نے اسلام کو نیست و نابود کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جیسے ہی موقع ملتا مسلمانوں پر حملہ کی خاطر چڑھ دوڑتے۔ جنگ احد میں مسلمانوں ی تعداد کل 700 تھی جس میں سے 65 افراد شہید ہو گئے یعنی تین سو سے زیادہ عورتیں بیوہ اور بچے یتیم ہو گئے جو کہ مسلمانوں پر بہت بڑا بوجھ تھا جبکہ ان کی مالی حالت اتنی پتلی تھی کہ بیان کرنا اور سمجھنا مشکل ہے۔ جو آدمی شہید ہوئے اُن کے کفن کے لیے کپڑا اتنا ہی تھا کہ اگر منہ ڈھانپتے تو پاؤں ننگے اور اگر پاؤں ڈھانپتے تو منہ ننگا آخرکار چہرہ تو کفن سے ڈھانپا گیا اور پاؤں پر اذفر گھاس ڈالی گئی ان حالات میں بیواؤں اور یتیموں کی دیکھ بھال کا اہم مسئلہ درپیش تھا تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ہدایت فرمائی۔

وَ اِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝

سورۃ نسا 4 آیت 3 اور اگر تم کو اس بات کا خوف ہو کر یتیموں (اور بیواؤں) کی مناسب دیکھ بھال اور پرورش نہیں کر سکو گے تو جو عورت تم کو پسند ہو دو، تین یا چار سے نکاح کر لو اور اگر اِس بات کا اندیشہ ہو کہ اُن کے ساتھ یکساں سلوک نہیں کر سکو گے تو ایک بیوی ہی کافی ہے۔

عام حالات میں مسلمانوں کو ایک بیوی کی موجودگی میں دوسری تیسری یا چوتھی شادی کی نہ ہی اجازت ہے اور نہ ہی ایسا کوئی تصور ہے لیکن اگر حالات خراب ہوں جیسا کہ جنگ اُحد کے موقع پر ہوا تو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ یتیموں اور بیواؤں کی مناسب دیکھ بھال کی جانے اور ہمیں علم ہے کہ حضرت عمر کے عہد خلافت میں شام اور فلسطین کے صوبوں میں طاعون کی وبا پھیلی اور پچیس ہزار فوجی شہید ہو گئے حضرت عمر نے خود موقع پر جا کر بیواؤں اور یتیموں کی دیکھ بھال مناسب بندوبست کیا اور ایک بھی ایسا واقع نہیں ملتا کہ دوسری شادی ہوئی (حیات عمر از مولانا شبلی) اور آج کل اگر

کوئی فوجی شہید ہوتا ہے تو اُس کی بیوہ کو پوری پنشن دی جاتی ہے اُن کی رہائش کے لیے مکان بنوایا جاتا ہے بچوں کی تعلیم اور علاج معالجہ کا تسلی بخش بندوبست کیا جاتا ہے لہٰذا دوسری شادی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

ہاں اگر بیواؤں اور یتیموں کی دیکھ بھال کا مناسب بندوبست نہ ہو سکے تو دوسری شادی کی اجازت ہے وہ بھی اِس شرط پر کہ سب بیویوں کے ساتھ ایک جیسا برابر کا سلوک ہو ورنہ ایک بیوی ہی کافی ہے اصل زور اور خداوند تعالیٰ کا منشا بیواؤں اور یتیموں کی مناسب دیکھ بھال ہے اور اگر دوسری شادی کا موقع آتا ہے تو بے سہارا اور محتاج بیوہ یا یتیم لڑکی سے ہو سکتی ہے۔

کچھ عقل سے محروم احمق لوگ متعدد شادیوں کی بات کرتے کرتے رسول کریم ﷺ کی مثال دیتے ہیں شائد اُنہوں نے کبھی قرآن کریم پڑھا اور اگر وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اُنہوں نے قرآن کریم پڑھا ہے یہ سب غلط اور جھوٹ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يَآأَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّآ أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَٰجَكَ الّٰتِيٓ اٰتَيْتَ أُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ أَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمّٰتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَأَةً مُّؤْمِنَةً إِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيٓ أَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمٰنُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا○

سورۃ احزاب 33 آیت: اے نبی کریم ﷺ ہم نے تمہارے لیے تمہاری بیویاں جن کو تم نے حق مہر ادا کر دیا ہے حلال کر دی ہیں اور تمہاری لونڈیاں جو خداوند تعالیٰ نے تم کو مالِ غنیمت کی صورت میں دلوائی ہیں اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور تمہاری پھوپھی کی بیٹیاں اور تمہارے ماموں کی بیٹیاں اور تمہاری خالاؤں کی بیٹیاں جو تمہارے ساتھ وطن چھوڑ آئی ہیں (سب حلال ہیں) اور کوئی مومن عورت اگر اپنے تئیں پیغمبر کو بخش دے (یعنی مہر لینے کے بغیر نکاح میں آنا چاہے) بشرطیکہ پیغمبرؐ خدا بھی اُس سے نکاح کرنا چاہیں (وہ بھی حلال ہے لیکن یہ اجازت) (اے محمد ﷺ صرف تمہاری ذات تک محدود ہے سب مسلمانوں کو نہیں ہم نے اُن کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں جو (مہر واجب الادا) مقرر کر دیا ہے ہم کو معلوم ہے یہ اِس لیے کیا ہے کہ تم کو کسی طرح سے تنگی نہ ہو اور خداوند کریم تو بخشنے والا مہربان ہے (اب مزید کس محبت اور زبان کھولنے کی گنجائش نہیں رہی خداوند

کریم نے خود ہی معاملہ صاف اور طے کر دیا ہے مزید دیکھئے۔

لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْ بَعْدُ وَلَآ أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيبًا○

سورۃ احزاب 33 آیت 52: اے رسول کریم ﷺ ان کے سوا اور عورتیں تم کو جائز نہیں اور نہ یہ کہ ان بیویوں کو چھوڑ کر دوسری بیویوں سے نکاح کر لو خواہ اُن کا حسن تم کو کتنا اچھا لگے مگر وہ جو تمہارے ہاتھ کا مال ہے (یعنی لونڈیوں کے بارے میں تم کو اختیار ہے) اور خدا تعالیٰ ہر چیز پر اختیار رکھتا ہے (یہ آیت کریمہ 7 ہجری میں نازل ہوئی اور اُس کے بعد رسول کریم نے کوئی شادی نہیں کی) اگر خاوند اور بیوی میں طبیعتوں میں اختلاف کی وجہ سے مطابقت نہ ہو سکے تو اللہ تعالیٰ نے طلاق کی اجازت دی ہے حالانکہ رسول کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق اللہ تعالیٰ کے حضور میں طلاق نہایت ناپسندیدہ فعل ہے اور ہر ممکن حوصلہ شکنی کی گئی ہے اور عورت کی آبرو اور وقار اور عزت نفس کو مجروح ہونے سے بچایا گیا ہے۔

يٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۖ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّآ أَنْ يَأْتِينَ بِفٰحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ۚ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا○

سورۃ طلاق 65 آیت 1: اے پیغمبر! مسلمانوں سے کہہ دو جب تم عورتوں کو طلاق دینے لگو تو اُن کو اور عدت کا شمار رکھو اور خدا وند تعالیٰ سے جو تمہارا پروردگار ہے، ورنہ تو تم ہی اُن کو ایام عدت میں اُن کے گھروں سے نکالو اور نہ وہ خود نکلیں ہاں اگر وہ صریحاً بے حیائی کریں (تو نکال دینے کی اجازت ہے) یہ خدا وند کریم کی جانب سے حدیں ہیں اور جو خداوند کریم کی حدوں سے تجاوز کرے گا وہ اپنے اوپر ظلم کرے گا (اے طلاق دینے والے تجھے کیا معلوم شاید خداوند تعالیٰ اس کے بعد کوئی رجعت کی صورت پیدا کر دے۔

وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَأَقِيمُوا الشَّهٰدَةَ لِلّٰهِ ۚ ذٰلِكُمْ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْأٰخِرِ ۚ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهُ مَخْرَجًا○

طلاق 65 آیت 2: (اور اپنے میں سے) دو معتبر مردوں کو گواہ بنا لو اور (گواہو) خدا تعالیٰ کے لیے گواہی سچ دینا اِن باتوں سے اُس شخص کو ہدایت کی جاتی ہے جو خدا تعالیٰ اور روز آخرت

(قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے حضور میں حساب کتاب کی خاطر کھڑے ہونے) پر یقین رکھتا ہے اور جو کوئی خدا تعالیٰ سے ڈرے گا خداوند تعالیٰ اُس کے لیے مشکل سے نجات کی صورت پیدا کر دے گا۔

رسول کریم ﷺ کی حیات مبارک میں ایک عورت فاطمہ بنت قیس کی شادی ہوئی اتفاق سے اُس کی اپنے سسرال والوں سے بنتی نہیں تھی جس کی وجہ سے اُس کو طلاق ہوگئی مشکل تو انی جگہ ہی تھی کہ سسرال میں تین مہینہ عدت کی مدت پوری کرنا ناممکن تھا لہٰذا اُس کو اجازت دی گئی کہ عدت کی مدت دوسرے گھر میں پوری کرے (صحیح بخاری جلد سوم پارہ 30) کو عام حالات میں عورت کو تین مہینہ عدت کی مدت کے لیے گھر سے نکالنا سختی سے منع ہے لیکن اُس کے اپنی ذاتی حالات اگر دگرگوں ہو کہ اُس گھر میں گزر بسر ممکن نہ ہو تو اُس صورت میں چھوٹ ہے۔

جزیرہ نما عرب کی زیادہ تر زمین قابل کاشت نہیں اوپر سے بارش بھی شاید ہی کبھی کبھار ہوتی ہے اور معاشرے میں قتل وغارت اور لوٹ مار ہی زندگی کا چلن تھا بہت ساری آبادی غریب تھی اور کچھ لوگ تو بے سہارا محتاج۔ معذور اور اتنے غریب تھے کہ زندگی کا رشتہ قائم رکھنے کے لیے ان کو وقتاً فوقتاً قرض لینا پڑتا اور سود پر قرض لی ہوئی رقم واپس کرنا اِن محتاج لوگوں کے لیے بہت مشکل بلکہ ناممکن تھا تو اللہ تعالیٰ بڑا فضل وکرم کیا کہ لوگوں کو حکم دیا کہ اپنے معذور محتاج اور بے سہارا بھائیوں کو زیادہ سے زیادہ خیرات دیں۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةً ؕ وَ اللّٰهُ یَقْبِضُ وَ یَبْصُۜطُ ۪ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ۝

سورۃ بقرہ 2 آیت 245 کوئی ہے جو خداوند تعالیٰ کو قرضہ حسنہ (زکوٰۃ- خیرات اور صدقات) دے وُہ اُس کو اُس کے بدلے میں کئی گنا زیادہ دے گا اور اللہ تعالیٰ ہی روزی گھٹاتا اور بڑھاتا ہے اور تم سب اُسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَ اللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ۝

سورۃ بقرہ 2 آیت 61 جو لوگ اپنا مال اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر خرچ کرتے ہیں انکے مال کی مثال دانے کی طرح ہے جس سے سات بالیاں اُگیں اور ہر ایک بالی میں سو دانے ہوں اور خداوند تعالیٰ جس کے مال کو چاہتا ہے، بڑھاتا ہے وہ بڑی کشائش والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

وَ مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَ تَثْبِیْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ

كَمَثَلِ جَنَّةٍ م بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ط وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌo

سورۃ بقرہ2 آیت 265اور جو لوگ خداوند کریم کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اور خلوص نیت سے اپنا مال خرچ کرتے ہیں اُن کی مثال اُس باغ کی طرح ہے جو اونچی جگہ پر واقع ہو جب اُس پر بارش پڑے تو دگنا پھل لائے اور اگر بارش نہ پڑے تو پھوار ہی کافی ہے اور خداوند تعالیٰ تمہارے سارے کام دیکھ رہا ہے۔

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ط وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍo

سورۃ 2بقرہ آیت 270اور جو کچھ تم خداوند تعالیٰ کی راہ میں زکوٰۃ۔ خیرات یا صدقات کرو خداوند تعالیٰ اُس کو خوب جانتا ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَo

سورۃ بقرہ2 آیت 274اور جو لوگ اپنا مال و دولت رات کو اور دن کو چوری چھپے یا کھلم کھلا (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اُن کا بدلہ اُن کے پروردگار کے پاس ہے اور اُن کو قیامت کے دن نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ ہی وہ پریشان ہوں گے۔

بے سہارا محتاجوں اور معذوروں پر مزید مہربانی فرمائی کہ لوگوں کو حکم دیا کہ اِن لوگوں کو سود پر قرض نہ دیا جائے بلکہ سود نہ صرف منع قرار دیا بلکہ حرام۔

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ط ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوام وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا ط فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَ اَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ط وَ مَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَo

سورۃ بقرہ2 آیت275 : جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ قیامت کے دن ایسے اُٹھیں گے جسے شیطان نے اُن کو پاگل کر دیا ہو یہ اس لیے کہ وہ کہتے ہیں کہ سود تو ایک قسم کا کاروبار ہے حالانکہ کاروبار کو اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دیا ہے اور سود کو حرام پھر جو لوگ اپنے رب تعالیٰ کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے باز آجائیں گے تو جو پہلے ہو چکا اُس کے لیے معاف کر دیئے جائیں گے اُن کا

معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے اور جو اپنی (پہلے والی) روش پر قائم رہیں گے وہ جہنمی ہیں اور وہاں ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالیٰ سود کے معاملے میں اپنی برکتیں نازل نہیں کرتا کیونکہ وہ کافروں اور گناہگاروں سے محبت نہیں کرتا (اللہ تعالیٰ نے محتاجوں، معذروں اور بے کسوں پر مزید مہربانی فرمائی اور فرمایا۔

وَ اِنْ کَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰی مَیْسَرَةٍ ؕ وَ اَنْ تَصَدَّقُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 280 اگر قرض لینے والا مشکل حالات میں ہو تو بہتر دن آنے پر اُس کو مہلت دو کہ وہ آسانی سے اپنا قرض ادا کر سکے لیکن اگر تم خیرات کے طور پر اُس کو معاف کر دو یہ تمہارے لیے بہت اچھا ہوگا اگر تم سمجھ سکو۔

قریباً پانچ ہزار سال سے زیادہ عرصہ گزرا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو حکم دیا کہ اعلان کرو کہ لوگ حج کی خاطر اس گھر (خانہ کعبہ) کو آئیں اور پھر مسلمانوں کی بھی حج کا حکم ملا یعنی ہزار ہا سال سے لوگ کعبۃ اللہ کو حج کی خاطر جا رہے ہیں۔ تاجر لوگ حاجیوں اور زائرین کی ضروریات پوری کرنے کی دنیا کے مختلف ملکوں سے طرح طرح کی اشیا درآمد کرتے ہیں جس کے لیے کبھی کبھی قرض بھی لینا پڑتا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰۤوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۪ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ○

سورۃ آل عمران 3 آیت 130 اے ایمان والوں دگنا اور چوگنا سود مت کھاؤ اور خداوند کریم سے ڈرتے رہو کہ نجات حاصل کر سکو (یعنی دگنا اور چوگنا سود کھانا حرام اور منع ہے) لیکن اِس سے کم سود لینا حرام نہیں قرار دیا گیا یعنی قرض لینے کی نوبت آئے تو شرح سود دگنی اور چوگنی کی بجائے جہاں تک ممکن ہو کم سے کم رکھی جائے کہ مہنگائی پر قابو رہے اور لوگوں کو ضرورت کی اشیاء ملتی رہیں اور قدرے سستی ملتی ہیں۔

اِن دونوں آیات مبارکہ یعنی سورۃ 2 بقرہ آیت 275 :اور سورۃ آل 3 عمران آیت 130 کو سامنے رکھا جائے تو بظاہر اِن میں کوئی مطابقت نہیں بلکہ صاف صاف تضاد اور ٹکراؤ دکھائی دیتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہر بات مثال دے کر بالکل واضح کر دی ہے آیت 275 سورۃ بقرہ 2 کا اپنا مقام ہے اور آیۃ 130 سورۃ آل عمران 3 کا اپنا لگ محل ہے اور آج کل تو یہ محل اور زیادہ واضح ہے۔

وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ۚ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝

سورة انفعال 8 آیت 60 ;اور جہاں تک ہو سکے دشمن کے خلاف اپنی طاقت زیادہ سے زیادہ بڑھاؤ بشمول لڑائی کے گھوڑے (ہوائی جہاز۔ ٹینک۔ توپیں۔ گاڑیاں۔ بحری جہاز۔ آبدوزیں اور دوسرے جدید ہتھیار) اس طرح خدا وند تعالیٰ کے دشمنوں تمہارے دشمنوں اور اِن کے سوا اور لوگوں پر جن کو تم نہیں جانتے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے تمہاری دہشت بیٹھی رہے گی اور جو کچھ تم خداوند تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو گے اُس کا ثواب تمہیں پورا پورا دیا جائے گا اور تمہارا ذرہ برابر نقصان نہیں کیا جائے گا اِس لئے ضروری ہے کہ ملک میں مختلف صنعتوں کا جال بچھایا جائے اور صنعتوں کو چلانے کے لئے تعلیم یافتہ اور ہنر مند کاریگر اور انجینئروں کی ضرورت ہے لہذا یونیورسٹیوں کالجوں اور سکولوں کی ضرورت کہ لوگ تعلیم حاصل کریں صنعتیں قائم ہوں گی تو عوام کا معیار زندگی بہتر ہوگا اور ملک کی معیشت بہتر ہوگی اور فوجوں کو جدید اور بہترین ہتھیاروں سے مسلح کیا جائے گا۔ اور اِن سب منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کی خاطر اربہا سرمائے کی ضرورت ہے جس کے لئے بنکوں اور دوسرے مالیاتی اداروں انشورنش کمپنیوں کا تعاون بہت ضروری ہے لہٰذا بینک اور دوسرے مالیاتی ادارے اور انشورنس کمپنیاں قائم کرنا اور چلانا خدا وند تعالیٰ کے احکام کی عین تعمیل ہے کہ ملک کی معیشت مضبوط ہو اور دشمن پر دہشت بیٹھی رہے اور ہم سب کو خوب معلوم ہے کہ بینک اور مالیاتی دارے آٹھ یا دس فی صد سود لیتے ہیں نہ کہ دگنا چوگنا جو منع ہے۔

کچھ لوگ تحقیق اور غور کئے بغیر ہر قسم کے سود کو حرام قرار دیئے جاتے ہیں۔ غریبوں محتاجوں اور بے سہارا۔ افراد کو سود پر قرض دینا واقعی حرام ہے لیکن اُمت مسلمہ کے مفاد میں کم سے کم شرح سود پر قرض حرام شمار نہیں ہوگا۔ رسول کریم ﷺ نے حضرت عمرؓ کے متعلق فرمایا ہے کہ میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو وہ عمرؓ ہوتا اور یہ بھی فرمایا کہ حضرت عمرؓ علم کا شہر ہے اور ہمیں معلوم ہے کہ حضرت عمرؓ نے سود کے خلاف فتوی دینے سے پرہیز کیا صحیح بخاری پارہ 23 صفحہ 277 شائد اُن کے دل میں سود کی دوسری شکل تھی۔ حیات عمر از مولانا شبلی صفحہ 467 انگریزی ترجمہ مولانا ظفر علی خان) لہذا کسی دوسرے شخص کے لئے حضرت عمرؓ کے فیصلے کے خلاف بیان دینا بڑی زیادتی اور ظلم ہوگا۔

رسول کریم ﷺ کے وصال کے بعد بہت سارے عرب قبائل نے زیادہ زکوۃ دینے سے انکار کر دیا اور کچھ تو مرتد ہی ہو گئے حضرت ابو بکر کا دورہ خلافت صرف اڑھائی سال پر محیط ہے اُن نے

بڑی دانشمندی سے سب قبائل کو زیر کیا اور حضرت عمرؓ کے اصرار پر قرآن کریم کی کتابت کروائی۔

آپ کے بعد حضرت عمرؓ خلیفہ بنے اور آپ نے اپنے دس سالہ دور خلافت میں دنیا کا جغرافیہ اور تاریخ بدل ڈالی جب عراق اور شام فتح ہوئے تو مسلمانوں نے زمین کی تقسیم کا سوال اُٹھایا کہ خود حضور نبی کریم ﷺ کی حیات مبارک میں مال غنیمت (زمین) فوجوں میں تقسیم کی جاتی لیکن حضرت عمرؓ نے سورۃ حشر 59 کی آیات کریمہ 9,10 پڑھیں اور زمین کی تقسیم آئندہ ہمیشہ کے لئے ختم کر دی گئی اور غور کرنے کا مقام ہے کہ ایسے ایسے جید اور عالم اصحابہ کرام کی موجودگی میں کسی ایک نے بھی انگلی نہ اٹھائی۔

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُ و الدَّارَ وَ الْإِيْمَانَ مِن قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِي صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ إِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○

سورۃ حشر 54 آیت 9,10: اور اُن کے لئے جن کے پہلے سے (مدینہ منورہ میں) گھر تھے اور دین اسلام قبول کیا اور جو لوگ ہجرت کر کے اُن کے پاس آئے اُن (مہاجرین) کو ملا اُس کی خاطر اپنے دل میں کچھ خواہش نہیں رکھتے بلکہ اپنی ذات پر مہاجرین کو ترجیح دیتے ہیں حالانکہ خود حاجتمند ہیں اور جو ذاتی لالچ سے بچا لئے گئے وہی کامیابی حاصل کرنے والے ہیں اور اُن لوگوں کے لئے بھی جو مہاجرین کے بعد آئے (اِس گروہ میں اُن سب کا شمار ہوتا ہے جو بعد میں اسلام لائیں گے) اور دعا کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے جو ہم سے پہلے ایمان لائے گناہ معاف فرما اور مومنوں کے لئے ہمارے دل میں کینہ اور حسد نہ پیدا ہونے دے ہمارے پروردگار تو بڑا شفقت والا اور مہربان ہے۔

عراق اور شام کی لڑائی میں دشمن کے بہت سارے فوجی مارے گئے اور بہت سارے جان بچا کر بھاگ گئے تو مسلمان فوجیوں کے حصے میں اُن دشمن کی عورتیں تقسیم ہوئیں یہ حقیقت اپنی جگہ مسلّم ہے کہ عراقی عورتیں عرب عورتوں کے مقابلے میں بہت حسین اور خوبصورت ہیں اور مدینہ منورہ کے حاکم حذیفہؓ نے ایک عیسائی عورت سے شادی کر لی۔

اَلْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ وَ طَعَامُ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ○

سورۃ مائدہ 5 آیت 5: آج سے تمہارے لئے سب پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئی ہیں اور اہل کتاب کا کھانا بھی تم کو حلال ہے۔

وَ طَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۬ وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَ لَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ؕ وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ز وَ هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ٥

سورۃ 5 آیت 5: اور تمہارا کھانا اُن کے لئے حلال ہے اور پاک دامن مومن عورتیں اور پاک دامن اہل کتاب عورتیں بھی (تم کو حلال ہیں) جب کہ اُن کا حق مہر دے دو اور عفت قائم رکھنا مقصود ہو نہ کھلی بدکاری اور نہ چھپی یاری اور جو شخص ایمان سے منکر ہوا اُس کے اعمال ضائع ہو گئے اور قیامت کے روز نقصان پانے والوں میں ہوگا۔

جب حضرت عمرؓ کو پتہ چلا تو آپ نے حذیفہؓ کو لکھا کہ وہ عراقی عورت کو طلاق دے۔ حذیفہؓ نے جواباً پوچھا کہ کون سے قانون یا حکم کے مطابق طلاق دوں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ بات حقیقت ہے کہ ایسا کوئی حکم قرآن کریم میں موجود نہیں بلکہ واضح طور پر مسلمانوں کو صاحب کتاب عورتوں سے شادی کی اجازت ہے لیکن اگر اِسی طرح مسلمان (عربی) عراقی عورتوں سے شادی کرتے رہے تو عرب عورتوں کا کیا بنے گا اسلامی معاشرہ ایسے گھناؤنے اور گھمبیر مسائل میں ڈوب جائے گا کہ ہمیں سیدھا راستہ تلاش کرنا بہت مشکل ہوگا۔ یہ حکم حالانکہ قرآن کریم میں واضح ہدایت کے خلاف تھا لیکن اِس میں ملتِ اسلامیہ کی بہتری مقصود تھی لہٰذا کسی ایک نے بھی انگلی اُٹھائی تھوڑے عرصہ بعد حالات معمول پر آ گئے اِس فرمان پر عمل کو نوبت ہی نہ رہی اور اب تو مسلمانوں کو اِس فرمان کے بارے کچھ علم میں نہیں۔ یہ فرمانِ غیر معمولی حالات میں اُمت مسلمہ کے مفاد کی خاطر جاری کیا گیا اور عارضی نوعیت کا تھا۔

قارئین کی خدمت میں ایک نہایت اہم واقعہ پیش کیا جاتا ہے کہ وہ غور کریں عراق اور شام کی فتح کے نتیجے میں مسلمانوں کے حصے بہت ساری عورتیں ہاتھ لگیں جو کہ عرب عورتوں سے زیادہ خوبصورت ہیں تو کچھ فوجیوں نے اُن سے شادی کی خاطر اپنی عرب بیویوں کو طلاق طلاق طلاق دینا شروع کر دیا حضرت عمرؓ نے اعلان کیا کہ ایک ہی وقت میں تین طلاق کو ایک طلاق تصور نہیں کیا جائے گا بلکہ طلاق بائن تصور کیا جائے گا کہ اس کے بعد رجوع کی اجازت نہیں ہوگی دراصل حضرت عمرؓ بہت پریشان تھے کہ اِن حالات میں عرب عورتوں کا مستقبل کیا ہوگا اور اِس کے نتیجے میں جو

دوسرے مسائل اُٹھ کھڑے ہوں گے اُن کو حل کرنا مشکل ہوگا نتیجتاً فوجیوں میں طلاق کے رجحان کی حوصلہ شکنی کرنے کی خاطر یہ فرمان جاری کیا گیا گو بظاہر یہ فرمان اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی دکھائی دیتا ہے۔

يَآأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ صلے وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّآ أَنْ يَأْتِينَ بِفٰحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ۚ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا٥

سورۃ طلاق 65 آیت-1 اے پیغمبر مسلمانوں سے کہہ دو تو جب تم عورتوں کی طلاق دینے لگو تو اُن کو عدت کے شروع میں طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو اور خدا وند تعالیٰ سے جو تمہارا پروردگار ہے ڈور۔ نہ تو تم ہی اُن کو ایام عدت میں گھروں سے نکالو اور نہ وہ خود ہی نکلیں ہاں اگر وہ صریحا بے حیائی کریں تو اجازت ہے اور یہ خدا وند تعالیٰ کے قانون ہیں۔ جو خدا وند تعالیٰ کے قوانین کی خلاف ورزی کرے گا وہ اپنے آپ پر ظلم کرے گا اے طلاق دینے والے تجھے کیا معلوم شاید خدا وند کریم اِس بعد رجعت کا کوئی موقع پیدا کر دے۔

وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِنْكُمْ وَأَقِيمُوا الشَّهٰدَةَ لِلّٰهِ ج ذٰلِكُمْ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْأٰخِرِ ۚ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا٥

سورۃ طلاق 65 آیت 2 : اور طلاق کی تصدیق کے لئے اپنے میں سے دو منصف مردوں کو گواہ کر لو اور گواہو خدا تعالیٰ کے لئے سچی گواہی دینا اِن باتوں سے اُس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے خدا وند تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا وہ اُس کے لئے مصیبتوں سے خلاصی کی صورت پیدا کر دے گا۔

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ص فَاِمْسَاكٌ م بِمَعْرُوفٍ اَوْتَسْرِيْحٌ م بِاِحْسَانٍ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا٥

سورۃ بقرہ 2 آیت 229 : طلاق صرف دو بار دینے کی اجازت ہے پھر عورتوں کی با طریق شائستہ نکاح میں رہنے دو یا بھلائی کے ساتھ چھوڑ دینا اور یہ جائز نہیں کہ جو حق مہر تم اُن کو دے چکے ہو اُس میں سے کچھ واپس لے لو۔

وَ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ

سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ٥

سورۃ بقرہ 2 آیت 231 : اور تم جب عورتوں کو (دو دفعہ) طلاق دے چکو اور اُن کی عدت پوری ہو چکے تو اُنہیں یا تو حُسنِ سلوک سے نکاح میں رہنے دو یا بطریق شائستہ (تیسری طلاق کے بعد) رخصت کر دو گو حضرت عمرؓ کا جاری کردہ فرمان بظاہر اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی دکھائی دیتا معلوم ہوتا ہے لیکن مقصد اور منشا ایک ہی تھا کہ فوجیوں میں طلاق کے رجحان کی حوصلہ شکنی کی جائے اللہ تعالیٰ کے حضور میں طلاق نہایت ناپسندیدہ فعل ہے اور یہ فرمان بھی عارضی نوعیت کا تھا۔ علماء حضرات کا فرض تھا کہ جب حالات معمول پر آگئے ہیں تو اِس فرمان کے خلاف آواز اُٹھاتے غیر معمولی حالات کو عارضی نوعیت ختم ہوئے قریباً 15 سو سال ہونے لگے ہیں لیکن بد قماش اور بد معاش عناصر نے اپنی جنسی خواہشات کی تکمیل کے لئے ایک ہی وقت تین طلاقوں کو اپنا رکھا ہے اور بڑے رنج اور افسوس کا مقام ہے کہ علماء حضارت نے بھی اپنی طرف رضا مندی کی سند دے رکھی ہے وہ ضرور قرآن کریم پڑھتے ہوں گے وہ کیسے آنکھیں بند کئے اِس مقام سے گزر جاتے ہیں جب حالات معمول پر آگئے ہیں تو عارضی فرماں بے معنی اور مہمل ہو گیا اور اُس پر عمل درآمد جلدی سے جلدی ختم کرنا لازم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بار بار مثالیں دیں ہیں کہ مسلمانوں کو قرآن کریم صحیح صحیح سمجھنے میں آسانی ہو ملاخطہ فرمائیں۔

فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلاً طَيِّبًا وَاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ٥ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ٥

سورۃ نحل 16 آیت 114,115 : خداوند تعالیٰ نے تم کو جو حلال اور پاک رزق عطا کیا ہے اِسے کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو۔ اگر اس پر ایمان رکھتے ہو۔ اُس نے تم پر مردار اور لہو اور سؤر کا گوشت حرام کیا ہے جس چیز پر کسی دوسرے کا نام پکارا جائے ہاں اگر کوئی مجبور ہو جائے بشرطیکہ گناہ کرنے والا نہ ہو اور نہ حد سے نکلنے والا تو خداوند تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

سورۃ انعام 6 آیت 145 (اے رسول کریمؐ) آپ فرما دیں جو وحی مجھ پر نازل ہوئی ہے۔ اُس میں تو کھانے کی کوئی چیز منع نہیں سوائے مردہ جانور۔ بہتا ہوا خون اور سؤر کا گوشت کہ وہ ناپاک ہے یا کوئی چیز حرام ہو وہ جس کو ذبح کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کا نام لیا گیا ہوا اور اگر کوئی شخص بھوک کی شدت سے مجبور ہو جائے اور نافرمانی نہ کرے اور نہ ہی حدود کی خلاف ورزی کرے تو تمہارا خدا تعالیٰ معاف کرنے والا اور مہربان ہے۔

گو عام حالات میں حرام کھانا سختی سے منع ہے لیکن اگر کبھی غیر معمولی حالات سے چارہ پڑے کہ زندگی کا رشتہ قائم رکھنے کا مسئلہ پیدا ہو جائے تو اتنا تھوڑا کھانے کی اجازت ہے کہ موت کا خطرہ ٹل جاتے قرآن کریم سمجھنے کے لئے لفظی معنے سمجھنا بھی ضروری ہے ساتھ ہی ساتھ یہ یاد رکھنا لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مفہوم کو صحیح سمجھنے کے لئے مثالیں بھی اپنی طرف سے پیش کی ہے مثالوں کو نظر انداز کریں تو مفہوم بدل سکتا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ ہر زاویہ سے خوب گہرا غور خوض کیا جائے۔

حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں بہت سخت قحط پڑا لوگ زندگی کا رشتہ قائم رکھنے کی خاطر چوریوں پر مجبور ہو گئے حضرت عمرؓ نے قحط کے پیش نظر چوری کی سزا ساقط کر دی۔

اِس قحط میں کسی شخص کے تین غلاموں نے بھوک سے مجبور ہو کر دوسرے کسی آدمی کا اونٹ چرایا ذبح کیا اور کھا گئے آخر معاملہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں پیش کیا گیا انہوں نے معاملے کی پوری تفتیش کیا اور صورت حال واضح ہوئی آپ نے اُن غلاموں کے مالک کو سزا دی جو اُن کو مناسب غذا دینے کا ذمہ دار تھا اور جس نے اپنے فرائض میں کوتاہی کی اور چوری کے معاملے کا اُس کو ذمہ دار ٹھہرایا گیا کوئی بھی ملزم جب عدالت میں پیش ہو تو جج حضرات کا فرض ہے کہ ہر زاویئے سے مکمل چھان بین اور تحقیق کریں کہ بے قصور اور معصوم افراد کے ساتھ کسی قسم کی زیادتی نہ ہو اور مظلوم کو صحیح انصاف مل سکے حضرت عمر نے امت مسلمہ کے مفاد کی خاطر اور بہت سے ایسے اقدام کئے جن کا پہلے کوئی خواب وخیال نہیں تھا مثلاً۔

1- باقاعدہ عدالتیں قائم کیں۔
2- سنہ ہجری جاری کیا۔
3- بیت المال کا محکمہ قائم کیا۔
4- اُمت مسلمہ کی حفاظت کی خاطر دفاع کا محکمہ (وزارت) (DEFENCE) DEPARTMENT مستقل بنیادوں پر قائم کیا۔
5- مستقل فوج کی تنظیم کی۔

6- رضا کار فوج کا محکمہ قائم کیا۔
7- فوجی چھاؤنیاں (CANTONEMENTS) قائم کیں۔
8- محکمہ مال قائم کیا۔
9- اراضی کا بندوبست اور مال گزاری کی تشخص کے اصول مقرر کئے
10- مفتوحہ راضی کے متعلق فیصلہ کیا۔
11- دریائی پیداوار پر محصول لگایا۔
12- غیر قوموں کو ملک میں تجارت کی اجازت دی۔
13- مفلوک الحال عیسائیوں اور یہودیوں کے روزینے مقرر کئے۔
14- غیر مسلمانوں (عیسائیوں اور یہودیوں) کو فوج میں ملازم رکھا۔
15- پولیس کا محکمہ قائم کیا۔
16- تعزیرات میں اصلاح کی۔
17- جیل خانے بنوائے۔

اِسی طرح اور بہت سے محکمے اور اصلاحات جاری کئے اگر لکھنے لگیں تو فہرست بہت لمبی ہو جائے گی۔ مقصد یہ ہے اُمت مسلمہ کے مفاد کی خاطر کوئی نیا کام کرنے سے جھکنا بزدلی اور فرائض کی ادائیگی سے بھاگنے کے مترادف ہوگا (راہبانہ زندگی) علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں۔

آئین نو سے ڈرنا طرز کہن پہ اڑنا
منزل یہی کٹھن ہے قوموں کی زندگی میں

اِن سب باتوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے آیئے خداوند تعالیٰ کے احکام کو سمجھیں۔

☆☆

دین توحید (اِبن اسلام)

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۖ وَ نَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ۝

سورۃ2 بقرہ آیت 138 ہم نے اللہ تعالیٰ کا رنگ (اسلام) اپنا لیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کس کا رنگ بہتر ہے اور ہم اُسی کی عبادت کرتے ہیں۔

وَ لِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۗ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

پارہ2 سورۃ2 بقرہ آیت 148 اور ہر ایک (اُمت) کیلئے ایک مسلک یعنی راہ راست مقرر کیا ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ اُن کو ہدایت دیتا ہے تم نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرو۔ تم جہاں بھی ہو گے اللہ تعالیٰ تم سب کو محشر کے روز جمع کرے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۫ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ ۪ وَ اَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۗ وَ مَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ۗ وَ اللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍO

پارہ 2 سورۃ 2 بقرہ آیت 213 : (پہلے تو سب) لوگوں کا ایک ہی مذہب (دین توحید) تھا لیکن وہ آپس میں اختلاف کرنے لگے) تو خدا تعالیٰ نے ان کی طرف بشارت دینے والے اور ڈرسنانے والے پیغمبر بھیجے اور ان پر سچائی کے ساتھ کتابیں نازل کیں تا کہ جن امور میں لوگ اختلاف کرتے تھے ان کا ان میں فیصلہ کر دے اور اس میں اختلاف بھی انہیں لوگوں نے کیا جن کو کتاب دی گئی تھی باوجود یہ کہ ان کے پاس کھلے احکام آ چکے تھے۔

(اور یہ اختلاف انہوں نے صرف آپس کی ضد کی وجہ سے کیا) تو جس امر حق وہ اختلاف کرتے تھے خدا تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے مومنوں کو اس کی راہ دکھا دی خدا جس کو چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے۔

وَ هٰذَا صِرَاطُ رَبِّکَ مُسْتَقِيْمًا قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَO

پارہ 8 سورۃ انعام 6 آیہ 126 : اور یہی (دین اسلام) تمہارے پروردگار کا سیدھا راستہ ہے اور جو لوگ غور کرنے والے ہیں ان کے لئے ہم اپنی احکام صاف صاف بیان کر دیتے ہیں۔

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَO

پارہ 10 سورۃ توبہ 9 آیت 32 : کافر چاہتے ہیں کہ اپنے منہ سے پھونک مار کر شہر (کفر کا ڈھنڈورا پیٹ) کر خدا تعالیٰ نور: (دین اسلام) کو بجھا (ختم کر) دیں اور خداوند کریم ہرگز نہیں ہونے دے گا بلکہ اُس کا نور (دین اسلام) دنیا جہاں کو روشن کرے گا اگرچہ کافروں کو برا کیوں نہ لگے۔

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِیْ فَلَاۤ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِیْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۚ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَO

سورۃ 10 یونس آیت 104 : (اے رسول کریم) آپ فرما دیجئے کہ اے لوگو اگر تم کو میرے دین کے متعلق شک ہو (تو سنو) اللہ تعالیٰ کے سوا تم جن کو پوجتے ہو میں اُن کی عبادت نہیں کرتا میں صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہاری روحیں قبض کرتا ہے اور مجھے حکم ہوا کہ میں مومنوں میں شامل ہو جاؤں۔

لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِی الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍO

پارہ 17 سورۃ حج 22 آیت 67 ہم نے ہر اُمت کے لئے ایک شریعت مقرر کردی ہے جس کے مطابق وہ چلتے ہیں تو ان لوگوں کو اِس امر میں تم سے نہیں لڑنا چاہیے اور تم لوگوں کو اپنے پروردگار کی طرف دعوت دیتے رہو بے شک تم سیدھے راستے پر ہو۔

مَا یُقَالُ لَکَ اِلَّا مَا قَدْ قِیْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِکَ اِنَّ رَبَّکَ لَذُوْ مَغْفِرَۃٍ وَّ ذُوْ عِقَابٍ اَلِیْمٍ○

سورۃ 41 فصلت آیت 42: تم کو صرف اسی کا (دین توحید) دیا گیا ہے جو تم سے پہلے دوسرے پیغمبروں کو یا گیا تھا بے شک تمہارا پروردگار بخشنے والا اور دردناک عذاب دینے والا ہے۔

شَرَعَ لَکُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا وَصّٰی بِہٖ نُوْحًا وَّالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ وَمَا وَصَّیْنَا بِہٖٓ اِبْرٰھِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰٓی اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْہِ کَبُرَ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ مَا تَدْعُوْھُمْ اِلَیْہِ اَللّٰہُ یَجْتَبِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ یُّنِیْبُ○

پارہ 25 سورۃ شوریٰ 42 آیت 13: اُس نے تمہارے لئے وہی دین (توحید) مقرر کیا ہے جس کے اختیار کرنے کا نوح کو حکم دیا تھا اور جس کی اے محمد صلعم ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی ہے اور جس کا ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو حکم دیا تھا (وہ یہی کہ دین اسلام کو قائم رکھنا اور اُس میں پھوٹ نہ ڈالنا جس چیز کی طرف تم مشرکوں کو بلاتے ہو وہ اُن کو دشوار گزرتی ہے اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی بارگاہ کا برگزیدہ کرلیتا ہے اور جو اُس کی طرف رجوع کرے اُس کو اپنی طرف راستہ دکھا دیتا ہے۔

ثُمَّ جَعَلْنٰکَ عَلٰی شَرِیْعَۃٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْھَا وَلَا تَتَّبِعْ اَھْوَآءَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ○ اِنَّھُمْ لَنْ یُّغْنُوْا عَنْکَ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا وَ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ وَاللّٰہُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ○

پارہ 25 سورۃ جاثیہ 45 آیت 18 پھر ہم نے تم کو (دین اسلام کے) سیدھے راستہ پر لگا دیا تو اسی راستے پر چلو اور جاہلوں کی خواہشوں کے پیچھے مت لگنا۔ یہ خدا کے سامنے تمہارے کسی کام نہیں آئیں گے۔ ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں اور خداوند تعالیٰ تو صرف پرہیزگاروں کا دوست ہے۔

یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ○

پارہ 28 سورۃ صف 61 آیت 8: یہ چاہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے چراغ (دین اسلام) اسلام

کی روشنی کی منہ سے پھونک مار کر بجھا دیں حالانکہ خدا اپنی روشنی (دین اسلام) کو چمکا کر ہے گا خواہ کافر ناراض ہوں۔

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۥ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ o

پارہ 30 سورۃ 98 بینہ آیت 5: اور اُن کو حکم تو یہی ہے کہ خلوص کی عبادت کریں اور یکسوئی سے نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور یہی سچا دین (دین اسلام) ہے۔

خداوند کریم کی ذات بابرکات ہمیشہ سے انسانیت پر مہربان اور رحیم ہے اور جب بھی لوگ جہالت لالچ، ضد، گھمنڈ کی بنا پر گمراہ ہوئے اُس نے اپنی جناب سے سیدھا راستہ دکھانے کی خاطر (پیغمبران کرام بھیجے ہمیں حضرت نوحؑ کا قصہ یاد ہے آپ 950 سال میں دنیا میں رہے اور لوگوں کو اللہ تعالٰی پر ایمان لانے کی دعوت دیتے رہے لیکن صرف چند افراد نے ہی آپ کو دعوت کو قبول کیا اور پھر اللہ تعالٰی نے زمین کو پاک صاف کر دیا اور پھر کئی پیغمبر مبعوث کئے اِسی طرح حضرت ابراہیمؑ بھی، (عراق) میں تشریف لائے کہ لوگ اپنی ضرورت اور حاجت روائی کے لئے بتوں کو چھوڑ کر اللہ تعالٰی کی ذات واحد کو پکاریں اور بلاؤں سے نجات کی خاطر اللہ تعالٰی کی پناہ لیں لیکن ظالموں نے الٹا حضرت ابراہیمؑ کو جلانے کی ناکام کوشش کی اور آپ کنعان ہجرت کر گئے۔

وہاں سے آپ نے اپنی بیوی ہاجرہؑ اور بیٹے اسمٰعیلؑ کو مکہ میں آباد کیا اور حضرت اسحاقؑ کی اولاد مصر چلی گئی جہاں فرعون نے اُن کو غلام بنا لیا اللہ تعالٰی نے حضرت موسیٰؑ کو تورات (Ten Comandments) عطا کئے اور حکم دیا کہ بنی اسرائیل میں تھوڑے لوگ ہی حضرت موسیٰؑ پر ایمان لائے اور اکثر بار بار بت پرستی اختیار کرتے اللہ تعالٰی نے اپنی بارگاہ سے بے شمار پیغمبران کرام بنی اسرائیل کی جہالت کو رفع کرنے اور سیدھا راستے دکھانے کی خاطر بھیجے اور آخر میں حضرت عیسیٰؑ تشریف لائے اُدھر ہزارہا سال سے عرب جہالت کے شکنجے میں جکڑے تھے۔ خداوند کریم نے ساری انسانیت کی ہدایت کی خاطر حضرت محمد ﷺ رسول اللہ کو مبعوث کیا اور اپنی جناب سے زندگی کے تمام اور مراحل کے لئے قرآن کریم نازل کیا۔ اللہ تعالٰی کی ذات کریم پر ایمان لانے سے مراد ہے کہ بندہ اپنی حاجتوں اور ضرورتوں کی خاطر اُس ذات واحد کو پکارے۔ اور مصیبتوں اور بلاؤں سے چھٹکارا حاصل کرنے کی خاطر اُس ذات واحد کی پناہ لے۔ اُسکے بھیجے ہوئے سارے پیغمبران کرام پر ایمان لائے اور قرآن کریم میں نازل احکام کی تعمیل کرے۔ نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج کو اسلام کے بنیادی ارکان ہیں کہیں اللہ تعالٰی نے زندگی کے ہر قدم پر اپنی جناب سے بندے کی

ہدایت کے لئے احکام نازل کیے ہیں جن پر عمل کرنا بھی عبادت میں شمار ہوتا ہے۔ اِن احکام کا مختصر ذکر قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ وَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ عَلٰی هُدًی مِّنْ رَّبِّهِمْ ۙ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝

سورۃ بقرہ 2 آیت 6-2: اِس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ یہ کتاب (قرآن مجید) اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور خداوند تعالیٰ سے ڈرنے والوں کو راہ ہدایت بتاتی ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں نماز کو پابندی سے ادا کرتے ہیں اور جو کچھ (مال و دولت) ہم نے اُن کو عطا کیا ہے اُس میں سے (غریبوں محتاجوں اور معذوروں میں فی سبیل اللہ) خرچ کرتے ہیں اور جو کتاب (قرآن کریم) تم پر نازل کی گئی اور جو کتابیں تم سے پہلے پیغمبروں پر نازل کی گئیں سب پر ایمان لاتے ہیں اور آخرت قیامت پر یقین رکھتے ہیں یہی لوگ اپنے رب تعالیٰ کی طرف سے دی ہوئی ہدایت پر ہیں یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں اور جو لوگ (اللہ تعالیٰ کی ذات واحد کے) منکر ہیں انہیں تم نصیحت کرو یا نہ کرو اُن کے لئے برابر ہے وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَ مَآ اُنْزِلَ اِلٰٓی اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ مَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَ عِیْسٰی وَ مَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝

سورۃ بقرہ 2 آیت 136: (مسلمانو) کہو کہ ہم خداوند کریم پر ایمان لائے اور جو (کتاب) ہم پر اُتری اُس پر اور جو (صحیفے) ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ، اور یعقوبؑ اور اُن کی اولاد پر نازل ہوئے ان پر اور جو (کتابیں) موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو عطا ہوئیں اُن پر اور جو اور پیغمبروں کو ان کو پروردگار کی طرف سے ملیں اُن پر (سب پر ایمان لائے) ہم اُن پیغمبروں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور ہم اُسی (خدائے واحد) فرمانبردار ہیں۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِکَتِهٖ وَ کُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۚ

سورۃ بقرہ2 آیت285: رسول ﷺ خدا اور مومن جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر پر اُتارا ہے (قرآن کریم) اُس پر ایمان رکھتے ہیں سب کے سب اللہ تعالیٰ پر اُس کے فرشتوں پر اُس کی (بھیجی ہوئی) کتابوں پر اور اُس کے پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں اور پیغمبروں میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے۔

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَ فِى الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ

سورۃ بقرہ177 صرف یہی نیکی نہیں کہ (نماز کے موقع پر) مشرق یا مغرب کو قبلہ سمجھ کر منہ کر لو۔ بلکہ اصل نیکی یہ ہے خدا تعالیٰ دورہ، لاشریک پر ایمان لانا فرشتوں پر ایمان لانا اور قرآن کریم پر ایمان لانا (کہ خدا وند کریم کی جانب سے نازل کردہ ہے) اور پیغمبروں پر ایمان لانا اور مال و متاع اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر رشتہ داروں یتیموں، محتاجوں، مسافروں اور مانگنے والوں اور غلاموں کو آزاد کرانے کے لئے خرچ کریں پابندی سے نماز ادا کریں اور زکوٰۃ دیں اور جب عہد کریں تو پورا کریں (وعدے۔ اقرار اور ذمہ داریاں پوری کریں سارے ٹیکس۔ واجبات قرضے بجلی گیس پانی اور ٹیلیفون کے بل موقع اور صحیح وقت پر ادا کریں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○

سورۃ بقرہ2 آیت277: جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرے اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہتے اُن کو ان کے (نیک) اعمال کا بدلہ خدا وند کریم کے حضور میں ملے گا اور (قیامت کے روز) اُن کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَ يَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَ اسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّ لَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيْرًا ○

سورۃ نساء4 آیت173: اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے اللہ تعالیٰ ان کو پورا صلہ دے گا بلکہ اپنے فضل و کرم سے زیادہ دے گا اور جنہوں نے (بندہ ہونے سے) عار و انکار

اور تکبر کیا وہ ان کو تکلیف دینے والا سخت عذاب دے گا اور یہ لوگ (گنہگار) خدا تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو اپنا داعی اور مددگار نہ پائیں گے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ○

سورۃ مائدہ 5 آیت 9: جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے اُن سے خداوند تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اُن کے لئے بخشش اور اجر عظیم ہے۔

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ۡ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○

سورۃ اعراف 7 آیت 42: اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور ہم کسی شخص کو اُس کی ہمت سے زیادہ آزمائش میں نہیں ڈالتے ایسے لوگ ہی بہشت میں جائیں گے ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

ایمان لانا اور نیک اعمال لازم و ملزوم یہ کہنا کہ ہم ایمان تو لے آئے ہیں لیکن ہمارے روایت نہیں یہ عین منافقت ہے اسلام میں ایسا نہ کوئی تصور ہے اور نہ ہی گنجائش ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۚ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○

سورۃ صف 61 آیت 11: خدا تعالیٰ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو اور اگر سمجھو تو تمہارے حق میں یہ بہتر ہے۔

ایک شخص نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ سب سے افضل کون سا کام ہے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ پر ایمان لانا۔ اُس شخص نے دوبارہ پوچھا پھر کون سا کام افضل ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اُس کے رسول ﷺ پر ایمان لانا اس شخص نے تیسری بار پوچھا تو آپ نے جواب دیا کہ اپنے مال اور جان سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا صحیح بخاری پارہ 30 صفحہ 1042 آپ یعنی نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ سپاہی کا ایک دن مورچہ پر حاضری دین ساری عمر و مافیہا سے بہتر ہے صحیح بخاری پارہ 11 صفحہ 105۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ

سورۃ نساء 4 آیت 59 اے ایمان والو۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کرو۔ اور رسول کریم کے فرمان پر عمل کرو اور اپنی حکومت کے احکام اور قوانین کی پابندی کرو (فساد جھگڑا ہڑتالیں نہ کرو اور

حکومت کے واجبات انکم ٹیکس پراپرٹی ویلتھ ٹیکس اور بجلی کا بل گیس پانی اور ٹیلی فون کے بل ادا کرو)

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝

سورۃ نساء4 آیت59 :اور اگر تم میں کسی مسئلہ پر اختلاف ہو تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم کی طرف رجوع کرو اگر تم اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ اچھی بات ہے اور اس کا انجام بھی اچھا ہے۔

وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝

سورۃ انفال8 آیت60 :اور جہاں تک ہو سکے اُن (کافروں و دشمنوں) کے خلاف اپنی طاقت زیادہ سے زیادہ بڑھاؤ بشمول لڑائی کے گھوڑے (ہر قسم کے بہترین اور جدید ہتھیاروں) اس طرح خداوند تعالیٰ اور تمہارے دشمنوں اور اِن کے سوا اور لوگوں پر جن کو تم نہیں جانتے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے تمہاری دہشت بیٹھی رہے گی اور تم جو کچھ خداوند تعالیٰ کے راہ خرچ کرو گے اُس کا ثواب تمہیں پورا پورا دیا جائے گا اور تمہارا ذرہ برابر نقصان نہیں کیا جائے گا ملت اسلامیہ کی طاقت اور دبدبہ بڑھانے کے لئے بہترین اور جدید ترین اسلحہ کا حصول لازم ہے کہ ملک کی فوج کو دفاع کرنے کی خاطر مسلح کیا جائے اور بہترین اور جدید ترین اسلحہ حاصل کرنے اور اُس کے صحیح استعمال کے لئے ضروری ہے کہ ملک میں یونیورسٹیاں ، کالج اور سکول قائم کیا جائیں اور ہر طرح کی صنعتیں قائم کی جائیں اور ملک کی معیشت کو مستحکم بنایا جائے لوگوں کا معیار زندگی بہتر بنایا جائے ان کو بیماریوں سے بچانے کے لئے ہسپتال قائم کئے جائیں اِن سب کاموں کو کرنے کے لئے اربھا سرمائے کی ضرورت ہے۔ لہٰذا یہ بڑا ضروری ہے کہ لوگ انکم ٹیکس۔ پراپرٹی ٹیکس۔ ویلتھ ٹیکس اور دوسرے واجبات دیانتداری سے وقت پر ادا کریں بجلی کے بل گیس پانی کے بل ادا کریں اور بنکوں اور مالیاتی اداروں کی ضرورت ہے کہ ان سب منصوبوں کے لئے سرمایہ مہیا کریں اور لوگوں پر لازم ہے کہ وقت پر قرضوں کی قسطیں ادا کریں انتخاب کے موقع پر تعلیم یافتہ قابل اور خدمت خلق کرنے والے حضرات کو آگے لائیں تا کہ ملک اور ملت اسلامیہ کی ترقی ہو اور طاقت بڑھے۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَ

اصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝

سورۃ انفعال 8 آیت 46 : اللہ تعالیٰ اور رسول کریم کے احکام کی تعمیل کرو اور ایک دوسرے سے مت جھگڑو ایسا نہ ہو کہ تم بزدل ہو جاؤ اور تمہارا رب جاتا ہے اور صبر سے کام لو اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

آپس میں جھگڑے سے یقیناً ملت اسلامیہ کے اتحاد کو نقصان پہنچتا ہے اور آج ملت اسلامیہ کی حالت اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

وَ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَ ادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝

سورۃ اعراف 7 آیت 56 : ملک میں امن و سلامتی ہونے بعد دنگا فساد ہڑتالیں نہ کرو اور خدا وند کریم سے (فضل و کریم کی) اُمید رکھ دعائیں مانگتے رہو کچھ شک نہیں کہ خدا وند تعالیٰ کی رحمت نیکی کرنے والوں کے قریب ہی ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ ؕ اِنَّمَاۤ اَمْرُهُمْ اِلَی اللّٰهِ ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ۝

سورۃ انعام 6 آیت 159 : اور جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے پیدا کئے اور گروہوں میں بٹ گئے اُن سے تم (رسول کریم) اور عامتہ المسلمین) کو کوئی واسطہ نہیں ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دو اور جو کچھ وہ کرتے وہ (اللہ تعالیٰ) اُن کو سب بتائے گا (اللہ تعالیٰ رسول کریم اور مسلمانوں کو حکم دے رہا ہے کہ گروہوں میں بٹنے والے اسلام کے دائرے سے باہر ہیں تمہارا اُن سے کوئی سروکار یا تعلق نہیں)

وَ الْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۝

سورۃ بقرہ 217 : فتنہ فساد ہڑتالیں اور بدامنی تو قتل سے بھی زیادہ خراب ہے (کہ قتل تو چند ایک افراد کا ہوا لیکن فتنہ، فساد، ہڑتالیں اور بدامنی تو سارے ملک اور معاشرہ اور معیشت کو نقصان پہنچاتے ہیں)

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ۝

سورۃ آل عمران 3 آیت 92 : (مومنو) جب تک تم ان چیزوں میں سے جو تم کو بہت پیاری

ہیں (راہ خدا) میں نہیں دو گے کبھی نیکی نہیں حاصل کرو گے اور جو کچھ تم خرچ کرتے ہو خداوند تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے (یہاں سے واضح اشارہ ملتا ہے کہ جان لیوا بیماریوں میں مبتلا لوگوں کی جان بچانے کے لئے اعضاء اور خون کا عطیہ کیا جائے)

مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ ۚ کَتَبْنَا عَلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ وَمَنْ اَحْیَاهَا فَکَاَنَّمَآ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَیِّنٰتِ ۫ ثُمَّ اِنَّ کَثِیْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِکَ فِی الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ○

سورۃ مائدہ5 آیت32: اور ہم نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ جو شخص کسی کو (ناحق) قتل کرے گا (یعنی) بغیر اِس کے کہ جان کا بدلہ لیا جائے یا ملک میں خرابی کرنے کی سزا دی جائے اس نے گویا تمام لوگوں کی زندگی کا باعث ہوا اور اِن لوگوں کے پاس ہمارے پیغبر واضح احکام لاچکے ہیں پھر اِس کے ار بھی بہت سے لوگ حد سے نکل جاتے ہیں۔

یہاں پتہ چلتا ہے کہ اعضاء اور خون کا عطیہ کرنا کتنا بڑا نیک عمل ہے اعضاء اور خون دینے والوں کو اور ساتھ ہی ساتھ ڈاکٹروں اور سرجنوں کو بھی برابر ثواب ملے گا اور بہت بڑا صدقہ جاریہ بھی شمار ہوتا ہے۔ ڈاکٹر اور سرجن بڑے خوش نصیب اور خوش قسمت ہیں اگر خدمت خلق کے جذبے کے ساتھ کام کریں تو عزت کی روزی کے ساتھ ساتھ اپنی عاقبت بھی سنوارتے ہیں۔

یَسْـَٔلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ ۬ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ○

سورۃ بقرہ2 آیت215: لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ خیرات میں کیا کچھ خرچ کریں آپ جواب دیں کہ تم لوگ جو کچھ خرچ کرو گے بہت اچھا تمہارے والدین کے لئے تمہارے عزیز واقربا اور لواحقین کے لئے یتیموں کی خاطر۔ غریبوں کی خاطر اور مسافروں کی ضروریات کی خاطر اور تم جتنا کچھ بھی کرو گے اچھا ہے اللہ تعالیٰ بہت اچھی طرح جانتا ہے۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا کَثِیْرَةً ؕ وَاللّٰهُ یَقْبِضُ وَیَبْصُۜطُ ۪ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ○

سورۃ بقرہ2 آیت245: کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض دے قرض حسنہ جو خداوند کریم اُس

کے حساب میں دگنا کردے گا بلکہ کئی گنا بڑھا چڑھا کردے گا یہ اللہ تعالیٰ ہے کہ تم کو تنگی اور آسودگی میں رزق دیتا ہے تم سب کو اُسی کے حضور میں واپس لوٹنا ہے۔

سورۃ بقرہ 2 آیت 275 : مطابق خداوند تعالیٰ نے غریبوں مسکینوں اور محتاجوں کو ضرورت پڑنے پر سود پر قرض دینا حرام قرار دیا ہے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۗ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 261 : جو لوگ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر اپنا مال و دولت خرچ کرتے ہیں اُنکی مثال ایسی ہے جیسے اناج کے اُس دانے کی جس سے سات بالیاں اُگیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بڑھا چڑھا کر عنایت کرتا ہے اللہ تعالیٰ سب کی دیکھ بھال کرتا ہے اور اس کو بخوبی علم ہے۔

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 173 : اُس (اللہ تعالیٰ) نے تم پر مرا ہوا جانور ہو اور سور کا گوشت اور جس جانور پر خدا تعالیٰ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے حرام کر دیا ہے پھر جو کوئی بھوک وجہ سے جان کرنا فرمانی سے بچ کر اور حدود کو توڑے بغیر مجبور ہو جائے تو اُس پر کوئی گناہ نہیں۔

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 188: ایک دوسرے کا مال ناحق اور ناجائز طریقے سے مت کھاؤ اور نہ ہی حاکموں کو رشوت دو کہ لوگوں کا مال ناحق ہڑپ کر جاؤ اور یہ بات تم اچھی طرح جانتے بھی ہو رشوت لینا اور دینا دونوں صورتوں میں گناہ ہے رشوت دے کر با اثر و رسوخ سے ملازمت حاصل کرنا یا ٹھیکہ حاصل کرنا گناہ ہے اور کمائی اور آمدنی حرام ہو جائے جو بیوی اور بچوں پر خرچ کرنا اُن کو حرام کھلانے کے مترادف ہے اور منہ ہی والدین یا کسی نیک کام یعنی زکوٰۃ خیرات پر خرچ کر سکتے نہ مسجد میں دے سکتے ہیں اور نہ ہی دارالقرآن میں۔

وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ○

سورۃ ہود 11 آیت 85 اے میری قوم ناپ اور تول انصاف کے مطابق پورا پورا کرو۔ اور لوگوں کو اُن کی چیزیں کم نہ دو۔ اور زمین پر خرابی نہ کرو۔

وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ ○ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ○ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ○

سورۃ مطففین 83 آیت 1,2,3 : ناپ اور تول میں کمی کرنے والوں کیلئے خرابی ہے جو لوگوں سے تو ناپ کر پورا پورا لیں (رقم گن کر پوری لیں) اور جب اُن کو ناپ یا تول کر دیں تو کم دیں۔

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمٰنٰتِ إِلٰى أَهْلِهَا ۙ وَ إِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ۚ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا ○

سورۃ نساء 4 آیت 58 : خداوند کریم تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں اُن کے حوالے کر دیا کرو اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف کے مطابق فیصلہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں بہت اچھی نصیحت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتا اور خوب دیکھتا ہے صاف بیان کر دیا گیا کہ کسی کا حق نہ مارو یا ناجائز نہ کھاؤ جس کسی کا دینا ہے چاہے بجلی گیس پانی اور ٹیلیفون کا بل ہو چاہے کسی مالی ادارے یا بینک سے ادھار رقم کی قسط ہو یا کسی شخص سے قرض لیا ہو یا کسی اور وجہ سے رقم دینا ہو تو موقع اور وقت پر ادائیگی ضروری ہے۔

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوٓا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ مِمَّآ أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَ لَسْتُمْ بِاٰخِذِيهِ إِلَّآ أَنْ تُغْمِضُوا فِيهِ ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 267 اے ایمان والو جو پاکیزہ اور حلال مال تم کماتے ہو اور جو چیزیں ہم تمہارے لئے زمین سے پیدا کرتے ہیں اُن میں سے راہ خدا میں خرچ کرو۔ اور بُری اور ناپاک چیزیں دینے کا ارادہ نہ کرو کہ اگر وہ چیزیں تم کو دی جائیں تو بجز اُس کے کہ لیتے وقت آنکھیں بند کر لو اُن کو کبھی نہ لو۔

یہ ہمیشہ کیلئے واضح کر دیا گیا ہے کہ حرام مال فی سبیل اللہ خیرات زکوٰۃ، مسجدوں میں یا دارالقرآن میں کہیں لگانا اور دنیا اللہ تعالیٰ کے حضور میں قبول نہیں بلکہ سچی بات تو یہ ہے کہ حرام کی کمائی سے بیوی بچوں اور والدین پر خرچ کرنا بھی پروردگار کی درگاہ میں قبول نہیں تو یہ عبرت کا مقام ہے۔

إِنَّآ أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ أَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًاo

سورۃ نساء 4 آیت 105: اے پیغمبر ﷺ ہم نے تم پر سچی کتاب (قرآن مجید) نازل کی ہے تا کہ خدا تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق لوگوں کے مقدمات کا فیصلہ کرو اور خبردار دغا بازوں کی حمایت میں کبھی بحث نہ کرنا۔

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِيْنَ ۚ إِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ أَوْلٰى بِهِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى أَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَإِنْ تَلْوٗٓا أَوْ تُعْرِضُوْا فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًاo

سورۃ النساء آیت 135: اے ایمان والو انصاف پر قائم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے سچی گواہی دو خواہ اس میں تمہارا یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کا نقصان ہی ہو یا کوئی امیر ہو یا غریب تو خدا تعالیٰ اُن کا خیر خواہ ہے تو تم خواہش نفس کے پیچھے چل کر عدل و انصاف کو نہ چھوڑنا۔ ذاتی لالچ کے پیچھے مت بھاگو اگر تم پیچ دار شہادت دو گے یا شہادت سے بچنا چاہو تو جان رکھو کہ خداوند کریم تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۫ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى أَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۟ هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ز وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ إِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَo

سورۃ مائدہ 5 آیت 8: اے ایمان والو خدا تعالیٰ کی خاطر انصاف کی گواہی دینے کھڑے ہو جایا کرو اور لوگوں کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ کرے کہ انصاف چھوڑ دو انصاف کیا کرو کہ یہ پرہیز گاری ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو کہ خداوند تعالیٰ تمہارے سب اعمال کو خوب جانتا ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسٰنِ وَإِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَo

سورۃ نحل 16 آیت 90 خداوند تعالیٰ تم کو انصاف اور احسان کرنے اور رشتہ داروں کی مدد کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی۔ نا معقول (بڑے) کاموں اور گستاخی سے منع کرتا ہے اور تمہیں

نصیحت کرتا ہے کہ تم یاد رکھو۔

وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ o أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ o وَأَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ o

سورۃ رحمان 55 آیت 9-7 اللہ تعالیٰ نے آسمان کو اونچا بنایا اور انصاف قائم کرنے کا حکم دیا ناپتے اور تولتے حد سے تجاوز نہ کرو۔ اور انصاف سے ٹھیک ٹھیک تولو اور کم نہ تولو۔

اسلام میں ایسا تصور نہیں کہ اب تو ملازمت یا کاروبار سے سبکدوش ہو گئے ہیں بس نماز پڑھتے اللہ اللہ خیر صلا اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر سے فرماتا ہے۔

يَآأَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ o قُمِ الَّيْلَ إِلَّا قَلِيْلًا نِّصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا o أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا o إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا o إِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيْلًا o إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا o

سورۃ المزمّل 73 آیت 7-1 اے محمدؐ جو چادر لپیٹے ہو رات کو عبادت کیا کرو مگر تھوڑی رات آدھی رات یا اس سے کچھ کم یا کچھ زیادہ اور قرآن کریم ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو ہم عنقریب آپ پر ایک بھاری ذمہ داری ڈالیں گے اگرچہ رات کا اُٹھنا مشکل ہے لیکن عبادت بھی دلجمعی سے ہوتی ہے دن کے وقت تو آپ کو اُمت مسلمہ اور بہت سے کام ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کو فرماتا ہے کہ دن کو تو آپ اُمت مسلمہ کے مسائل میں مصروف رہتے ہیں تو آپ کو رات کو جب موقع ملے تو اللہ تعالیٰ کے حضور میں عبادت کریں یہ نہیں فرمایا کہ اُمت مسلمہ کے مسائل کو ایک طرف چھوڑ کر عبادت کریں لہٰذا ملازمت یا کاروبار سے سبکدوش ہونے والے حضرات کے لئے اپنے محلے علاقے اور ملک کے مسائل میں دلچسپی لینا اور عملی حصہ لینا لازماً فرض ہے یعنی محلہ کی صفائی سڑکوں کی تعمیر اور بروقت مرمت درخت لگانا بچوں کی پڑھائی کے لئے سکول اور کالج لوگوں کی صحت کے لئے اچھے ہسپتال اور ملک کے انتخابات کے موقع پر لائق قابل اور تعلیم یافتہ افراد کو آگے لانا۔

وَجَعَلْنَا فِي قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَأْفَةً وَرَحْمَةً وَرَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ o

سورۃ حدید 52 آیت 27: اور جن لوگوں نے اُن (حضرت عیسیٰ) کی پیروی کی ان کے دلوں

میں (ہم نے) شفقت اور مہربانی ڈال دی اور دنیاوی ذمہ داریوں سے کنارہ کشی تو اُنہوں نے خود ایک نئی بات نکالی تو ہم نے تو اُن کو اسی کا حکم نہیں دیا تھا مگر انہوں نے اپنے خیال میں خداوند کریم کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے خود ہی ایسا کیا پھر جیسے اُس کو نبھانا چاہئے تھا نبھا بھی نہ سکے پس جو لوگ اُن میں سے ایمان لائے اُن کو ہم نے اُس کا اَجر دیا اور ان میں سے بہت تو نافرمان ہیں۔

معاشرے کی طرف سے ذمہ داریوں سے بھاگنا خداوند کریم کو ہرگز قبول نہیں۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَ الضَّرَّآءُ وَ زُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ۝

سورۃ بقرہ 2 آیت 214: کیا تم اس غلط فہمی میں ہو کہ (یونہی) بہشت میں داخل ہو جاؤ گے ابھی تم کو پہلے لوگوں جیسی مشکلات تو پیش آئی ہی نہیں اُن کو (بہت زیادہ) سختیاں اور تکلیفیں پہنچیں اور وہ مشکلات میں ڈال دیئے گئے یہاں تک کہ پیغمبر اور مومن لوگ جو اُن کے ساتھ تھے سب پکار اُٹھے کہ خدا تعالیٰ کی مدد کب آئے گی۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی مدد آنے والی ہے۔

ہو سکتا ہے کہ ملت اسلامیہ کو کبھی مشکل وقت آن پڑے تو صبر کرنا اور ہمت سے کام لینا لازم ہے۔ اور خداوند کریم کی جناب میں رجوع کرنے کا ہمیشہ کے لئے حکم ہے۔

یہ کتاب قرآن کریم کا نعم البدل نہیں بلکہ اس میں چیدہ چیدہ نیک اعمال کی تفصیل بیان کی گئی ہے کہ قرآن سمجھنے میں مدد ملے اور مسلمان قرآن کریم میں بیان کردہ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کریں کہ اُن کو پسماندگی جہالت اور ذلت کی زندگی سے اللہ تعالیٰ نجات دلائے آمین ثم آمین۔

☆☆

ایمان

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَ مَآ اُنْزِلَ اِلٰٓی اِبْرٰھٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّھِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ ۡ وَنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ o

سورۃ 2 بقرہ آیت 136 (مسلمانو) کہو کہ ہم خدا پر ایمان لائے اور جو (کتاب) ہم پر اُتری اُس پر اور جو (صحیفے) ابراہیم اور اسمٰعیلؑ و اسحاق و یعقوب اور اُن کی اولاد پر نازل ہوئے اُن پر اور جو (کتابیں) موسیٰ اور عیسیٰ کو عطا ہوئیں اُن پر اور جو اور پیغمبروں کو اُن کے پروردگار کی طرف سے ملیں اُن پر (سب پر ایمان لائے) ہم اُن پیغمبروں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور ہم اُسی (خدائے واحد) کے فرماں بردار ہیں۔

قَالَ الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّھُمْ مُّلٰقُوا اللّٰہِ ۙ کَمْ مِّنْ فِئَۃٍ قَلِیْلَۃٍ غَلَبَتْ فِئَۃً کَثِیْرَۃً ۢ بِاِذْنِ اللّٰہِ ۭ وَاللّٰہُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ o وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِہٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ o

پارہ 2 سورۃ 2 بقرہ آیت 249: اور جو لوگ یقین رکھتے تھے کہ اُن کو خدا تعالیٰ کے روبرو حاضر

ہوتا ہے وہ کہنے لگے کہ بسا اوقات تھوڑی جماعت نے خدا تعالیٰ کے حکم سے بڑی جماعت پر فتح حاصل کی ہے اور خدا تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور جب وہ لوگ جالوت اور اُس کے لشکر کے مقابل آئے اُنہوں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ اے پروردگار ہم پر صبر اور استقامت نازل فرما۔ ہمیں لڑائی میں ثابت قدم رکھ اور لشکر کفار پر فتح یاب کر۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَاق غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُO

سورۃ بقرہ آیت 285 : رسول کریم اور تمام ایمان والے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر پر (قرآن مجید) اُتارا ہے اُس پر ایمان رکھتے ہیں سب کے سب اللہ تعالیٰ پر اُس کے فرشتوں پر اُس کی کتابوں پر اُس کے پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں اور رسولوں میں سے کسی میں بھی فرق نہیں کرتے اور وہ خداوند تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں کہ ہم نے سن لیا اور ہم تعمیل حکم کرتے ہیں اے پروردگار ہم تیری بخشش مانگتے ہیں اور سب نے تمہارے ہی روبرو حاضر ہونا ہے۔

وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا یَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِO

پارہ 3 سورۃ آل عمران 3 آیت 7 : اور جو لوگ واقعی وسیع علم رکھتے ہیں وہ کہتے ہیں ہم اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں جو کہ ساری کی ساری ہمارے خدا کی طرف سے ہے اور نصیحت تو عقلمند ہی قبول کرتے ہیں۔

کئی سادہ لوح مسلمان تُخمے (جنگلی جھاڑی) کی جڑ کی مسواک کرنا سنت رسول کی پیروی ایمان کا جزو اور باعث ثواب سمجھتے ہیں اور کچھ ہمارے بھائی چمچ یا کانٹے کی بجائے ہاتھ سے کھانا سنت رسول کی پیروی ایمان کا جزو اور کار ثواب سمجھتے ہیں۔

آیئے آج سے 1500 سال پہلے جزیرہ کا عرب کی تہذیب وتمدن یا رہائش کا جائزہ لیں اور تہذیب وتمدن یا رہائش سمجھنے کی خاطر وہاں کا جغرافیہ موسم اور آب و ہوا کو سامنے رکھنا ضروری ہے ہم جانتے ہیں کہ جزیرہ نما عرب کی زمین بے آب وگیاہ سنگلاخ چٹانیں یا ریگستان ہے کہ زراعت اور کھیتی باڑی کے قابل نہیں اوپر سے بارش بھی شاید کبھی کبھار ہوتی ہے اور گرمیوں میں سخت گرم اور سردیوں میں سخت سردی شائد کہیں تھوڑے علاقے میں کھیتی باڑی ہوتی ہو کہیں کہیں مٹی ایسی ہے جیسے مدینہ منورہ کے اِرد گرد کھجور کے باغ ہیں۔

رسول کریم نے پہلی بار دنیا میں لوگوں کو جسم اور منہ کی صفائی کا سبق دیا اور منہ کی صفائی کے لئے مسواک ضروری ہے اور دوسرا کوئی طریقہ نہیں اور مسواک کھجور سے بن نہیں سکتی اور آس پاس دوسرا کوئی درحت نہیں تھا جس کی ٹہنیوں سے مسواک بنائی جائے صرف جنگلی جھاڑی تُمّہ ہی تھی جس کی جڑ سے مسواک بنائی جائے۔

جزیزہ نما عرب کی حالت ایسی پسماندہ تھی کہ اندازہ کرنا مشکل ہے برتن کیسے اور کس چیز سے بناتے کہ مٹی برتن بنانے کے لائق نہیں تھی لہذا لوگوں نے برتن بنانا سیکھا ہی نہیں خود رسول کریمؐ کا پیالہ لکڑی کا تھا جس کو ٹوٹنے پر ٹانکے لگا کر جوڑا گیا تھا شراب پینے کے لئے کدو استعمال ہوتا جب پک جاتا اندر کا گودا کھا لیتے اور خول کو استعمال میں لاتے چاہے شراب پینے کے لئے استعمال چاہے کسی دوسرے کام کی خاطر۔ قتل و غارت لوٹ مار زندگی کا چلن عام ہونے کی وجہ سے لوگوں کے پاس ہتھیار تھے اور رسول کریمﷺ نے گوشت چھری سے کاٹ کر کھایا ہے لیکن پسماندگی کی بنا پر چمچ نہیں تھے لہذا ہاتھ (انگلیوں کے پوروں) سے کھانا کھاتے لیکن اس طرز رہائش کو کارثواب سمجھنا عین حماقت اور جہالت ہے یہ تو 1500 سال پہلے پسماندگی کا نتیجہ تھا۔ آج 100 سال بعد چمچے کانٹے اور چھری سے کھانے میں کوئی قباحت نہیں نہ ہی پانی پینے کے لئے گلاس کی بجائے پیالہ استعمال کرنا سنت نبوی کی پیروی جزو ایمان یا کارثواب ہے اور ہمارے مسلمان بھائی جو دوسرے ملکوں یعنی جاپان چین۔ روس کوریا۔ امریکہ انگلینڈ فرانس جرمنی اور دوسرے ملکوں میں رہتے ہیں وہ کیا کریں۔ آج کل عرب ملکوں کا تیل کی بدولت معیار زندگی بہت بلند ہو گیا ہے وہاں شاید کوئی ڈھونڈے سے بھی ایسا نہیں ملے گا جو ہاتھ (انگلیوں کے پوروں) سے کھاتا ہو۔

صلح حدیبیہ کی گفت وشنید ایک درخت کے نیچے طے پائی مسلمان جب حج کو جاتے تو اُس درخت کے نیچے بیٹھتے کارثواب سمجھتے ہوئے حضرت عمرؓ نے وہ درحت کٹوا دیا کیا خیال ہے حضرت کا عمرؓ ایمان کمزور تھا یا وہ سنت رسول کی پیروی نہیں کرتے تھے یا نعوذ باللہ وہابی تھے آیئے قرآن کریم پڑھیں۔

لَيۡسَ الۡبِرَّ اَنۡ تُوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ قِبَلَ الۡمَشۡرِقِ وَالۡمَغۡرِبِ وَلٰكِنَّ الۡبِرَّ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَالۡمَلٰٓئِكَةِ وَالۡكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ‌ۚ وَاٰتَى الۡمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنَ وَابۡنَ السَّبِيۡلِۙ وَالسَّآئِلِيۡنَ وَفِى الرِّقَابِ‌ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ‌ۚ وَالۡمُوۡفُوۡنَ بِعَهۡدِهِمۡ اِذَا عٰهَدُوۡا‌ۚ

سورۃ بقرہ 2 آیہ 2: یہی نیکی نہیں کہ (نماز کے موقع پر) مشرق یا مغرب کو قبلہ سمجھ کر منہ کرلو۔

بلکہ اصل نیکی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ پر ایمان لانا- روز قیامت پر ایمان لانا، فرشتوں پر ایمان لانا- قرآن کریم اور تورات اور انجیل پر ایمان لانا اور پیغمبروں پر ایمان لانا اور مال و متاع اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر رشتہ داروں- یتیموں- محتاجوں- مسافروں- مانگنے والوں اور غلاموں کو آزاد کرانے کے لئے خرچ کریں پابندی سے نماز ادا کریں اور زکوٰۃ دیں اور جب عہد کریں تو پورا کریں (وعدے- اقرار اور ذمہ داریاں پوری کریں سارے ٹیکس، واجبات اور قرضے موقع اور وقت پر ادا کریں) اور مصیبت اور تکلیف اور جہاد میں ثابت قدم رہیں ایسے لوگ ہی سچے ہوں گے اور اپنے رب تعالیٰ سے ڈرنے والے ہوں گے-

☆☆

خداوند تعالیٰ کی ذات کریم پر ایمان لانا

جس زمانے میں حضرت ابراہیمؑ عراق کے علاقہ رے میں پیدا ہوئے دریاؤں کے لوگ سیاروں کی عبادت کرتے تھے سردیوں کے بعد جب سورج واپس لوٹتا ہے تو تمام فصلیں اور اناج پکتا ہے درختوں کے پھول اور پھل لگتے ہیں موسم بہار آتا ہے تو زندگی میں ایک نئی چہل پہل آجاتی ہے اور چاند کے متعلق آج بھی لوگ اپنے عزیزوں اور پیاروں کو تشبیہہ دیتے ہیں بلکہ جہاز رانی میں چاند کی وجہ سے مدو جزر کا بڑا دخل ہے اور تاروں سے لوگ آج بھی راہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ بلکہ کروڑوں نام ونہاد مسلمان اپنی تقدیر کو ستاروں اور بعض تو پتھروں سے منسلک کئے ہیں جو یقیناً شرک اور کبیرہ گناہ ہے۔

اِدھر ہندوستان میں لوگ گائے کی پوجا کرتے ہیں کہ اُس کا دودھ پیتے ہیں اور اُس کی اولاد (بیلوں) سے کھیتی باڑی کرتے ہیں نتیجتاً اناج اور خوراک حاصل کرتے ہیں دریائے گنگا اور دوسرے دریاؤں میں سیلاب آنے کی وجہ سے کھیتوں میں پہاڑوں سے زرخیز مٹی آتی ہے جس کی وجہ سے فصلوں کو پیداوار میں بہت اضافہ ہو جاتا ہے لہٰذا دریاؤں کو بھی متبرک سمجھتے اور دوسرے زہریلے جانوروں سے ڈرتے اور اُن کی پوجا کرتے اُدھر دوسری طرف مصر کے لوگ کچھ زیادہ عقل مند واقع ہوئے گو وہ دریائے نیل مگرمچھ اور دوسرے جانوروں کو پوجتے لیکن اُن کا عقیدہ تھا کہ مرنے کے

بعد انسان کی روح ختم نہیں ہوتی لہٰذا مردے کو دفن کرتے وقت اُس کی ضرورت کا سارا سامان نعش کے ساتھ رکھا جاتا کہ دوسری دنیا میں استعمال کیا جا سکے باقی دنیا میں بھی قریباً قریباً ایسا ہی چل تھا۔

حضرت ابراہیمؑ پر اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرمائی اور ان کی سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کی آپ کی نیت صاف تھی اور خداوند کریم کی تلاوت کے مظاہر دیکھ کر آپ اللہ تعالیٰ کی ذات کریم پر ایمان لے آئے کچھ لوگ غلط فہمی میں مبتلا ہیں اور باتوں ہی باتوں میں کہہ جاتے ہیں کہ وہ بغیر دیکھے اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات پر ایمان لائے ہیں یہ بڑی غلط بات ہے اور گناہ ہے اِس سے توبہ کرنا لازم ہے اِس معاملے میں بڑے غور وخوض کی ضرورت ہے۔

حضرت ابراہیمؑ کا واقعہ سامنے رکھیں۔

وَكَذٰلِكَ نُرِىٓ اِبۡرٰهِيۡمَ مَلَكُوۡتَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَلِيَكُوۡنَ مِنَ الۡمُوۡقِنِيۡنَ ۝ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيۡهِ الَّيۡلُ رَاٰ كَوۡكَبًا‌ ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّىۡ‌ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَاۤ اُحِبُّ الۡاٰفِلِيۡنَ ۝ فَلَمَّا رَاَ الۡقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّىۡ‌ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَـئِنۡ لَّمۡ يَهۡدِنِىۡ رَبِّىۡ لَاَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡقَوۡمِ الضَّآلِّيۡنَ ۝ فَلَمَّا رَاَ الشَّمۡسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّىۡ هٰذَاۤ اَكۡبَرُ‌ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَتۡ قَالَ يٰقَوۡمِ اِنِّىۡ بَرِىۡٓءٌ مِّمَّا تُشۡرِكُوۡنَ ۝

سورۃ انعام 6 آیہ 75: اور اس طرح ہم ابراہیمؑ کو آسمان اور زمین کے عجائبات دکھانے لگے کہ وہ پکا یقین کرنے والوں میں ہو جائے جب رات نے اُس کو (تاریکی میں) ڈھانپ لیا تو اُس نے (آسمان میں) ایک ستارہ دیکھا کہنے لگا کہ یہ میرا پروردگار ہے اور جب وہ ستارہ ڈوب گیا تو کہنے لگا کہ مجھے ڈوبنے والے پسند نہیں پھر جب چاند کو دیکھا کہ (پوری آب وتاب سے) چمک رہا ہے تو کہنے لگا کہ یہ میرا پروردگار ہے لیکن جب وہ بھی ڈوب گیا تو بولا اگر چہ میرا خدا تعالیٰ میری راہنمائی نہیں کرے گا تو میں یقیناً گمراہوں میں شامل ہو جاؤں پھر جب سورج کو دیکھا کہ جگمگا رہا ہے تو کہنے لگا کہ یہ میرا پروردگار رہے یہ سب سے بڑا ہے اور جب سورج ڈوب گیا تو کہنے لگا کہ اے میری قوم جن چیزوں کو تم خداوند تعالیٰ کا شریک بناتے ہو میں اُن سے بیزار ہوں آپ نے خداوند کریم کی تلاوت کے مظاہر دیکھے تو بغیر حیل وحجت ایمان لے آئے۔

وَلَمَّا جَآءَ مُوۡسٰى لِمِيۡقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِىۡۤ اَنۡظُرۡ اِلَيۡكَ‌ ؕ قَالَ لَنۡ تَرٰٮنِىۡ وَلٰـكِنِ انْظُرۡ اِلَى الۡجَـبَلِ فَاِنِ اسۡتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوۡفَ تَرٰٮنِىۡ‌ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلۡجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوۡسٰى صَعِقًا‌ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ

سُبۡحٰنَکَ تُبۡتُ اِلَیۡکَ وَاَنَا اَوَّلُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَo

سورۃ اعراف 7 آیہ 143 :اور جب موسیٰ ہمارے مقرر کئے ہوئے وقت کے مطابق (کوہ طور) پہنچے اور اُن کے پروردگار نے اُن سے کلام کیا تو موسیٰ کہنے لگے اے پروردگار مجھے اپنا جلوہ دکھا کہ میں تجھے دیکھوں پروردگار نے فرمایا کہ تم مجھے ہرگز نہ دیکھ سکو گے ہاں پہاڑ کی طرف دیکھتے رہو اگر یہ اپنی جگہ قائم رہا تو تم مجھے دیکھ سکو گے اور جب اُن کے پروردگار نے اپنا جلوہ پہاڑ پر نازل کیا تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا اور موسیٰ بیہوش ہو کر گر پڑے جب ہوش آیا تو کہنے لگے کہ تیری ذات اعلیٰ اور ارفع ہے اور میں تیرے حضور میں توبہ کرتا ہوں اور ایمان لانے والوں میں پہلا ہوں۔

اگر اللہ تعالیٰ کے اپنے نامزد پیغمبر اُس کا جاہ اور جلال دیکھنے کی تاب نہیں رکھتے تو دوسرا کوئی بندہ یہ جرأت نہیں کر سکتا بلکہ ایسا کہنا گناہ کے مترادف ہوگا ہمارے سامنے حضرات ابراہیمؑ کی مثال ہے کہ اُنہوں نے خداوند تعالیٰ کی شان اور قدرت دیکھی تو ایمان لے آئے اور قرآن کریم میں بے شمار مقامات پر اللہ تعالیٰ کی شان بیان کی گئی ہے۔

تُوۡلِجُ الَّیۡلَ فِی النَّهَارِ وَتُوۡلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیۡلِ وَ تُخۡرِجُ الۡحَیَّ مِنَ الۡمَیِّتِ وَتُخۡرِجُ الۡمَیِّتَ مِنَ الۡحَیِّ وَتَرۡزُقُ مَنۡ تَشَآءُ بِغَیۡرِ حِسَابٍo

سورۃ آل عمران 3 آیہ 27 :تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور تو ہی دن کو رات میں داخل کرتا ہے تو ہی بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے اور تو ہی جسے چاہے بے شمار رزق عطا کرتا ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ الۡاَرۡضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَکُمۡ فَاَحۡسَنَ صُوَرَکُمۡ وَرَزَقَکُمۡ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ؕ ذٰلِکُمُ اللّٰهُ رَبُّکُمۡ ۖۚ فَتَبٰرَکَ اللّٰهُ رَبُّ الۡعٰلَمِیۡنَ o هُوَ الۡحَیُّ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادۡعُوۡهُ مُخۡلِصِیۡنَ لَهُ الدِّیۡنَ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَo

سورۃ غافر 40 آیہ 64 :خداوند تعالیٰ کی ذات کریم ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے آرام اور سکون کی جگہ اور آسمان کو چھت بنایا اور تمہاری شکل اور صورتیں بنائیں صورتیں بھی کیا خوب بنائیں اور تمہیں پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں یہی تمہارا پروردگار ہے وہ ہمیشہ سے زندہ ہے اُس کے سوا دوسرا کوئی عبادت کے لائق نہیں صرف اُسی کی بندگی کرو صرف اللہ تعالیٰ ہی حمد و ثناء کا حقدار ہے جو کائنات کا پروردگار ہے۔

وَهُوَ الَّذِىْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الْوَلِىُّ الْحَمِيْدُ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ ۝

سورۂ شوریٰ 42 آیہ 28: اور وہی تو ہے جو لوگوں کے نا اُمید ہو جانے کے بعد بارش برساتا ہے اور اپنی رحمت (بارش) کو پھیلاتا ہے وہی سبب الاسباب اور لائق حمد و ثناء ہے اور اسی کی قدرت ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور جانوروں کا جو اُس نے ساری دنیا میں پھیلا دیئے ہیں اور وہ جب چاہے اُن کو جمع (مارنے) کرنے پر قادر ہے۔

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتٰعٌ ۝

سورۂ رعد 13 آیہ 26: خداوند کریم جس کا چاہتا ہے رزق بڑھاتا ہے اور جس کا چاہتا ہے کم کر دیتا ہے اور کافر ہیں دنیا کی (چند روزہ) زندگی پر خوشیاں منا رہے ہیں اور آخرت کے مقابلہ پر اس دنیا کی زندگی میں بہت تھوڑا فائدہ ہے۔

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ؕ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝

پارہ 21 سورۂ لقمان آیت 20: کیا تم دیکھتے ہیں کہ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا نے تمہارے قابو میں کر دیا ہے اور تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتوں کی انتہا کر دی ہیں اور بعض لوگ ایسے ہیں کہ خدا کے بارے میں جھگڑتے ہیں نہ علم رکھتے ہیں اور ہدایت اور نہ قرآن مجید سے نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ۝ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ۝ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝

پارہ 23 سورۂ یٰسین 36 آیہ 71: کیا اُنہوں نے نہیں دیکھا کہ جو چیزیں ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنائیں اُن میں سے ہم نے ان کے لئے چار پائے پیدا کئے اور یہ ان کے ملک ہیں اور اِن

چار پایوں کو اِن لوگوں کے قابو میں کر دیا تو کوئی تو اِن پر سواری کرتے ہیں اور کسی کو کھاتے ہیں اور اِن میں ان لوگوں کے لئے اور فائدے اور پینے کا دودھ ہے تو یہ شکر کیوں نہیں کرتے۔

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا o اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًاۢ بَصِيْرًا o اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا o

پارہ 29 سورۃ دہر 76 آیہ 1: بے شک انسان پر زمانے میں ایک ایسا وقت بھی گزر چکا ہے کہ وہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھی ہم نے انسان کو مخلوط نطفہ سے پیدا کیا تاکہ ایسے آزمائیں تو ہم نے اِس کو سنتا اور دیکھتا بنایا اور اسے سیدھا راستہ (اسلام) بھی دکھایا اب وہ خواہ شکر گزار ہو خواہ ناشکرا (یعنی سیدھا راستہ چھوڑ کر کافر ہو جائے) (اُس پر منحصر ہے)

اپنے اردگرد دیکھیں یا خود اپنی ذات کو دیکھیں تو ایمان لانے میں کوئی مشکل نہیں ہوگی اور اندھوں کی طرح بغیر دیکھے بھالے ایمان لانا تو خداوند کریم کو بھی منظور نہیں۔

وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا o وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا o اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا o خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا o

سورۃ الفرقان 25 آیہ 73: اور وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ کے احکام بیان کئے جاتے ہیں تو اُن پر اندھے اور بہرے ہو کر نہیں گرتے (بلکہ غور سے سنتے ہیں) اور جو خداوند کریم سے دعا مانگتے ہیں کہ اے پروردگار ہم کو ہمارے جوڑی داروں کی طرف سے دل کا چین اور اولاد کی جانب سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں میں آگے آگے شمار کیجیو ایسے لوگوں کو اُن کے صبر کی بنا پر اعلیٰ محل عطا کئے جائیں گے اور فرشتے اُن سے دعا اور سلام کے ساتھ حاضری دیں گے وہاں ہمیشہ رہیں گے اور وہ جنت اور محل ٹھہرنے اور رہنے کے لئے بہت عمدہ جگہ ہے لہٰذا بندے کو لازم ہے کہ ہر وقت کائنات پر نظر رکھے کہ اُس کا ایمان پکا ہو اور خداوند کریم کے احکام کی تعمیل کرے۔

یوں تو ساری کائنات کی تخلیق خداوند کریم کی قدرت اور شان کا منہ بولتا ثبوت ہے قرآن مجید میں بار بار تخلیق کے عجائبات کا بیان ہے لیکن آپ سورۃ روم 30 آپ 27-19 اور سورۃ یٰسین آیہ 44-33 پڑھیں تو دل کی آنکھیں وا جائیں اور خود بخود ایمان کی سعادت حاصل ہو جائے اور یہ

کہنے کی کبھی غلطی نہیں کریں گے کہ ہم دیکھے بغیر اللہ تعالیٰ کی ذات وحدہٗ لاشریک پر ایمان لائے ہیں۔

ایمان سے مراد ہے کہ بندہ کا عقیدہ کا راسخ ہو اور ساتھ ہی ساتھ اُس کا کردار قرآن کریم میں فرمودہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی کی عکاسی کرتا ہو۔

خداوند کریم کی ذات بابرکات ہمیشہ سے انسانیت پر مہربان اور رحیم ہے اور جب بھی لوگ جہالت لالچ۔ ضد۔ گھمنڈی کی بنا پر گمراہ ہوئے اس نے اپنی جناب سے سیدھا راستہ دکھانے کی خاطر پیغمبران کرام بھیجے ہمیں حضرت نوحؑ کا قصہ یاد ہے آپ 950 سال اس دنیا میں رہے لوگوں کو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی دعوت دیتے رہے لیکن صرف چند افراد نے ہی آپ کی دعوت کو قبول کیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے زمین کو پاک صاف کر دیا پھر اُس کے بعد کئی پیغمبر مبعوث ہوئے۔ اِسی طرح حضرت ابراہیمؑ بھی رہے (عراق) میں تشریف لائے کہ لوگ اپنی ضروریات اور حاجت روائی کے لئے بتوں کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی ذات واحد کو پکاریں اور مصیبتوں اور بلاؤں سے نجات کی خاطر اللہ تعالیٰ کی پناہ لیں لیکن ظالموں نے اُلٹا حضرت ابراہیمؑ کو جلانے کی ناکام کوشش کی اور آپ کنعان ہجرت کر گئے۔

وہاں سے آپ نے اپنی بیوی ہاجرہؑ اور بیٹے اسمٰعیلؑ کو مکہ میں آباد کیا اور حضرت اسحاقؑ کی اولاد مصر چلی گئی جہاں فرعون اُن کو غلام بنا لیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو تورات (TEN COMANDMENTS) عطا کئے اور حکم دیا کہ بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم و تشدد سے نجات دلائے یہ حقیقت اپنی جگہ مسلم ہے کہ بنی اسرائیل میں تھوڑے لوگ ہی حضرت موسیٰؑ پر ایمان لائے اور اکثر بار بار بت پرستی اختیار کرتے اللہ تعالیٰ نے اپنی بارگاہ سے بے شمار پیغمبران کرام بنی اسرائیل کی جہالت کو رفع کرنے اور سیدھا راستے دکھانے کی خاطر بھیجے اور آخر میں حضرت عیسیٰؑ تشریف لائے اُدھر ہزارہا سال سے عرب جہالت کے شکنجے میں جکڑے تھے خداوند کریم نے ساری انسانیت کی ہدایت کی خاطر حضرت محمد ﷺ رسول اللہ کو مبعوث کیا اور اپنی جناب سے زندگی کے تمام مسائل اور مراحل کے لئے قرآن کریم نازل کیا۔

اللہ تعالیٰ کی ذات کریم پر ایمان لانے سے مراد ہے کہ بندہ اپنی حاجتوں اور ضرورتوں کی خاطر اُس ذات واحد کو پکارے۔ اور مصیبتوں اور بلاؤں سے چھٹکارا حاصل کرنے کی خاطر اُسی ذات واحد کی پناہ لے۔ اُس کے بھیجے ہوئے سارے پیغمبران کرام پر ایمان لائے اور قرآن کریم میں نازل احکام کی تعمیل کرے۔ نماز زکوٰۃ روزہ اور حج گو اسلام کے بنیادی ارکان ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے زندگی کے ہر قدم پر اپنی جناب سے بندے کی ہدایت کے لئے احکام نازل کئے ہیں جن پر عمل

کرنا بھی عبادت میں شمار ہوتا ہے اِن احکام کا مختصر ذکر قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ o الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ o وَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ o اُولٰٓئِکَ عَلٰی هُدًی مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ o اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ o

سورۃ بقرہ 2 آیہ 6-2: اِس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ یہ کتاب (قرآن مجید) اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور خداوند تعالیٰ سے ڈرنے والوں کو راہ ہدایت بتاتی ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں نماز کو پابندی سے ادا کرتے ہیں اور جو کچھ (مال و دولت) ہم نے اُن کو عطا کیا ہے اُس میں سے (غریبوں، محتاجوں اور معذوروں میں فی سبیل اللہ) خرچ کرتے ہیں اور جو کتاب (قرآن کریم) تم پر نازل کی گئی ہے اور جو کتابیں تم سے پہلے پیغمبروں پر نازل کی گئیں سب پر ایمان لاتے ہیں اور آخرت قیامت پر یقین رکھتے ہیں یہی لوگ اپنے رب تعالیٰ کی طرف سے دی ہوئی ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں اور جو لوگ (اللہ تعالیٰ کی ذات واحد کے) منکر ہیں انہیں تم نصیحت کر دیا نہ کرو اُن کے لئے برابر ہے وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓی اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَ مَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ o

سورۃ بقرہ 2 آیہ 136: (مسلمانو) کہو کہ ہم خداوند کریم پر ایمان لائے اور جو (کتاب) ہم پر اُتری اُس پر اور جو (صحیفے) ابراہیمؑ۔ اسماعیلؑ۔ اسحاقؑ اور یعقوبؑ اور اُن کی اولاد پر نازل ہوئے ان پر اور جو (کتابیں) موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو عطا ہوئیں اُن پر اور جو اور پیغمبروں کو اُن کے پروردگار کی طرف سے ملیں اُن پر (سب پر ایمان لائے) ہم اُن پیغمبروں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور ہم اُسی (خدائے واحد) کے فرمانبردار ہیں۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِکَتِهٖ وَکُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۚ

سورۃ بقرہ 2 آیہ 285: رسول ﷺ خدا اور مومن جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر پر اُتارا ہے

(قرآن کریم) اُس پر ایمان رکھتے ہیں سب کے سب اللہ تعالیٰ پر اُس کے فرشتوں پر اُس کی (بھیجی ہوئی) کتابوں پر اور اُس کے پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں اور پیغمبروں میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے۔

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ لا وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۝

سورۃ بقرہ 177 :صرف یہی نیکی کہ (نماز کے موقع پر) مشرق یا مغرب کو قبلہ سمجھ کر منہ کرلو۔ بلکہ اصل نیکی یہ ہے خدا تعالیٰ وحدہٗ لاشریک پر ایمان لانا، روز قیامت پر ایمان لانا اور فرشتوں پر ایمان لانا اور قرآن کریم پر ایمان لانا (کہ خداوند کریم کی جانب سے نازل کردہ ہے) اور پیغمبروں پر ایمان لانا اور مال و متاع اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر رشتہ داران یتیموں۔محتاجوں۔ مسافروں اور مانگنے والوں اور غلاموں کو آزاد کرانے کے لئے خرچ کریں پابندی سے نماز ادا کریں اور زکوٰۃ دیں اور جب عہد کریں تو پورا کریں (وعدے اقرار اور ذمہ داریاں پوری کریں سارے ٹیکس، واجبات، قرضے بجلی۔ گیس پانی اور ٹیلیفون کے بل موقع اور صحیح وقت پر ادا کریں)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

سورۃ بقرہ 2 آیت 277 :جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہے اُن کو ان کے (نیک) اعمال کا بدلہ خداوند کریم کے حضور ملے گا اور (قیامت کے روز) اُن کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَ يَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لِيًّا وَّ لَا نَصِيْرًا ۝

سورۃ نساء 4 آیت 173 اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے اللہ تعالیٰ ان کو پورا صلہ دے گا بلکہ اپنے فضل و کرم سے زیادہ دے گا اور جنہوں نے (بندہ ہونے سے) عار و انکار اور تکبر کیا وہ اُن کو تکلیف دینے والا سخت عذاب دے گا اور یہ لوگ (گنہگار) خدا تعالیٰ کے سوا کسی

دوسرے کو اپنا حامی اور مددگار نہ پائیں گے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ؀

سورۃ مائدہ 5 آیت 9: جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے اُن سے خداوند تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اُن کے لئے بخشش اور اجر عظیم ہے۔

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ؀

سورۃ اعراف 7 آیت 42: اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور ہم کسی شخص کو اس کی ہمت سے زیادہ آزمائش میں نہیں ڈالتے ایسے لوگ ہی بہشت میں جائیں گے ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

ایمان لانا اور نیک اعمال لازم وملزوم ہے یہ کہنا کہ ہم ایمان تو لے آئے ہیں لیکن اعمال درست نہیں، عین منافقت ہے اسلام میں ایسا کوئی تصور ہے اور نہ ہی گنجائش ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ؀

سورۃ صف 61 آیہ 11: تم خدا تعالیٰ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو اور اگر سمجھو تو تمہارے حق میں یہ بہتر ہے۔

ایک شخص نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ سب سے افضل کون سا کام ہے آپ نے فرمایا اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ پر ایمان لانا۔ اُس شخص نے دوبارہ پوچھا پھر کون سا کام افضل ہے تو آپ نے فرمایا کہ اُس کے رسول پر ایمان لانا اس شخص نے تیسری بار پوچھا تو آپ نے جواب دیا کر اپنے مال اور جان سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا صحیح بخاری پارہ 30 صفحہ 1040 آپ یعنی نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ سپاہی کا ایک دن مورچہ پر حاضری دینا ساری دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے صحیح بخاری پارہ 11 صفحہ 105

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ؀

سورۃ نساء 4 آیہ 59: اے ایمان والو۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کرو۔ اور رسول کریم کے فرمان پر عمل کرو اور اپنی حکومت کے احکام اور قوانین کی پابندی کرو (فساد جھگڑا۔ ہڑتالیں نہ کرو اور حکومت واجبات انکم ٹیکس پراپرٹی ٹیکس، ویلتھ ٹیکس اور بجلی کا بل گیس پانی اور ٹیلی فون کے بل ادا کرو)

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًاo

سورۃ نساء 4 آیہ 59: اور اگر تم میں کسی مسئلہ پر اختلاف ہو تو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کریم کی طرف رجوع کرو اگر تم اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ اچھی بات ہے اور اِس کا انجام بھی اچھا ہے۔

وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَیْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِیْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ یَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یُوَفَّ اِلَیْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَo

سورۃ انفعال 8 آیہ 60: اور جہاں تک ہو سکے اُن (کافروں و دشمنوں) کے خلاف اپنی طاقت زیادہ سے زیادہ بڑھاؤ بشمول لڑائی کے گھوڑے (ہر قسم کے بہترین اور جدید ترین ہتھیار) اِس طرح خدا وند تعالیٰ اورر اِن کے سوا اور لوگوں پر جن کو تم نہیں جانتے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے تمہاری دہشت بیٹھی رہے گی اور تم جو کچھ خدا وند تعالیٰ کے راہ خرچ کرو گے اُس کا ثواب تمہیں پورا پورا دیا جائے گا اور تمہارا ذرہ برابر نقصان نہیں کیا جائے گا۔ ملت اسلامیہ کی طاقت اور دبدبہ بڑھانے کے لئے بہترین اور جدید ترین اسلحہ کا حصول لازم ہے کہ ملک کی فوج کو دفاع کرنے کی خاطر مسلح کیا جائے اور بہترین اور جدید ترین اسلحہ حاصل کرنے اور اُس کے صحیح استعمال کے لئے ضروری ہے کہ ملک میں یونیورسٹیاں، کالج اور سکول قائم کیا جائیں اور ہر طرح کی صنعتیں قائم کی جائیں اور ملک کی معیشت کو مستحکم بنایا جائے لوگوں کا معیار زندگی بہتر بنایا جائے ان کو بیماریوں سے بچانے کے لئے ہسپتال قائم کئے جائیں اِن سب کاموں کو کرنے کے لئے ارب ہا سرمائے کی ضرورت ہے لہٰذا یہ بڑا ضروری ہے کہ لوگ انکم ٹیکس پراپرٹی ٹیکس۔ ویلتھ ٹیکس اور دوسرے واجبات دیانتداری سے وقت پر ادا کریں بجلی کے بل گیس پانی کے بل ادا کریں اور بنکوں اور مالیاتی اداروں کی ضرورت ہے کہ ان سب منصوبوں کے لئے سرمایہ مہیا کریں اور لوگوں پر لازم ہے کہ وقت پر قرضوں کی قسطیں ادا کریں انتخاب کے موقع پر تعلیم یافتہ قابل اور خدمت خلق کرنے والے حضرات کو آگے لائیں تا کہ ملک اور ملت اسلامیہ کی ترقی ہو اور طاقت بڑھے۔

وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِیْحُكُمْ وَ اصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَo

سورۃ انفعال 8 آیت 46 : اللہ تعالیٰ اور رسول کریم کے احکام کی تعمیل کرو اور ایک دوسرے سے مت جھگڑو ایسا نہ ہو کہ تم بزدل ہو جاؤ اور تمہارا رعب جاتا ہے اور صبر سے کام لو اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

آپس میں جھگڑنے سے یقیناً ملت اسلامیہ کے اتحاد کو نقصان پہنچتا ہے اور آج ملت اسلامیہ کی حالت اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

وَ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ○

سورۃ اعراف 7 آیہ 56 : اور ملک میں امن وسلامتی ہونے اور دنگا، فساد ہڑتالیں نہ کرو اور خداوند کریم سے (فضل وکریم کی اُمید رکھ۔ دعائیں مانگتے رہو کچھ شک نہیں کہ خداوند تعالیٰ رحمت نیکی کرنے والوں کے قریب ہی ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَہُمْ وَ كَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ ؕ اِنَّمَاۤ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ○

سورۃ انعام 6 آیہ 159 : اور جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے پیدا کئے اور گروہوں میں بٹ گئے اُن سے تم (رسول کریم اور عامۃ المسلمین) کو کوئی واسطہ نہیں ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دو اور جو کچھ وہ کرتے ہیں وہ (اللہ تعالیٰ) اُن کو سب بتائے گا (اللہ تعالیٰ رسول کریم اور مسلمانوں کو حکم دے رہا ہے کہ گروہوں میں بٹنے والے اسلام کے دائرے سے باہر ہیں تمہارا اُن سے کوئی سروکار یا تعلق نہیں)

وَ الْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ○

سورۃ بقرہ آیہ 217 فتنہ، فساد، ہڑتالیں اور بدامنی تو قتل سے بھی زیادہ خراب ہے (کہ قتل تو چند ایک افراد کا ہوا لیکن فتنہ، فساد۔ ہڑتالیں اور بدامنی تو سارے ملک اور معاشرہ اور معیشت کو نقصان پہنچاتے ہیں)

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ○

سورۃ آل عمران 3 آیہ 92 (مومنو) جب تک تم اُن چیزوں میں سے جو تم کو بہت پیاری ہیں (راہ خدا) میں نہیں دو گے کبھی نیکی نہیں حاصل کرو گے اور جو کچھ تم خرچ کرتے ہو خداوند تعالیٰ

اُسے خوب جانتا ہے (بیان سے واضح اشارہ ملتا ہے کہ جان لیوا بیماریوں میں مبتلا لوگوں کی جان بچانے کے لئے اعضا اور خون کا عطیہ کیا جائے)

مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ ۚ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآئِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِى الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ۫ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِى الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ o

سورۃ مائدہ 5 آیہ 32: اور ہم نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ جو شخص کسی کو (ناحق) قتل کرے گا (یعنی) بغیر اِس کے کہ جان کا بدلہ لیا جائے یا ملک میں خرابی کرنے کی سزا دی جائے اس نے گویا تمام لوگوں کو قتل کیا اور جو اِس کی زندگی کا موجب ہوا تو گویا تمام لوگوں کی زندگی کا باعث ہوا اور اِن لوگوں کے پاس ہمارے پیغمبر واضح احکام لا چکے ہیں پھر اِس کے بعد بھی سے لوگ حد سے نکل جاتے ہیں۔

یہاں پتہ چلتا ہے کہ اعضاء اور خون کا عطیہ کرنا کتنا بڑا نیک عمل ہے اعضاء اور خون دینے والوں کو اور ساتھ ہی ساتھ ڈاکٹروں اور سرجنوں کو بھی برابر ثواب ملے گا اور بہت بڑا صدقہ جاریہ بھی شمار ہوتا ہے۔ ڈاکٹر اور سرجن بڑے خوش نصیب اور خوش قسمت ہیں اگر خدمت خلق کے جذبے کے ساتھ کام کریں تو عزت کی روزی کے ساتھ ساتھ اپنی عاقبت بھی سنوارتے ہیں۔

يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ o

سورۃ بقرہ 2 آیہ 215: لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ خیرات میں کیا کچھ خرچ کریں آپ جواب دیں کہ تم لوگ جو کچھ خرچ کرو گے بہت اچھا ہے تمہارے والدین کے لئے تمہارے عزیز اقربا اور لواحقین کے لئے یتیموں کی خاطر۔ غریبوں کی خاطر اور مسافروں کی ضروریات کی خاطر اور تم جتنا کچھ بھی کرو گے اچھا ہے اللہ تعالیٰ بہت اچھی طرح جانتا ہے۔

مَنْ ذَا الَّذِىْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ؕ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ o

سورۃ بقرہ 2 آیتہ 245: کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض دے قرضہ حسنہ جو خداوند کریم اُس کے

حساب میں دگنا کر دے گا بلکہ کئی گنا بڑھا چڑھا کر دے گا یہ اللہ تعالیٰ ہے کہ تم کو تنگی اور آسودگی میں رزق دیتا ہے تم سب کو اُسی کے حضور میں واپس لوٹنا ہے۔

سورۃ بقرہ2 آیہ 275: کے مطابق خدا وند تعالیٰ نے غریبوں مسکینوں اور محتاجوں کی ضرورت پڑنے پر سود پر قرض دینا حرام قرار دیا ہے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

سورۃ بقرہ2 آیۃ 261 جو لوگ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر اپنا مال و دولت خرچ کرتے ہیں اُن کی مثال ایسی ہے جیسے اناج کے اُس دانے کی جس سے سات بالیاں اُگیں اور ہر بالی میں سو سو دانے ہوں اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بڑھا، چڑھا کر عنایت کرتا ہے اللہ تعالیٰ سب کی دیکھ بھال کرتا ہے اور اُس کو بخوبی علم ہے۔

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

سورۃ بقرہ2 آیۃ 173 اُس (اللہ تعالیٰ) نے تم پر مرا ہوا جانور لہو اور سور کا گوشت اور جس جانور پر خدا تعالیٰ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے حرام کر دیا ہے پھر جو کوئی بھوک کی وجہ سے جان بوجھ کرنا فرمانی سے بچ کر اور حدود کو توڑے بغیر مجبور ہو جائے تو اُس پر کوئی گناہ نہیں۔

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

سورۃ بقرہ2 آیۃ 188 ایک دوسرے کا مال ناحق اور ناجائز طریقے سے مت کھاؤ اور نہ ہی حاکموں کو رشوت دو کہ لوگوں کا مال ناحق ہڑپ کر جاؤ اور یہ بات تم اچھی طرح جانتے بھی ہو رشوت لینا اور دینا دو صورتیں ہیں گناہ ہے رشوت دے کر یا اثر و رسوخ سے ملازمت حاصل کرنا ٹھیکہ حاصل کرنا گناہ ہے اور کمائی اور آمدنی حرام ہو جائے جو بیوی اور بچوں پر خرچ کرنا اُن کو حرام کھلانے کے مترادف ہے اور نہ ہی والدین یا کسی نیک کام یعنی زکوٰۃ خیرات پر خرچ کر سکتے نہ مسجد میں دے سکتے ہیں اور نہ ہی دارالقرآن میں۔

وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝

سورۃ ہود 11 آیہ 85 : اے میری قوم ناپ اور تول انصاف کے مطابق پورا پورا کرو- اور لوگوں کو اُن کی کم چیزیں نہ دو- اور زمین پر خرابی نہ کرو-

وَيۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِيۡنَ ۝ الَّذِيۡنَ اِذَا اكۡتَالُوۡا عَلَى النَّاسِ يَسۡتَوۡفُوۡنَ ۝ وَاِذَا كَالُوۡهُمۡ اَوْ وَّزَنُوۡهُمۡ يُخۡسِرُوۡنَ ۝

سورۃ مطففین 83 آیہ 1,2,3 : ناپ اور تول میں کمی کرنے والوں کے لئے خرابی ہے جو لوگوں سے تو ناپ کر پورا پورا لیں (رقم گن کر پوری لیں) اور جب ان کو ناپ یا تول کر دیں تو کم دیں-

اِنَّ اللّٰهَ يَاۡمُرُكُمۡ اَنۡ تُؤَدُّوا الۡاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهۡلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمۡتُمۡ بَيۡنَ النَّاسِ اَنۡ تَحۡكُمُوۡا بِالۡعَدۡلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمۡ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيۡعًاۢ بَصِيۡرًا ۝

سورۃ نساء 4 آیہ 58 : خداوند کریم تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں اُن کے حوالے کر دیا کرو اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف کے مطابق فیصلہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں بہت اچھی نصیحت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتا اور خوب دیکھتا ہے صاف بیان کر دیا گیا کہ کسی کا حق نہ مارو یا ناجائز نہ کھاؤ جس کسی کا دینا سے چاہے بجلی گیس پانی اور ٹیلیفون کا بل ہو چاہے کسی مالی ادارے یا بینک سے ادھار رقم کی قسط ہو یا کسی شخص سے قرض لیا ہو یا کسی وجہ سے رقم دینا ہو تو موقع اور وقت پر ادائیگی ضروری ہے-

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡفِقُوۡا مِنۡ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبۡتُمۡ وَمِمَّاۤ اَخۡرَجۡنَا لَـكُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الۡخَبِيۡثَ مِنۡهُ تُنۡفِقُوۡنَ وَلَسۡتُمۡ بِاٰخِذِيۡهِ اِلَّاۤ اَنۡ تُغۡمِضُوۡا فِيۡهِ ۝

سورۃ بقرہ 2 آیۃ 267 اے ایمان والو جو پاکیزہ اور حلال مال تم کماتے ہو جو چیزیں ہم تمہارے لئے زمین سے پیدا کرتے ہیں اُن میں سے راہ خدا میں خرچ کرو- اور بُری اور ناپاک چیزیں دینے کا اِرادہ کرو کہ اگر وہ چیزیں تم کو دی جائیں تو بجز اُس کے کہ لیتے وقت آنکھیں بند کرلو اُن کو کبھی نہ لو-

یہ ہمیشہ کے لئے واضح کر دیا گیا ہے کہ حرام مال فی سبیل اللہ خیرات زکوٰۃ مسجدوں میں یا دارالقرآن میں کہیں لگانا اور دنیا اللہ تعالیٰ کے حضور میں قبول نہیں بلکہ سچی بات تو یہ ہے کہ حرام کی کمائی سے بیوی بچوں اور والدین پر خرچ کرنا بھی پروردگار کی درگاہ میں قبول نہیں توبہ توبہ عبرت کا مقام ہے-

إِنَّآ أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ أَرٰىكَ اللّٰهُ ۚ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ۝

سورۃ النساء 4 آیۃ 105 اے پیغمبر ﷺ ہم نے تم پر سچی کتاب (قرآن مجید) نازل کی ہے تا کہ خدا تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق لوگوں کے مقدمات کا فیصلہ کرو اور خبر دار دغا بازوں کی حمایت میں کبھی بحث نہ کرنا۔

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى أَنفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِيْنَ ۚ إِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ أَوْلٰى بِهِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى أَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَإِنْ تَلْوٗٓا أَوْ تُعْرِضُوْا فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝

سورۃ النساء 4 آیہ 135 :اے ایمان والو انصاف پر قائم ہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے سچی گواہی دو خواہ اس میں تمہارا یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کا نقصان ہی ہو یا کوئی امیر ہے یا غریب تو خدا تعالیٰ اُن کا خیر خواہ ہے تو تم خواہش نفس کے پیچھے چل کر عدل و انصاف کو نہ چھوڑنا - ذاتی لالچ کے پیچھے مت بھاگو اگر تم پیچ دار شہادت دو گے یا شہادت سے بچنا چاہو تو جان رکھو کہ خداوند کریم تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۫ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى أَلَّا تَعْدِلُوْا ۚ اِعْدِلُوْا ۖ هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ز وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

سورۃ مائدہ 5 آیہ 8 :اے ایمان والو ذرا تعالیٰ کی خاطر انصاف کی گواہی دینے کھڑے ہو جایا کرو اور لوگوں کی دشمنی تم کو اِس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف چھوڑ دو انصاف کیا کرو کہ یہ پرہیز گاری ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو کہ خداوند تعالیٰ تمہارے سب اعمال کو خوب جانتا ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسٰنِ وَإِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝

سورۃ نحل 16 آیہ 90 : خدا وند تعالیٰ تم کو انصاف اور احسان کرنے اور رشتہ داروں کی مدد کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی- نامعقول (برے) کاموں اور گستاخی سے منع کرتا ہے اور تمہیں

نصیحت کرتا ہے کہ تم یاد رکھو۔

وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ o أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ o وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَo

سورۃ رحمان 55 آیہ 9-7 : اللہ تعالیٰ نے آسمان کو اونچا بنایا اور انصاف قائم کرنے کا حکم دیا ناپتے اور تولتے حد سے تجاوز نہ کرو۔ اور انصاف سے ٹھیک ٹھیک تولو اور کم نہ تولو۔ اسلام میں ایسا کوئی تصور نہیں کہ اب تو ملازمت یا کاروبار سے سبکدوش ہوگئے ہیں بس نماز پڑھتے اللہ اللہ خیر صلا اللہ اپنے پیغمبر سے فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُo قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا نِصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا o أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا o إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا o إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا o إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًاo

سورۃ المزمل 73 آیۃ 7-1 اے محمدؐ جو چادر لپیٹے ہو رات کو عبادت کیا کرو مگر تھوڑی رات آدھی رات یا اِس سے کچھ کم یا کچھ زیادہ اور قرآن کریم ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو ہم عنقریب آپ پر ایک بھاری ذمہ داری ڈالیں گے اگرچہ رات کا اُٹھنا مشکل ہے لیکن عبادت بھی دلجمعی سے ہوتی ہے دن کے وقت تو آپ کو امت مسلمہ کے اور بہت سے کام ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کو فرماتا ہے کہ دن کو تو آپ اُمت مسلمہ کے مسائل میں مصروف رہتے ہیں تو آپ کو رات کو جب موقع ملے تو اللہ تعالیٰ کے حضور میں عبادت کریں یہ نہیں فرمایا کہ اُمت مسلمہ کے مسائل میں ایک طرف چھوڑ کر عبادت کریں لہٰذا ملازمت یا کاروبار سے سبکدوش ہونے والے حضرات کے لئے اپنے محلے۔ علاقے اور ملک کے مسائل میں دلچسپی لینا اور عملی حصہ لینا لازماً فرض ہے یعنی محلہ کی صفائی سڑکوں کی تعمیر اور بروقت مرمت، درخت لگانا بچوں کی پڑھائی کے لئے سکول اور کالج لوگوں کی صحت کے لئے اچھے ہسپتال کا قیام اور ملک کے انتخابات کے موقع پر لائق مقابل اور تعلیم یافتہ افراد کو آگے لانا۔

وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ رَأْفَةً وَرَحْمَةً وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا فَآتَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَo

سورۃ حدید 52 آیۃ 27 اور جن لوگوں نے اُن (حضرت عیسیٰؑ) کی پیروی کی اُن کے دلوں

میں (ہم نے) شفقت اور مہربانی ڈال دی اور دنیاوی ذمہ داریوں سے کنارہ کشی تو اُنہوں نے خود ایک نئی بات نکالی ہم نے تو اُن کو اِس کا حکم نہیں دیا تھا مگر (اُنہوں نے اپنے خیال میں) خداوند کریم کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے خود ہی ایسا کیا پھر جیسے اُس کو نباہنا چاہیے تھا نباہ بھی نہ سکے پس جو لوگ اُن میں سے ایمان لائے اُن کو ہم نے اُس کا اجر دیا اور ان میں سے بہت تو نافرمان ہیں:-

معاشرے کی طرف سے ذمہ داریوں سے بھاگنا خداوند کریم کو ہرگز قبول نہیں-

اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تَدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ وَ لَمَّا يَاۡتِكُمۡ مَّثَلُ الَّذِيۡنَ خَلَوۡا مِنۡ قَبۡلِكُمۡ ؕ مَسَّتۡهُمُ الۡبَاۡسَآءُ وَ الضَّرَّآءُ وَ زُلۡزِلُوۡا حَتّٰى يَقُوۡلَ الرَّسُوۡلُ وَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ مَتٰى نَصۡرُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ نَصۡرَ اللّٰهِ قَرِيۡبٌ ○

سورۃ بقرہ 2 آیہ 214 : کیا تم اس غلط فہمی میں ہو کہ (یونہی) بہشت میں داخل ہو جاؤ گے ابھی تم کو پہلے لوگوں جیسی مشکلات تو پیش آئی ہی نہیں اُن کو (سب زیادہ) سختیاں اور تکلیفیں پہنچیں اور وہ مشکلات میں ہلا دیئے یہاں تک کہ پیغمبر اور مومن لوگ جو اُن کے ساتھ تھے سب پکارا اُٹھے کہ خدا تعالیٰ کی مدد کب آئے گی بے شک اللہ تعالیٰ کی مدد آنے والی ہے-

ہوسکتا ہے کہ ملتِ اسلامیہ کو کبھی مشکل وقت آن پڑے تو صبر کرنا اور ہمت سے کام لینا لازم ہے- اور خداوند کریم کی جناب میں رجوع کرنے کا ہمیشہ کے لئے حکم ہے-

یہ کتاب قرآن کریم کا نعم البدل نہیں بلکہ اِس میں چیدہ چیدہ نیک اعمال کی تفصیل بیان کی گئی ہے کہ قرآن کریم سمجھنے میں مدد ملے اور مسلمان قرآن کریم میں بیان کردہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کریں کہ اُن کو پسماندگی جہالت اور ذلت کی زندگی سے اللہ تعالیٰ نجات دلائے آمین ثم آمین-

☆☆

مسلمان اور مومنین

کچھ لوگ اِس خیال میں مبتلا ہیں کہ مسلمان کا مطلب ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں سر تسلیم خم کر دے اور مومن سے مراد ہے کہ بندہ کی روز مرہ کی زندگی خداوند کریم کے احکام کی عکاسی کرتی ہو یعنی اللہ تعالیٰ کے احکام کی ہر ممکن نہیں بلکہ صحیح پیروی کرتا ہو اسی مفروضہ کے متعلق بحث میں پڑنا مناسب نہیں ہاں قرآن کریم میں خداوند کریم کے احکام کی جانب رجوع کرنا لازم ہے۔

خداوند کریم فرماتا ہے۔

بَلٰی ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۠ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ٥

سورۃ بقرہ 2 آیۃ 112 جو کوئی قلب سلیم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں سر جھکاتا (مسلمان) ہے اور نیک عمل کرتا ہے اُس کو خداوند تعالیٰ سے جزا ملے گی اُن کے لئے نہ خوف ہوگا اور نہ دکھ۔

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ٥

سورۃ بقرہ 2 آیۃ 128 اے ہمارے رب ہمیں اپنا فرماں برادر (مسلمان) بنائے اور ہماری

اولاد میں سے بھی ایک گروہ کو اپنا مطیع (مسلمان) بنانا اور (اے ہمارے رب تعالیٰ) ہمیں اپنی عبادت کے طریقے بتا اور ہماری طرف (رحم کے ساتھ) توجہ فرما بے شک تو سب سے بڑا توجہ فرمانے والا اور مہربان ہے (یہ حضرت ابراہیم کی دُعا ہے) حضرت ابراہیمؑ سے زیادہ کون باعمل مسلمان اور مومن ہوسکتا ہے رب العالمین نے اُن اپنا دوست فرمایا ہے اور حضور نبی کریم محمد ﷺ مصطفیٰ نے کہا ہے کہ میں اپنے باپ ابراہیمؑ کی دعا ہوں۔

قُولُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَ مَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ○

سورۃ بقرہ آیہ 136 : (اے مسلمانو) تم کہو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہیں اور جو احکام ہم پر اُترے اور جو حضرت ابراہیم۔ حضرت اسمٰعیلؑ، حضرت اسحاقؑ اور حضرت یعقوبؑ اور ان کی والاد پر نازل ہوئے اور جو احکام حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہوئے اور جو دوسرے پیغمبروں کو خداوند کریم کی طرف سے نازل ہوئے اور ہم ان سب پر ایمان لاتے ہیں اور ہم ان پیغمبروں میں کچھ فرق نہیں کرتے اور ہم اُسی خدائے واحد کے فرماں بردار (مسلمان) ہیں (ہر مسلمان کے لئے ایمان کی شرط ہے)

وَ لَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَ كَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَ لٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّ خَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

سورۃ اعراف 7 آیۃ 143 اور جب حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ میں تجھے دیکھنا چاہتا ہوں۔ خدا وند کریم نے فرمایا کہ تم مجھے دیکھ نہ سکو گے ہاں پہاڑ کی طرف دیکھتے رہو اگر یہ اپنی جگہ قائم رہا تو پھر مجھے دیکھ سکو گے جب اُس کے نور کا جلوہ پہاڑ پر پڑا تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہوگیا اور موسیٰؑ بے ہوش ہو کر گر پڑے جب ہوش آیا تو کہنے لگے کہ تیری ذات پاک اور میں تیرے حضور میں توبہ کرتا ہوں اور ایمان لانے والوں میں پہلا ہوں۔

قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ○

سورۃ زمر 39 آیہ 12 :اے رسول کریم ﷺ آپ فرمادیں کہ مجھے حکم ہوا کہ میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کروں اور یہ بھی حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلا مسلمان بنوں۔

یہ خیال کرنا کہ رسول کریم ﷺ یا دوسرے پیغمبران کرام صرف زبانی زبانی ہی مسلمان تھے اور اُن کے اعمال اور زندگی اُن کے ایمان کی عکاسی نہیں کرتی تھی یہ بہت بڑا ظلم زیادتی اور گناہ ہوگا خداوند تعالیٰ کے حضور میں توبہ کریں اور دعا کریں کہ خداوند کریم ایسے خیالات سے بچائے۔

قُلْ اِنِّىْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِىَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّىْ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ٥

سورۃ مومن 40 آیہ 66 :اے رسول کریم ﷺ آپ فرمادیں مجھے اِس بات ممانعت کی گئی ہے کہ خداوند تعالیٰ کو چھوڑ کر جن بتوں کی تم پرستش کرتے ہو میں اُن کی عبادت کروں جب کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کی جانب سے واضح احکام آئے ہیں اور مجھے یہ حکم ہوا کہ میں صرف اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار (مسلمان) بنوں۔

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ٥

سورۃ بقرہ 2 آیہ 131 :اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو کہا کہ فرمانبردار (مسلمان) بن جاؤ تو اُنہوں نے عرض کی کہ میں رب العالمین کے حضور فرمانبردار (مسلمان) بنتا ہوں۔

وَ وَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَ يَعْقُوْبُ ۭ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ٥

سورۃ بقرہ 2 آیہ 132 :اور حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹوں کو اِس بات کی وصیت کی اور حضرت یعقوبؑ نے بھی اپنے بیٹوں سے یہی کہا کہ بیٹا خداوند کریم نے تمہارے لئے یہی دین پسند فرمایا ہے مرنا تو مسلمان کی حالت میں مرنا۔

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ م بَعْدِىْ ۭ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ٥

سورۃ بقرہ 2 آیۃ 133 : کیا آپ اُس وقت موجود تھے (آپ اُس وقت حاضر نہیں تھے۔ یہ آپ کی پیدائش سے پہلے کی بات ہے) جب حضرت یعقوبؑ کو موت آئی تو اُنہوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے اُنہوں نے جواب دیا کہ ہم آپ کے اور آپ

کے باپ دادا یعنی حضرت ابراہیمؑ حضرت اسماعیلؑ اور حضرت اسحٰقؑ کے رب تعالیٰ (وحدہٗ لاشریک لہٗ) کی عبادت کریں گے اور ہم اُسی کے فرمانبردار (مسلمان) رہیں گے۔

يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ أَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ○ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ○ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ○

سورۃ زخرف 43 آیہ 69: میرے بندو آج تمہیں نہ کچھ خوف ہے اور نہ تم پریشان ہو گے جو لوگ ہمارے احکام پر ایمان لائے اور فرماں بردار (مسلمان) بن گئے (اُن سے کہا جائے گا) کہ تم اور تمہارے جوڑی دار عزت اور احترام کے ساتھ بہشت میں داخل ہو جائیں۔

ایسے اگر لکھنا جاری رکھنا چاہیں تو بے شمار ایسی آیات کریمہ ملیں گی کہ خداوند تعالیٰ نے اپنے پیغمبران کرام اور نیک بندوں کو مسلمان کہہ کر خطاب کیا ہے۔ یہ کسی ایرے غیر کے لئے مناسب نہیں کہ وہ ایسا کہے کہ وہ لوگ باعمل نہیں تھے حقیقت یہ ہے کہ رسول کریم ﷺ کی وفات کے بعد ایک دفعہ کچھ لوگ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رسول کریم ﷺ کے بارے میں دریافت کرنے لگے تو بی بی عائشہؓ نے پوچھا کہ تم لوگوں نے قرآن کریم پڑھا ہے اُنہوں جواب دیا کہ ہاں ہم نے پڑھا ہے حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ ایک چلتا پھرتا قران کریم تھے یعنی آپ کا کردار قرآن کریم کی تفسیر تھی۔

یہ مسئلہ اُن چند ایک مسائل میں سے ہے جن کے متعلق خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ زیادہ چھان بین کرنا یا بحث مباحثہ پڑنا مناسب نہیں۔

☆☆

مومنین

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ o اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ o صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ o غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ o

سورۃ فاتحہ آیہ 5 : اے پروردگار ہم (مومنین) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں ہم کو سیدھے راستے پر چلا۔ اِن لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے اپنا فضل و کرم کیا جن پر تو نے غضب نہیں کیا اور جو گمراہ نہیں ہوئے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِیْنَ ھَادُوْا وَ النَّصٰرٰی وَ الصّٰبِئِیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ ص ج وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ o

سورۃ 2 بقرہ آیہ 62 : اور جو لوگ ایمان لائے یعنی مسلمان یا یہودی یا عیسائی یا صائبین اور جو اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر ایمان لائے اور نیک کام کریں گے تو ایسے لوگوں کو اُن (کے عمل) کا بدلہ خدا کے ہاں ملے گا اور اُن کو کسی طرح کا خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

مَنْ اَسْلَمَ وَجْھَهٗ لِلّٰهِ وَ ھُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۖ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ

وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ○

سورۃ 2بقرہ آیت 112 اور جو شخص اپنا سر اللہ تعالیٰ کے حضور میں جھکا دے اور وہ نیکو کار بھی ہو تو اُس کا صلہ اُس کے پروردگار کے پاس ہے اور ایسے لوگوں کے لئے نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ وُہ غمگین ہوں گے۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ○

سورۃ2بقر آیۃ 121 جن لوگوں کو ہم نے کتاب عطا کی ہے وہ اُس کو ایسے پڑھتے ہیں جیسا اُس کے پڑھنے کا حق ہے (یعنی وُہ لوگ اُس کو سمجھتے۔ اُس پر غور کرتے ہیں اس کے مطابق عمل کرتے ہیں) یہی لوگ اس پر ایمان رکھنے والے ہیں۔اور جو نہیں مانتے وُہ خسارہ پانے والے ہیں۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ○

سورۃ 7اعراف آیۃ 126 :اے ہمارے رب ہمیں صبر اور قرار عنایت فرما اور ہمیں فرمانبردار مسلمان بنا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ○

سورۃ 2بقرہ آیہ 277 : اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے، نماز پڑھتے اور زکوۃ دیتے رہے ان کو ان کے نیک اعمال کا صلہ خدا تعالیٰ کے ہاں ضرور ملے گا اور (قیامت کے روز) ان کو نہ خوف ہوگا اور نہ ہی وہ پریشان ہوں گے۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ○

سورۃ 2 بقرہ آیہ 285 : رسول کریم اور تمام ایمان والے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر پر (قرآن مجید) اتارا ہے اس پر ایمان رکھتے ہیں سب کے سب اللہ تعالیٰ پر اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اُس کے پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں اور رسولوں میں سے کسی میں بھی کوئی فرق نہ رکھتے اور کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا اور ہم فرماں بردار ہیں (اے رب) ہم تیری ہی بخشش مانگتے ہیں اور تیری طرف ہی رجوع کرتے ہیں۔

فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ٥

سورۃ 3 عمران آیت 64 : اے رسول کریم آپ فرمادیں کہ اے اہل کتاب تم گواہ ہو کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں۔

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۠ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۡ وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ٥

پارہ 3 سورۃ 3 آل عمران آیت 84 : کہو کہ ہم خدا تعالیٰ پر ایمان لاتے اور جو کتاب ہم پر نازل ہوئی۔ اور جو احکام ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اُن کی اولاد پر اترے اور جو کتابیں موسیٰ اور عیسیٰ اور دوسرے انبیاء کو پروردگار کی طرف سے ملیں سب پر ایمان لاتے ہیں ہم خدا تعالیٰ ایمان لاتے اور جو کتاب ہم پر نازل ہوئی اور جو احکام ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اُن کی اولاد پر اتریں سب پر ایمان لاتے ہیں ہم اِن پیغمبروں میں سے کسی میں کوئی فرق نہیں کرتے اور ہم خدائے واحد کے فرماں بردار ہیں۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ٥

پارہ 4 سورۃ آل عمران آیت 110 : تم (مسلمانو) ان سب اُمتوں میں سے جو پیدا کی گئیں بہترین اُمت ہو کہ نیک کام کرنے کی تلقین کرتے ہو اور بُرے کاموں سے منع کرتے ہو اور خدا پر ایمان لاتے ہو۔

اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۡ وَ اِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ۭ وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ٥

پارہ 4 سورۃ آل عمران 3 آیت 120 : اگر تمہیں (مومنین کو) خوشحالی حاصل ہو جائے تو اُن (کافروں) کو بُری لگتی ہے اور اگر رنج پہنچے تو خوش ہوتے ہیں اور اگر تم تکلیفوں پر صبر کرو اور گناہوں سے بچتے رہو گے تو اُن کا فریب تمہیں کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا یہ جو کچھ کرتے ہیں خدا اُن پر حاوی ہے۔

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ٥

سورۃ 4 النساء آیت 57 : اور اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہیں ہم جلدی ہی باغوں میں داخل کریں گے جہاں اُن کے دائمی گھروں کے درمیان نہریں بہہ رہی ہوں گی جہاں ان کے لئے معصوم اور پارسا رفیق ہوں گے۔

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَ مَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ۝

سورۃ النساء آیت 122 : اور جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور نیک عمل کئے ہم ان کو جلدی ہی باغوں میں داخل کریں گے جن میں نہریں بہہ رہی ہوں گی وہاں ہمیشہ رہیں گے اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کس کی بات سچی ہو سکتی ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝

پارہ سورۃ النساء 4 آیت 144 : اے اہل ایمان مومنوں کے سوا کافروں کو دوست مت بناؤ۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے اوپر خدا کا واضح الزام لو۔

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

پارہ 6 سورۃ النساء 4 آیت 152 : اور جو لوگ خداوند کریم اور اُس کے پیغمبروں پر ایمان لائے اور اُن میں سے کسی میں فرق نہ کیا ایسے لوگوں کو وہ عنقریب اِن کی نیکیوں کا بدلہ عطا فرمائے گا۔ خدا بخشنے والا اور مہربان ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

سورۃ 5 مائدہ آیت 9 : جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے اُن سے خداوند تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اُن کے لئے بخشش اور بہت بڑا صلہ ہے۔

وَ اِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰۤى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ وَ مَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ مَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَ نَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ۝

پارہ سورۃ مائدہ آیت 83 اور (جب وہ لوگ یعنی مسلمان) قرآن کریم کو سنتے ہیں جو مصطفےٰ صلعم پر نازل ہوئی تو تم دیکھتے ہو کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں اس لئے کہ انہوں نے حق بات پہچان کی اور وہ خدا تعالیٰ کی جناب میں عرض کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہم ایمان لے آئے تو ہمیں ماننے والوں میں شمار کرلے۔

لَيۡسَ عَلَى الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيۡمَا طَعِمُوۡۤا اِذَا مَا اتَّقَوۡا وَّ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوۡا وَّ اٰمَنُوۡا ثُمَّ اتَّقَوۡا وَّ اَحۡسَنُوۡا وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۝

سورۃ 5 مائدہ آیت 93: جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے اُن پر کچھ گناہ نہیں جو کچھ وہ (اسلام لانے سے) پہلے کھا پی چکے جب وُہ گناہوں سے پرہیز کرتے ہیں ایمان لاتے اور نیک عمل کرتے ہیں ہر ممکن گناہوں سے پرہیز کرتے ہیں ایمان لاتے ہیں اور ہمیشہ کے لئے گناہوں سے پرہیز کرتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ لَمۡ يَلۡبِسُوۡۤا اِيۡمَانَهُمۡ بِظُلۡمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الۡاَمۡنُ وَ هُمۡ مُّهۡتَدُوۡنَ ۝

پارہ 7 سورۃ انعام 6 آیۃ 82 جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم (شرک) سے گڈمڈ نہیں کیا اُن کے لئے امن اور خاطر جمع ہے اور وہی ہدایت پانے والے ہیں۔

اَوَ مَنۡ كَانَ مَيۡتًا فَاَحۡيَيۡنٰهُ وَ جَعَلۡنَا لَهٗ نُوۡرًا يَّمۡشِىۡ بِهٖ فِى النَّاسِ كَمَنۡ مَّثَلُهٗ فِى الظُّلُمٰتِ لَيۡسَ بِخَارِجٍ مِّنۡهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلۡكٰفِرِيۡنَ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۝

پارہ 8 سورۃ انعام 6 آیت 122 بھلا جو پہلے مردہ (کافر) تھا پھر اِس کو ہم نے زندہ کیا (مومن بنا دیا اور اُس کے لئے (دین اسلام) کردی جس کے ذریعے سے وُہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے کہیں اُس شخص جیسا ہو سکتا ہے جو اندھیرے (کنویں) میں پڑا ہوا ہو اور اُس سے نکل نہ سکے اِس طرح کافر جو عمل کرتے ہیں اُن کو خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔

قَالَ عَذَابِىۡۤ اُصِيۡبُ بِهٖ مَنۡ اَشَآءُ ۚ وَ رَحۡمَتِىۡ وَسِعَتۡ كُلَّ شَىۡءٍ ؕ فَسَاَكۡتُبُهَا لِلَّذِيۡنَ يَتَّقُوۡنَ وَيُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيۡنَ هُمۡ بِاٰيٰتِنَا يُؤۡمِنُوۡنَ ۝ اَلَّذِيۡنَ يَتَّبِعُوۡنَ

الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِيْلِ ۡ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَ يَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

پارہ 9 سورۃ اعراف 7 آیت 156: اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو میرا عذاب ہے اُسے تو جس پر چاہتا ہوں نازل کرتا ہوں اور جو میری رحمت ہے وُہ ہر چیز کو گھیرے ہے میں اُس کو اُن لوگوں کے لئے لکھ دوں گا جو پرہیز گاری کرتے۔ زکوٰۃ دیتے اور ہمارے احکام پر ایمان لاتے ہیں وُہ جو محمد رسول اللہ ﷺ کی جو نبی اُمّی ہیں پیروی کرتے ہیں جن کے اوصاف کو وہ اپنے طریق تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں وُہ انہیں نیک کام کا حکم دیتے ہیں اور بُرے کام سے منع کرتے ہیں اور پاک چیزیں اُن کے لئے حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو اُن پر حرام ٹھہراتے ہیں اور اُن پر بوجھ اور طوق جو اُن کے سر اور گلے میں تھے اُتارتے ہیں تو جو لوگ (رسول کریم ﷺ) ان پر ایمان لائے اُن کی عزت کی اور اُن کی مدد کی اور جو نور (قرآن کریم) خدا پر نازل ہوا اُس کی پیروی کی وہی مراد پانے والے ہیں۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ○ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ○

پارہ 9 سورۃ انفال 8 آیت 2 مومن تو وہ ہیں کہ جب خداوند کریم کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل کانپ جاتے ہیں اور جب انہیں اس کے احکام بتائے جاتے ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں جو بلا ناغہ نمازیں پڑھتے ہیں اور جو مال ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے نیک کاموں کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ صحیح معنوں میں یہی مومن ہیں اور ان کے لئے پروردگار کے ہاں بڑے بڑے درجے اور بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

وَ اذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ

النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَ اَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ٥

پارہ 9 سورۃ انفال 8 آیت 26 اور اس وقت کو یاد کرو جب تم (مسلمان) زمین (مکہ) میں قلیل اور کمزور سمجھے جاتے تھے اور ڈرتے رہتے تھے کہ لوگ تمہیں برباد اور اغوا نہ کرلیں اور اس نے تمہیں پُرامن جائے پناہ دی اور اپنی مدد سے تمہیں طاقت بخشی اور پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں کہ اس کا شکر ادا کرو۔

وَ اَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ٥

پارہ 10 سورہ انفال 8 آیت 63 اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے دلوں میں الفت پیدا کر دی ہے اگر تم دنیا بھر کی دولت خرچ کرتے تب بھی ان کے دلوں میں الفت پیدا نہ کر سکتے مگر خدا تعالیٰ ہی نے ان کے دلوں میں الفت ڈال دی۔ بے شک وہ زبردست اور حکمت والا ہے۔

وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَ فَسَادٌ كَبِيْرٌ٥

پارہ 10 سورۃ انفال 8 آیت 73 اور جو لوگ کافر ہیں وہ تو ایک دوسرے کے دوست ہیں تو (مومنو) اگر تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرو گے تو ملک میں بدامنی فساد اور ظلم پھیل جائے گا۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ٥

پارہ 11 سورۃ توبہ 9 آیت 100 اور جن لوگوں نے دین اسلام کی خاطر سب سے پہلے گھر بار چھوڑے اور جن لوگوں (انصار) نے ان کی مدد کی اور جنہوں نے نیک کاموں میں ان کی پیروی کی خدا ان سے خوش ہے اور وہ خدا تعالیٰ سے خوش ہیں اور اس نے ان کے لئے باغات تیار کر رکھے ہیں جن میں نہریں بہہ رہی ہیں اور وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے یہ واقعی بڑی کامیابی ہے۔

لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ٥

پارہ 11 سورۃ یونس 10 آیت 64 اور مومنوں کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی بشارت ہے اور آخرت میں بھی خدا کے احکام بدلتے نہیں اور یہی تو بڑی کامیابی ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰی رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ○

سورۃ ہود 11 آیت 23 اور جولوگ ایمان لاتے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں اور اپنے ربّ کے حضور عاجزی کرتے ہیں وہی لوگ جنتی ہوں گے اور وہاں ہمیشہ رہیں گے۔

اَفَمَنْ یَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ الْحَقُّ کَمَنْ هُوَ اَعْمٰی ؕ اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُو الْاَلْبَابِ ○ الَّذِیْنَ یُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا یَنْقُضُوْنَ الْمِیْثَاقَ ○ وَالَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ وَیَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَیَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ○ وَالَّذِیْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً وَّیَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّیِّئَةَ اُولٰٓئِکَ لَهُمْ عُقْبَی الدَّارِ ○ جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِکَةُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْهِمْ مِّنْ کُلِّ بَابٍ ○ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ ○

پارہ 13 سورۃ رعد 13 آیت 19 کیا وہ شخص جو جانتا ہے کہ جو کچھ (محمد رسول اللہ صلعم) پر خدا کی جانب سے نازل ہوا ہے سچ ہے اندھے (کافر) جیسا ہو سکتا ہے اور نصیحت تو عقلمند ہی حاصل کرتے ہیں جو خدا کے ساتھ عہد کو پورا کرتے ہیں اور اقرار کو نہیں توڑتے اور جن اعمال کو ساتھ ملا کر کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے ان کو ساتھ ساتھ ملاتے ہیں اپنے پروردگار سے ڈرتے رہتے ہیں اور اپنے گناہوں کے حساب کتاب کا خوف رکھتے ہیں اور جو اپنے پروردگار کی خوشنودی کی خاطر مصائب پر صبر کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور جو مال ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں اور برائی کا جواب نیکی سے دیتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کے لئے عاقبت کا گھر ہے یعنی ہمیشہ قائم و دائم رہنے والے باغات جن میں وہ داخل ہوں گے اور ان کے باپ دادا اور بیبیوں اور اولاد سے جو نیکوکار ہوں گا وہ بھی بہشت میں جائیں گے اور فرشتے بہشت کے ہر دروازے پر ان کا استعمال کریں گے اور کہیں گے تم پر (خدا کی) رحمت ہو یہ تمہاری ثابت قدمی کا بدلا ہے اور عاقبت کا گھر کیا خوب گھر ہے۔

وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰیO

پارہ 16 سورۃ طٰہٰ 20 آیت 82 اور جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور عمل نیک کئے اور سیدھے راستے پر چلے تو اس کو میں بخش دینے والا ہوں۔

وَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا یَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًاO

سورۃ 20 طٰہٰ آیت 112 اور جو کوئی نیک کام کرے گا اور مومن بھی ہوگا اس کو نہ ظلم کا خوف ہوگا اور نہ کسی نقصان کا۔

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْیِهٖ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَO

پارہ 17 سورۃ انبیا 21 آیت 94 جو کوئی نیک کام کرے گا اور مومن بھی ہوگا تو اس کے اعمال ضائع نہیں جائیں گے اور ہم اس کے نیک اعمال کے لئے ثواب لکھ رہے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌO

پارہ 17 سورۃ حج 22 آیت 23 جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے خدا ان کو بہشتوں میں داخل کرے گا جن میں نہریں بہہ رہی ہیں وہاں ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہوگا۔

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِO

سورۃ حج 22 آیت 41 وہ لوگ کہ اگر ہم ان کو ملک میں (حکومت) غلبہ عطا کریں تو نمازیں قائم کرتے ہیں۔ زکوٰۃ دیں اور نیک کام کرنے کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں اور سب معاملات کا اختیار تو خداوند تعالیٰ کے پاس ہی ہے۔

فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ O

پارہ 17 سورۃ حج 22 آیت 50 جو لوگ مومنین ایمان لائے اور کام نیک کئے ان کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْا اَوْ مَاتُوْا لَیَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَO

پارہ 17 سورۃ حج 22 آیت 58 جن لوگوں (مومنین) نے خداوند تعالیٰ کی خوشنودی حاصل

کرنے کی خاطر اپنے گھر بار چھوڑے پھر مارے گئے یا مر گئے ان کو خدا بہتر روزی دے گا اور بے شک خدا سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا ۝

سورۃ حج 22 آیت 78 (دین اسلام) یہ تمہارے باپ ابراہیم کا مذہب ہے اور اس نے پہلے تمہارا نام مسلمان رکھا اور اب اس قرآن کریم میں بھی (قرار دیا گیا ہے)

﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

پارہ 18 سورۃ مومنون 23 آیت 1 : بے شک ایمان والے کامیاب ہو گئے جو عاجزی سے نماز ادا کرتے ہیں جو اپنے آپ کو بے ہودہ باتوں سے بچاتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرنے میں آگے آگے ہیں اور جو اپنی عفت و آبرو کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیویوں یا کنیزوں سے جو ان کی ملکیت ہوتی ہیں کہ ان سے مباشرت کرنے پر انہیں ملامت نہیں اور جو امانتوں اور وعدوں کی پابندی کرتے ہیں جو نمازوں کی پابندی کرنے والے ہیں یہی لوگ ہیں جو وراثت حاصل کرنے والے ہیں یعنی جو بہشت کے وارث ہوں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ لا الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ط هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

سورۃ مومنون 23 آیت 8 جو اپنی امانتوں اور عہدوں کا احترام کرتے ہیں جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں (تفصیل کے لئے دیکھیں نماز کا باب) یہی لوگ وارث ہوں گے (یعنی) جن کو ہمیشہ رہنے کے لئے بہشت وراثت میں ملے گی۔

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ

يَقُولُوا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ط وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ O

پارہ 18 سورۃ نور 24 آیت 51: مومنوں کی تو یہ حالت ہے کہ جب خدا اور اس کے رسول کی طرف بلائے جاتے ہیں تا کہ وہ ان میں فیصلہ کر دیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے (حکم و فیصلہ) سن لیا اور مان لیا یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهِ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُوْلٰٓئِکَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ O

سورۃ نور 24 آیت 52 اور جو شخص خدا اور اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا اور نیک عمل کرے گا تو ایسے ہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

وَعَدَاللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ص وَلَيُمَکِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ وَلَيُبَدِّ لَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ط يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِکُوْنَ بِیْ شَيْئًا ط وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُوْلٰٓئِکَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ O

پارہ 18 سورۃ نور 24 آیت 55 جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان مومنین سے خدا کا وعدہ ہے کہ ان کو ملک کا حاکم بنا دے گا جیسا ان سے پہلے لوگوں کو حاکم بنایا تھا اور ان کے دین کو جسے اس نے ان کے لئے پسند فرمایا ہے پائیدار اور مستحکم بنائے گا اور خوف کے بعد ان کو امن بخشے گا وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی اور کو شریک نہ بنائیں گے اور اس کے بعد جو کفر کریں گے تو وہ لوگ بدکردار ہیں۔

وَعِبَادُالرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا O وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ صلے اِنَّ عَذَابَهَا کَانَ غَرَامًا O

سورۃ فرقان 25 آیت 63 اور خداوند تعالیٰ (بڑے مہربان) کے بندے تو وہ ہیں کہ زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ جواب میں کہتے ہیں کہ تم پر سلامتی ہو۔ جو لوگ اپنے پروردگار کے حضور میں رات کو سجدے کرتے ہیں اور نمازیں ادا کرتے ہیں اور جو دعا مانگتے ہیں کہ اے ہمارے رب دوزخ کے عذاب کو ہم سے دور رکھ کہ اسکا عذاب بڑا دردناک ہے۔

وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَی اللّٰهِ مَتَابًا O

سورۃ فرقان 25 آیت 71 اور جو توبہ کرتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے بے شک وہ حقیقت میں

اللہ تعالیٰ کی رجوع کرتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ لا وَ اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًاO

سورۃ فرقان 15 آیت 72 اور وہ جو (مومن) دھوکہ فریب میں شرکت نہیں کرتے اور اگر ان کو کبھی بیہودگی کے پاس سے گزرنے کا موقع آتا ہے تو اس سے بچ کر گزر تے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًاO

سورۃ 25 فرقان آیت 73 اور وہ (مومن) جب ان کو پروردگار کی باتیں بتائی جاتی ہیں اندھے اور بہرے ہو کر نہیں گرتے (بلکہ غور سے سنتے ہیں)

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًاO

سورۃ فرقان 25 آیت 74 اور وہ جو (مومن) (خدا سے) دعا مانگتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو بیویاں اور بچے عنایت فرما جو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں اور ہمیں پرہیز گاروں کا رہبر بنا۔

اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًاO

سورۃ فرمان 25 آیت 75 ایسے لوگوں کو ان کے صبر کے بدلے اونچے اونچے محل عنایت کئے جائیں گے اور وہاں ان کا دعا و سلام کے ساتھ استقبال کیا جائے گا۔

اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَO

سورۃ قصص 28 آیت 54 ان کو دگنا بدلہ دیا جائے گا کہ صبر کرتے رہے اور بھلائی کے ساتھ برائی رفع کرتے ہیں اور جو (مال) ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے (اللہ تعالیٰ کے راستے میں) خرچ کرتے ہیں۔

لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَO

سورۃ روم 30 آیت 45 جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کو خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے جزا دے گا بے شک وہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ

وَّاَجۡرٍ کَرِیۡمٍo

سورۃ یٰسین 36 آیت 11: تم تو صرف اس شخص (مومن) کو ڈرا سکتے ہو جو (ہمارے) احکام پر عمل کرے اور خداوند تعالیٰ سے غائبانہ ڈرے تو اس کو بخشش اور اعلیٰ ثواب کی خوشخبری سنا دو۔

یٰعِبَادِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡکُمُ الۡیَوۡمَ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ تَحۡزَنُوۡنَ oۚ اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِاٰیٰتِنَا وَکَانُوۡا مُسۡلِمِیۡنَ oۚ اُدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ اَنۡتُمۡ وَاَزۡوَاجُکُمۡ تُحۡبَرُوۡنَ o یُطَافُ عَلَیۡهِمۡ بِصِحَافٍ مِّنۡ ذَهَبٍ وَّاَکۡوَابٍ وَفِیۡهَا مَا تَشۡتَهِیۡهِ الۡاَنۡفُسُ وَتَلَذُّ الۡاَعۡیُنُ ج وَاَنۡتُمۡ فِیۡهَا خٰلِدُوۡنَ oۚ وَتِلۡکَ الۡجَنَّةُ الَّتِیۡۤ اُوۡرِثۡتُمُوۡهَا بِمَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَo

پارہ 25 سورۃ زخرف 43 آیت 68 میرے بندو آج (روز قیامت) کہیں نہ کچھ خوف ہے اور نہ تم غم ناک ہو گے۔ جو لوگ ہمارے احکام پر ایمان لائے اور فرماں بردار ہو گئے ان سے کہا جائے گا کہ تم اور تمہارا جوڑی دار عزت اور احترام کے ساتھ بہشت میں داخل ہو جاؤ اور ان پر سونے کی پرچوں اور پیالیوں کا دور چلے گا اور وہاں جو جی چاہے اور جو آنکھوں کو اچھا لگے موجود ہو گا اور اے اہل جنت تم اس میں ہمیشہ رہو گے اور یہ جنت جس کے تم وارث کر دیئے گئے ہو (دنیاوی زندگی میں) تمہارے (نیک) اعمال کا نتیجہ ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیۡنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الۡکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیۡنَهُمۡ تَرٰىهُمۡ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضۡوَانًا سِیۡمَاهُمۡ فِیۡ وُجُوۡهِهِمۡ مِّنۡ اَثَرِ السُّجُوۡدِ ؕ ذٰلِکَ مَثَلُهُمۡ فِی التَّوۡرٰىةِ ۚۖۛ وَمَثَلُهُمۡ فِی الۡاِنۡجِیۡلِ ۚ کَزَرۡعٍ اَخۡرَجَ شَطۡـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسۡتَغۡلَظَ فَاسۡتَوٰی عَلٰی سُوۡقِهٖ یُعۡجِبُ الزُّرَّاعَo

سورۃ فتح 46 آیت 29 محمد خدا کے پیغمبر ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے حق میں تو سخت ہیں اور آپس میں رحم دل اے دیکھنے والے تو ان کو دیکھتا ہے کہ خدا کے آگے جھکے ہوئے سر بسجود ہیں اور خدا کا فضل اور اس کی خوشنودی طلب کر رہے ہیں کثرت سجود کے اثر سے ان کی پیشانیوں پر نشان پڑے ہوئے ہیں ان کے یہی اوصاف تورات میں لکھے ہوئے ہیں اور یہی اوصاف انجیل میں ہیں وہ گویا ایک کھیتی ہیں جس نے پہلے زمین سے اپنا سر نکالا پھر اس کو مضبوط کیا پھر موٹی ہوتی پھر اپنے تنے پر کھڑی ہوگئی اور انسان کا دل خوش کرنے لگی۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝

پارہ 26 سورۃ حجرات 49 آیت 10 مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کروا دیا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو تا کہ تم پر رحمت کی جائے۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ۝

پارہ 26 سورۃ حجرات 49 آیت 15 مومن تو وہ ہیں جو خدا اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر شک میں نہ پڑے اور خدا کی راہ میں مال اور جان سے لڑے یہی لوگ ایمان کے سچے ہیں۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ۚ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ ۖ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

پارہ 28 سورۃ مجادلہ 58 آیت 22 جو لوگ (مومنین) خدا پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو خدا اور اس کے رسول کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے خواہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا خاندان ہی کے لوگ ہوں یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں خدا نے ایمان پکا کر دیا ہے اور فیض غیبی سے ان کی مدد کی ہے اور وہ ان کو بہشتوں میں جن میں نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا ان میں رہیں گے خدا ان سے خوش اور وہ خدا سے خوش یہی گروہ خدا کا لشکر ہے اور سن رکھو خدا کا گروہ ہی مراد حاصل کرنے والا ہے۔

وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

پارہ 28 سورۃ حشر 59 آیت 9 اور جن لوگوں کے مہاجرین سے پہلے (مدینہ منورہ میں)

گھر تھے اور ایمان میں پکے رہے اور جو لوگ ہجرت کر کے ان کے پاس آئے ان سے محبت کی اور جو کچھ ان (مہاجرین) کو ملا اس کی طرف اپنے دل میں کچھ حرص اور لالچ نہیں پاتے اور ان کو اپنی جانوں پر ترجیح دیتے ہیں خواہ ان کو خود تکلیف ہی ہو اور جو شخص ذاتی لالچ سے بچالیا گیا ایسے ہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِىَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ○

پارہ 28 سورۃ تحریم 66 آیت 8 مومنو خدا تعالیٰ کے حضور میں صاف دل سے توبہ کرو اُمید ہے کہ وہ تمہارے گناہ تم سے دور کر دے گا اور تم کو باغِ بہشت میں جن میں نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا اس دن خدا پیغمبر کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے رسوا نہیں کرے گا بلکہ ان کا نور ایمان ان کے آگے اور داہنی طرف روشنی کرتا ہوا جارہا ہوگا اور وہ خدا سے التجا کریں گے کہ اے پروردگار ہمارا ایمان دین (اسلام پر) پختہ کر اور ہمیں معاف فرما بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ مُّقِيْتًا ○

سورۃ النسا 4 آیت 85 جو کوئی بھی نیک کام کی سفارش اور مدد کرے اس (کے ثواب) کا حصہ دار بن جاتا ہے اور جو کوئی بُرے کاموں کی سفارش اور مدد کرتا ہے اس کو بھی (عذاب کا) حصہ مل جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سب چیزوں پر قدرت رکھتا ہے۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۗ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ○

پارہ 13 سورۃ رعد 13 آیت 28 اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور جن کے دل یادِ خدا سے تسکین پاتے ہیں اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے سے دلوں کو آرام اور سکون ملتا ہے۔

فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ○

پارہ 20 سورۃ قصص 28 آیت 67 اور جس نے توبہ کی۔ ایمان لے آیا اور نیک عمل کئے اسے اُمید رکھنی چاہئے کہ وہ نجات پانے والوں میں ہوگا۔

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ يَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ٥ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ٥جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ٥

سورۃ رعد 13 آیت 21 اور جو لوگ جن اعمال کو جوڑ کر کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے ان کو جوڑ کر کرنے میں اور اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اور (روز قیامت) حساب کتاب سے خوف کھاتے ہیں اور جو خداوند کریم کی رضا پر صبر کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور (جو) مال و دولت ہم نے اُن کو عطا کیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور کھلم کھلا خرچ کرتے ہیں اور برائی کا جواب نیکی سے دیتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کے لئے جنت ہے جہاں سدا بہار باغات ہیں جہاں وہ جائیں گے اور ان کے باپ دادا اور جوڑی دار اور اولاد میں سے جو نیک ہوں گے وہ بھی (بہشت میں جائیں گے) اور فرشتے بہشت کے ہر دروازے پر اُن کے استقبال کے لئے آئیں گے (اور کہیں گے) کہ تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔

وَ بَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَ اُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ٥

سورۃ بقرہ 2 آیت 25 اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کو خوشخبری سنا دو ان کے لئے ایسے باغ ہیں جن میں نہریں بہہ رہی ہیں جب انہیں ان میں سے کسی قسم کا میوہ (پھل) کھانے کو دیا جائے گا تو یہ کہیں گے تو یہ تو وہی ہے جو ہم کو پہلے دیا گیا تھا کہ ان کو (خوبصورتی اور مزے میں) ملتی جلتی (بڑی اچھی) دیئے جائیں گی وہاں ان کے لئے پاک (جوڑی دار) ساتھی ہوں گے اور ہمیشہ بہشتوں میں رہیں گے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَ النَّصٰرٰی وَالصّٰبِئِيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا

هُمْ يَحْزَنُوْنَ۝

سورۃ بقرہ 2 آیت 62 جو لوگ اللہ تعالیٰ کی ذات واحد پر ایمان لائے یا یہودی یا عیسائی یا صیبین یعنی کسی مذہب کا بھی جو خداوند تعالیٰ اور روز قیامت پر ایمان لائے گا اور عمل نیک کرے گا تو ایسے لوگوں کو ان (کے اعمال) کا صلہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ضرور ملے گا اور قیامت کے دن ان کو کسی طرح کا خوف نہ ہوگا اور نہ ہی وہ پریشان ہوں گے۔

الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۝

سورۃ بقرہ 2 آیت 82 اور جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک کام کئے وہ جنت میں رہیں گے اور وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ط وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ط وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا۝

سورۃ نسا 4 آیت 122 اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان کو ہم بہشتوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں وہاں ہمیشہ رہیں گے خداوند کریم کا وعدہ بالکل سچا ہے اور خداوند کریم کے وعدہ کے مقابلے کسی اور کا وعدہ سچا ہو سکتا ہے۔

وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِکَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا۝

سورۃ نسا 4 آیت 124 جو نیک کام کرے گا عورت یا مرد اور وہ مومن بھی ہوگا تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہوں گے اور ان کی ذرہ برابر حق تلفی نہیں ہوگی۔

اللہ تعالیٰ سبحٰنہٗ و تعالیٰ کے حضور میں عورت اور مرد دونوں برابر ہیں اور دین اسلام پر ایمان کے ساتھ نیک اعمال لازم ہیں۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَ يَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ع وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا۝

سورۃ نسا آیت 173: اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان کو ان کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور اپنے فضل سے زیادہ ہی عنایت کرے گا اور جن لوگوں نے خدا تعالیٰ کی توحید پر ایمان لانے سے انکار کیا اور تکبر کیا ان کو وہ تکلیف دینے والا عذاب دے گا۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ۝

سورۃ مائدہ 5 آیت 9 جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے خداوند کریم نے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کے لئے بخشش اور اجر عظیم ہے۔

وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُکَلِّفُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَاۤ ۫ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ الۡجَنَّۃِ ۚ ہُمۡ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ ○

سورۃ اعراف 7 آیت 42 جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے ہم کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔ ایسے ہی لوگ اہل بہشت ہیں کہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اِلَیۡہِ مَرۡجِعُکُمۡ جَمِیۡعًا ؕ وَعۡدَ اللّٰہِ حَقًّا ؕ اِنَّہٗ یَبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ یُعِیۡدُہٗ لِیَجۡزِیَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالۡقِسۡطِ ؕ وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَہُمۡ شَرَابٌ مِّنۡ حَمِیۡمٍ وَّ عَذَابٌ اَلِیۡمٌۢ بِمَا کَانُوۡا یَکۡفُرُوۡنَ ○

سورۃ یونس 9 آیت 4۔ اُسی (اللہ تعالیٰ) کے پاس تم سب کو لوٹ کر جانا ہے اسی نے پہلی بار پیدا کیا اور وہی دوبارہ پیدا کرے گا کہ ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو انصاف کے مطابق بدلہ دے اور جو کافر ہیں ان کے لئے پینے کو گرم پانی اور درد دینے والا عذاب ہوگا کیونکہ وہ (خداوند تعالیٰ پر ایمان لانے سے) انکار کرتے تھے۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یَہۡدِیۡہِمۡ رَبُّہُمۡ بِاِیۡمَانِہِمۡ ۚ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہِمُ الۡاَنۡہٰرُ فِیۡ جَنّٰتِ النَّعِیۡمِ ○

سورۃ یونس 10 آیت 9 اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل (اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق) کرتے رہے اللہ تعالیٰ ان کو ایمان لانے کی وجہ سے ایسے محلوں میں بھیجے گا جن کے باغوں میں نہریں چل رہی ہوں گی۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَخۡبَتُوۡۤا اِلٰی رَبِّہِمۡ ۙ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ الۡجَنَّۃِ ۚ ہُمۡ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ ○

سورۃ ہود 11 آیت 23 اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے (یعنی خداوند کریم کے فرمان کے مطابق اپنا کردار ڈھالا) اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں عاجزی سے حاضری دی وہی لوگ جنت کے رہنے والے ہیں اور وہاں ہمیشہ رہیں گے۔

اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوۡبٰی لَہُمۡ وَ حُسۡنُ مَاٰبٍ ○

سورۃ رعد 13 آیت 29 اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کے لئے خوشی ہی

خوشی اور عمدہ ٹھکانا ہے۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

سورۃ نحل 16 آیت-97 جو بھی عمل نیک کرے گا خواہ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن بھی ہوگا ہم اسے ایک نئی (حیات جاوداں) زندگی عطا کریں گے- ایسی زندگی کہ بالکل پاک اور صاف ہوگی اور ان کے نیک اعمال کا بہترین بدلہ ان کو عطا کریں گے (دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی مثال کے طور پر جیسے پیغمبران کرام رسول کریمؐ- اصحابہ کرامؓ اور دوسرے مومنین اور صالحہ حیات جاوداں پا گئے-

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۚ○ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ ○

سورۃ کہف 18 آیت-30 اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے تو ہم نیک کام کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں جانے دیتے ایسے لوگوں کے ہمیشہ رہنے کو باغات ہیں-

وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ○

سورۃ کہف 18 آیت-88 اور جو ایمان لائے گا اور عمل نیک کرے گا اس کے لئے بہت عمدہ بدلہ ہے اور ہم اس سے اچھی طرح خطاب کریں گے (اس کی بہت عزت کی جائے گی اور اعلیٰ مرتبہ عطا کیا جائے گا)-

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ○ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ○

سورۃ کہف 18 آیت-107 جو لوگ ایمان اور نیک اعمال کئے ان کی جنت کے باغوں میں مہمان نوازی کی جائے گی وہ ہمیشہ کے لئے وہاں رہیں گے وہاں نے نکلنا نہیں چاہیں گے-

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ○

سورۃ مریم 19 آیت-96 اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے خداوند تعالیٰ ان کے لئے محبت اور شفقت پیدا کردے گا-

وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى جَنّٰتُ

عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰیO

سورۃ طٰہٰ 20 آیت 75: اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے حضور ایماندار پیش ہوگا اور عمل بھی نیک کئے ہوں گے تو ایسے ہی لوگوں کے لئے اعلیٰ مرتبے ہیں- اور ہمیشہ رہنے والے باغات جن میں نہریں بہہ رہی ہیں ہمیشہ کے لئے ان میں رہیں گے یہ صلہ ایسے لوگوں کے لگے جو پرہیزگار ہیں-

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًاO

سورۃ طٰہٰ 20 آیت-112 اور جو کوئی نیک کام کرے گا اور مومن بھی ہوگا اس کو نہ ظلم کا خوف ہوگا اور نہ ہی نقصان کا-

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَO

سورۃ انبیا 21 آیت-94 اور جو نیک کام کرے گا اور مومن بھی ہوگا اس کے نیک اعمال ضائع نہیں جائیں گے ہم اس کے سارے نیک اعمال لکھ رہے ہیں-

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُO

سورۃ حج 22 آیت-14 جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے خداوند کریم ان کو بہشتوں میں داخل کرے گا جن میں نہریں بہہ رہی ہیں کچھ شک نہیں کہ خداوند تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے-

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌO

سورۃ حج 22 آیت-23 جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے خداوند کریم ان کو بہشتوں میں داخل کرے گا جس میں نہریں بہہ رہی ہیں وہاں ان کو سونے کے کنگن اور موتیوں کے زیورات پہنائے جائیں گے وہاں ان کا لباس ریشمی ہوگا-

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌO

سورۃ حج 22 آیت 50 تو جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کے لئے بخشش اور عزت و آبرو کی روزی ہے-

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِO

سورۃ حج 22 آیت-56 اس روز (قیامت کے) دن سب اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہوگا وہ ان میں فیصلہ کردے گا تو جولوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے وہ نعمتوں کے بھرے ہوئے باغوں میں ہوں گے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا

سورۃ نور 24 آیت-55 جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے خداوند کریم کا وعدہ ہے کہ ان کو ملک کے حاکم بنادے گا جیسا ان سے پہلے لوگوں کو حاکم بنایا اور ان کے دین کو جسے اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے مستحکم اور پائیدار کرے گا اور خوف اور پریشانی کے بعد اوران کو امن اور سلامتی عطا کرے گا۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا وَلَا يُلَقّٰىهَا اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ○

سورۃ قصص 28 آیت-80 اور جن لوگوں کو علم عطا کیا گیا تھا کہنے لگے کہ تم پر افسوس ہے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے کہیں بہتر ثواب ہے جو صرف صبر کرنے والوں کو ہی ملے گا۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ○

سورۃ عنکبوت 29 آیت-7 اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ہم اس کے گناہوں کو ختم کردیں گے اوران کے (نیک اعمال) کا بڑا اچھا بدلہ دیں گے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ○

سورۃ عنکبوت 29 آیت-58 اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور ان کو ہم بہشت میں عالی شان محلوں میں جگہ دیں گے جن کے درمیان نہریں بہہ رہی ہیں ہمیشہ ان میں رہیں گے اور نیک عمل کرنے والوں کے لئے (ہمیشہ) بہت اعلیٰ صلہ ہے۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ○

سورۃ روم 30 آیت-15 تو جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وہ بہشت کے باغوں میں (ہمیشہ) خوش خوش رہیں گے۔

لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝

سورۃ روم 30 آیت-45 اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان پر خداوند کریم اپنا فضل و کرم کرے گا بے شک وہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔

اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

سورۃ لقمان 31 آیت-4 جو (نیک عمل کرنے والے) نماز کی پابندی کرتے ہیں اور زکواۃ دیتے ہیں اور آخرت (روز قیامت) کا یقین رکھتے ہیں یہی لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے راہ ہدایت (دین اسلام) پر ہیں اور یہی نجات پانے والے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ۝ لا خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

سورۃ لقمان 31 آیت-8 اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان کیلئے نعمت کے باغ ہیں ہمیشہ کیلئے وہاں رہیں گے خداوند کریم کا وعدہ سچا ہے اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔

اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى نُزُلًا ۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

سورۃ سجدہ 32 آیت-19 اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کی مہمان نوازی کیلئے جنت کے باغ ہیں یہ ان کے (نیک) اعمال کا صلہ ہے جو وہ (دنیا میں) کرتے رہے۔

لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝

سورۃ سبا 34: تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کو انعام واکرام عطا کرے انہی لوگوں کے لئے بخشش اور عزت وآبرو کی روزی ہے۔

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ

مَّغْفِرَةٌ وَّأَجْرٌ كَبِيْرٌ ○

سورۃ فاطر 35 آیت 7: جو لوگ اللہ تعالیٰ کی ذات کریم کے منکر ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے اور جو لوگ خداوند کریم پر ایمان رکھتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں ان کے لئے بخشش اور شاندار انعام واکرام ہے۔

وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِىْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ○

سورۃ ص 38 آیت-24 اور کاروبار میں اکثر شریک ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں ہاں جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں۔

اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِى الْاَرْضِ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ○

سورۃ ص 38 آیت-28 جو لوگ (خداوند تعالیٰ کی ذات واحد پر ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے کیا ہم ان کے ساتھ ان لوگوں کی طرح سلوک کریں گے جو ملک میں فساد کرتے ہیں کیا ہم پرہیزگاروں کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کریں گے جیسا گناہگاروں کے ساتھ۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِىْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ○

سورۃ شوریٰ 42 آیت-22 اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وہ بہشت کے باغوں میں ہوں گے اور جو کچھ وہ چاہیں گے ان کے پروردگار ہاں (ان کی خاطر) موجود ہوگا۔

وَمَا يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِىْٓءُ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ○

سورۃ غافر 40 آیت -58 اور اندھا (کافر) اور دیکھنے والا (مومن) اور نہ ہی ایمان لانیوالے اور نیک کام کرنیوالے اور بدکار (گناہگار) برابر ہیں (سچی بات تو یہ ہے) کہ تم بہت کم غور کرتے ہو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ○

سورۃ فصلت 41 آیت-8 جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے ایسا انعام وآرام ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا۔

ذٰلِکَ الَّذِیۡ یُبَشِّرُ اللّٰہُ عِبَادَہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ

سورۃ شوریٰ 42 آیت-23 یہی وہ انعام و اکرام ہے جس کی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے بشارت دیتا ہے۔

وَ یَسۡتَجِیۡبُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ یَزِیۡدُہُمۡ مِّنۡ فَضۡلِہٖ ؕ وَ الۡکٰفِرُوۡنَ لَہُمۡ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ ۝

سورۃ شوریٰ 42 آیت-26 اور جو ایمان لائے اور عمل نیک کیے اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول فرماتا ہے اور ان پر اپنا فضل و کرم مزید بڑھاتا ہے اور جو کافر ہیں ان کے لئے شدید عذاب ہے۔

وَ خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ وَ لِتُجۡزٰی کُلُّ نَفۡسٍۭ بِمَا کَسَبَتۡ وَ ہُمۡ لَا یُظۡلَمُوۡنَ ۝

سورۃ جاثیہ 45 آیت-22 اور اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو خاص مقصد کے لئے پیدا کیا ہے کہ ہر شخص اپنے اعمال کا بدلہ پائے اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

فَاَمَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُدۡخِلُہُمۡ رَبُّہُمۡ فِیۡ رَحۡمَتِہٖ ؕ ذٰلِکَ ہُوَ الۡفَوۡزُ الۡمُبِیۡنُ ۝

سورۃ جاثیہ 45 آیت-30 اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان کا پروردگار ان کو اپنی رحمت کے باغوں میں داخل کرے گا یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اٰمَنُوۡا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ ہُوَ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّہِمۡ ۙ کَفَّرَ عَنۡہُمۡ سَیِّاٰتِہِمۡ وَ اَصۡلَحَ بَالَہُمۡ ۝

سورۃ محمدؐ 47 آیت-2 اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور جو (احکام) رسول کریم پر نازل ہوئے وہ ان کے پروردگار کی طرف سے برحق ہیں ان کے مطابق عمل کرتے رہے (اللہ تعالیٰ نے) ان کے گناہ مٹا دیئے اور ان کی حالت سنوار دی۔

اِنَّ اللّٰہَ یُدۡخِلُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ ۝

سورۃ محمدؐ 47 آیت-12 اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے خداوند تعالیٰ ان کو بہشتوں میں داخل کرے گا جن کے درمیان نہریں بہہ رہی ہیں۔

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْھُمْ مَّغْفِرَۃً وَّاَجْرًا عَظِیْمًاo

سورۃ فتح 48 آیت-29 اور جو لوگ (ان میں سے) ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے خداوند کریم کا ان سے وعدہ ہے ان کو بخش دے گا اور بے انتہا انعام واکرام عطا کرے گا-

رَّسُوْلًا یَّتْلُوْا عَلَیْکُمْ اٰیٰتِ اللّٰہِ مُبَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰہِ وَیَعْمَلْ صَالِحًا یُّدْخِلْہُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰہُ لَہٗ رِزْقًاo

سورۃ طلاق 65 آیت-11 رسول کریم تم کو خداوند تعالٰی کی جانب سے صاف اور واضح احکام بیان کرتے ہیں کہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہیں ان کو (کفر کے) اندھیرے سے نکال کر (دین اسلام کی) روشنی میں لے آئیں اور جو شخص ایمان لائے گا اور عمل نیک کرے گا ان کو بہشت کے باغوں میں داخل کرے گا جن کے درمیان نہریں بہہ رہی ہیں ہمیشہ ہمیشہ وہاں رہیں گے خداوند تعالٰی نے ان کو بہت اچھا رزق دیا ہے-

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَھُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ ۬ؕ ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْکَبِیْرُo

سورۃ بروج 85 آیت-11 اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے جنت میں باغات ہیں جن کے درمیان نہریں رواں ہیں یہ بہت بڑی کامیابی ہے-

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِo جَزَآؤُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ؕ ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّہٗo

سورۃ بینہ 98 آیت-7 اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وہ صحیح معنوں میں اشرف المخلوقات ہیں ان کے لئے انعام واکرام ان کے پروردگار کے ہاں ہمیشہ رہنے والے باغ ہیں جن کے درمیان نہریں رواں ہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے خداوند تعالٰی ان سے خوش ہے اور وہ اپنے رب تعالٰی سے خوش ہیں یہ انعام واکرام اس کے لئے جو اپنے رب تعالٰی سے ڈرتا رہے (اور اس کے احکام کی تعمیل کرے)

الَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَھْدَ اللّٰہِ مِنْ بَعْدِ مِیْثَاقِہٖ وَیَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ وَیُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ○

سورۃ بقرہ 2 آیت-27 اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ پکا وعدہ کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور جن کاموں کو کرنے کا خداوند تعالیٰ نے حکم دیا ہے اس کو توڑتے ہیں اور زمین پر فساد پھیلاتے ہیں یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

وَالَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَھْدَ اللّٰہِ مِنْ بَعْدِ مِیْثَاقِہٖ وَیَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ وَیُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ اُولٰٓئِکَ لَھُمُ اللَّعْنَۃُ وَلَھُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ○

پارہ 13 رعد13 آیت-25 اور جو لوگ خدا سے پکا وعدہ کر کے اس کو توڑ ڈالتے ہیں اور جن اعمال کو جوڑ کر کرنے کا حکم خدا نے دیا ہے ان کو توڑ ڈالتے ہیں اور ملک میں فساد کرتے ہیں انہوں پر لعنت ہے اور ان کے لئے گھر بھی بہت برا ہے۔

ایمان اور نیک عمل کرنا لازم و ملزوم ہے جس آدمی کے اعمال اچھے نہیں وہ مسلمان تصور نہیں کیا جائے گا صرف زبانی زبانی کلمہ شہادت پڑھنا اور دعوا کرنا کہ میں ایمان لے آیا ہوں اللہ تعالیٰ کے حضور میں قبول نہیں۔

☆☆

نیک- پرہیز گار اور متقی لوگ (دوسری امتوں میں)

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ الَّذِیۡنَ هَادُوۡا وَ النَّصٰرٰی وَ الصّٰبِئِیۡنَ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمۡ اَجۡرُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَلَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ۝

سورۃ بقرہ 2 آیت-62 جو لوگ مسلمان ہیں یا یہودی یا عیسائی یا ستارہ پرست (یعنی کوئی شخص کسی قوم و مذہب کا ہو) جو خدا پر اور روز قیامت پر ایمان لائے گا اور عمل نیک کرے گا تو ایسے لوگوں کو ان (کے اعمال) کا صلہ خداوند کریم کے ہاں ملے گا اور (قیامت کے دن) ان کو نہ کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غم ناک ہوں گے۔

لَیۡسُوۡا سَوَآءً ؕ مِنۡ اَهۡلِ الۡکِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ یَّتۡلُوۡنَ اٰیٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّیۡلِ وَ هُمۡ یَسۡجُدُوۡنَ ۝ یُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ یَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ یَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ وَ یُسَارِعُوۡنَ فِی الۡخَیۡرٰتِ ؕ وَ اُولٰٓئِکَ مِنَ الصّٰلِحِیۡنَ ۝ وَ مَا یَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَیۡرٍ فَلَنۡ یُّکۡفَرُوۡهُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیۡمٌۢ بِالۡمُتَّقِیۡنَ ۝

سورۃ آل عمران 3 آیت-113 یہ سب لوگ بھی ایک جیسے نہیں ان اہل کتاب میں سے کچھ لوگ (اللہ تعالیٰ کے) احکام پر قائم ہیں جو رات کے وقت خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے ہیں اور (اس کے حضور میں) سجدہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور اچھے کام کرنے کا حکم دیتے ہیں اور بُرے کاموں سے روکتے ہیں اور نیک کام کرنے کو دوڑتے ہیں اور یہی لوگ نیکوکار ہیں اور جس طرح کی نیکی یہ کریں گے اس کی ناقدری نہیں کی جائے گی اور خداوند کریم پرہیز

گاروں کو خوب جانتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَ الصّٰبِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ○

سورۃ مائدہ 5 آیت-69 جو لوگ خدا تعالیٰ پر اور قیامت پر ایمان لائیں گے اور نیک عمل کریں گے خواہ وہ مسلمان ہوں یا یہودی ہوں یا ستارہ پرست یا عیسائی ان کو (قیامت کے دن) نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمناک ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ سبحنہ نے انسانیت کو سیدھا راستہ دکھانے کے لئے رسول کریم کو مبعوث کیا اور قرآن کریم کو نازل کیا ہے اس میں کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں جو سارے کا سارا سچ اور صرف سچ پر مبنی ہے۔

دوسری امتوں میں ضرور ایسے متقی۔ پرہیز گار اور خدا ترس ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقرب ہیں یہ دوسری بات ہے کہ ان کو اسلام کے بارے میں علم ہی نہ ہو کیونکہ مسلمانوں کے علما حضرات کو اسلام کی تبلیغ کے لئے فرصت نہیں ملتی کہ وہ آپس میں ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنے اور زہر اگلنے میں مصروف ہیں اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے اور گروہ بندی پر سارا زور لگا رہے ہیں۔

اور ایسے بھی نیک حضرات ضرور ہوں گے جو اپنے سامنے مسلمانوں کو دیکھ رہے ہیں کہ ان کا معاشرہ کن کن برائیوں کا شکار ہے ان کے کارپردازہ ان حکومت پرلے درجے کے عیاش ہیں کوئی برائی ایسی نہیں جو ان کے کردار میں نہیں خود مسلمان پسماندہ ہیں جاہل ہیں اسلام کے متعلق صحیح علم نہیں رکھتے لہذا دوسری امتوں کے نیک اور پرہیز گار لوگ مسلمان ہونے کا سوچ ہی نہیں سکتے۔

اور کچھ ایسے بھی خوش قسمت لوگ ہیں جو اگرچہ دوسری امتوں میں تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی جانب سے ان پر خاص رحم وکرم کیا ان کی زندگی میں کوئی ایسا واقع پیش آیا کہ اسلام کو سمجھنے کی طرف راغب ہوگئے اور آخر کار کلمہ شہادت پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی ان کو اسلام لانے سے پہلے کی زندگی کا ثواب ملے گا اور اسلام لانے کے بعد تو بات ہی دوسری ہے یعنی دگنا ثواب ملے گا۔

عبادت

اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک اور اس کے بھیجے ہوئے پیغمبر نبی آخر الزماں پر ایمان لانا عرف عام میں کلمہ شہادت۔نماز۔زکوۃ۔روزہ اور اگر مالی استطاعت اجازت دے تو زندگی میں ایک بار خداوند کریم کے گھر یعنی خانہ کعبہ کا حج دین اسلام کے بنیادی رکن ہیں۔ خداتعالیٰ نے اپنی جناب سے انسانیت اور خاص کر مسلمانوں کی ہدایت اور نصیحت کی خاطر قرآن مجید نازل فرمایا ہے جس میں زندگی کے ہر پہلو کے متعلق احکام بھیجے ہیں ان سب احکام پر عمل کرنا عبادت میں شمار ہے جیسے آپس میں محبت شفقت اور اتحاد قائم کرنا۔

سورۃ انفال 8 آیت-63 امت مسلمہ میں پھوٹ نہ ڈالنا سورۃ انعام 6 آیت 159 جہاد کے لئے جان و مال سے ہر وقت تیار رہنا اور ضروری تربیت حاصل کرنا سورۃ صف 61 آیت 11 سورۃ حجرات 49 آیت-15 دنگا فساد نہ کرنا (امت مسلمہ کے اتحاد کو نقصان نہ پہنچانا سورۃ اعراف 7 آیت 56 حلال کھانا سورۃ بقرہ -172,168 حرام کھانے سے بچنا سورۃ بقرہ 276,188 سورۃ نسا 4 آیت -29 غریبوں مسکینوں - حاجتمندوں میں خیرات و صدقات تقسیم کرنا سورۃ بقرہ 2 آیت 245,215 انصاف کرنا سورۃ نسا 4 آیت 135 سورۃ نحل 16 آیت 90 سورۃ 55 آیت-7 پورا پورا ناپنا اور پورا پورا تولنا سورۃ اعراف 7 آیت 85 سورۃ بنی اسرائیل 17 آیت 35 سورۃ مطففین آیت-83 عہد پورا کرنا سورۃ بقرہ 2 آیت-177 سورۃ مائدہ 5 آیت-1 امانتیں

دیانتداری سے واپس کرنا سورۃ نسا 4 آیت 58 سورۃ انفال 8 آیت-27 خداوند کریم رسولؐ خدا اور حکومت کے احکام اور قوانین کی تعمیل کرنا سورۃ نسا 4 آیت-59 شادی بیاہ طلاق اور وراثت کے احکام سب کی تعمیل عبادت میں شمار ہے- صرف نماز اور روزے رکھنے پر عبادت کو محدود کر دینا بڑا ظلم اور زیادتی ہوگی اللہ تعالیٰ اپنے رسول کریم کو فرماتا ہے-

يَأَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ o قُمِ الَّيْلَ إِلَّا قَلِيْلًا نِّصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا o أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا o إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا o إِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيْلًا o إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا وَاذْكُرِ o اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيْلًا o

سورۃ مزمل 73 آیت-8-1 اے چادر (کملی) لپیٹنے والے (رسول کریمؐ) رات کو اٹھو (جاگو) تھوڑے وقت کے لئے نصف (رات) یا اس سے بھی کچھ کم (اور چاہو) تو کچھ زیادہ- اور قرآن کریم ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو- ہم تم پر عنقریب بھاری ذمہ داری ڈالیں گے کچھ شک نہیں کہ رات کو اٹھنا قلب کی تسکین کے لئے بڑا ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے لئے عین مناسب ہے دن کے وقت تو آپ (تبلیغ اسلام اور امت مسلمہ کے مسائل کے سلسلے میں) مصروف ہوتے ہیں تو اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کریں اور ہر طرف سے منہ موڑ کر یکسوئی سے خداوند کریم کے حضور میں متوجہ ہوں-

اس سورۃ میں کچھ خاص باتیں قابل غور ہیں کہ بندے کو اپنی ذمہ داریاں بشمول رزق حلال حاصل کرنے کے لئے بھاگ دوڑ (نیک کام) کی کوشش اور محنت کرنا لازم ہے کہ دوسرے دن پھر اپنے کام اور فرائض ادا کرنے کے لئے تازہ دم ہو-

اس سلسلے میں رسول کریمؐ کی حدیث (صحیح بخاری پارہ 21) مزید رہنمائی کرتی ہے-رسول کریمؐ نے فرمایا عبداللہ مجھ کو یہ خبر ملی ہے تو ہر روز دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو عبادت میں کھڑا رہتا ہے کیا یہ صحیح ہے میں نے کہا جی ہاں رسول اللہ ﷺ صحیح ہے آپ نے فرمایا ایسا مت کر (اتنی محنت نہ کر) روزہ بھی رکھ افطار بھی کر رات کو عبادت بھی کر سو بھی کیونکہ تیرے بدن کا تجھ پر حق ہے- تیری آنکھوں کا تجھ پر حق ہے (کبھی سونا بھی چاہیے) تیری بی بی کا بھی تجھ پر حق ہے (یعنی کچھ وقت اپنے بیوی بچوں کے مخصوص کرنا ضروری ہے) اور اپنی محنت سے رزق حلال کما کر اپنے بیوی بچوں کو پالنا ثواب کا کام ہے صحیح بخاری پارہ 22 رسول خداؐ نے فرمایا جب مسلمان آدمی اپنی جورو اور بال بچوں پر اللہ تعالیٰ کا حکم ادا کرنے کی نیت سے خرچ کرے تو اس میں اس کو صدقے کا ثواب (700 گنا) ملے گا-

اور صحیح بخاری پارہ 18 میں منقول ہے اصل حقیقت تو یہ ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے خرچ کرے اس پر تجھے ثواب ملے گا یہاں تک کہ اس لقمے پر بھی جو تو (اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلنے کی نیت سے) اپنی جورو کے منہ میں ڈالے۔

اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ٥ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ٥ وَالَّذِيْنَ فِيْ أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ٥ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ٥ وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ٥ وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ٥ إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُوْنٍ ٥ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ٥ إِلَّا عَلٰٓى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمٰنُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ٥ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَ ٥ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِأَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ٥ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ٥ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ٥ أُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ٥

اللہ تعالیٰ نے سورۃ معارج 70 میں آیت 22 سے 35 تک عبادت کو مختصراً بیان کیا ہے۔

خداوند کریم کے حضور میں دعا مانگنا بھی عبادت کا حصہ ہے کہ وہ خیر الرازقین ہے۔ سبب الاسباب ہے اور مجیب الدعوات ہے لیکن جب ہم اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں تو ہمارا فرض ہے کہ اس کے احکام پر بھی دھیان دھریں اور تعمیل کریں۔

أَمْ لِلْإِنْسٰنِ مَا تَمَنّٰى ٥

سورۃ نجم 53 آیت-24 کیا انسان اس خوش فہمی میں مبتلا ہے کہ جس چیز کی وہ آرزو کرتا ہے یا خواہش کرتا ہے یا دعا کرتا ہے وہ اسے ضرور مل جائے گی (نہیں ایسی بات نہیں) خداوند کریم مزید فرماتا ہے۔

وَأَنْ لَّيْسَ لِلْإِنْسٰنِ إِلَّا مَا سَعٰى ٥ وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرٰى ٥ ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْأَوْفٰى ٥

سورۃ نجم 53 آیت-39 انسان کو وہی کچھ ملے گا جس کے لئے وہ بھاگ دوڑ اور محنت کرے گا اور اس کی کوشش کو پرکھا جائے گا اور اس کو پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔

أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُّتْرَكُوْٓا أَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ٥ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ٥ أَمْ

أَحَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّئَاتِ أَنْ يَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ؕ وَمَنْ جٰهَدَ فَإِنَّمَا يُجٰهِدُ لِنَفْسِهٖ ۝

سورۃ عنکبوت 29 آیت-6-2 کیا لوگ یہ خیال کئے ہوئے ہیں کہ (صرف) یہ کہنے سے کہ ہم ایمان لے آئیں ان کو بخش دیا جائے گا اور ان کی آزمائش اور امتحان نہیں ہوگا اور جو لوگ ان سے پہلے گذر چکے ہیں ہم نے ان کو آزمائش میں ڈالا تھا (اور تم کو بھی آزمائیں گے) اور خداوند تعالیٰ صاف صاف واضح کردے گا جو لوگ اپنے ایمان میں سچے ہیں اور ان کو بھی جو جھوٹے ہیں اور جو لوگ برے کام کرتے ہیں وہ اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ ہمارے قابو سے نکل جائیں گے جو ایسا خیال کرتے ہیں سب غلط ہے اور جو شخص خداوند تعالیٰ سے ملاقات کی امید رکھتا ہو تو خداوند تعالیٰ کا مقرر کیا ہوا وقت (قیامت) ضرور آکر رہے گا اور وہ ذات کریم سننے اور جاننے ولا ہے اور جو شخص محنت اور بھاگ دوڑ کرتا ہے تو اپنے فائدے کے لئے کرتا ہے۔

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ أَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝

سورۃ صف 61 آیت-3-2 مومنو تم ایسی باتیں کیوں کہتے ہو جن پر عمل نہیں کرتے خداوند تعالیٰ کے حضور میں یہ بہت بُری بات ہے جن پر عمل نہیں کرتے (عام لوگ باتیں کرتے کرتے کہتے چلے جاتے ہیں کہ ہمارا ایمان تو ہے لیکن عمل اچھے نہیں یہ بالکل غلط بات ہے اور ایمان اور نیک اعمال (اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل) لازم وملزوم ہیں نیک اعمال کے بغیر ایمان منافقت شمار ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے حضور میں بہت برا ہے)

کچھ عرصہ پہلے بھارت نے اٹیم بم کا دھماکہ کیا تو پاکستان میں لوگوں نے مسجدوں میں جاکر گڑگڑا کر لمبی لمبی دعائیں مانگنا شروع کردیں پتہ نہیں یہ کہاں کی منطق تھی اسلام سے تو اس کا کوئی واسطہ نہیں تھا چاہیے تو تھا کہ لوگ فوج میں بھرتی ہوتے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں جاکر سائنس اور انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کرتے کہ اپنے ملک کی معیشت فوجوں اور دفاع کو مضبوط بناتے لیکن علما حضرات کا دماغ کیسا چل گیا ہے کہ وہ قران کریم میں اللہ تعالیٰ کے احکام کی طرف رجوع نہیں کرتے مرحوم علامہ اقبال رحمتہ فرماتے ہیں یہ مصرعہ لکھ دیا کس شوخ نے محراب مسجد پر کہ نادان گر گئے سجدے میں جب وقت قیام آیا۔ جب دشمن کے خلاف میدان میں نکلنا تھا۔ علما حضرات نے دعائیں مانگنا شروع کردیا۔ اللہ تعالیٰ واضح طور پر فرماتا ہے۔

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۝

سورۃ صف 61 آیت-11 (لوگوں پر لازم ہے) کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائیں اور پھر اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے جان اور مال سے جہاد کریں (یہ ایمان کا حصہ ہےاور سب مسلمانوں پر فرض ہے) یہ تمہارے لئے بہت اچھا ہے اگر تم سمجھو علامہ اقبال رحمتہ فرماتے ہیں۔

آتجھ کو بتاتا ہوں تقدیر امم کیا ہے
شمشیر داناں اول طاؤس ورباب آخر

وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ۝

سورۃ انفال 8 آیت 60 (خداوند کریم کا حکم ہے کہ ہمیشہ دشمن کے مقابلہ پر) فوج اور گھوڑے جہاں تک ممکن ہو تیار رکھو کہ خداوند تعالیٰ کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں اور ان کے سوا جن کو تم نہیں جانتے اور خداوند تعالیٰ جانتا ہے ہیبت بیٹھی ہے اور تم جو کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو گے اس کا ثواب تم کو پورا پورا دیا جائے گا اور تمہارا ذرہ برابر نقصان نہیں ہوگا۔ آج بھی ہر مسلمان اور مسلم ملکوں کا فرض اولین ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اپنی طاقت بڑھائیں اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنے وسائل اور ذرائع کو بروئے کار لائیں صنعتیں قائم کریں اور صنعتیں قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ افراد کو بہتر تعلیم دی جائے منصوبہ بندی کی جائے بنک قائم کئے جائیں کہ صنعتوں کے لئے سرمایہ بھی مہیا ہو اور پڑھے لکھے افراد اور انجینئر تیار ہوں۔ لوگوں کو ملازمتیں ملیں اور ان کا معیار زندگی بہتر ہو اور ملک کی فوجوں کو بہترین اور جدید ہتھیار مہیا کئے جائیں۔

اور یہ سب کام اللہ تعالیٰ کے احکام کی عین تعمیل کے دائرے میں آتے ہیں اور عبادت میں شمار کئے جاتے ہیں اور سنت نبوی کی پیروی ہے کہ خود رسول کریمؐ نے مدینہ منورہ کے دس سالہ قیام کے دوران امت مسلمہ کے دفاع کی خاطر 27 مرتبہ اسلامی فوجوں کی کمانڈ کی اور میدان جنگ میں بنفس نفیس حاضر رہے اور 28 مرتبہ اپنے مبارک ہاتھوں سے اسلامی فوجوں کی تشکیل اور تنظیم کی اور اصحابہ کرام کی سرکردگی میں اسلامی اُمت کے دفاع کی خاطر دعاؤں کے ساتھ روانہ کیا۔

بڑی عجیب اور حیرانی کی بات ہے کہ تمام اسلامی ملکوں میں صحرا ہیں اور موسم گرمیوں میں سخت گرم اور خشک اور سردیوں میں سخت سرد۔ ادھر اسرائیل میں نجد صحرا درخت لگا کر سرسبز اور شاداب کیا

جارہا ہے- حالانکہ مسلمانوں کے لئے درخت لگانا رسول کریمؐ کے فرمان کی تعمیل اور عبادت ہے رسول کریمؐ کا فرمان ہم سب کو خوب معلوم ہے کہ درخت لگانا صدقہ جاریہ ہے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ زیادہ سے زیادہ درخت لگائے کہ موسم خشک اور گرم نہیں رہے گا- بلکہ بارشیں بڑھ جائیں گی اور ملک کی صنعت اور عوام کی ضرورتوں کی خاطر لکڑی وافر ملے گی-

اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل رسول کریم کی اتباع اور حکومت کے قوانین کی پابندی نہایت لازم اور ضروری ہے-

یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ۝

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سورۃ نسا 4 آیت 59 اے ایمان والو اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کرو اور رسول کریمؐ کی اتباع کرو اور حکومت کے قوانین کی پابندی کرو-

حکومت کے قوانین کی تعمیل بہت ضروری اور لازم ہے کہ ملک مضبوط ہو- معیشت اور معاشرہ ترقی کرے دنگے فساد اور ہڑتالوں اور بدامنی پھیلانے سے اجتناب کیا جائے اور انتخاب کا موقع آنے پر دیانتدار، اعلیٰ تعلیم یافتہ اور ہنر مند اشخاص کو چنا جائے- سارے ٹیکس اور واجبات وقت پر ادا کیے جائیں سنت نبوی کی پیروی میں مسواک استعمال کرنا، تہجد پڑھنا اور شلوار ٹخنوں سے تین انچ اوپر رکھنا واقعی اچھی بات ہے لیکن اُن حضرات سے یہ سوال کرنا بھی برمحل ہوگا کہ انہوں نے رسول کریم کی اتباع میں آج تک کتنے درخت لگائے ہیں اور حکومت کو کتنا انکم ٹیکس، پراپرٹی ٹیکس اور دوسرے واجبات ادا کئے ہیں اِن حضرات سے یہ پوچھنا بھی مناسب ہوگا کہ علماء حضرات اور سنت نبوی کی پیروی کرنے والوں میں سے کتنے آدمیوں نے فوج میں اپنی خدمات پیش کی ہیں-

حکومت کے لئے لازم ہے کہ انکم ٹیکس فارم، پراپرٹی ٹیکس فارم اور دولت ٹیکس اور دوسرے واجبات کے فارموں کے اوپر یہ آیت کریمہ اُردو ترجمہ کے ساتھ چھپوائے-

یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ صلے

سورۃ نساء 4 آیت 59 اے ایمان والو اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کرو- رسول کریم کی اتباع کرو اور حکومت کے قوانین کی پابندی کرو حکومت کو چاہئے کہ دوسرے شہریوں کے ساتھ ساتھ علماء حضرات کو بھی یہ فارم مناسب وقت پر بھیجے کہ دوسرے شہریوں کی طرح وہ بھی ٹیکس ادا کریں-

عبادت کے موضوع پر اگر لکھنا چاہیں تو ایک بڑی ضخیم کتاب لکھی جاسکتی ہے لیکن وقت اور حالات کی مجبوری کی وجہ سے صرف اتنے مواد پر اکتفا کرنا مناسب ہے ممکن ہے کچھ علماء حضرات چیں بجیں ہوں حضرت علامہ اقبال فرماتے ہیں-

قوم کیا چیز ہے قوموں کی امامت کیا ہے
اِس کو کیا سمجھیں یہ بیچارے دو رکعت کے امام

مسجد کا ملت اسلامیہ کے قیام اور اتحاد میں نہایت اہم اور مرکزی مقام ہے کہ مسلمان ہر روز پانچ وقت نماز کی ادائیگی کی خاطر جمع ہوتے ہیں ایک دوسرے کے مسائل اور ان کو حل کرنے کا موقع ملتا ہے مسلمانوں میں مسجد اتحاد، محبت اور یگانگت کی بنیاد ہے۔

وَ اَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ط ٥ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ط اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ٥

سورۃ انفال 8 آیت 63 اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے دلوں میں محبت، شفقت اور اتحاد ڈال دیا ہے (اے رسول کریمؐ) اگر آپ روئے زمین کے سارے خزانے بھی خرچ کرتے تو یہ محبت، شفقت اور اتحاد پیدا نہیں کر سکتے لیکن اللہ تعالیٰ نے خود یہ عظیم کارنامہ انجام دیا ہے کہ وہ بہت ہی طاقتور اور عظیم ہے۔

ہمیں خوب معلوم ہے کہ رسول کریمؐ کی حیات مبارک میں مسجد میں مسلمانوں کا صدر دفتر تھا۔ مسلمانوں کی مجلس شوریٰ (اصحابہ کرامؓ کے جمع ہونے) کا مقام تھا۔ مسلمانوں کی افواج کے کمانڈر انچیف (رسول خداؐ) کا دفتر تھا مسلمانوں کی عدالت عالیہ (رسول خداؐ) کا دفتر تھا یعنی ملت اسلامیہ کے اجتماعی مسائل اور مسلمانوں کے انفرادی تنازعات اور جھگڑے اصحابہ کرامؓ کی حاضری میں رسول کریمؐ کی خدمت میں پیش ہوتے اور وہیں ان کے حل اور علاج کا اعلان کیا جاتا۔ رسول کریم ملت اسلامیہ اور مسلمانوں کی بھلائی کی خاطر جو کچھ کرتے وہ سب کا سب عبادت میں شمار ہوتا ہے ہمیں بی بی عائشہؓ کا فرمان معلوم ہے کہ آپؐ قرآن کریم کی چلتی پھرتی تفسیر تھے حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں بھی بعینہ وہی حالت رہی حضرت عمرؓ کی خلافت میں چونکہ ریاست کی حدود اور شہریوں کی تعداد بہت زیادہ بڑھ گئی لہٰذا انہوں نے DECENTRALIZATION اور DEVOLUTION کے ذریعے ریاست کو آٹھ صوبوں میں تقسیم کیا اور مختلف محکمے قائم کئے کہ حکومت کا کاروبار اور عوام کے مسائل کا حل مناسب طریقے اور وقت پر کیا جائے لیکن مسجد کی اہمیت میں کوئی فرق نہ آیا مسجد میں بیٹھ کر جو کچھ ملت اسلامیہ اور مسلمانوں کی بھلائی کی خاطر کیا جاتا ہے وہ سب عبادت کے زمرے آتا ہے آج اگر کوئی احمق اور عقل کا دشمن صرف نماز اور روزہ کو ہی عبادت تصور کرتا ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ سنت نبوی اور اسوہ حسنہ کی پیروی نہیں کرتا خداوند کریم فرماتا ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِى رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ

الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا۝

سورۃ احزاب 33 آیت 21 تمہارے لئے رسولؐ خدا کردار کا بہترین نمونہ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے ملنے کی اُمید رکھتا ہو اور روز قیامت پر یقین رکھتا ہے اور خداوند کریم کو کثرت سے یاد کرتا ہے۔

رسولؐ کریم کی سنت اور اسوہ حسنہ کی پیروی ہی اسلامی احکام کی تعمیل ہے کہ آپؐ کی ذات گرامی قرآن کریم کی چلتی پھرتی تفسیر ہے۔

والدین کی عزت و احترام

وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ط اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُھُمَآ اَوْ کِلٰھُمَا فَلَا تَقُلْ لَّھُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْھَرْ ھُمَا وَقُلْ لَّھُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا o وَاخْفِضْ لَھُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَۃِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًاo

پارہ 15 سورۃ بنی اسرائیل 17 آیت 23 اور تمہارے پروردگار نے حکم دیا ہے کہ اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو- والدین کے ساتھ بھلائی کرتے رہو اور اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اُف تک نہ کہنا اور نہ انہیں جھڑکنا اور ان سے ادب کے ساتھ بات کرنا اور عجز و نیاز سے ان کے سامنے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے پروردگار جیسا انہوں نے مجھے بچپن میں شفقت سے پالا ہے تو بھی ان کے حال پر رحم فرما-

وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ حُسْنًا ط وَاِنْ جَاھَدٰکَ لِتُشْرِکَ بِیْ مَالَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْھُمَا ط اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ فَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَo

سورۃ 9 عنکبوت آیت 8 اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم

دیا ہے (اے مخاطب) اگر تیرے ماں باپ تیرے ساتھ اصرار کریں کہ تو میرے (اللہ تعالیٰ کے) ساتھ کسی کو شریک بنائے جس کی حقیقت کا تمہیں کچھ علم نہ ہو تو ان کا کہنا نہ مانو (قیامت کے دن) تم (سب) کو میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے پھر جو کچھ تم کرتے تھے میں تم کو جتا دوں گا۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ۭ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ o

سورۃ 31 لقمان آیت 14 اور ہم نے انسان کو جسے اُس کی ماں تکلیف پر تکلیف سہ کر پیٹ میں اٹھائے رکھتی ہے (پھر اس کو دودھ پلاتی ہے) اور (آخرکار) دو برس بعد اس کا دودھ چھڑانا ہوتا ہے (نیز) اس کو ماں باپ کے بارے میں تاکید کی ہے کہ میرا بھی شکر کرو اور اپنے ماں باپ کا بھی اور (تم کو) میرے سامنے (آخرکار) حاضر ہونا ہے۔

وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ لا فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ج ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ o

سورۃ 31 لقمان آیت 15 اور اگر وہ تمہیں مجبور کریں کہ تو میرے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک کرے جس کا تجھے کچھ بھی علم نہ ہو تو ان کا کہا نہ ماننا ہاں دنیاوی زندگی ان کی اچھی طرح خدمت کرنا اور جو میرے راستے پر چلے گا اس کی پیروی کرنا آخر کار تم سب کو میرے سامنے ہی حاضر ہونا ہے تو جو کام تم کرتے رہے ہو ان سب کی حقیقت تم پر واضح کردوں گا۔

مذہب اسلام میں اولاد کے لئے ماں باپ کا ایک خاص مرتبہ اور مقام ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ اور رسولؐ مقبول نے بہت زیادہ زور دیا ہے۔ اولاد کے لئے ماں باپ کی خدمت، دیکھ بھال اور عزت و احترام نہایت ہی لازم ہے یہاں تک کہ اگر ماں باپ کافر یا مشرک ہوں تو بھی ان سے اچھا سلوک کرنا فرض ہے اگر وہ شرک یا کفر کی دعوت دیں یا اصرار کریں تو ان کی بات نہ مانی جائے لیکن عزت و احترام اور خدمت ہر صورت لازم ہے اور اگر ماں باپ بوڑھے اور ضعیف ہوں ان کو خدمت اور دیکھ بھال کی ضرورت ہے تو حج اور جہاد سے بھی رخصت ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

والدین اگر بوڑھے ضعیف اور معذور ہوں اور ان کو مسلسل دیکھ بھال اور خدمت کی ضرورت ہو تو اس صورت میں اولاد پر جہاد ساقط ہو جاتا ہے۔

وَوَصَّینَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ حُسْنًا ط وَاِنْ جَاھَدٰکَ لِتُشْرِکَ بِیْ مَالَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْھُمَا ط اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ فَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّھُمْ فِی الصّٰلِحِیْنَ ٥

سورۃ عنکبوت 29 آیت 8 اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ عزت و احترام اور تعظیم کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اگر تیرے ماں باپ تجھے مجبور کریں کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک بنائے جس کی حقیقت کا تجھے علم نہ ہو تو ان کا کہنا نہ مانو تم سب کو (آخرکار) میرے سامنے ہی لوٹ کر آنا ہے پھر جو کچھ تم کیا کرتے تھے میں تم کو بتا دوں گا اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کو ہم نیک لوگوں میں شمار کریں گے۔

آگے چل کر مزید قرآن کریم میں آیا ہے۔

وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ ج حَمَلَتْہُ اُمُّہٗ وَھْنًا عَلٰی وَھْنٍ وَّفِصٰلُہٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْکُرْلِیْ وَلِوَالِدَیْکَ ط اِلَیَّ الْمَصِیْرُ ٥ وَاِنْ جٰھَدٰکَ عَلٰٓی اَنْ تُشْرِکَ بِیْ مَالَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْھُمَا وَصَاحِبْھُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا ٥

سورۃ لقمان 31 آیت 14 اور ہم نے انسان کو جسے اس کی ماں تکلیف پر تکلیف سہ کر پیٹ میں اٹھائے رکھتی ہے (اور پھر اس کو دودھ پلاتی ہے) اور (آخرکار) دو برس میں اس کا دودھ چھوڑنا ہوتا ہے تاکید کی ہے کہ میرا بھی شکر کرو اور اپنے ماں باپ کی بھی (عزت و تکریم اور) شکر کرو کہ تم کو آخرکار میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے اور اگر وہ تم کو مجبور کریں کہ تو میرے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک کرے جس کا تجھے کچھ بھی علم نہیں تو ان کا کہا نہ مانو ہاں دنیاوی کاموں میں ان کا اچھی طرح ساتھ دینا قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ مزید فرماتا ہے۔

یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ ط قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَ الْاَقْرَبِیْنَ وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰکِیْنِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ ط وَ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ ٥

سورۃ 2 بقرہ آیت 215 لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ (اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے) کیا خرچ کریں آپ بتا دیں کہ جو کچھ بھی خرچ کرو اچھی بات ہے کہ ماں باپ رشتہ داروں اور یتیموں محتاجوں کو جو کچھ دو گے نیک کام ہے اور اللہ تعالیٰ تو خوب جانتا ہے۔

گو ماں باپ کی خدمت انسان پر فرض ہے لیکن اس کو ایسے نیک کاموں میں شمار کیا گیا ہے جن سے اللہ تعالیٰ بہت زیادہ خوش ہوتا ہے۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗٓ اَضْعَافًا کَثِیْرَۃً ط وَ اللّٰہُ یَقْبِضُ وَ یَبْصُطُ ص وَ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ہ

پارہ 2 سورۃ بقرہ 2 آیت 245 کون ہے جو خداوند کریم کو قرض حسنہ دے کہ وہ اس کے بدلے اس کو کئی گنا زیادہ دے گا اور خداوند کریم ہی روزی کو تھوڑا یا زیادہ کرتا ہے اور تم اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسا نیک کام وہ قرض حسنہ میں شمار کرتا ہے اور اس کے بدلے کئی گنا بڑھا کر جزا دے گا اور قرآن کریم میں بار بار اس پر زور دیا گیا ہے مثلاً سورۃ الحدید 57 آیت 18,11 سورۃ المزمل 73 آیت 20-

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْۢبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ ط وَ اللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ط وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ہ اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَآ اَذًی لا لَّھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ ج وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَ لَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ہ

پارہ 3 سورۃ 2 بقرہ آیت -261 جو لوگ اپنا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیاں اُگیں اور ہر ایک بالی میں سوسو دانے ہوں اور خدا جس کو چاہتا ہے زیادہ مال دیتا ہے وہ بڑی کشائش والا اور سب کچھ جاننے والا ہے جو لوگ اپنا مال خدا تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں پھر اس کے بعد نہ اس خرچ کا کسی پر احسان رکھتے ہیں اور نہ کسی کو تکلیف دیتے ہیں ان کا صلہ ان کے پروردگار کے پاس ہے اور نہ ان کو کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ وہ ایسے نیک کاموں یعنی ماں باپ غریبوں، یتیموں اور بیواؤں پر خرچ کرنے پر سات سو گنا بڑھا کر جزا دے گا اور مزید رسول کریمؐ کی مشہور حدیث ہے کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔

حضرت اویس قرنیؓ کا شمار جلیل القدر صحابہ میں ہوتا ہے آپ کا دیس قرنی ملک یمن میں تھا آپ کیسے مشرف بہ اسلام ہوئے کسی کتاب سے پتہ نہیں چلتا۔ جب جنگ اُحد میں رسول کریم کا

دانت مبارک پتھر لگنے سے شہید ہوا تو خداوند کریم بہتر جانتا ہے کہ آپ کو کیسے معلوم ہو گیا آپ جنگل میں کہیں اُونٹ چرا رہے تھے۔ آپ نے سوچا کہ اگر حضور نبی کریمؐ کا دانت ٹوٹ گیا ہے تو میں نے دانت سلامت رکھ کر کیا کرنا ہے چنانچہ آپ نے پتھر لے کر ایک دانت توڑ دیا۔ پھر خیال آیا کہ شاید یہ دانت نہ ہو دوسرا ہو اس طرح کرتے کرتے آپ نے سارے دانت توڑ دیئے۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

گو آپ رسول مقبولؐ کی حیات مبارک میں اسلام لائے لیکن بارگاہ رسالت میں باریابی حاصل کرنے سے محروم رہے کہ آپ کی والدہ محترمہ اپاہج اور معذور تھی اُن کو دیکھ بھال کی ضرورت تھی آپ نے بہت منت سماجت کی کہ میں بھاگتا دوڑتا جاؤں گا اور رسول کریم کی زیارت کر کے واپس آجاؤں گا والدہ کا کہنا تھا کہ اگر تم بھاگتے دوڑتے جاؤ۔ تو اتنے دن میری دیکھ بھال کون کرے گا کہ قرن مدینہ منورہ سے بہت دور ہے اُدھر مدینہ منورہ میں رسول کریمؐ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ تمہاری خلافت کے دوران اس حلیہ کا ایک شخص آئے گا اس کو میرا یہ کرتہ دینا اور کہنا کہ میری اُمت کے لئے دعا کرے۔ صحابہ کرامؓ بڑے حیران ہوئے کہ ایسا کون سا شخص ہو گا جس کے متعلق رسول خداؐ فرما رہے ہیں کہ میری اُمت کے لئے دعا کرے۔ رسول کریمؐ کے وصال کے بعد حضرت عمرؓ کی خلافت کے دوران ایک روز وہی حلیہ لئے ایک شخص مسجد نبوی میں حاضر ہوا (کہ حضرت اویسؓ قرنی کی والدہ محترمہ وفات پا گئی) صحابہ کرامؓ نے پہچان لیا بڑے حیران ہوئے کہ یہ شخص رسول کریمؐ کی حیات مبارک میں زیارت کی خاطر مدینہ منورہ نہ آسکا۔ حضرت اویسؓ قرنی نے صحابہ کرامؓ سے رسول خداؐ کے حلیہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ انہوں نے کبھی جی بھر کر آپؐ کو دیکھا ہی نہیں تھا نظریں عموماً نیچے ہی رکھیں حضرت اویس قرنی نے رسول کریمؐ کے چہرہ مبارک کی تفصیل بیان کی کہ ان کی نظروں کے سامنے ہمیشہ رسول کریمؐ کا چہرہ مبارک ہی رہتا سوائے اس وقت جب وہ اپنی والدہ محترمہ کی خدمت میں حاضر ہوتے یقیناً تو کہنا مناسب نہیں ہو گا لیکن عین ممکن ہے کہ اگر اولاد کی طرف سے خدمت اور دیکھ بھال پر والدین راضی خوشی ہوں اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں اولاد کے لئے دعا کریں تو قوی اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کریم مہربانی فرمائے کہ اسی دنیاوی زندگی میں رسول کریمؐ کی زیارت سے بہرہ مند ہو۔

ماں کا مرتبہ اور عظمت خداوند تعالیٰ اور رسول کریمؐ ہی صحیح سمجھتے ہیں کہ ماں نے پیغمبران کرامؑ کو جنا ان کو اپنا دودھ پلایا پرورش اور تربیت کی۔

اللہ تعالیٰ فرعون کی بیوی حضرت بی بی آسیہ کے متعلق فرماتا ہے۔

إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِندَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِن فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّٰلِمِينَ ۝

سورۃ تحریم 66 آیت 11 حضرت بی بی آسیہ نے دعا کی کہ اے میرے رب کریم اپنے نزدیک میرے لئے باغ میں ایک محل بنا اور مجھے فرعون اور اس کے کرتوتوں سے بچا اور مجھے ظالموں سے نجات دے حضرت بی بی آسیہ مسلمان تھیں کہ وہ خدائے وحدہٗ لاشریک پر ایمان رکھتی تھیں اور انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پرورش اور تربیت کی سعادت پائی۔

اور حضرت بی بی مریم کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِن رُّوحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمَٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهِ وَكَانَتْ مِنَ الْقَٰنِتِينَ ۝

سورۃ تحریم 66 آیت 12 اور عمران کی بیٹی مریم نے اپنی آبرو کی حفاظت کی اور ہم نے اُس کے جسم میں اپنی روح پھونکی اس نے اپنے رب تعالیٰ کے کلام (احکام) کے سچا ہونے کی گواہی دی اور عبادت گزاروں میں سے تھیں۔ حضرت بی بی مریم نے حضرت عیسیٰؑ کو جنا وُں کو اپنا دودھ پلایا اور ان کی پرورش اور تربیت کی سعادت پائی۔ عورتوں پر واضح ہونا چاہئے کہ خداوند کریم کو پاکدامنی کتنی پسند ہے کہ حضرت بی بی مریم کی تعریف کی ہے۔

والدین اور اولاد کا رشتہ

وَنَادٰی نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ وَاِنَّ وَعْدَکَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْکَمُ الْحٰکِمِیْنَ o قَالَ یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِکَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ ۫ۚ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَیْسَ لَکَ بِهٖ عِلْمٌ o اِنِّیْۤ اَعِظُکَ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ o

پارہ 12 سورۃ ہود 11 آیت 45 اور نوح نے اپنے پروردگار کو پکارا اور کہا کہ میرا بیٹا میرے گھر والوں میں سے ہے (تو اس کو بھی نجات دے) تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب سے بہتر حاکم ہے خدا نے فرمایا کہ اے نوح وہ تیرے گھر والوں میں سے نہیں ہے اس کے اعمال اچھے نہیں تو جس چیز کی حقیقت تم کو معلوم نہیں اس کے بارے میں مجھ سے سوال نہ کرو۔ میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ نادان نہ بنو۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اگر اولاد کافر ہو تو خون کا رشتہ قائم نہیں رہتا اور وہ وراثت سے محروم ہو گی۔

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿

سورۃ ابراہیم 14 آیت 36 اے خداوند تعالیٰ ان (بتوں) نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے سو جس شخص نے میری اطاعت کی (خدائے وحدہٗ لاشریک پر ایمان لایا اور میرے کردار کی پیروی کی وہ میرا اپنا ہے اور جس نے نافرمانی کی (اس کے لئے میں کوئی سفارش نہیں کرتا) ہاں تو بخشنے والا اور مہربان ہے)

کافر اور مسلمان کا رشتہ واضح کر دیا گیا مزید کہنے کی کوئی گنجائش نہیں۔

☆☆

جہاد کا بیان

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ○ اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ○ وَ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ وَ اَحْسِنُوْا ۛ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○

پارہ 2 سورۃ بقرہ 2 آیت 193 اور ان سے اس وقت تک لڑتے رہو کہ فساد نابود ہو جائے اور ملک میں خدا ہی کا دین قائم ہو جائے۔ اگر وہ فساد سے باز آجائیں تو ظالموں کے سوا کسی پر زیادتی نہیں کرنی چاہئے۔ حرمت والا مہینہ حرمت والے مہینہ کا بدل ہے اور حرمت والی چیزیں ایک دوسرے کا بدلا ہیں پس اگر تم پر کوئی زیادتی کرے تو جیسی زیادتی وہ تم پر کرے ویسی ہی تم اس پر کرو اور خدا سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ خدا ڈرنے والوں کے ساتھ ہے اور خدا کی راہ میں مال خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو۔ نیکی کرو بے شک خدا تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو درست رکھتا ہے۔

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ○

پارہ 2 سورۃ بقرہ 2 آیت 216 مسلمانو تم پر خداوند تعالیٰ کے راستے میں لڑنا فرض کر دیا گیا ہے وہ تم کو ناگوار ہو گا۔ مگر عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بھلی ہو اور عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بھلی لگے اور وہ تمہارے حق میں مضر ہو ان باتوں کو خداوند تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ۗ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ۗ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌ م بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ○

پارہ 2 سورۃ بقرہ 2 آیت 217 اے محمد صلعم لوگ تم سے احترام والے مہینوں میں لڑائی کرنے کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دو کہ ان میں لڑنا بڑا گناہ ہے اور خدا کی راہ سے روکنا اور اس سے کفر کرنا اور خانہ خدا میں جانے سے روکنا اور اہل مسجد کو اس سے نکال دینا خدا کے نزدیک اس سے بھی بڑا گناہ ہے اور فتنہ انگیزی تو خونریزی سے بھی بدتر ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 243 کیا آپ نے ان لوگوں کی طرف دھیان نہیں دیا جو حالانکہ تعداد میں ہزارہا تھے لیکن موت کے ڈر سے اپنے گھر بار سے نکل بھاگے تو خداوند تعالیٰ نے ان کو حکم دیا کہ مر جاؤ پھر ان کو زندہ بھی کر دیا کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے لیکن ان میں سے اکثر ناشکرے ہیں (اس ڈر سے کہ لڑائی میں جانے سے مر جائیں گے گھر بار چھوڑ کر بھاگنا تو ہمیشہ کی موت مرنا ہے جس کی مثال ہمارے سامنے ہے اور اس سے بڑے افسوس اور رنج کا مقام ہے کہ مسلمانوں نے جہاد جیسے اہم فریضہ کو اپنے فرائض کی فہرست سے ہی خارج کر دیا ہے)

وَ قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 244 اور (مسلمانو) خدا کی راہ میں جہاد کرو اور جان رکھو کہ خدا سب

کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

بَلٰٓی لا اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَیَاْتُوْکُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا یُمْدِدْکُمْ رَبُّکُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ مُسَوِّمِیْنَ ۝

پارہ 4 سورۃ آل عمران 3 آیت -125 ہاں اگر تم دل کو مضبوط رکھو اور خدا سے ڈرتے رہو اور کافر تم پر جوش کے ساتھ دفعتہً حملہ کر دیں تو پروردگار پانچ ہزار فرشتے جن پر نشان ہوں گے تمہاری مدد کو بھیجے گا۔

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝

پارہ 4 سورۃ آل عمران 3 آیت 139 اور دیکھو دل نہ چھوڑنا اور نہ کسی طرح کا غم کرنا اگر تم مومن صادق ہو تو تم ہی غالب ہو گے۔

اِنْ یَّمْسَسْکُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ وَتِلْکَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُهَا بَیْنَ النَّاسِ ۚ وَلِیَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَیَتَّخِذَ مِنْکُمْ شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ۝

سورۃ آل عمران 3 آیت 140 اور اگر تمہیں کوئی زخم (شکست) لگا ہے تو ان لوگوں کو بھی ایسا زخم لگ چکا ہے اور یہ دن ہیں کہ ہم ان کو لوگوں میں بدلتے رہتے ہیں اس سے یہ بھی مطلب تھا کہ خداوند تعالیٰ ایمان والوں کو واضح کر دے اور تم میں سے بعض کو شہادت کا اعلیٰ اعزاز عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

وَلَقَدْ صَدَقَکُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓی اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ وَعَصَیْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىکُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ؕ مِنْکُمْ مَّنْ یُّرِیْدُ الدُّنْیَا وَمِنْکُمْ مَّنْ یُّرِیْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَکُمْ عَنْهُمْ لِیَبْتَلِیَکُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْکُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ ۝

پارہ 4 سورۃ آل عمران 3 آیت 152 اور اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا یعنی اس وقت جب کہ تم کافروں کو ان کے حکم سے قتل کر رہے تھے یہاں تک کہ جو کچھ تم چاہتے تھے خدا نے تم کو دکھا دیا اس کے بعد تم نے ہمت ہار دی اور پیغمبر کے حکم کے بارے میں جھگڑنے لگے اور اس کی خلاف ورزی کی بعض تو تم میں سے دنیا کے لالچی تھے اور بعض آخرت کے طالب اس وقت خدا نے تم کو ان کے مقابلے سے غافل کر دیا کہ تمہاری آزمائش کرے اور اس نے تمہارا قصور معاف کر دیا خدا

مومنوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے۔ (جنگ احد میں دنیاوی لالچ اور طمع کی وجہ سے رسولؐ خدا کے حکم کی خلاف ورزی کرنے پر جو نتیجہ نکل سکتا ہے وہ سب کے لئے باعث عبرت ہے اور ہمیشہ کے لئے قرآن کریم کی زینت بن گیا ہے دشمن کے 22 آدمی مرے اور مال غنیمت کے لالچ میں رسول خدا کے حکم کی خلاف ورزی کی وجہ سے مسلمانوں کے 65 آدمی شہید ہوئے)

اَوَ لَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ۭ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

پارہ 4 سورۃ آل عمران 3 آیت 165 بھلا یہ کیا بات ہے کہ (جنگ احد کے دن) کفار کے ہاتھ سے تم پر مصیبت پڑی حالانکہ (جنگ بدر میں) اس سے دو چند مصیبت تمہارے ہاتھوں سے ان پر پڑ چکی ہے تو تم چلا اُٹھے کہ ہائے یہ آفت ہم پر کہاں سے آ پڑی کہہ دو کہ یہ تمہاری ہی شامت اعمال ہے کہ تم نے پیغمبر کے حکم کے خلاف کیا بے شک خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ښ وَقِيْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ۭ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّاتَّبَعْنٰكُمْ ۭ ھُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَىِٕذٍ اَقْرَبُ مِنْھُمْ لِلْاِيْمَانِ ښ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِھِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِھِمْ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ۝

پارہ 4 سورۃ آل عمران 3 آیت 167 اور منافقوں کو بھی پتہ چلا لے۔ جب ان سے کہا گیا کہ آؤ خدا کے راستہ میں جنگ کرو اور کافروں کے حملوں کا دفاع کرو۔ تو کہنے لگے کہ اگر ہم کو لڑائی کی خبر ہوتی تو ہم ضرور تمہارے ساتھ رہتے یہ اس دن ایمان کی بجائے کفر سے زیادہ قریب تھے۔ منہ سے وہ باتیں کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں اور جو کچھ یہ چھپاتے ہیں خدا اس سے خوب واقف ہے۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰھُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِھِمْ مِّنْ خَلْفِھِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْھِمْ وَلَا ھُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

پارہ 4 سورۃ آل عمران آیت 169 جو لوگ خدا کی راہ میں مارے گئے ان کو مرے ہوئے نہ سمجھنا بلکہ اپنے خدا کے پاس زندہ ہیں اور ان کو رزق مل چکا ہے جو کچھ خدا نے اُن کو اپنے فضل سے بخش رکھا ہے اس پہ خوش ہیں اور جو لوگ ان کے پیچھے رہ گئے اور شہید ہو کر ان میں شامل نہیں ہو

سکے ان کی نسبت خوشیاں منا رہے ہیں کہ (قیامت کے دن) ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے اور خدا کے انعامات اور فضل سے خوش ہو رہے ہیں اور اس وجہ سے کہ خدا مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا○

پارہ 5 سورۃ النساء 4 آیت 71 مومنو اپنے بچاؤ کا پورا پورا بندوبست کیا کرو۔ پھر جتھوں کی صورت میں نکلو یا سب اکٹھے ہو کر کوچ کیا کرو۔

وَ اِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا○

پارہ 5 سورۃ النساء 4 آیت -72 تم میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو (جہاد میں) پیچھے رہ جاتے ہیں پھر اگر تم پر مصیبت پڑ جائے تو کہتے ہیں کہ خدا نے ہم پر بڑی مہربانی کی ہے کہ ہم ان میں موجود نہیں تھے۔

فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۭ وَ مَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ○ وَ مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ○ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا○

پارہ 5 سورۃ النساء 4 آیت 74 اور جو لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور آخرت کی خاطر اس دنیا کی زندگی بیچ دیتے ہیں جو لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے رہتے ہیں چاہے وہ شہید ہو جائیں یا فتح حاصل کر لیں ہم عنقریب ان کو بڑا ثواب دیں گے اور تم خدا کی راہ میں ان بے بس مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر کیوں نہیں لڑتے جو دعائیں کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہم کو اس شہر سے جس کے رہنے والے ظالم ہیں نکال کر کہیں اور لے جا اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی بنا اور اپنی ہی طرف سے کسی کو ہمارا مددگار مقرر فرمایا۔ جو مومن ہیں وہ تو خدا کے لئے لڑتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ بتوں کیلئے لڑتے ہیں سو تم شیطان کے مددگاروں سے لڑو۔ شیطان کا فریب بالکل کمزور ہوتا ہے۔

فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۝

سورۃ النساء 4 آیت 77 اور جب ان کو جہاد کا حکم دیا گیا تو ان میں ایک گروہ آدمیوں سے ایسے ڈرنے لگا جیسے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہے یا اس سے بھی زیادہ۔

اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۝

سورۃ النساء 4 آیت 78 تم جہاں کہیں بھی ہو موت تمہارا کھوج نکال لے گی چاہے تم اونچے محفوظ اور مضبوط قلعوں میں کیوں نہ ہو۔

لہٰذا موت کے ڈر سے جہاد سے بھاگنا ایمان سے محرومی اور بے وقوفی ہے ابھی فلسطین کی تازہ مثال ہمارے لئے عبرت اور سبق ہے۔

فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ج عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۗ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ۝

سورۃ النساء 4 آیت 84 تم اللہ تعالیٰ کی خاطر لڑو۔ تم صرف اپنی ذات کے سوا کسی کے ذمہ دار نہیں ہو اور مومنوں کو بھی ترغیب دو۔ عین ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کافروں کا زور کم کر دے اور اللہ تعالیٰ بہت طاقتور اور سخت سزا دینے والا ہے۔

وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ۗ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

پارہ 5 سورۃ النساء 4 آیت 104 اور کافروں کا پیچھا کرنے میں سستی نہ کرنا اگر تم بے آرام ہوتے ہو تو جس طرح تم بے آرام ہوتے ہو اسی طرح وہ بھی بے آرام ہوتے ہیں اور تم خدا سے ایسی ایسی امیدیں رکھتے ہو جو خود نہیں رکھتے اور خدا سب کچھ جانتا ہے اور بڑی حکمت والا ہے۔

يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۗ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ۗ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۗ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

پارہ 5 سورۃ النساء 4 آیت 95 جو مسلمان گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں اور لڑنے سے جی چراتے ہیں اور کوئی عذر نہیں رکھتے اور جو خدا کی راہ اپنے مال اور جان سے لڑتے ہیں وہ دو تو برابر نہیں ہو سکتے خدا نے مال و جان سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر فضیلت بخشی ہے گو اچھا وعدہ سب سے ہے لیکن اجر عظیم کے لحاظ سے خدا نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر بڑی عظمت بخشی ہے یعنی خدا کی طرف سے بخشش میں اور رحمت میں مختلف درجات ہیں اور خدا بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔

وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَنْ تَضَعُوْۤا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا○

پارہ 5 سورۃ النساء 4 آیت 102 اور کافر تو اس موقع کی تلاش میں ہیں کہ تم ذرا اپنے ہتھیاروں اور سامان سے غافل ہو جاؤ تم پر یکبارگی حملہ کر دیں اور اگر تم بارش کے سبب تکلیف میں ہو یا بیمار ہو تو تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ہتھیار اتار دو۔ مگر ہشیار ضرور رہنا اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

وَ لَا تَهِنُوْا فِى ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا○

سورۃ النساء 4 آیت 104 اور کافروں کا پیچھا کرنے میں سستی مت دکھاؤ اگر تم کو مصیبتیں پڑی ہیں تو ان کو بھی ویسی ہی مصیبتیں پڑی ہیں تم کو تو اللہ تعالیٰ سے (رحمت اور فضل کی) امید ہے جب کہ ان کو نہیں اور اللہ تعالیٰ تو خوب جانتا اور حکمت والا ہے۔

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْۤا اَوْ يُصَلَّبُوْۤا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْىٌ فِى الدُّنْيَا وَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ○

سورۃ 5 مائدہ آیت 33 جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے خلاف لڑائی کرتے ہیں اور اپنے جان و مال سے ملک میں فساد پھیلاتے ہیں اور ان کی سزا یہ ہے وہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی پر چڑھائے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں الٹی سیدھی جانب سے کاٹ دیئے جائیں یا ملک سے

نکال دیئے جائیں ان کے لئے اس دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں ان کو بڑا سخت عذاب ہوگا۔

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۝ وَ مَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ مَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

پارہ 9 سورۃ انفال 8 آیت 15 اے ایمان والو جب میدان جنگ میں کفار سے تمہارا مقابلہ ہوتو ان سے پیٹھ نہ پھیرنا اور جو کوئی جنگ کے دن جنگی داؤ چال کے مطابق یا انہیں فوج سے جا ملنے کے سوا ان سے پیٹھ پھرے گا تو سمجھو کہ وہ خدا تعالیٰ کے غضب میں گرفتار ہوگیا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت ہی بُری جگہ ہے۔

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

پارہ 9 سورۃ انفال 8 آیت 17 تم لوگوں نے ان کفار کو قتل نہیں کیا بلکہ خداوند کریم نے ان کو قتل کیا ہے اور اے محمد صلعم جس وقت تم نے کنکریاں پھینکی تھیں تو وہ تم نے نہیں پھینکی تھیں بلکہ اللہ نے پھینکی تھیں اس سے یہ غرض تھی کہ مومنوں کو اپنے احسانوں سے اچھی طرح آزمالے بے شک خدا سنتا اور جانتا ہے۔

اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَ اِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

سورۃ انفال 8 آیت 19 (اے مکہ کے کافرو) اگر تم رسول کریم پر غلبہ چاہتے تھے تو اس کا فیصلہ تو تمہارے سامنے آگیا ہے اگر تم (اپنی مذموم حرکتوں سے) باز آجاؤ تو تمہارے حق میں بہتر ہے اگر دوبارہ لڑائی کیلئے آؤ گے تو ہم بھی مقابلہ پر آئیں گے تمہاری فوج خواہ کتنی ہی بڑی ہو تمہارے کچھ کام نہ آئے گی اور خداوند تعالیٰ تو مومنوں کے ساتھ ہے۔

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

پارہ 9 سورۃ انفال 8 آیت 24 اے ایمان والو خداوند کریم اور اس کا رسول کریم کا حکم مانو جبکہ رسولؐ خدا تم کو زندگی (جاودان اسلام لانے) کے لئے بلاتے ہیں اور جان رکھو کہ خداوند کریم

آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہوتا ہے اور وہی ہے کہ اسی کے پاس تم سب لوگ آخر جمع کئے جاؤ گے۔

وَیٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِیْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝

سورۃ انفال 8 آیت 45 اے ایمان والو جب تم دشمن سے لڑو تو ثابت قدمی سے جے رہو اور اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم مانو آپس میں مت جھگڑو کہ تمہارا حوصلہ ٹوٹ جائے اور تمہارا رعب اور دبدبہ جاتا رہے صبر سے کام لو کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِیَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَیْهِمْ عَلٰی سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْخَآئِنِیْنَ ۝ وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ لَا یُعْجِزُوْنَ ۝ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَیْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِیْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ یَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یُوَفَّ اِلَیْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝

پارہ 10 سورۃ انفال 8 آیت 58 اور اگر تم کو کسی قوم سے دغابازی کا خوف ہو تو اُن سے معاہدہ توڑ ڈالو اور برابر کا جواب دو۔ کچھ شک نہیں کہ خدا تعالیٰ دغابازوں کو دوست نہیں رکھتا اور کافر یہ خیال مت کریں کہ وہ نیکوکاروں سے جیت جائیں گے وہ اپنی چالوں سے مسلمانوں کو کبھی مغلوب نہ کر سکیں گے اور جہاں تک ہو سکے ان کے خلاف اپنی طاقت زیادہ سے زیادہ بڑھاؤ بشمول لڑائی کے گھوڑے (ہر قسم کے بہترین اور جدید ہتھیار) اُس سے خدا تعالیٰ کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں اور ان کے سوا اور لوگوں پر جن کو تم نہیں جانتے اور اللہ جانتا ہے تمہاری دہشت بیٹھی رہے گی اور تم جو کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو گے اس کا ثواب تمہیں پورا پورا دیا جائے گا اور تمہارا ذرا نقصان نہیں کیا جائے گا۔

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝

سورۃ انفال 8 آیت 61 اور اگر دشمن صلح پر آمادہ ہو جائے تو تم بھی صلح کر لو اور اللہ تعالیٰ پر

بھروسہ رکھو کیونکہ وہی ہے جو سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ○ اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ○

پارہ 10 سورۃ انفال 8 آیت 65 اے نبی کریمؐ مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دیا کرو اگر تم میں سے بیس آدمی ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دو سو کافروں پر غالب آئیں گے اور اگر سو ایسے ہوں گے تو ہزار پر غالب آئیں اس لئے کہ کافر لوگ کچھ عقل نہیں رکھتے لیکن اب خدا تعالیٰ نے تم پر سے بوجھ ہلکا کر دیا ہے اور معلوم کر لیا ہے کہ تم میں کسی قدر کمزوری (ایمان) موجود ہے پس تم میں سے اگر ایک سو ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دو سو پر غالب ہوں گے اور اگر ایک ہزار ہوں گے تو دو ہزار پر غالب رہیں گے اور خدا تعالیٰ ثابت قدم رہنے والوں کا مددگار ہے۔

اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ يَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ○

پارہ 10 سورۃ توبہ 9 آیت 13 بھلا تم ایسے لوگوں سے کیوں نہ لڑو جنہوں نے وعدہ خلافی (عہد شکنی) کی۔ پیغمبر خدا کو جلاوطن کرنے کا منصوبہ بنایا انہوں نے تم سے عہد شکنی کی ابتدا کی کیا تم ایسے لوگوں سے ڈرتے ہو حالانکہ ڈرنے کے لائق تو خداوند تعالیٰ ہے بشرطیکہ تم ایمان رکھتے ہو۔ ان سے خوب لڑو خداوند کریم ان کو تمہارے ہاتھوں سے عذاب میں ڈالے گا اور رسوا کرے گا اور تم کو ان پر غلبہ دے گا اور مومن لوگوں کے سینوں کو ٹھنڈا (سکون اور چین) کرے گا۔

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ○

پارہ 10 سورۃ توبہ 9 آیت 24 (اے رسول کریم) کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ دادا اور بیٹے اور بھائی اور عورتیں اور خاندان کے تمام آدمی اور مال جو تم کماتے ہو اور تجارت جس کے بند ہونے سے ڈرتے ہو اور مکانات جن کو پسند کرتے ہو خداوند کریم اور اس کے رسول سے اور خداوند کریم کی راہ میں جہاد کرنے سے تمہیں زیادہ عزیز ہوں تو تھوڑا انتظار کرو یہاں تک کہ خدا تعالیٰ اپنا عذاب بھیجے اور اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝

پارہ 10 سورۃ توبہ 9 آیت 20 جو لوگ ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور خداوند کریم کی راہ میں مال اور جان سے جہاد کرتے رہے خدا تعالیٰ کے ہاں ان کے بہت اعلیٰ درجے ہیں اور وہی کامیاب ہوں گے۔

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِیْ مَوَاطِنَ كَثِیْرَةٍ ۙ وَّیَوْمَ حُنَیْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَیْئًا وَّضَاقَتْ عَلَیْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّیْتُمْ مُّدْبِرِیْنَ ۝

پارہ 10 سورۃ توبہ 9 آیت 25 اور خدا تعالیٰ نے تو ہمیشہ لڑائی کے میدان میں تمہاری (مسلمانوں کی) مدد کی ہے اور جنگ حنین کے موقع پر جب تم کو اپنی جماعت کی کثرت پر غرور تھا تو وہ تمہارے کچھ کام نہیں آئی اور زمین اتنی زیادہ وسیع و عریض ہونے کے باوجود تم پر تنگ ہو گئی اور تم پیٹھ پھیر کر بھاگ پڑے۔

وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِیْنَ كَآفَّةً كَمَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ۝

پارہ 10 سورۃ توبہ 9 آیت 36 اور تم سب کے سب مل کر مشرکوں سے لڑو جیسے وہ سب کے سب مل کر تم سے لڑتے ہیں اور جان رکھو کہ خدا پرہیز گاروں کے ساتھ ہے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِیْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ؕ اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِیْلٌ اِلَّا تَنْفِرُوْا یُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ۙ وَّیَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ

وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْئًا ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ٥

پارہ 10 سورۃ توبہ 9 آیت 38 مومنو تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ خدا کی راہ میں جہاد کے لئے نکلو تو تم اٹھنے کا نام نہیں لیتے (یعنی گھروں سے نکلنا نہیں چاہتے) کیا تم آخرت کی نعمتوں کو چھوڑ کر دنیا کی (فانی) زندگی پر خوش ہو بیٹھے ہو دنیا کی زندگی کے فائدے تو آخرت کی نعمتوں کے مقابل بہت ہی معمولی ہیں اگر تم نہ نکلو گے تو خدا تم کو دردناک عذاب دے گا اور تمہاری جگہ دوسرے لوگ پیدا کرے گا (جو خدا تعالٰی کے سچے فرماں بردار ہوں گے) اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے یقیناً خدا تعالٰی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ٥ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّا تَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْۢ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ؕ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ج يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ٥

پارہ 10 سورۃ توبہ 9 آیت 41 تمہارے پاس ہتھیار تھوڑے ہوں یا زیادہ۔ گھروں سے نکل پڑو اور خدا تعالٰی کے راستے میں جان اور مال کے ساتھ لڑ جاؤ۔ یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم سمجھ سکتے ہو۔ اگر مال غنیمت آسانی سے ملنے والا ہوتا اور سفر بھی تھوڑا ہوتا تو (اے پیغمبر منافقین تمہارے ساتھ) خوشی سے چل دیتے لیکن ان کو مسافت لمبی اور مشکل نظر آئی تو عذر کرنے لگے اور خدا تعالٰی کی قسمیں کھانے لگے کہ اگر ہم میں ہمت ہوتی تو آپ کے ساتھ نکل آتے یہ لوگ ایسے حیلے بہانوں سے اپنے تئیں ہلاک کر رہے ہیں اور خدا تعالٰی جانتا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں۔

لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ٥ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ٥ وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ٥

پارہ 10 سورۃ توبہ 9 آیت 44 اور جو لوگ خداوند کریم پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں وہ تم سے اجازت نہیں مانگتے کہ پیچھے رہ جائیں بلکہ چاہتے ہیں کہ اپنے مال اور جان سے جہاد کریں اور خدا تعالٰی ڈرنے والوں سے واقف ہے۔ اجازت وہی لوگ مانگتے ہیں جو خدا تعالٰی پر اور

آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دل شک میں پڑے ہوئے ہیں اور وہ اپنے شک کی وجہ سے ڈانواں ڈول ہو رہے ہیں۔ اگر ان کی نیت (جہاد کے لئے) نکلنے کی نیت ہوتی تو اس کے لئے سامان تیار کر لیتے لیکن خدا تعالیٰ نے ان کا اٹھنا اور نکلنا پسند نہیں کیا تو ان کو ہلنے جلنے ہی نہیں دیا اور ان سے کہہ دیا گیا کہ جہاں دوسرے معذور بیٹھے ہیں تم بھی ان کے ساتھ بیٹھے رہو۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ۭ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ۭ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ○

پارہ 10 سورۃ توبہ 9 آیت 49 اور ان میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو کہتا ہے کہ مجھے تو معاف ہی فرمایئے اور آفت میں نہ ڈالیئے دیکھو یہ تو پہلے ہی آفت میں پڑ گئے ہیں اور دوزخ سب کافروں کو چاروں طرف سے گھیرے ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ○

پارہ 10 سورۃ توبہ 9 آیت 73 اے پیغمبر کافروں اور منافقوں سے لڑو اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت بُری جگہ ہے۔

فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَاۗىِٕفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا ۭ اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ○ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓي اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰي قَبْرِهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ

پارہ 10 سورۃ توبہ 9 آیت 83 پھر اگر خداوند کریم کو ان میں سے کسی گروہ سے آمنا سامنا کروا دے اور وہ تم سے تمہارے ساتھ نکلنے کی اجازت مانگیں تو کہہ دینا کہ تم میرے ساتھ ہرگز نہیں نکلو گے اور نہ میرے ساتھ ہو کر دشمن سے لڑو گے تم پہلی دفعہ بیٹھ رہنے سے خوش ہوئے تو اب بھی پیچھے رہنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو اور اے پیغمبر ان میں سے جب کوئی مر جائے تو کبھی اس کے جنازے پر نماز نہ پڑھنا اور نہ کبھی اس کی قبر پر جا کر کھڑے ہو کر دعا مانگنا یہ خدا اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کرتے رہے اور مرے تو نافرمان (کافر) ہی مرے ہر مسلمان کے لئے لازم ہے کہ ہر وقت من، تن اور دھن سے جہاد کی خاطر تیار رہے اگر کبھی ملک اور اُمت پر بُرا وقت آ پڑے تو بغیر وقت ضائع کئے سب مسلمان ہتھیار بند ہو کر میدان جنگ میں دشمن کے خلاف صف آرا ہو جائیں۔

اگر بزدل جی چرائے اور اپنی جان بچانے کی خاطر لڑائی سے بھاگے تو مسلمانوں کو واضح حکم ہے کہ ایسے آدمی کی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور نہ ہی اس کے لئے دعا پڑھیں۔

وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ○

سورۃ توبہ 9 آیت 86 اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں اور اسکے پیغمبر کے ساتھ مل کر جہاد کریں تو ان میں دولتمند اور رسوخ والے آپ سے رخصت مانگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں پیچھے ہی رہنے دیں ہم (گھروں میں) بیٹھنے والوں کے ساتھ رہیں گے۔

رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ○

سورۃ توبہ 9 آیت 87 وہ (منافق) عورتوں کے پاس جو گھروں میں بیٹھی رہتی ہے رہنا پسند کرتے ہیں ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی ہے اور سمجھتے نہیں۔

وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ○

سورۃ توبہ 9 آیت 90 صحرا کے عرب بدوؤں میں کچھ ایسے بھی ہیں جنہوں نے آپ کے پاس بہانے بنائے اور رخصت کے لئے عذر کرنے لگے اور جنہوں نے خداوند تعالیٰ اور اس کے رسول (کریم) کے متعلق جھوٹ بولا وہ گھر میں بیٹھے رہے تو ان میں سے کافروں کو سخت دکھ دینے والا عذاب پہنچے گا۔

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○

پارہ 10 سورۃ توبہ 9 آیت 91 نہ تو ضعیفوں پر کچھ گناہ ہے اور نہ بیماروں پر اور نہ ان پر جن کے پاس خرچہ نہیں کہ شریک جہاد نہ ہوں یعنی جب وہ صدق دل سے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کے فرماں بردار بندے ہوں نیکو کاروں پر کسی طرح کا الزام نہیں اور خدا بڑا بخشنے والا اور بڑا مہربان ہے۔

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ○

سورۃ توبہ 9 آیت 93 الزام تو ان لوگوں پر ہے جو مالدار ہونے کے باوجود (جہاد سے بچنے

کی خاطر) آپ سے رخصت مانگتے ہیں وہ گھر پر بیکار بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ بیٹھنا پسند کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے کہ وہ سمجھ نہیں سکتے۔

إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۫ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○

پارہ 11 سورۃ توبہ 9 آیت 111 اور خدا وند کریم نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لئے ہیں اور اس کے عوض میں ان کے لئے بہشت تیار کر رکھی ہے یہ لوگ خدا تعالیٰ کی راہ میں لڑتے ہیں تو مارتے بھی ہیں اور مارے جاتے بھی ہیں یہ تورات، انجیل اور قرآن میں سچا وعدہ ہے جس کا پورا کرنا اس (خداوند تعالیٰ) پر لازم ہے اور خدا تعالیٰ سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والا کون ہے تو جو سودا تم نے اس کے ساتھ کیا ہے اس سے خوش رہو اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ○

پارہ 11 سورۃ توبہ 9 آیت 122 اور سب کے سب مسلمانوں کو اکٹھا ہی لڑائی کے لئے نہیں جانا چاہئے بلکہ ہر مہم سے چند آدمی پیچھے رہ جائیں تاکہ دین کا علم سیکھیں کہ اس میں سمجھ بوجھ حاصل کریں تاکہ دوسرا گروہ جب مہم سے واپس لوٹیں تو ان کو نصیحت کریں کہ وہ اپنے آپ کو برائیوں سے بچائیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ○

پارہ 11 سورۃ توبہ 9 آیت 123 اے مومنو اپنے گرد و نواح کے کافروں سے جنگ کرو کہ وہ تم میں قوت اور ثابت قدمی پائیں اور جان رکھو کہ خدا تعالیٰ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ○ لا الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ

يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيرًا وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ○

پارہ 17 سورۃ حج 22 آیت 39 جن مسلمانوں سے خواہ مخواہ لڑائی کی جاتی ہے ان کو اجازت ہے کہ وہ جواب میں لڑیں کیونکہ ان پر ظلم ہو رہا ہے اور خدا ان کی مدد کریگا اور وہ یقیناً ان کی مدد پر قادر ہے اور جو لوگ اپنے گھروں سے ناحق نکال دیئے گئے صرف یہ کہنے پر کہ خدا ہمارا پروردگار ہے اور اگر خدا لوگوں کو ایک دوسرے سے دور نہ ہٹاتا تو راہبوں کی خانقاہیں عیسائیوں کے گرجے یہودیوں کے عبادت خانے اور مسلمانوں کی مسجدیں جن میں خدا کا بہت ذکر کیا جاتا ہے ویران ہو چکی ہوتیں اور جو شخص خدا کی مدد کرتا ہے خدا اس کی ضرور مدد کرتا ہے بے شک خدا توانا اور غالب ہے۔

يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ؕ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْۤا اِلَّا قَلِيْلًا ○

سورۃ احزاب 33 آیت 20 منافق سمجھتے ہیں کہ (مکہ کے قریش کافروں کی) فوجیں ابھی واپس نہیں گئیں اور اگر فوجیں دوبارہ آجائیں جو ان کی تمنا ہے کہ وہ کاش (ریگستان میں) بدوں کے ساتھ ہوتے اور دُور ہی سے تمہاری (نعوذ باللہ) بربادی کی خبریں سنتے اور تم دونوں گروہوں کے درمیان جنگ ہو تو لڑائی میں (تمہارے ہمراہ ہوکر) نہ لڑیں ہاں صرف تھوڑا سا ہی۔

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ج وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ○

پارہ 26 سورۃ فتح 48 آیت 17 نہ تو اندھے پر گناہ ہے (کہ جنگ کے سفر سے پیچھے رہ جائے) اور نہ لنگڑے پر گناہ ہے اور نہ بیمار پر گناہ ہے اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کے فرمان کے مطابق چلے گا خدا اس کو بہشت میں داخل کرے گا جس کے بیچ میں نہریں بہہ رہی ہیں اور جو روگردانی کرے گا اسے دردناک عذاب کی سزا دے گا۔

هُوَ الَّذِيْۤ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۗ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ

بُیُوتَھُمْ بِاَیْدِیْھِمْ وَاَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ○

سورۃ حشر 59 آیت 2 وہی خدا تو ہے جس نے فوجوں کے پہلے مقابلہ کے موقع پر ہی اہل کتاب میں سے کافروں کو اُن کے گھروں میں نکال باہر کیا تمہارے خیال میں بھی نہ تھا کہ وہ نکل جائیں گے اور وہ لوگ یہ سمجھے ہوئے تھے کہ ان کے قلعے ان کو خدا تعالیٰ (کے عذاب) سے بچالیں گے لیکن خدا (کے عذاب) نے ان کو وہاں سے آ پکڑا جہاں سے ان کو گمان بھی نہ تھا اور ان کے دلوں میں دہشت ڈال دی اور اپنے گھروں کو مومنوں کے ساتھ ساتھ خود اپنے ہاتھوں سے تباہ کر دیا اے بصیرت والو (اس واقعہ سے) عبرت حاصل کرو۔

مَاقَطَعْتُمْ مِّنْ لِّیْنَةٍ اَوْتَرَکْتُمُوْھَا قَآئِمَةً عَلٰٓی اُصُوْلِھَا فَبِاِذْنِ اللّٰہِ وَلِیُخْزِیَ الْفٰسِقِیْنَ○

سورۃ حشر 59 آیت 5 (اے مومنو) کھجور کے جو درخت تم نے کاٹ دیئے یا جن کو اپنی جڑوں پر سالم چھوڑ دیا یہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا مراد یہ تھی کہ وہ نافرمانوں کو رُسوا کرے۔

اَلَمْ تَرَاِلَی الَّذِیْنَ نَافَقُوْا یَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِھِمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَکُمْ وَلَا نُطِیْعُ فِیْکُمْ اَحَدًا اَبَدًا وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّکُمْ وَاللّٰہُ یَشْھَدُ اِنَّھُمْ لَکٰذِبُوْنَ○

سورۃ حشر 59 آیت 11 کیا آپ (رسول کریم) نے ان منافقوں کو نہیں دیکھا جو اہل کتاب میں سے اپنے کافر بھائیوں سے کہتے ہیں کہ اگر تم جلا وطن کیے گئے تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل جائیں گے اور تمہارے بارے میں کبھی کسی کا کہنا نہ مانیں گے اور اگر تم پر حملہ کیا گیا تو تمہاری مدد کریں گے لیکن خداوند کریم گواہ ہے کہ یہ سب جھوٹے ہیں۔

لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَھْبَةً فِیْ صُدُوْرِھِمْ مِّنَ اللّٰہِ ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَھُوْنَ○

سورۃ حشر 59 آیت 13 حقیقت یہ ہے کہ تم ان کے مقابلے پر کہیں زیادہ طاقتور ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں دہشت ڈال دی ہے یہ اس لئے کہ ان کو ذرا بھی سمجھ نہیں۔

لَایُقَاتِلُوْنَکُمْ جَمِیْعًا اِلَّا فِیْ قُرًی مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ بَاْسُھُمْ بَیْنَھُمْ شَدِیْدٌ تَحْسَبُھُمْ جَمِیْعًا وَّقُلُوْبُھُمْ شَتّٰی ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ○

پارہ 28 سورۃ حشر 59 آیت 14 یہ سب لوگ (کافر) جمع ہو کر بھی تم سے آمنے سامنے

نہیں لڑیں گے مگر بستیوں کے قلعوں میں چھپ کر یا دیواروں کی آڑ میں ان کا آپس میں بڑا رعب ہے تم شاید یہ خیال کرتے ہو کہ اُن میں اتفاق ہے نہیں بلکہ ان کے دلوں میں پھوٹ ہے یہ اس لئے کہ یہ بے عقل لوگ ہیں۔

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّاO لا فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًاO لا فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًاO لا

پارہ 23 سورۃ صفات 37 آیت 1 منظم ہو کر جنگی حکمت عملی کے مطابق لڑنے والوں کی قسم اور طاقت کے بل برائی کو نیست و نابود کرنے والوں کی قسم اور اللہ تعالیٰ کا پیغام یعنی قرآن کریم غور کے ساتھ سمجھنے اور تبلیغ کرنے والوں کی قسم۔

فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ط حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ق فَاِمَّا مَنًّاۢ بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ج ذٰلِكَ ط وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ط وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْO

پارہ 26 سورۃ محمد 47 آیت 4 جب تم کافروں سے لڑائی شروع کرو تو انکی گردنیں اُڑا دو۔ یہاں تک کہ جب ان کو خوب قتل کر چکو تو جو زندہ پکڑے جائیں انکو مضبوطی سے قید کر لو پھر اس کے بعد یا تو احسان رکھ کر چھوڑ دو یا کچھ مال لے کر یہاں تک کہ دشمن ہتھیار ڈال دے یہ حکم یاد رکھو۔ اگر خدا چاہتا تو دوسری طرح ان سے انتقام لیتا۔ لیکن اس نے چاہا کہ تمہاری آزمائش ایک کو دوسرے سے لڑا کر کرے اور جو لوگ خدا کی راہ میں مارے گئے خدا ان کے عملوں کو ہرگز ضائع نہیں کریگا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ O وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْO

پارہ 26 سورۃ محمد 47 آیت 7 اے اہل ایمان اگر تم خدا کی مدد کرو گے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تم کو ثابت قدم رکھے گا اور جو لوگ کافر ہیں ان کے لئے تباہی ہے اور وہ ان کے اعمال برباد کر دے گا۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ج فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ لا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ط فَاَوْلٰى لَهُمْO

پارہ 26 سورۃ محمد 47 آیت 20 اور مومن کہتے ہیں کہ جہاد کے متعلق کوئی سورۃ کیوں

نازل نہیں ہوئی لیکن جب کوئی واضح حکم کی سورۃ نازل ہو اور اُس میں جہاد کا بیان ہو تو جن لوگوں کے دلوں میں نفاق کا مرض ہے تم ان کو دیکھو گے کہ تمہاری طرف اس طرح دیکھنے لگیں گے جس طرح کسی پر موت کی غشی طاری ہو سو ان کے لئے خرابی ہے۔

طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ فَإِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ○

سورۃ 47 محمد آیت 21 (یہ زیادہ بہتر تھا کہ وہ جہاد کے حکم کی) تعمیل کرتے اور (اس حکم کے بارے) اچھی باتیں کہتے اور (جب جہاد کا) ایک دفعہ فیصلہ کر دیا گیا اور ان کے لئے بہتر تھا اگر وہ اللہ تعالیٰ کو دل سے ماننے والے ہوتے۔

فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ○

پارہ 26 سورۃ محمد 47 آیت 35 تو تم ہمت نہ ہارو اور دشمنوں کو صلح کی طرف نہ بلاؤ اور تم تو غالب ہو اور خدا تمہارے ساتھ ہے وہ ہرگز تمہارے اعمال کو کم یا ضائع نہیں کرے گا۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ○

پارہ 26 سورۃ محمد 47 آیت 31 اور ہم تم لوگوں کو آزمائیں گے تا کہ تم میں جو لڑائی کرنے والے اور ثابت قدم رہنے والے ہوں ان کو معلوم کر لیں اور تمہارے حالات جانچ لیں جن لوگوں کو سیدھا رستہ (دین اسلام) معلوم ہو گیا پھر بھی انہوں نے کفر کیا اور لوگوں کو خدا کے راستے سے روکا اور پیغمبر کی مخالفت کی وہ خدا کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے اور خدا اُن کا سب کیا کرایا اکارت کرے گا۔

سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ○

پارہ 26 سورۃ فتح 48 آیت 11 جو گنوار بدو پیچھے رہ گئے ہیں وہ تم سے کہیں گے کہ ہم کو ہمارے مال اور اہل و عیال نے روک رکھا آپ ہمارے لئے خدا سے بخشش مانگیں یہ لوگ اپنی زبان سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں۔

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا وَاِنْ تَتَوَلَّوْا

كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًاO

پارہ 26 سورۃ فتح 48 آیت 16 جو گنوار بدو پیچھے رہ گئے تھے اُن سے کہہ دو کہ تم ایک سخت جنگجو قوم کے ساتھ لڑائی کے لئے بلائے جاؤ گے ان سے یا تو تم جنگ کرتے رہو گے۔ حتیٰ کہ وہ اسلام لے آئیں۔ اگر تم حکم مانو گے تو خدا تم کو اچھا بدلہ دے گا اور اگر منہ پھیر لو گے جیسا پہلی دفعہ پھیرا تھا تو اللہ تعالیٰ تم کو بڑی دردناک سزا دے گا۔

وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا O سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًاO

پارہ 26 سورۃ فتح 48 آیت 22 اور تم سے کافر لڑتے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے پھر کسی کو نہ دوست پاتے اور نہ مددگار یہی خدا کا قانون ہے جو شروع سے چلا آ رہا ہے اور تم خدا کے قانون کو کبھی بدلتے نہ دیکھو گے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ۗ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ ۖ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ۗ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِO

پارہ 28 سورۃ ممتحنہ 60 آیت 1 مومنو اگر تم میری راہ میں لڑنے اور میری رضامندی کی خاطر گھر سے نکلے ہو تو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ تم تو ان کو دوستی کا پیغام بھیجتے ہو اور وہ دین حق سے جو تمہاری طرف آیا ہے منکر ہیں اور اِس باعث سے کہ تم اپنے پروردگار خدائے تعالیٰ پر ایمان لائے ہو پیغمبر کو اور تم کو جلاوطن کرتے ہیں ان کی طرف پوشیدہ طور سے دوستی کا پیغام بھیجتے ہو جو کچھ تم چھپ کر اور جو کچھ کھلم کھلا کرتے ہو وہ مجھے معلوم ہے اور جو کوئی تم میں سے ایسا کرے گا وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا۔

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۗ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَO

پارہ 28 سورۃ صف 61 آیت 11 اے لوگو تم خدا پر اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ خدا کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو اگر سمجھ سکو تو تمہارے حق میں یہ بہت بہتر ہے۔

يَآأَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ط وَمَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ ط وَبِئْسَ الْمَصِيْرُo

پارہ 28 سورۃ تحریم 66 آیت 9 اے پیغمبر کافروں اور منافقوں سے لڑو اور اُن پر سختی کرو اُن کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت بُری جگہ ہے۔

ہزاروں سال پہلے فلسطینیوں کی مادری زبان کیا تھی یہ تو خدا بہتر جانتا ہے وہاں بھی دوسرے عرب ملکوں کی طرح لوگ قبیلوں میں بٹے ہوئے تھے اور جہالت کے اتھاہ سمندر میں اُنہی کی طرح ٹامک ٹوئیاں مار رہے تھے جو جزیرہ نما عرب کی حالت تھی۔ لیکن جب وہ ایمان لا کر اسلام کے دائرہ میں داخل ہوئے تو انہوں نے عرب رسم و رواج اور رہن سہن کو آہستہ آہستہ اپنا لیا اور عربی زبان اختیار کرلی اور بس اس کے آگے کچھ کہنے کی گنجائش نہیں کہ وہ قرآن کریم تو ضرور پڑھتے ہوں گے کہ وہاں بڑے بڑے مشہور اور معروف مفتی گزرے ہیں لیکن انہوں نے قرآن کریم کو سمجھنے اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کرنے کی بجائے ان سے روگردانی کی اور نظر انداز کر دیا۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَلٰكِنَّ النَّاسَ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَo

سورۃ یونس 10 آیت 44 اللہ تعالیٰ لوگوں پر ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا بلکہ لوگ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں اور شب و روز عیش و عشرت میں مشغول رہے کہ آج تاریخ ان کا منہ چڑا رہی ہے۔ آج اسرائیل ان پر جو قیامت ڈھا رہا ہے یہ ان کے اپنے کرتوت کا نتیجہ ہے۔

وَمَآ أَصٰبَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍo

سورۃ شوریٰ 42 آیت 30 اور جو کچھ تکلیف تم کو پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے کرتوت کا نتیجہ ہے اور بہت سارے قصور تو اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے۔

دوسری جنگ عظیم میں ترکوں کے خلاف مدد کرنے کے پر انگریزوں نے عربوں کو ان کی خدمات کے عوض کسی کو بادشاہ بنا دیا دوسرے کو امیر بنا دیا اور کسی کو سلطان بنا دیا۔ یہ سلطنت برطانیہ کا اپنا مفاد تھا کہ عربوں میں پھوٹ رہے لیکن دوسری طرف عرب سمجھ رہے تھے کہ انگریز بہادر اُن کو یہودیوں سے بھی نجات دلائے گا یہ بڑے افسوس اور رنج کی بات ہے کہ انہوں نے کبھی خداوند کریم کی طرف دھیان نہیں کیا اور نہ ہی اس کے احکام اور ہدایت کے مطابق اپنے مسائل کا حل تلاش کرنے کی کوشش کی اگرچہ وہ منہ سے اپنے آپ کو مسلمان کہتے رہے۔ مغربی ممالک اور امریکہ کے ذرائع ابلاغ اور معیشت اور کافی حد تک حکومت کا انتظام و انصرام یہودیوں کی گرفت میں ہے وہ تو کبھی سوچ بھی نہیں سکتے کہ یہودیوں کے مفاد کو کسی طرح کی

زک پہنچے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہودی جیسا مناسب سمجھتے ہیں امریکہ اور مغربی ممالک کی ناک اور پر مڑ جاتی ہے۔ اگر امریکہ، برطانیہ اور دوسرے مغربی ممالک اسرائیل کے اشاروں پر چلتے ہیں تو تعجب یا حیرانی کی بات نہیں یہودی بہت زیادہ تعلیم یافتہ ہیں معیشت کے مختلف شعبوں میں بہت زیادہ تجربہ رکھتے ہیں لہٰذا ذرائع ابلاغ مالیاتی اور بڑے بڑے صنعتی اداروں میں کلیدی عہدوں پر فائز ہیں اور یہودی امریکہ، برطانیہ اور دوسرے مغربی ملکوں کی معیشت کی ترقی میں نہایت اہم کردار ادا کر رہے ہیں دوسری طرف مسلمان حاکم اور سربراہ خود اپنے ممالک کو تباہ کر رہے ہیں۔ اس میں اسرائیل یا امریکہ کا کوئی تعلق یا قصور نہیں۔

آج فلسطین میں اسرائیل کے ہاتھوں عربوں کو جو سزا مل رہی ہے وہ ہم سب روز دیکھ رہے ہیں توبہ توبہ خدا کی پناہ اس کی مثال آج تک تاریخ میں کہیں نہیں ملتی وجہ سمجھنا کچھ مشکل نہیں کہ عربوں نے نماز روزہ تو قائم کیا لیکن اتحاد اور تنظیم کی طرف دھیان نہیں کیا نہ ہی ہتھیار حاصل کئے نہ ہی تربیت حاصل کرنے کی طرف دھیان دیا بلکہ اپنے ذاتی مفاد کی خاطر ایک دوسرے کی جان کے در پے تھے دوسری طرف یہودیوں نے اپنا مقصد حاصل کرنے کی خاطر تنظیمیں قائم کیں جنگی حکمت عملی تیار کی فوجیں ترتیب دیں ہتھیار حاصل کئے اور تربیت حاصل کی اور انگریزوں کے نکلنے کے چند ہی روز بعد فلسطین پر چھا گئے۔

وَ وُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ○

سورۃ آل عمران 3 آیت 25 اور ہر آدمی اپنے اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ پائے گا اور کسی کے ساتھ ظلم یا ناانصافی نہیں کی جائے گی۔

وَأَنَّ لَيْسَ لِلْاِنْسٰنِ اِلَّا مَا سَعٰى ○ وَأَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى○ ثُمَّ يُجْزٰهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى○

پارہ 27 سورۃ نجم 53 آیت 39 انسان کو تو وہی کچھ ملتا ہے جس کو حاصل کرنے کے لئے وہ محنت اور بھاگ دوڑ کرتا ہے اُس کی محنت کا نتیجہ جلد ہی سامنے آجائے گا پھر اُس کو پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔

اور عرب ہیں کہ کبھی اس کو قصوروار ٹھہراتے ہیں اور کبھی دوسرے کے سر پر الزام دیتے ہیں یہ نہیں سمجھتے کہ تمہارے سردار اور وڈیروں نے یہودیوں کے ہاتھوں زمینیں بیچیں جبکہ خود وہ دمشق اور بیروت میں عیش اور رنگ رلیاں مناتے رہے اور ہر یہودی دن رات اپنے آپ کو منظم کرتے رہے۔ اسلحہ حاصل کرتے رہے اور تربیت حاصل کرتے رہے۔

آ تجھ کو بتاتا ہوں تقدیرِ اُمم کیا ہے
شمشیر وسناں اول طاؤس و رباب آخر

عربوں کے خواب وخیال میں نہیں تھا کہ اتحاد کیا چیز ہے مشترکہ مفاد کس گائے بھینس کا نام ہے انہوں نے کبھی تنظیم کے بارے میں سوچا ہی نہیں تھا اور نہ ان کو پتہ تھا کہ حکمت عملی یا تربیت کس بلا کو کہتے ہیں حالانکہ جو کچھ یہودی کر رہے تھے وہ سب کچھ ان کے درمیان رہتے ہوئے ان کی نگاہوں کے سامنے کر رہے تھے۔

عجب بات ہے کہ خداوند تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو پتھر کی دس سلیٹوں پر دس احکام عطا کئے اور یہودیوں نے ان دس احکام کی روشنی میں اتنی کتابیں لکھ ڈالیں اور اس کے مطابق زندگی کا کاروبار چلا رہے ہیں امریکہ کا دستور صرف دس شقوں پر مشتمل ہے ان کی حکومت بھی چل رہی ہے معیشت اور معاشرہ بھی ترقی کر رہا ہے اور عدالت عالیہ بھی انہی دس شقوں سے راہنمائی حاصل کر رہی ہے دوسری طرف مسلمانوں کی راہنمائی کی خاطر ایک نہایت عظیم اور لاریب کتاب نازل فرمائی جس میں زندگی کے ہر پہلو پر واضح ہدایت موجود ہے لیکن مسلمانوں نے عیش وعشرت کو ترجیح دی اور مسلمان ہونے کا اقرار اور دعویٰ صرف زبانی زبانی کرتے رہے اور خداوند تعالیٰ کے احکام کو پسِ پشت ڈال دیا۔ جس ذلالت کے گڑے میں آج وہ گھرے ہیں اپنے ہاتھوں ہی کمائی ہے کسی دوسرے کو دوش دینا ناانصافی ہوگی۔ دوسروں کا دست نگر بننے کی بجائے اگر وہ خداوند کریم کے احکام پر سنجیدگی سے غور کرتے اور اُن کی روشنی میں اپنے اعمال اور کردار کو ڈھالتے تو اللہ تعالیٰ اُن پر اپنا فضل وکرم نچھاور کرتا۔

یاسر عرفات نے 1950ء میں الفتح تنظیم کی بنیاد ڈالی اور فلسطینی عربوں میں اتحاد، قومی مفاد اور جدوجہد کی تحریک کی داغ بیل ڈالی لیکن اس وقت تک اسرائیل اپنا مقصد حاصل کر چکا تھا اب تو صورت حال یہ ہوگئی ہے کہ اسرائیل کی جانب سے فلسطینیوں پر ظلم ڈھانے پر دوسرے عرب چیخنے اور چلانے سے ڈرتے اور منہ پر ہاتھ رکھتے ہیں کہ آواز نکلی تو امریکہ ناراض ہو جائے گا یاد رہے جب 1982ء میں اسی ایریل شیرون نے لبنان میں فلسطینیوں پر حملہ کر کے قتل عام کیا تو کسی عرب ملک نہ احتجاج کیا اور نہ ہی فلسطینیوں کی مدد کی خاطر کوئی عملی قدم اُٹھایا پاکستان کے حالات بھی فلسطین سے کچھ زیادہ مختلف نہیں پہلے دن سے ہی بھارت کی سیاسی جماعتوں چاہے وہ کانگرس ہو یا ہندو مہا سبھا انہوں نے پاکستان کے وجود کو کبھی صدق دل سے تسلیم نہیں کیا بلکہ شروع دن سے منصوبے بناتے چلے آرہے ہیں کہ پاکستان کو دنیا کے نقشے سے نیست و نابود

کر دیا جائے اسرائیل میں تو ایک اریل شیرون کے ہاتھوں فلسطینیوں کی زندگی جہنم بنی ہوئی ہے ہندوستان میں تو ایسے سینکڑوں اریل شیرون موجود ہیں- ساتھ ہی ساتھ خود پاکستانی بدذیانت، بدکردار، چور اور بدمعاش افراد نے راہنماؤں کی کھال اوڑھے دن دیہاڑے ملک کو تباہ کرنے کے در پے ہیں- پہلے ملک کے ٹکڑے کیے پھر سارے اہم ادارے تباہ کر دیئے اور ساتھ ہی ساتھ اربوں ڈالر قرضہ لے کر ہضم کر گئے اور سارا بوجھ ملک کے غریب عوام کے نازک کندھوں پر ڈال دیا اور علما حضرات نے قرآن کریم کو کبھی غور سے سمجھنے کی کوشش نہیں کی اور ملک کے استحکام کی خاطر قابل ذکر کام نہیں کیا بلکہ فروعی مسائل پر عوام کے جذبات بھڑکاتے رہے اور ملک میں بدامنی، فساد اور قتل و غارت کو ہوا دیتے رہے آج کل پاکستان میں ہزاروں دارالقرآن ہیں جہاں قرآن کریم کی تعلیم دی جاتی ہے لاکھوں بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں لیکن عجب بات ہے کہ تعلیم مکمل کر کے کوئی ایک بھی فوج میں ملازمت نہیں کرتا یا تو ان طلباء کو جہاد کی اہمیت واضح نہیں کی جاتی یا اساتذہ حضرات کی نگاہ میں حکومت ہی اسلامی نہیں- لیکن وہ وزیر بننے یا پارلیمنٹ اور سینٹ کا ممبر بننے یا دوسرا کوئی عہدہ قبول کرنے کے لئے تو ہر وقت تیار رہتے ہیں یا وہ اس انتظار میں ہیں کہ پہلے بھارت پاکستان پر قبضہ کر لے پھر وہ جہاد کے متعلق فیصلہ دیں گے-

رسول کریمؐ جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے تو سب سے پہلے مسجد نبوی تعمیر کروائی پھر امت مسلمہ کی سلامتی اور دفاع کی خاطر آس پاس کے یہودیوں سے مشترکہ مفاد کی بنا پر معاہدے کیے پھر دس سال کے عرصہ میں مسلمانوں نے آپ کی راہنمائی میں کافروں کے خلاف جنگیں لڑیں ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ مسلمان اللہ تعالیٰ کے احکام اور رسول کریمؐ کی حیات مبارک کو سامنے رکھتے- پچھلے چودہ سو سال سے جتنا ضروری تھا آج بھی اتنا ہی ضروری ہے کہ ان احکامات کو سامنے رکھا جائے اور صدق دل سے ان کی تعمیل کی جائے- آپ قرآن مجید پڑھیں- پھر پڑھیں- مزید پڑھیں تو ایک بات صاف عیاں ہو جائے گی کہ قرآن مجید میں سب سے بڑا حصہ خداوند تعالیٰ کی شان اور قدرت اور حمد وثنا پر مبنی ہے اس کے بعد دوسرے نمبر پر جہاد کا بیان ہے ایک شخص نے رسول کریمؐ سے پوچھا کہ سب سے افضل عمل کون سا ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات واحد اور اس کے رسولؐ پر ایمان لانا- اس شخص نے دوبارہ سوال کیا کہ اس کے بعد کون سا عمل اچھا ہے آپ نے جواب دیا جہاد صحیح بخاری پارہ 30 صفحہ 1042-

آپ نے جب خیبر پر حملہ کیا تو ایک یہودی کا ملازم صبح سویرے بھیڑیں لے کر چرانے جا رہا

تھا کہ اس خوش قسمت کی ملاقات حضرت رسول مقبولؐ سے ہوئی آپ نے اس کو دین اسلام کی دعوت دی اللہ تعالیٰ نے اس پر رحمت کی اور وہ حضور پرنورؐ کے ہاتھ پر ایمان لے آیا۔ پھر جنگ شروع ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی شہادت قبول فرمائی اور حضرت رسول کریمؐ نے صحابہ کرام کو اس خوش نصیب کا جنت میں نقشہ بیان کیا نہ اس نے نماز پڑھی تھی کہ ابھی دن کا پہلا پہر تھا اور نہ ہی کوئی روزہ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی (سیرت نبوی ابن اسحاق) اللہ تعالیٰ فرماتا۔

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

سورۃ صف 61 آیت 11 تم پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول کریمؐ پر ایمان لاؤ اور تم پر لازم ہے کہ خداوند کریم کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو۔ یہ تمہارے لئے بہت اچھا ہے اگر تم سمجھو (اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے کے بعد نیک کاموں میں سرفہرست جہاد کی نشاندہی کی ہے)

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۝

سورۃ رعد 13 آیت 21 جو لوگ ان اعمال کو جوڑ کر کرتے ہیں جن کو جوڑنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اور (روز قیامت) حساب کتاب سے ڈرتے ہیں اللہ تعالیٰ کچھ اعمال کو جوڑ کر کرنے کا حکم دیتا ہے اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان لانا اور نیک اعمال میں سرفہرست جہاد افضل ترین ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۝ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝

سورۃ رعد 13 آیت 21 اور جو لوگ جن اعمال کو جوڑ کر کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے ان کو جوڑ کر کرتے ہیں اور اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اور (روز قیامت) حساب کتاب سے خوف کھاتے ہیں اور جو خداوند کریم کی رضا پر صبر کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور جو مال دولت ہم نے ان کو عطا کیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور کھلم کھلا خرچ کرتے ہیں اور برائی کا جواب نیکی سے دیتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کے لئے جنت ہے۔

اللہ تعالیٰ اس سلسلے میں مزید فرماتا ہے۔

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۪ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ O

سورۃ بقرہ 2 آیت 27 اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ پکا وعدہ کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور جن کاموں کو جوڑ کر کرنے کا خداوند تعالیٰ نے حکم دیا ہے اس کو توڑتے ہیں اور زمین پر فساد پھیلاتے ہیں یہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں (فلسطینیوں کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے اس آیت کی روشنی میں واضح ہو جاتا ہے)

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثٰقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ O

سورۃ رعد 13 آیت 25 اور جو لوگ خداوند تعالیٰ سے پکا وعدہ کر کے توڑ دیتے ہیں اور جن اعمال کو جوڑ کر کرنے کا حکم دیا ہے ان کو توڑ ڈالتے ہیں اور ملک میں فساد کرتے ہیں ایسوں پر لعنت ہے اور ان کے لئے گھر بھی بہت بڑا ہے (اللہ تعالیٰ نے جہاد کو نظر انداز کرنے کے نتیجہ کو بالکل واضح کر دیا ہے جو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں) اب دیکھیں اللہ تعالیٰ جہاد کے بارے کتنی تفصیل سے ہدایت کرتا ہے۔

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ O

پارہ 2 سورۃ بقرہ 2 آیت 216 مسلمانو تم پر خداوند تعالیٰ کے راستے میں لڑنا فرض کر دیا گیا ہے وہ تم کو ناگوار ہو گا۔ مگر عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بُری لگے اور وہ تمہارے حق میں بھلی ہو اور عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بھلی لگے اور وہ تمہارے حق میں مضر ہو اِن باتوں کو خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

وَقَاتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ O

سورۃ بقرہ 2 آیت 244 اور (مسلمانو) خدا کی راہ میں جہاد کرو اور جان رکھو کہ خدا سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِىُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ

صٰبِرُوْنَ یَغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ ۚ وَاِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ مِّائَۃٌ یَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاَنَّھُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَھُوْنَ ○ اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰہُ عَنْکُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِیْکُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ مِّائَۃٌ صَابِرَۃٌ یَّغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ ۚ وَاِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ اَلْفٌ یَّغْلِبُوْٓا اَلْفَیْنِ بِاِذْنِ اللّٰہِ ؕ وَاللّٰہُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ○

پارہ 10 سورۃ انفال 8 آیت 65 اے نبی مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دیا کرو اگر تم میں سے بیس آدمی ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دوسو کافروں پر غالب آئیں گے اور اگر سو ایسے ہوں گے تو ہزار پر غالب آئیں اس لئے کہ کافر لوگ کچھ عقل نہیں رکھتے لیکن اب خدا تعالیٰ نے تم پر سے بوجھ ہلکا کر دیا اور معلوم کر لیا کہ تم میں کسی قدر کمزوری (ایمان) موجود ہے پس تم میں سے اگر ایک سو ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دوسو پر غالب ہوں گے اور اگر ایک ہزار ہوں گے تو دو ہزار پر غالب رہیں گے اور خدا تعالیٰ ثابت قدم رہنے والوں کا مددگار ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَالَکُمْ اِذَا قِیْلَ لَکُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَی الْاَرْضِ ؕ اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَۃِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا قَلِیْلٌ ○ اِلَّا تَنْفِرُوْا یُعَذِّبْکُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ۙ وَّیَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ وَلَا تَضُرُّوْہُ شَیْئًا ؕ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○

پارہ 10 سورۃ توبہ 9 آیت 38 مومنو تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ خدا کی راہ میں جہاد کے لئے نکلو تو تم اٹھنے کا نام نہیں لیتے (یعنی گھروں سے نکلنا نہیں چاہتے) کیا تم آخرت کی نعمتوں کو چھوڑ کر دنیا کی (فانی) زندگی پر خوش ہو بیٹھے ہو دنیا کی زندگی کے فائدے تو آخرت کی نعمتوں کے مقابل بہت ہی معمولی ہیں اگر تم نہ نکلو گے تو خدا تم کو دردناک عذاب دے گا اور تمہاری جگہ دوسرے لوگ پیدا کرے گا (جو خدا تعالیٰ کے سچے فرماں بردار ہوں گے) اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے یقیناً خدا تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

قَاتِلُوْھُمْ یُعَذِّبْھُمُ اللّٰہُ بِاَیْدِیْکُمْ وَیُخْزِھِمْ وَیَنْصُرْکُمْ عَلَیْھِمْ وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ ○

سورۃ توبہ 9 آیت 14 ان سے خوب لڑو خداوند کریم ان کو تمہارے ہاتھوں سے عذاب میں ڈالے گا اور رسوا کرے گا اور تم کو ان پر غلبہ دے گا اور مومن لوگوں کے سینوں کو ٹھنڈا (سکون اور چین) کرے گا۔

وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ○

پارہ 10 سورۃ توبہ 9 آیت 36 اور تم سب کے سب مل کر مشرکوں سے لڑو جیسے وہ سب کے سب مل کر تم سے لڑتے ہیں اور جان رکھو کہ خدا پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۚ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ○

پارہ 28 سورۃ تحریم 66 آیت 9 اے پیغمبر کافروں اور منافقوں سے لڑو اور ان پر سختی کرو ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت بڑی جگہ ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ فَانفِرُوا ثُبَاتٍ أَوِ انفِرُوا جَمِيعًا ○

پارہ 5 سورۃ النساء 4 آیت 71 مومنو اپنے بچاؤ کا پورا پورا بندوبست کیا کرو۔ پھر جتھوں کی صورت میں نکلو یا سب اکٹھے ہو کر کوچ کیا کرو۔

وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ ۚ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ ۚ وَمَا تُنفِقُوا مِن شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ○

سورۃ انفال آیت 60 اور جہاں تک ہو سکے ان کے خلاف اپنی طاقت زیادہ سے زیادہ بڑھاؤ بشمول لڑائی کے گھوڑے (ہر قسم کے بہترین ہتھیار) اُس سے خدا تعالیٰ کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں اور ان کے سوا اور لوگوں پر جن کو تم نہیں جانتے اور اللہ جانتا ہے تمہاری دہشت بیٹھی رہے گی اور تم جو کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو گے اس کا ثواب تمہیں پورا پورا دیا جائے گا اور تمہارا ذرا نقصان نہیں کیا جائے گا۔

انفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ○ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوكَ وَلَٰكِن بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۚ وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ يُهْلِكُونَ أَنفُسَهُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ○

پارہ 10 سورۃ توبہ 9 آیت 41 تمہارے پاس ہتھیار تھوڑے ہوں یا زیادہ۔ گھروں سے

نکل پڑو اور خدا تعالیٰ کے راستے میں جان اور مال کے ساتھ لڑ جاؤ- یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم سمجھ سکتے ہو- اگر مال غنیمت آسانی سے ملنے والا ہوتا اور سفر بھی تھوڑا ہوتا تو (اے پیغمبر منافقین تمہارے ساتھ) خوشی سے چل دیتے لیکن ان کو مسافت لمبی اور مشکل نظر آئی تو عذر کرنے لگے اور خدا تعالیٰ کی قسمیں کھانے لگے کہ اگر ہم میں ہمت ہوتی تو آپ کے ساتھ نکل آتے یہ لوگ ایسے حیلے بہانوں سے اپنے تئیں ہلاک کر رہے ہیں اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں-

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

سورۃ انفال 8 آیت 45 اے ایمان والو جب تم دشمن سے لڑو تو ثابت قدمی سے جے رہو اور اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ- اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم مانو آپس میں مت جھگڑو کہ تمہارا حوصلہ ٹوٹ جائے اور تمہارا رعب اور دبدبہ جاتا رہے صبر سے کام لو کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے-

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَاۗؤُكُمْ وَاَبْنَاۗؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰي يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

پارہ 10 سورۃ توبہ 9 آیت 24 (اے رسول کریم) کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ دادا اور بیٹے اور بھائی اور عورتیں اور خاندان کے تمام آدمی اور مال جو تم کھاتے ہو اور تجارت جس کے بند ہونے سے ڈرتے ہو اور مکانات جن کو پسند کرتے ہو خداوند کریم اور اس کے رسول سے اور خداوند کریم کی راہ میں جہاد کرنے سے تمہیں زیادہ عزیز ہوں تو تھوڑا انتظار کرو یہاں تک کہ خدا تعالیٰ اپنا عذاب بھیجے اور اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا-

وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ۝

سورۃ توبہ 9 آیت 86 اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں اور اسکے پیغمبر کے ساتھ مل کر جہاد کریں تو ان میں دولتمند اور رسوخ والے آپ سے رخصت مانگتے

ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں پیچھے ہی رہنے دیں ہم (گھروں میں) بیٹھنے والوں کے ساتھ رہیں گے۔

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

سورۃ توبہ 9 آیت 93 الزام تو ان لوگوں پر ہے جو مالدار ہونے کے باوجود (جہاد سے بچنے کی خاطر) آپ سے رخصت مانگتے ہیں وہ گھر پر بیکار بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ بیٹھنا پسند کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے کہ وہ سمجھ نہیں سکتے۔

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

پارہ 10 سورۃ توبہ 9 آیت 91 نہ تو ضعیفوں پر کچھ گناہ ہے اور نہ بیماروں پر اور نہ ان پر جن کے پاس خرچ نہیں کہ شریک جہاد نہ ہوں یعنی جب وہ صدق دل سے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کے فرمانبردار بندے ہوں نیکوکاروں پر کسی طرح کا الزام نہیں اور خدا بڑا بخشنے والا اور بڑا مہربان ہے۔

وَ لَا تَهِنُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○

پارہ 4 سورۃ آل عمران 3 آیت 139 اور دیکھو دل نہ چھوڑنا اور نہ کسی طرح کا غم کرنا اگر تم مومن صادق ہو تو تم ہی غالب ہو گے۔

وَلَا تَهِنُوْا فِى ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَالَا يَرْجُوْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ○

پارہ 5 سورۃ النساء 4 آیت 104 اور کافروں کا پیچھا کرنے میں سستی نہ کرنا اگر تم بے آرام ہوتے ہو تو جس طرح تم بے آرام ہوتے ہو اسی طرح وہ بھی بے آرام ہوتے ہیں اور تم خدا سے ایسی ایسی امیدیں رکھتے ہو جو خود نہیں رکھتے اور خدا سب کچھ جانتا ہے اور بڑی حکمت والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ○ وَ مَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ○

پارہ 9 سورۃ انفال 8 آیت 15 اے ایمان والو جب میدان جنگ میں کفار سے تمہارا مقابلہ

ہوتو ان سے پیٹھ نہ پھیرنا اور جو کوئی جنگ کے دن جنگی داؤ چال کے مطابق یا انہیں فوج سے جا ملنے کے سوا ان سے پیٹھ پھیرے گا تو سمجھو کہ وہ خدا تعالیٰ کے غضب میں گرفتار ہو گیا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت ہی بُری جگہ ہے۔

فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ○ وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ وَاَحْسِنُوْا ۛ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 194 اگر تم پر کوئی زیادتی کرے تو جیسی زیادتی وہ تم پر کرے ویسی ہی تم اس پر کرو اور خدا سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ خدا ڈرنے والوں کے ساتھ ہے اور خدا کی راہ میں مال خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو۔ نیکی کرو بے شک خدا تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو درست رکھتا ہے۔

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ○

اور اے پیغمبر ان میں سے جب کوئی مر جائے تو کبھی اس کے جنازے پر نماز نہ پڑھنا اور نہ کبھی اس کی قبر پر جا کر کھڑے ہو کر دعا مانگنا یہ خدا اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کرتے رہے اور مرے تو نافرمان (کافر) ہی مرے۔

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۠ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○

پارہ 11 سورۃ توبہ 9 آیت 111 اور خداوند کریم نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لئے ہیں اور اس کے عوض میں ان کے لئے بہشت تیار کر رکھی ہے یہ لوگ خدا تعالیٰ کی راہ میں لڑتے ہیں تو مارتے بھی ہیں اور مارے جاتے بھی ہیں یہ تورات، انجیل اور قرآن میں سچا وعدہ ہے جس کا پورا کرنا اس (خداوند تعالیٰ) پر لازم ہے اور خدا تعالیٰ سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والا کون ہے تو جو سودا تم نے اس کے ساتھ کیا ہے اس سے خوش رہو اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○

پارہ 4 سورۃ آل عمران 3 آیت 139 اور دیکھو دل نہ چھوڑنا اور نہ کسی طرح کا غم کرنا اگر تم مومن صادق ہو تو تم ہی غالب ہو گے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا O

پارہ 5 سورۃ النساء 4 آیت 71 مومنو اپنے بچاؤ کا پورا پورا بندوبست کیا کرو۔ پھر جتھوں کی صورت میں نکلو یا سب اکٹھے ہو کر کوچ کیا کرو۔

یہ حکم فوج کو منظم کرنے اور جنگی حکمت عملی اختیار کرنے کی خاطر دیا گیا۔

اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَ لَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ O

سورۃ النساء 4 آیت 78 تم جہاں کہیں بھی ہو موت تمہارا کھوج نکال لے گی چاہے تم اونچے محفوظ اور مضبوط قلعوں میں کیوں نہ ہو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ O وَ مَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ مَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ O

پارہ 9 سورۃ انفال 8 آیت 15 اے ایمان والو جب میدان جنگ میں کفار سے تمہارا مقابلہ ہو تو ان سے پیٹھ نہ پھیرنا اور جو کوئی جنگ کے دن جنگی داؤ چال کے مطابق یا انہیں فوج سے جا ملنے کے سوا ان سے پیٹھ پھرے گا تو سمجھو کہ وہ خدا تعالیٰ کے غضب میں گرفتار ہو گیا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت ہی بُری جگہ ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ O وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ O

سورۃ انفال 8 آیت 45 اے ایمان والو جب تم دشمن سے لڑو تو ثابت قدمی سے جمے رہو اور اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم مانو آپس میں مت جھگڑو کہ تمہارا حوصلہ ٹوٹ جائے اور تمہارا رعب اور دبدبہ جاتا رہے صبر سے کام لو کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ

اَحَبَّ اِلَيۡكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ وَجِهَادٍ فِىۡ سَبِيۡلِهٖ فَتَرَبَّصُوۡا حَتّٰى يَاۡتِىَ اللّٰهُ بِاَمۡرِهٖ‌ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِيۡنَ۝

پارہ 10 سورۃ توبہ 9 آیت 24 (اے رسول کریم) کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ دادا اور بیٹے اور بھائی اور عورتیں اور خاندان کے تمام آدمی اور مال جو تم کماتے ہو اور تجارت جس کے بند ہونے سے ڈرتے ہو اور مکانات جن کو پسند کرتے ہو خداوند کریم اور اس کے رسول سے اور خداوند کریم کی راہ میں جہاد کرنے سے تمہیں زیادہ عزیز ہوں تو تھوڑا انتظار کرو یہاں تک کہ خدا تعالیٰ اپنا عذاب بھیجے اور اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔

وَ قَاتِلُوا الۡمُشۡرِكِيۡنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوۡنَكُمۡ كَآفَّةً‌ ؕ وَ اعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الۡمُتَّقِيۡنَ۝

پارہ 10 سورۃ توبہ 9 آیت 36 اور تم سب کے سب مل کر مشرکوں سے لڑو جیسے وہ سب کے سب مل کر تم سے لڑتے ہیں اور جان رکھو کہ خدا پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔

اِنۡفِرُوۡا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوۡا بِاَمۡوَالِكُمۡ وَاَنۡفُسِكُمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ‌ ؕ ذٰ لِكُمۡ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ‏ ۝ لَوۡ كَانَ عَرَضًا قَرِيۡبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوۡكَ وَلٰـكِنۡۢ بَعُدَتۡ عَلَيۡهِمُ الشُّقَّةُ‌ ؕ وَسَيَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسۡتَطَعۡنَا لَخَرَجۡنَا مَعَكُمۡ‌ ۚ يُهۡلِكُوۡنَ اَنۡفُسَهُمۡ‌ ۚ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ اِنَّهُمۡ لَـكٰذِبُوۡنَ۝

پارہ 10 سورۃ توبہ 9 آیت 41 تمہارے پاس ہتھیار تھوڑے ہوں یا زیادہ۔ گھروں سے نکل پڑو اور خدا تعالیٰ کے راستے میں جان اور مال کے ساتھ لڑ جاؤ۔ یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم سمجھ سکتے ہو۔ اگر مال غنیمت آسانی سے ملنے والا ہوتا اور سفر بھی تھوڑا ہوتا تو (اے پیغمبر منافقین تمہارے ساتھ) خوشی سے چل دیتے لیکن ان کو مسافت لمبی اور مشکل نظر آئی تو عذر کرنے لگے اور خدا تعالیٰ کی قسمیں کھانے لگے کہ اگر ہم میں ہمت ہوتی تو آپ کے ساتھ نکل آتے یہ لوگ ایسے حیلے بہانوں سے اپنے تئیں ہلاک کر رہے ہیں اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ جَاهِدِ الۡكُفَّارَ وَالۡمُنٰفِقِيۡنَ وَاغۡلُظۡ عَلَيۡهِمۡ‌ ؕ وَمَاۡوٰٮهُمۡ جَهَـنَّمُ‌ ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ۝

پارہ 10 سورۃ توبہ 9 آیت 73 اے پیغمبر کافروں اور منافقوں سے لڑو اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ○ اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ○

پارہ 10 سورۃ انفال 8 آیت 65 اے نبی کریمؐ مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دیا کرو اگر تم میں سے بیس آدمی ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دو سو کافروں پر غالب آئیں گے اور اگر سو ایسے ہوں گے تو ہزار پر غالب آئیں اس لئے کہ کافر لوگ کچھ عقل نہیں رکھتے لیکن اب خدا تعالیٰ نے تم پر سے بوجھ ہلکا کر دیا ہے اور معلوم کر لیا ہے کہ تم میں کسی قدر کمزوری (ایمان) موجود ہے پس تم میں سے اگر ایک سو ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دو سو پر غالب ہوں گے اور اگر ایک ہزار ہوں گے تو دو ہزار پر غالب رہیں گے اور خدا تعالیٰ ثابت قدم رہنے والوں کا مددگار ہے۔

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ○لا فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ○لا فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ○ۙ

پارہ 23 سورۃ صفات 37 آیت 1 منظم ہو کر جنگی حکمت عملی کے مطابق لڑنے والوں کی قسم اور طاقت کے بل برائی کو نیست و نابود کرنے والوں کی قسم اور اللہ تعالیٰ کا پیغام یعنی قرآن کریم غور کے ساتھ سمجھنے اور تبلیغ کرنے والوں کی قسم۔

جو لوگ اتنی واضح ہدایات ملنے کے بعد اور دشمن سے کئی گنا زیادہ ہونے کے باوجود موت کے ڈر سے لڑائی سے منہ موڑ کر گھر بار چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوں ان کو آسمان کے نیچے کہیں پناہ نہیں ملے گی اور ان کی آنے والی نسلیں اور تاریخ ہمیشہ ان پر لعنت بھیجتی رہے گی کہ وہ اپنی تباہی کے اسباب پیدا کرنے کے خود ذمہ دار ہیں۔

جنگ تبوک کو یاد کریں جو تین آدمی جنگ میں شامل نہیں ہوئے اُمت مسلمہ نے ان کا پچاس دن تک بائیکاٹ کیا رسول کریم نے ان کے سلام اور دعا کا جواب نہیں دیا ان کے بیوی بچوں نے ان سے تعلقات منقطع کر لئے۔

یہ ایسا دردناک اور خوفناک موضوع ہے کہ لکھتے ہوئے جگر کانپتا ہے دل خون کے آنسو روتا ہے اور عقل کی سٹی گم ہو جاتی ہے حضرت موسیٰؑ جب بنی اسرائیل کو مصر سے لے کر آئے تو دریائے اردن کے مشرقی کنارے پر کھڑے ہو کر بنی اسرائیل کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ زمین تمہیں عطا کی

ہے چلو اور وہاں جا کر آباد ہو جاؤ۔

یٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِیْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓی اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ○

سورۃ مائدہ آیت 21 اے میری قوم تم ارض مقدس یعنی کنعان میں جاؤ آباد ہو جاؤ جسے خدا تعالیٰ نے تمہارے نام لکھ دیا ہے۔ پیٹھ نہ موڑنا ورنہ نقصان اُٹھاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ وہاں کے اصلی باشندوں سے آباد زمین چھین لو یا ان کو ملک بدر کر دو اور نہ ہی ان کی نسل ختم کرنے کا حکم دیا۔ اس ملک میں بہت زمین غیر آباد تھی وہاں جاتے اور آباد ہو جاتے لیکن انہوں نے سوچا کہ وہاں کے اصل باشندوں کو قتل کر دیتے ہیں اور ان کے مکانات، جائیداد اور زمینوں اور باغات پر قبضہ کر لیتے ہیں۔

چند بہادر یہودی جاسوسی کی خاطر وہاں گئے دیکھ بھال کر واپس آئے تو حضرت موسیٰ کو کہا کہ وہاں تو بہت نڈر، بہادر اور جنگجو لوگ بستے ہیں۔

قَالُوْا یٰمُوْسٰٓی اِنَّ فِیْهَا قَوْمًا جَبَّارِیْنَ ۖ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰی یَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ○

سورۃ مائدہ 5 آیت 22 وہ کہنے لگے کہ موسیٰ وہاں تو بڑے زبردست لوگ رہتے ہیں اور جب تک وہ اس زمین سے نکل نہ جائیں ہم وہاں نہیں جائیں گے وہاں سے نکل جائیں تو ہم جا داخل ہوں گے۔ ہم ان سے نہیں لڑ سکتے تم اور تمہارا خدا جا کر ان سے لڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں۔

قَالُوْا یٰمُوْسٰٓی اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِیْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ○

سورۃ مائدہ آیت 24 وہ بولے کہ موسیٰ جب تک وہ لوگ وہاں رہتے ہیں ہم کبھی وہاں نہیں جاسکتے اگر لڑنا ضرور ہے تو تم اور تمہارا خدا جاؤ اور لڑو ہم یہاں بیٹھے رہیں گے۔

اُس وقت کنعان کے اصلی باشندوں کی بعینہ ہی وہی حالت تھی جو رسول کریمؐ کی بعثت کے وقت عربوں کی دور جاہلیت میں تھی۔ لڑائی جھگڑا اور لوٹ مار زندگی کا چلن تھا ہاں عرب میں زمین بنجر اور کاشت کے قابل نہیں اور بارش بھی شاذ و نادر ہی ہوتی ہے۔

رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْٓ اِلَیْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ

الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَo

سورۃ ابراہیم 14 آیت 37 اے میرے پروردگار میں نے اپنی اولاد کو تیرے پاک گھر کے نزدیک ایسی جگہ آبسایا ہے جہاں کھیتی باڑی نہیں ہوتی کہ وہ تیری عبادت کریں۔

لیکن کنعان میں زمین بڑی اچھی ہے کاشت کے لائق ہے اور بارش بھی اکثر ہوتی ہے اور لوگ اناج، پھل اور باغات کی کاشت کی وجہ سے اچھے خاصے متمول تھے اور پھر اسلام لانے کے بعد کیا انقلاب آیا۔ یہودیوں نے اپنی تنظیمیں قائم کیں ہتھیار حاصل کئے۔ حکمت عملی تیار کی اور مردوں کے ساتھ عورتوں کو جنگی تربیت دی اور دوسری طرف اسلام لانے کے بعد فلسطینیوں نے خداوند کریم کے واضح احکام کی خلاف ورزی کی کہ نہ تو تنظیمیں قائم کیں۔ نہ ہی ہتھیار حاصل کئے نہ ہی دفاع کی خاطر حکمت عملی تیار کی بلکہ جان بچانے کی خاطر گھر بار چھوڑ بھاگ کھڑے ہوئے۔

آج فلسطینی علماء حضرات اور مفتیان کرام تاریخ کی عدالت میں بطور مجرم کٹہرے میں کھڑے ہیں اور ان سے پوچھا جارہا ہے کہ بتاؤ بزدل قوم شیر کیسے بن گئی اور تم نے نڈر، بہادر اور جنگجو قوم کو اسلام کے نام پر کیا افیون، چرس اور حشیش کھلائی کہ وہ بزدل ہو گئے انہوں نے اپنی مادری زبان عربی میں قرآن کریم میں خداوند کریم کے احکام پڑھنے کے باوجود ان سے روگردانی کی وہ بتائیں کہ ساری دنیا کے مسلمان ہونٹ سیئے ہوئے امریکہ کے اشاروں کی طرف تک رہے ہیں کہ ان کا روز روز کا دانہ پانی۔ ان کی حکومت کی ضمانت امریکہ کے ہاتھوں میں ہے ان کا بال بال قرضوں میں جکڑا ہوا ہے یاد رہے کہ کچھ عرصہ پہلے ایک مذہبی جماعت نے امریکہ کے جاسوسی ادارے کی شہ پر اپنی حکومت کا تختہ اُلٹ دیا اور امریکہ کا منظور نظر مارشل لاء کا سربراہ بن گیا۔

ڈاکٹر اقبال کا شعر ہے۔

مجھ کو تو یہی غم ہے کہ اس دور کے بہزاد
کھو چکے ہیں مشرق کا سرور ازلی بھی

یعنی علماء حضرات اللہ تعالیٰ کے احکام کو بھول چکے ہیں یا جان بوجھ کر اپنے ذاتی مفاد کے لالچ میں احکام خداوندی کو نظر انداز کر دیا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فلسطینیوں پر عذاب کے دن ختم ہونے کے قریب آرہے ہیں کہ ان کے معصوم بچوں نے جن کے ابھی ہنسنے کھیلنے کے دن ہیں جوانوں کے ساتھ ساتھ جان ہتھیلی پر رکھ کر اسرائیلی فوج کا مقابلہ کرنا شروع کر دیا ہے اور عورتوں نے ذلت کی زندگی کی بجائے موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں ہیں۔

ہر مسلمان پر خداوند تعالیٰ کی جانب سے فرض ہے کہ وہ جہاد کی خاطر ہر وقت تیار رہے اور

کما حقہ، تربیت حاصل کرے اور حکومت پر اُس کا حق ہے کہ تربیت حاصل کرنے میں اس کی ہر ممکن مدد کرے حکومت پر لازم ہے کہ ایک مرکزی ادارہ قائم کرے جس میں کچھ ریٹائرسینئر فوجی جرنیل کچھ ملازمت سے سبکدوش جج حضرات اور کچھ سینئر پروفیسر صاحبان ممبر ہوں اسی طرح صوبائی ضلعی اور تحصیل کی سطح پر اس ادارے کی شاخیں ہوں جو 18 سے 45 سال تک کی عمر کے سب پاکستانیوں کو منظم کریں ہر تحصیل میں ہر پانچ یا سات گاؤں پر مشتمل گروپ ہو جہاں چند فوجی صحت مند جوانوں کو منظم کر کے تھوڑی پریڈ سکھائیں۔ چھوٹے موٹے خود کار ہتھیاروں کا استعمال سکھائیں خاص کر سرحد کے قریب دشمن کی حرکت پر نظر رکھنے کی تربیت دیں۔ یونیفارم گوریلوں کی طرح کا ہونا مناسب ہوگا ان کو سائیکل مہیا کئے جائیں کہ دشمن کی حرکت پر نظر رکھیں ان کے لئے ضروری ہے کہ ہر رضا کار پانچ درخت علاقے کی جغرافیائی حالت اور آب و ہوا کے مطابق لگائے جو آئندہ چل کر دفاع کی خاطر گھات اور آڑھ لینے میں کام دیں۔ بلکہ لکڑی بھی مہیا ہوگی اور مستقبل میں بارش اور موسم میں بھی فائدہ مند ہو سکتے ہیں ڈیڑھ سال کی مدت میں پہلے سال تو دفاع کی تربیت ہو لیکن آخری چھ مہینے ساتھ ہی ساتھ کسی کارآمد ہنر کی تربیت دی جانا مناسب ہوگا۔ یہ لوگ پیشہ ور مستقل فوجی ملازم نہیں ہوں گے کہ اس صورت میں تنخواہ دینا لازم ہوگا اور پہلی تربیت ختم ہونے پر جو لوگ 60 فی صد سے زیادہ نمبر حاصل کریں ان کو مستقل فوجی ملازمت پیش کر سکتے ہیں اس کے بعد ہر سال چھ ہفتہ کی تربیت ہونا مناسب ہوگا۔

یہ منصوبہ آہستہ آہستہ پانچ سال میں سارے پاکستان میں نافذ کیا جاسکتا ہے لیکن بین الاقوامی سرحد سے دس میل کے اندر اندر فوراً عمل کرنا مناسب ہوگا اور اندرون پاکستان سے ہر چوتھے سال باری باری جتھے سرحدی علاقوں میں خدمت کے لئے آئیں گے سرحدی علاقوں میں چھوٹے ہتھیاروں کے ساتھ ساتھ سائیکل مہیا کرنا بھی مناسب ہوگا کہ دشمن کی نقل و حرکت پر نظر رکھی جائے۔ مناسب ہوگا کہ جو لڑکا میٹرک کا امتحان دینے کی درخواست دے اس کی ایک نقل تحصیل کے ادارہ کے دفتر میں جائے گی اور ڈیڑھ سال کی تربیت مکمل کرے گا تو فوجی نمائندے اور تحصیل ناظم کے دستخط اور مہر لگے سرٹیفیکیٹ پر کہ اس نے رضا کار کی تربیت مکمل کرلی ہے اس کو میٹرک کا سرٹیفیکیٹ جاری کیا جائے گا کہ وہ آگے اپنی تعلیم جاری رکھے آئندہ ہر سال ڈیڑھ ماہ کی تربیت وہ اپنی چھٹیوں میں حاصل کرسکتا ہے مرکزی ادارے اور حکومت کو چاہئے کہ اس منصوبہ پر غور کرے اور جہاں جہاں مناسب سمجھیں تبدیل کریں اور جتنی جلدی ممکن ہو اسے عملی شکل دیں۔

☆☆

شہدا کی شان کا بیان

وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ ۟ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝

پارہ 2 سورۃ بقرہ 2 آیت 154 اور جو لوگ خدا کی راہ میں مارے جائیں ان کے متعلق مت کہو کہ وہ مر گئے ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے اور یقیناً ہم کسی قدر خوف، بھوک، مال، جانوں اور میوں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے تو صبر کرنے والوں کو (خداوند تعالیٰ کی خوشنودی کی) بشارت سنا دو۔ اِن لوگوں پر جب کوئی مصیبت آپڑتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم خدا ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں یہی لوگ ہیں جن پر اُن کے پروردگار کی مہربانی اور رحمت ہے اور یہی ہدایت پانے والے ہیں۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ

يُرْزَقُوْنَ ○ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

جو لوگ خدا کی راہ میں مارے گئے ان کو مرے ہوئے نہ سمجھنا بلکہ اپنے خدا کے پاس زندہ ہیں اور ان کو رزق مل رہا ہے جو کچھ خدا نے ان کو اپنے فضل سے بخش رکھا ہے اس میں خوش ہیں اور جو لوگ ان کے پیچھے رہ گئے اور شہید ہو کر ان میں شامل نہیں ہو سکے ان کی نسبت خوشیاں منا رہے ہیں کہ (قیامت کے دن) ان کو نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے اور خدا کے فضل اور انعامات سے خوش ہو رہے اور اس وجہ سے کہ خدا مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

مال غنیمت کی حقیقت کا بیان

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ o

سورۃ انفال 8 آیت 1 لوگ آپ سے مال غنیمت کے بارے میں خداوند تعالیٰ کے فرمان کے متعلق پوچھتے ہیں آپ بتادیں کہ مال غنیمت تو اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبر کا ہے تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور آپس میں صلح وصفائی سے رہو۔ اگر تم ایماندار ہو تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَىْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ؕ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ o

سورۃ حشر 59 آیت 7: جو مال و دولت خداوند تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلعم کو آبادی والوں (یہودی بستیوں) سے دلوایا ہے وہ خدا، پیغمبر، پیغمبر کے رشتہ داروں، یتیموں، حاجتمندوں اور

مسافروں کے لئے ہے تا کہ جو لوگ تم میں سے دولتمند ہوں انہی کے ہاتھوں نہ میں پھرتا رہے۔ سو جو کچھ پیغمبر تم کو دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو اور خداوند تعالیٰ سے ڈرتے رہو کہ وہ سخت عذاب دینے والا ہے (یہ بہت ہی اہم نقطہ ہے کہ مسلم معاشرہ اس طرح تشکیل کیا جائے نہ زیادہ امیر ہوں اور نہ ہی زیادہ غریب)

☆☆

ملت اسلامیہ میں تفرقہ بازی

وَ مِنَ النَّاسِ مَنۡ یُّعۡجِبُکَ قَوۡلُہٗ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَیُشۡہِدُ اللّٰہَ عَلٰی مَا فِیۡ قَلۡبِہٖ ۙ وَھُوَ اَلَدُّ الۡخِصَامِ ۝ وَاِذَا تَوَلّٰی سَعٰی فِی الۡاَرۡضِ لِیُفۡسِدَ فِیۡھَا وَیُھۡلِکَ الۡحَرۡثَ وَالنَّسۡلَ ؕ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الۡفَسَادَ ۝

پارہ 2 سورۃ بقرہ 2 آیت 204 اور بعض شخص ایسے بھی ہوتے ہیں جس کی گفتگو اس دنیا کی زندگی کے بارے میں تم کو دلکش معلوم ہوتی ہے اور وہ اپنے مافی الضمیر پر خدا کو گواہ بناتا ہے حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہے اور جب وہ منہ موڑ کر چلتا ہے تو زمین میں ہی کہیں فتنہ پھیلاتا ہے اور فصلوں اور انسانوں اور حیوانوں کو تباہ کرتا ہے اور خدا فتنہ انگیزی کو پسند نہیں کرتا۔

وَ لَا تَکُوۡنُوۡا کَالَّذِیۡنَ تَفَرَّقُوۡا وَاخۡتَلَفُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَھُمُ الۡبَیِّنٰتُ ؕ وَ اُولٰٓئِکَ لَھُمۡ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ۝

پارہ 4 سورۃ آل عمران 3 آیت 105 اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقوں میں بٹ گئے اور صاف صاف احکام آ جانے کے بعد ایک دوسرے سے اختلاف کرنے لگے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو قیامت کے دن دردناک عذاب ہوگا۔

اس آیت کریمہ کو اگر سامنے رکھا ہوتا تو فلسطین میں گروہ بندی اختیار نہ کرتے اور 8 لاکھ

عرب (مسلمان) ایک لاکھ یہودیوں کے ہاتھوں ملک بدر نہ ہوتے۔ تھوڑا پیچھے جائیں اور غور کریں تو پتہ چلے گا کہ سپین میں جو عربوں (مسلمانوں) پر زوال آیا بلکہ نام ونشان مٹ گیا وہ گروہ بندی کی وجہ سے ہوا بلکہ اِدھر اُدھر نگاہ دوڑائیں تو کشمیر میں بھی شیخ عبداللہ نے یہی کیا اور بہت سارے شیخ عبداللہ ابھی یہی کچھ کر رہے ہیں۔

اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَہُمْ وَکَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْھُمْ فِیْ شَیْءٍ ط اِنَّمَآ اَمْرُھُمْ اِلَی اللّٰہِ ثُمَّ یُنَبِّئُھُمْ بِمَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ o

پارہ 8 سورۃ انعام 6 آیت 159 اور جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے پیدا کئے اور گروہوں میں بٹ گئے ان سے تم کو کچھ کام نہیں ان کا معاملہ اللہ پر چھوڑو۔ جو کچھ وہ کرتے تھے وہ ان کو سب بتائے گا۔ (اللہ تعالیٰ رسول کریم کو حکم دے رہا ہے کہ گروہوں میں بٹنے والے اسلام کے دائرے سے باہر ہیں تمہارا اُن سے کوئی تعلق اور واسطہ نہیں)

وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِھَا وَادْعُوْہُ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ط اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ o

پارہ 8 سورۃ اعراف 7 آیت 56 اور ملک میں امن قائم ہونے کے بعد فساد نہ پھیلانا اور خداوند کریم سے ڈرتے رہو اور خدا تعالیٰ سے اُمید رکھ کر دعائیں مانگتے رہنا کچھ شک نہیں کہ خدا تعالیٰ کی رحمت نیکی کرنے والوں کے قریب ہی ہے۔

لہٰذا دنگا فساد کرنا، ہڑتالیں کرنا یہ سب غیر اسلامی فعل ہیں۔ اس سلسلے میں علماء حضرات اور اسلامی نظریاتی کونسل پر لازم ہے کہ وہ عامتہ المسلمین کی راہنمائی کریں۔

مِنَ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَھُمْ وَکَانُوْا شِیَعًا ط کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْھِمْ فَرِحُوْنَ o

سورۃ روم 30 آیت 32 (ان لوگوں میں شامل نہ ہونا) جنہوں نے اپنے دین (ملت اسلامیہ) کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود گروہوں اور فرقوں میں بٹ گئے اور سارے فرقے اپنی اپنی ڈفلی بجانے میں خوش ہیں۔

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِیْہِ مِنْ شَیْءٍ فَحُکْمُہٗٓ اِلَی اللّٰہِ ط ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبِّیْ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ ق وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ o

پارہ 25 سورۃ شوریٰ 42 آیت 10 اور تم جس بات میں اختلاف کرتے ہو اس کا فیصلہ خداوند کریم کرے گا۔ یہی خدا میرا پروردگار ہے میں اُسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور اُسی کی طرف رجوع

کرتا ہوں۔

مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے دین کی طرف دھیان دیں ان کی ساری عبادات ملت اسلامیہ کے اتحاد کو مضبوط سے مضبوط کرتی ہیں روزانہ کی نماز با جماعت، نماز جمعہ، نماز عیدین، روزے، قربانی، حج اور سب سے بڑھ کر جہاد لیکن بڑے رنج کی بات ہے کہ مسلمانوں نے اپنی عبادات سے روح نکال دی ہے اور رسموں کے طور پر ساری عبادتوں کو پورا کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مزید ان کو اپنے ذاتی مفاد اور لالچ کی خاطر فرقہ بندی اور پھوٹ ڈالنے سے بار بار منع کیا لیکن انہوں نے سرے سے نظر انداز کیا اور اپنے لالچ اور طمع کے لئے جو کچھ کیا وہ تاریخ میں ہمارا منہ چڑا رہا ہے۔

یہ حقیقت سب پر عیاں ہے کہ اگر امیر معاویہ نے اپنی ذاتی لالچ اور فائدہ کی خاطر ملت اسلامیہ میں پھوٹ کی بنیاد نہ ڈالی ہوتی تو ملت اسلامیہ آج اتنی بے مایہ اور ذلیل نہ ہوتی اور سب جانتے ہیں کہ ساڑھے سات سو برس تک سپین پر حکومت کرنے کے باوجود عربوں کا وہاں نام ونشان مٹ گیا اور یہ صرف فرقہ بندی اور پھوٹ کی وجہ سے ہوا۔ صلاح الدین ایوبی نے اکتوبر 1187ء میں بیت المقدس (یروشلم) فتح کیا اور پھر چار سال کے قلیل عرصہ بعد پھوٹ کی بھینٹ چڑھ گیا اور آج بھی اس پھوٹ اور فرقہ بندی کا نتیجہ ہم اپنی آنکھوں کے سامنے فلسطین میں صبح وشام دیکھ رہے ہیں مسلمانوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے شاید ہی اس سے بڑی کوئی اور عبرت اور سبق کی مثال ہو۔

کسی مسئلہ کے بارے میں سوچ بچار کے موقع پر تمام پہلوؤں پر ٹھنڈے دل سے غور کرنا لازم اور ضروری ہے اور خاص طور پر جب مسئلہ ملت اسلامیہ کے مفاد اور مستقبل سے تعلق رکھتا ہو۔

آج دنیا کے نقشہ پر نظر ڈالیں دنیا کہاں سے ترقی کر کے کہاں پہنچ گئی ہے دوسری طرف نام ونہاد مسلمان ملکوں کی طرف دیکھیں انتہائی ذلالت میں ڈوبے ہوئے ہیں بقیہ دنیا کے مقابلہ پر انتہائی پسماندہ ہیں زندگی کے کسی شعبہ میں مقابلہ کریں بلکہ مقابلہ کرنا ہی بیوقوفی اور حماقت ہوگی کہ ذلت اور پسماندگی کے گڑھے میں گرتے ہی جا رہے ہیں کسی ایک مسلمان ملک کی ایسی حالت نہیں کہ اُمید کی کرن دکھائی دے۔ بات یہ نہیں مسلمان عوام محنتی یا ذہین نہیں یا ان کی پسماندگی، جہالت اور مفلسی کے پیچھے اسرائیل، امریکہ، برطانیہ یا دوسرے مغربی ممالک کا ہاتھ ہے بلکہ صدیوں سے ان کو غاصب اور جابر حکمرانوں نے اپنے خاندانی مفاد کی حفاظت اور ضمانت کی خاطر جاہل، مفلس اور پسماندہ رکھا ہے اور علماء حضرات نے قرآن کریم کی غلط تاویلیں کر کے عوام کو جاہل اور پسماندہ رکھنے میں حکمرانوں کا حق نمک ادا کیا ہے اور پورا پورا ساتھ دیا ہے۔ یہ بات اپنی جگہ حقیقت ہے کہ

مسلمان ملکوں میں نہایت جابر اور آمر افراد حکومت کے سربراہ ہیں یعنی جس کی لاٹھی اس کی بھینس چاہے حکمران کو سلطان کہا جاتا ہے چاہے وزیر اعظم چاہے امیر یا والی لیکن حقیقت میں وہ سب آمر و جابر اور غاصب ہیں ان کی ہر ممکن یہ کوشش ہے کہ ان کے خاندان کے مفاد کو کسی قسم کا خطرہ نہ ہو یہی ان کا اسلام ہے اور یہی ان کا دستور اور انصاف ہے لہٰذا ہر ممکن طریقے سے اپنے عوام کو جاہل اور پسماندہ رکھتے ہیں مناسب ہوگا کہ پیچھے اور بہت پیچھے کی طرف نظر دوڑائیں۔

دوڑ پیچھے کی طرف اے گردش ایام تو

رسول کریمؐ جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو سب سے پہلے انہوں نے مسجد نبوی تعمیر کی اور ملت اسلامیہ کے وجود کی بنیادی ڈالی۔ ملت اسلامیہ کی تعمیر میں مسجد کا نہایت اہم مقام ہے وہاں اکثر سارے مسلمان جمع ہوتے ان میں محبت، شفقت اور اتحاد قائم کرنے میں مسجد کا بہت بڑا کردار ہے کہ مسلمانوں کے انفرادی اور اجتماعی مسائل کے حل پر غور کرنے کا اولین اور بہترین مقام ہے پھر یہودیوں کے ساتھ صلح دامن کا معاہدہ کیا اللہ تعالیٰ کی جانب سے ملت اسلامیہ کے اندرونی اور بیرونی مفاد کی خاطر احکام کا نزول شروع ہوا اور رسولؐ خدا نے اسلامی حکومت کا ڈھانچہ اور نظام قائم کیا جس میں بیرونی دنیا (کافروں) سے دفاع کی خاطر جاسوسی کا محکمہ قائم کیا اور اسلامی حکومت کے اہلکاروں اور اعمال کی نگرانی اور محاسبہ کی خاطر مخبروں کی تنظیم قائم کی کہ اہلکاروں اور عمال کو ان کی غلطیوں اور کمزوریوں پر موقع پر ہی روک دیا جائے پیغمبرؐ خدا کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ کے عہد خلافت میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے مسلمانوں کے سوا بہت سارے لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور کچھ لوگ تو مرتد ہی ہو گئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے بڑی بہادری اور ثابت قدمی سے دوبارہ فوجوں کی تشکیل کی اور ایک کے بعد ایک قبیلہ زیر کیا اور ملت اسلامیہ کی نئے سرے سے شیرازہ بندی کی حضرت ابوبکرؓ کا عہد خلافت صرف دو سال تین مہینے اور دس دن پر محیط ہے ان کی وفات کے بعد عنان حکومت حضرت عمرؓ نے سنبھالا اُنہوں نے بھی رسول کریمؐ کے قائم کردہ محکموں جاسوسی اور مخبری کو مزید مضبوط بنایا کہ حکومت کے لئے وسیع رقبہ اور ملازموں کی تعداد بہت بڑھ گئی تھی۔

حضرت عمرؓ نے اپنے خاندان اور بنو ہاشم کے افراد کو حکومت میں ملازمت نہیں دی کہ اقربا پروری اور بددیانتی کا جواز پیدا نہ ہو اور گو ذاتی مفاد کبھی ان کی نگاہ میں نہیں آیا لیکن ملت اسلامیہ کے مفاد کی سختی سے حفاظت کی اور شرع اسلامی کی خلاف ورزی کو موقع پر ہی روک دیا جس کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہے شاید عامۃ المسلمین کو یقین کرنا مشکل معلوم ہو۔

1- حضرت عمرؓ کے اپنے بیٹے ابوشحمہ نے شراب پی اور یہ بات حضرت عمر کے علم میں لائی گئی تو انہوں نے اپنے ہاتھ سے ابوشحمہ کو 80 کوڑوں کی سزا دی پورے کوڑے لگنے سے پہلے ابو شحمہ مر گیا بقیہ کوڑے اُس کی لاش پر پورے کیئے گئے۔ (حیات عمر مولانا شبلی)

2- حضرت عمرؓ کے سالے یعنی بیوی کے بھائی قدامہ بن مخزوم نے شراب پی تو ان کو بھی 80 کوڑوں کی سزا دی گئی۔

3- حضرت خالدؓ بن ولید نے فلسطین اور ملک شام فتح کیا بہت بڑے جرنیل تھے فوج کے کماندار تھے کسی شاعر نے حمص کی فتح کے موقع پر بہت اچھی نظم لکھی اور خالدؓ بن ولید نے اُس شاعر کو دس ہزار درہم عنایت کیئے ادھر مخبروں نے یہ بات حضرت عمرؓ کو بتائی حضرت عمرؓ نے حضرت خالدؓ بن ولید سے پوچھ گچھ کی کہ اگر تم نے اپنی جیب سے یہ رقم دی ہے تو فضول خرچی بہت بُری ہے لیکن اگر یہ رقم بیت المال سے دی ہے تو انتہائی بُری حرکت ہے کہ میں بحیثیت خلیفہ بھی اس بُرے کام میں شامل شمار کیا جاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں مجھے جواب دینا ہو گا۔ حضرت خالدؓ بن ولید نے جواب میں لکھا کہ میں نے حضرت ابوبکرؓ کے خلافت کے عرصہ میں بھی کبھی حساب کتاب پیش نہیں کیا تھا حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ہوسکتا ہے کہ یہ بات ٹھیک ہو لیکن حضرت ابوبکرؓ اپنی ذات کیلئے خود جواب دیں گے اور مجھے اپنے اعمال کا خود جواب دینا ہوگا لیکن حضرت خالد بن ولید نے پھر بھی جواب نہیں دیا تو ساری فوج کا جلسہ بلایا گیا اور حضرت خالدؓ بن ولید کے خلاف جرم پڑھ کر سنایا گیا جب انہوں نے جواب نہیں دیا تو فوج کے بھرے مجمع میں ان کے سر سے کماندار کی پگڑی اُتاری گئی۔ (حیات عمر مولانا شبلی)

4- حضرت انسؓ کے غلام سرین نے اپنے آقا سے درخواست کی کہ مجھے غلامی سے نجات دی جائے کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمٰنُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰكُمْ

سورۃ نور 24 آیت 33 اور اگر تمہارا غلام آزادی حاصل کرنے کے لئے پروانہ مانگے تو اس کو سند/ پروانہ دے دو اور اگر ان میں اچھائی (سمجھ بوجھ) دیکھو تو جو مال و دولت اللہ تعالیٰ نے تم کو عنایت کیا اس میں سے کچھ اس کو بھی دو (کہ وہ عزت سے نئی زندگی شروع کرے) لیکن حضرت انسؓ نے اپنے غلام سرین کو آزاد کرنے سے انکار کر دیا۔ سرین نے یہ معاملہ حضرت عمرؓ خلیفہ وقت کے حضور میں پیش کیا۔ حضرت عمرؓ نے حضرت انسؓ کو بلایا اور معاملہ کی

تفصیل پوچھی تو حضرت انس نے جواب دیا کہ میں سرین کو آزاد کرنا نہیں چاہتا۔ حضرت عمر نے ان کو چالیس کوڑوں کی سزا دی کہ یہ انکار تو خداوند کریم کے واضح احکام کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے (حیات عمر مولانا شبلی)

5- حضرت عمر کا قاعدہ تھا کہ جب کسی کو افسر مقرر کرتے تو اس کی جائیداد کی تفصیل لکھاتے اور ملازمت کی مدت ختم ہونے پر اس کی جائیداد کی تفصیل سے مقابلہ کرتے۔ مخبر نے آپ کو اطلاع دی کہ مصر کا گورنر ایاد بن غنم شاہانہ ریشمی لباس پہنتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ گورنر کو آرام سے کہیں کہ تم کو امیر المومنین نے مدینہ طلب کیا ہے۔ گورنر صاحب اسی شاہانہ ریشمی لباس میں آئے تو حضرت عمرؓ نے اس کو اس کا اپنا لباس جو کہ اون کا بنا ہوا تھا پیش کیا اور بھیڑوں کا ریوڑ چروانے پر لگا دیا (حیات عمر مولانا شبلی) جو کہ ان کا باپ دادا سے خاندانی پیشہ تھا بڑی مشہور حکایت ہے کہ ایک رات کو حضرت عمر حالات کا جائزہ لینے نکلے ایک جھونپڑے سے بچوں کے رونے کی آواز آرہی تھی اندر جا کر دیکھا کہ ایک عورت پتیلے میں چمچہ چلا رہی ہے اور بچے بھوک سے رو رہے ہیں پوچھنے پر پتہ چلا کہ پتیلہ خالی ہے کہ بچے رو رو کر تھک جائیں سو جائیں آپ نے عورت کو مخاطب کیا کہ تم نے خلیفہ سے رجوع کیوں نہیں کیا۔ عورت نے جواب دیا کہ یہ تو خلیفہ کی ذمہ داری ہے کہ ہمارے حالات سے باخبر رہے اور ہمارے مسائل کا مداوا کرے۔ آپ واپس گھر آئے آٹا تیل دالیں اور دوسری ضرورت کی چیزیں اپنے کندھوں پر اُٹھالیں ان کے ملازم اسلم نے کہا کہ میں اُٹھاتا ہوں۔ آپ نے جواب دیا کہ آج تم اُٹھاؤ گے لیکن قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور میں میرا بوجھ کون اُٹھائے گا۔ عورت کے سامنے سارا سامان پیش کیا اس نے کھانا تیار کیا آپ آگ جلاتے رہے بچوں نے کھانا کھایا اور سو گئے آپ واپس ہونے لگے تو عورت نے کہا کہ عمرؓ کی جگہ تو تم کو خلیفہ ہونا چاہئے تھا اگر حضرت عمرؓ کے بارے لکھتے جائیں تو ایک خاصی بڑی کتاب بن جائے اور ہم موضوع سے دور ہو جائیں گے۔ آپ کی وفات کے بعد حضرت عثمانؓ بن عفان نے خلافت کا عہدہ سنبھالا آپ نہایت رحم دل اور نرم طبیعت کے مالک تھے کبھی کسی کے خلاف قدم نہیں اٹھایا اور نہ ہی سزا دی چاہے گناہ بڑا ہو یا قصور چھوٹا لہٰذا مخبری کا محکمہ کمزور پڑ گیا۔ آپ نے دیانت داری سے اپنے آپ کو نائب رسول سمجھتے ہوئے اپنے عزیزوں کو عمال اور اہلکار حکومت مقرر کیا تو اقربا پروری کا رجحان بڑھ گیا اور برائیوں نے جنم لیا دوسری طرف عبداللہ بن سبا (یہودی) نے زبانی زبانی اسلام لا کر (حقیقت میں وہ پرلے درجہ کا منافق

تھا) سارے ملک میں جھوٹی سچی افواہوں کا جال بچھا دیا ایک طرف تو اہلکار اور اعمال حکومت نے بُرے کام کرنے شروع کر دیئے اور ساتھ ہی ساتھ ان کے خلاف کوئی قدم نہ اُٹھایا گیا دوسری طرف جو ایماندار صحابہ کرامؓ حالات کو سنبھالنا چاہتے تھے جیسے حضرت ابو ذر غفاریؓ امیر معاویہ نے ان کے خلاف ڈٹ گیا اور جب آپ نے مدینہ منورہ آکر حالات کے متعلق حضرت عثمانؓ سے بات چیت کرنا چاہی تو آپ نے مشورہ دیا کہ تم آبادی یعنی مدینہ منورہ سے دور جا رہے ہو بہتر ہو گا اور یہ حقیقت ہے کہ حضرت ابو ذر غفاریؓ مدینہ منورہ سے باہر جنگل میں جھونپڑی بنا کر رہنے لگے اور وہیں فوت ہوئے اور وہیں دفن کیے گئے۔

لہٰذا کچھ عرصے بعد مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد حضرت عثمانؓ کے خلاف ہو گئی حضرت علیؓ نے کافی کوشش کی کہ معاملہ ٹھنڈا پڑ جائے اور حضرت امام حسنؓ اور حسینؓ حضرت عثمان کی پہرہ داری کرتے رہے لیکن فسادیوں نے پچھواڑے سے گھر میں داخل ہو کر حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا۔

حضرت علیؓ نے جب عہدہ خلافت سنبھالا تو ہر طرف افراتفری پھیلی ہوئی تھی قدم قدم پر بغاوت کا سماں تھا حضرت علیؓ نے بڑی بہادری اور عقلمندی سے حالات کو سنبھالا دینے کی کوشش کی اور کافی حد تک وہ کامیاب ہو گئے لیکن ایک طرف عبداللہ بن سبا کا گروہ روز بروز جھوٹی افواہیں اور بدامنی پھیلا رہا تھا دوسری طرف امیر معاویہ اس غلط فہمی پر اڑا ہوا تھا کہ حضرت عثمانؓ کو شہید کرنے میں حضرت علیؓ کا بھی ہاتھ ہے حالانکہ آپ نے خود فسادیوں سے صلح وصفائی کی کافی کوشش کی اور آپ کے بیٹے حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ حضرت عثمانؓ کے گھر کا پہرہ دے رہے تھے۔ امیر معاویہ نے بغاوت کر دی حضرت علیؓ سے لڑائی بھی کی اور بعد میں جب حضرت علیؓ کو شہید کر دیا گیا تو امیر معاویہ نے بڑی سفاکی سے خلافت کی مسند پر قبضہ کر لیا۔ امیر معاویہ نے اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جھوٹی افواہوں پر تحقیق کیے بغیر یقین کر لیا۔

يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوٓا إِن جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوٓا أَن تُصِيبُوا قَوْمًۢا بِجَهَـٰلَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَـٰدِمِينَ ○

سورۃ حجرات 49 آیت 6 اے ایمان والو اگر کوئی بدکردار تمہارے پاس افواہیں لے کر آئے تو خوب چھان بین کر لیا کرو ایسا نہ ہو کہ لاعلمی سے کسی قوم کو نقصان پہنچا دو۔ پھر تمہیں اپنے کیے پر نادم ہونا پڑے۔ اور اپنے ذاتی مفاد کی خاطر اللہ تعالیٰ کے واضح احکام کی خلاف ورزی کی۔

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنَـٰتُ ۚ وَأُولَـٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ○

سورۃ آل عمران 3 آیت 105 اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقوں میں بٹ گئے اور صاف صاف احکام آجانے کے بعد ایک دوسرے سے اختلاف کرنے لگے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو قیامت کے دن دردناک عذاب ہوگا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ۭ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝

سورۃ انعام 6 آیت 159 جن لوگوں نے (ذاتی مفاد کے پیش نظر) اپنے دین (ملت) میں فرقے بنا لئے اور کئی کئی گروہوں میں بٹ گئے ان سے ہم (مسلمانوں) کو کوئی سروکار نہیں ان کا معاملہ خداوند تعالیٰ کے سپرد ہے جو کچھ وہ کر رہے ہیں وہ ان سب کو بتا دے گا۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

سورہ انفال 8 آیت 46 اللہ تعالیٰ اور رسول کریمؐ کے احکام کی تعمیل کرو اور ایک دوسرے سے مت جھگڑو ایسا نہ ہو کہ تم بزدل ہو جاؤ اور تمہارا رعب داب جاتا رہے صبر سے کام لو۔ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ڰ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝

سورۃ شوریٰ 42 آیت 10 اور اگر تم میں کسی بات پر اختلاف ہو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دو یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جس پر میں (رسولؐ خدا) بھروسہ کرتا ہوں اور جس کی طرف میں (ہر حال میں) رجوع کرتا ہوں۔

رسول کریمؐ کی حدیث ہے کہ قریش کا یہ قبیلہ بنو اُمیہ لوگوں کو تباہ کرے گا اصحابہ کرام نے عرض کیا کہ پھر آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا کہ کاش لوگ ان سے الگ رہیں صحیح بخاری جلد 2 پارہ 14 صفحہ 405 بڑے دکھ اور افسوس کا مقام ہے کہ ہزارہا اصحابہ کرام کو اس حدیث کا علم تھا لیکن اس کے باوجود انہوں نے امیر معاویہ کا ساتھ دیا اور ملت اسلامیہ میں پھوٹ اور نفاق کا سرطان لگا دیا اور آج تک علما حضرات اور راہنماؤں نے اس طرف کبھی غور اور فکر سے دھیان نہیں کیا اور ملت اسلامیہ روز بروز کمزور ہوتی جارہی ہے ابھی بھی وقت ہے کہ ہم سب مل کر محبت، شفقت، یگانگت اور اتحاد کی راہ پکڑیں اور اپنا مستقبل تابناک بنائیں رسول کریمؐ کی حدیث ہے کہ

جو مسلمان ملت اسلامیہ سے بالشت بھر دور ہوا وہ زمانہ جاہلیت کی موت مرا صحیح بخاری پارہ 29 صفحہ 855 یعنی اس کو مسلمان شمار نہیں کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ نے بار بار اتحاد کی تاکید کی ہے اور نفاق سے بچنے کی نصیحت کی ہے مزید بحث وتمحیص کی بالکل گنجائش نہیں۔

☆☆

معراج النبی

وَقَضَيْنَآ إِلَىٰ بَنِيٓ إِسْرَآئِيلَ فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا ۝ فَإِذَا جَآءَ وَعْدُ أُولٰهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلٰلَ الدِّيَارِ ۚ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُولًا ۝

سورۃ الاسرا 17 آیت 45 اور ہم نے بنی اسرائیل کو بتایا کہ تم زمین پر دو دفعہ فساد پھیلاؤ گے اور (ہمارے احکام کی خلاف ورزی پر) بڑا غرور کرو گے (اور دونوں مرتبہ تم کو سخت سزا دی جائے گی) تو جب پہلے وعدہ کا وقت آیا تو ہم نے ایسے جنگجو لوگ تم پر بھیجے کہ تمہارے گھر گھر جا کر انہوں نے تباہی مچا دی (تمہارا عبادت گھر بھی نیست و نابود کر دیا) اور وہ وعدہ پورا ہو کر رہا۔

بنی اسرائیل نے علماء حضرات کی راہنمائی میں بت پرستی اور کئی دوسری خلاف شرع رسمیں اختیار کر لیں۔ خداوند تعالیٰ نے ان کو راہ راست پر لانے کے لئے کئی پیغمبران کرام، انبیا حضرات اور نیک بندے ان کی طرف بھیجے لیکن انہوں نے کسی ایک کی باتوں پر دھیان نہیں دیا اور راہ راست اختیار نہیں کی آخرکار بابل کے حکمران نبوشد نذر نے بہت بڑی فوج کے ساتھ 586 قبل مسیح بنی اسرائیل پر چڑھائی کر دی انہوں نے جہاں اور تباہی اور قتل و غارت کیا وہاں حضرت سلیمانؑ کا بنایا ہوا عبادت گھر بھی تباہ و برباد کر دیا اور بنی اسرائیل کو غلام بنا کر اپنے ساتھ لے گئے پھر جب 520

قبل مسیح فارس اور بابل کی لڑائی ہوئی تو فارسی (پارسی) جیت گئے اور بابل کو اپنی سلطنت میں شامل کرلیا اور بنی اسرائیل کو واپس کنعان آنا نصیب ہوا اور حضرت عزیرؑ نے دوبارہ عبادت گھر تعمیر کروایا لیکن بنی اسرائیل نے اپنی گناہ بھری زندگی سے منہ نہیں موڑا تو اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق۔

فَإِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُـٓوْءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ○

سورۃ الاسرٰ 17 آیت 7 اور جب دوسرے وعدہ (سزا) کا وقت آیا تو پھر ہم نے اپنے بندے بھیجے کہ (قتل و غارت اور مار مار کر) تمہارے چہروں کو بگاڑ دیں اور جس طرح پہلی مرتبہ تمہارے عبادت گھر داخل ہوئے اسی طرح دوبارہ داخل ہو جائیں اور جو کچھ ان کے ہاتھ لگا اس کو تباہ و برباد کر دیں۔

رومنوں نے 65 قبل مسیح کنعان پر قبضہ کرلیا۔ یہودیوں نے اپنا چلن نہ بدلا حضرت عیسیٰؑ کو یہودیوں کی ہدایت اور نصیحت کی خاطر بھیجا انہوں نے اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کی تاکہ یہودی بت پرستی اور گناہ کی زندگی چھوڑ کر راہ راست پر آجائیں یہودی علماء حضرات حضرت عیسیٰؑ کے دشمن ہو گئے اور رومن حکمرانوں کو حضرت عیسیٰؑ کی چغلی کھائی کہ تمہارے خلاف بغاوت کا سرغنہ یہاں چھپا بیٹھا ہے تو رومنوں نے اس شخص کو پھانسی دے دی حالانکہ حقیقت میں وہ حضرت عیسیٰؑ سے ملتی جلتی شبیہ کا کوئی دوسرا شخص تھا۔

وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۗ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۗ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۙ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ○

سورۃ نسا 4 آیت 157 وہ (یہود شیخی سے) کہتے ہیں کہ ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰؑ مسیح پیغمبر خدا کو مار ڈالا ہے حالانکہ انہوں نے اس کو مارا نہیں اور نہ ہی سولی پر لٹکایا اُن کو اس (حضرت عیسیٰؑ) سے ملتی جلتی شبیہ معلوم ہوئی اور جو لوگ ان کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ ان کے بارے میں شک میں پڑے ہوئے ہیں یقیناً انہوں نے اُس (عیسیٰؑ) کو نہیں مارا بلکہ خدا تعالیٰ نے اُن کو اپنی طرف سے نہایت اعلیٰ مرتبہ عنایت کیا ہے اور اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔

خود یہودیوں نے رومنوں کے قبضہ کے خلاف اپنی بغاوت جاری رکھی۔ اسی دوران رومنوں

نے مسیحی دین اختیار کرلیا۔ رومنوں نے رومن گورنر ٹائٹس (Titus) کی قیادت میں 70ء میں یہودیوں کو مار مار کر تباہ کر دیا۔ ان کا عبادت گھر جلا دیا وہاں رکھے ہوئے حضرت موسیٰؑ کے تبرکات اور تورات کی سلوں والا ڈبہ بھی تباہ ہو گیا تباہی کے نتیجہ میں سب کچھ ملبہ کا ڈھیر بن گیا۔ جو یہودی زندہ بچ گئے ان کو ملک بدر کر دیا شاید ہی کوئی اکا دکا یہودی دور دراز علاقوں میں کہیں زندہ بچا ہو۔ کنعان کا نام بدل کر فلسطین رکھ دیا اور یروشلم کا نام حضرت الیاسؑ کے نام پر ایلیا رکھ دیا جب حضرت عمرؓ عیسائیوں سے صلح نامہ پر دستخط کرنے گئے اس وقت یروشلم کا نام ایلیا تھا۔

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ۝

سورۃ الاسرا 17 آیت 1 وہ خداوند تعالیٰ پاک ہے جو ایک رات اپنے بندے (محمد مصطفیٰ ؐ) کو مسجد الحرام (خانہ کعبہ) سے مسجد الاقصیٰ (بیت المقدس) تک جس کے گرد ہم نے برکتوں کا نزول کیا ہے لے گیا کہ اپنی قدرت کے اعجاز دکھائے بے شک وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

یہ آیت کریمہ ہجرت سے ایک سال پہلے نازل ہوئی جب رسول کریمؐ کی عمر شریف 52 سال تھی اور آپ کو پیغام بری کی ذمہ داری سنبھالے بارھواں سال تھا جب آپؐ معراج کو گئے ہیں ان دنوں مکہ میں کافروں (قریش) کا عمل دخل اور حکومت تھی کعبہ میں 360 بت رکھے تھے اور نہ ہی ایسی عمارت تھی جیسی آج کل دیکھنے میں آتی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس جگہ کو اپنی عبادت کے لئے روز ازل سے مخصوص کر دیا تھا دوسری طرف فلسطین میں عیسائیوں (رومن) کی حکومت تھی اور ایلیا (یروشلم) میں ہر طرف مٹی کے ڈھیلوں اور پتھروں کا ملبہ پڑا ہوا تھا۔ یہی جگہ تھی جہاں رسول کریم نے پیغمبران کرام کی نماز کی امامت کی یہ جگہ ہی مسجد الاقصیٰ ہے جو اللہ تعالیٰ نے روز ازل سے اپنی عبادت کے لئے مخصوص کی حضرت عمرؓ نے جب 17 ہجری میں عیسائیوں کے ساتھ صلح نامہ کرنے ایلیا (یروشلم) گئے تو وہاں تھوڑی جگہ سے ملبہ ہٹا کر لکڑی کا ڈھانچہ کھڑا کیا اور جتنے دن وہاں رہے لکڑی کے بنے ہوئے اسی ڈھانچہ میں نماز پڑھتے رہے۔

رسول کریم جب معراج سے واپس آئے تو عزیزوں کو حقیقت بیان کی کسی کو یقین نہیں آیا اور لوگوں نے حضرت ابوبکرؓ کو کہا کہ آپ کا دوست ایسی ایسی باتیں کرتا ہے تو آپ (ابوبکرؓ) نے جواب دیا کہ اگر وہ ایسی باتیں بتا رہا ہے تو یقیناً سچ ہے کہ آج تک کسی نے اس کے منہ سے جھوٹ نہیں سنا۔ رسول کریمؐ حضرت ابوبکرؓ کو کعبہ میں کھڑے ایلیا (یروشلم) کی تفصیل بتا رہے تھے تو جواباً حضرت ابوبکرؓ امنا وصدقنا کر رہے تھے کہ میں مانتا ہوں اور یہ سب سچ ہے کہ حضرت ابوبکر تجارت

کے سلسلے میں یروشلیم جاتے رہتے تھے یہی موقع ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کو صدیق کا خطاب ملا۔
معراج میں مسلمانوں کو پانچ نمازیں عطا کی گئیں کہ مسلمانوں کے عروج کی کنجی ہیں۔

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ صلے اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝

سورۃ عنکبوت 29 آیت 45 (اے محمدؐ) یہ کتاب (قرآن مجید) جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے اس کو پڑھا کرو اور نماز کے پابند رہو کہ نماز بے حیائی اور بُری باتوں سے روکتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتمہید کرو کہ بڑا اچھا کام ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خداوند کریم اُسے جانتا ہے۔

مسلمانوں کے لئے دو دن بہت اہم ہیں عید میلادالنبی جس مبارک دن رسول کریمؐ رحمتہ العالمین اس دنیا میں تشریف لائے کہ اللہ تعالیٰ نے تھوڑا تھوڑا کر کے 23 سال کے عرصہ میں قرآن کریم رسول کریمؐ پر نازل کیا جس میں انسانیت کی بھلائی کی خاطر راہ مستقیم کی تفصیل بتا دی اور معراج النبی کہ اُس موقع پر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو 5 نمازیں عطا کیں جو ان کو فحاشی اور بُرے کاموں سے روکتی ہیں اور نیک کام قرآن کریم میں بیان کر دیئے گئے ہیں اب مسلمانوں کے لئے ترقی کے سب راستے وا کر دیئے گئے مسلمانوں نے جو کامیابی اور عروج حاصل کیا ساری دنیا کی تاریخ آج بھی گواہی دے رہی ہے چاہے سائنس کا میدان ہو یا الجبرا، حساب، جیومیٹری، جغرافیہ یا کیمیا، علوم فلکیات یا جرجی یا جاہ پیائی (NAVIGATION) آج بھی دنیا نے وہ کارنامے سینے سے لگا کر رکھے ہیں اور اسلام کہاں سے شروع ہو کر کہاں تک پھیل گیا دنیا کا نقشہ اس کا گواہ ہے لیکن مسلمانوں نے سیدھا راستہ ترک کر دیا ہے قرآن کریم کو پس پشت ڈال دیا اور اپنی خواہشات کی تکمیل کی خاطر جس طرح مناسب سمجھا قرآن کریم کے معنی گھڑ لئے ہیں۔

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۝

سورۃ الفرقان 25، آیہ 30 (رسول کریمؐ اللہ تعالیٰ کے حضور میں شکایت کریں گے) کہ میری امت نے قرآن مجید کو ٹھٹھہ اور مذاق سمجھا (اس میں بیان کردہ احکام پر عمل نہیں کیا اور نہ ہی اپنا کردار سنوارا) بڑا دردناک موقع ہوگا کہ خود رسول کریمؐ اپنی اُمت کی شکایت کریں اس کا نتیجہ جہنم ہوگا۔

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ

الْعَذَابِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغٰفِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَۃِ ۝

سورۃ بقرہ 2، آیہ 85 اور کیا تم کتاب (قرآن مجید) کے کچھ حصے کو مانتے ہو اور باقی سے انکار کرتے ہو۔ اور تم میں سے جو لوگ ایسے کام کریں کیسا بدلہ ملنا چاہیے ان کو سوائے رسوائی اور ذلت۔ اس زندگی میں اور قیامت کے روز سخت ترین عذاب میں جھونک دیئے جائیں گے اور جو کام تم کرتے خدا تعالیٰ اس سے غافل نہیں یہی لوگ ہیں جنھوں نے آخرت کے بجائے اس فانی دنیا کی چند روزہ زندگی خرید لی۔

اپنے فائدے کی خاطر قرآن کریم کے غلط معنی بیان کرنا سخت گناہ ہے نتیجہ اس دنیا میں ذلت اور رسوائی اور آخرت میں جہنم ہے آج عالم اسلام میں جس طرف نظر گھمائیں فحاشی اور برائیاں روزمرہ کی زندگی بر سر عام اور کھلی نظر آتی ہے بلکہ صدیوں سے خود حکمرانوں نے یہ کردار اپنا لیا ہے کہ برائیوں اور فحاشی کی سرپرستی کر رہے ہیں اور نماز کو دو یا چار رکعتوں میں محدود کر دیا ہے نتیجہ ہمارے سامنے ہے کہ ساری دنیا میں پسماندہ، محتاج اور ذلیل ہو رہے ہیں۔ اب بھی مسلمان قرآن کریم کو صحیح صحیح سمجھیں۔ اس کے مطابق اپنے کردار کو ڈھالیں۔ فحاشی اور برائیوں سے بچیں اور نیک راہ عمل اختیار کریں تو خداوند کریم کا وعدہ ہے کہ کامیابی یقیناً ان کے قدم چومے گی۔

کچھ لوگوں کو اس واقعہ پر یقین نہیں آتا ان کے لئے یہ سمجھنا بہت مشکل ہے کہ اتنے تھوڑے وقت میں رسول کریمؐ نے اتنا بڑا سفر کس طرح کیا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی بے شمار مثالیں جیسے یہ ساری کائنات خدا تعالیٰ نے کل چھ دن میں تخلیق کی اور ملاحظہ ہو۔

قَالَ الَّذِیْ عِنْدَہٗ عِلْمٌ مِّنَ الْکِتٰبِ اَنَا اٰتِیْکَ بِہٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْکَ طَرْفُکَ ؕ فَلَمَّا رَاٰہُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَہٗ قَالَ ھٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ لِیَبْلُوَنِیْٓ ءَاَشْکُرُ اَمْ اَکْفُرُ ۝

سورۃ نمل 27 آیت 40 ایک جن نے کہ جس کو کتاب الٰہی کا علم تھا کہنے لگا کہ میں آپ (حضرت سلیمانؑ) کی آنکھ جھپکنے سے پہلے آپ کے پاس (ملکہ سبا کا تخت) حاضر کئے دیتا ہوں اور جب حضرت سلیمانؑ نے (ملکہ سبا کے) تخت کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو کہا یہ میرے پروردگار کا فضل ہے کہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں کہ کفران نعمت۔

یہ واقعہ بھی عام آدمی کے لئے ناقابل یقین ہے کہ لیکن تینوں مذاہب (یہودی، عیسائی اور مسلمان) اس واقعہ کی حقیقت اور سچائی پر متفق ہیں لہٰذا شک کی گنجائش نہیں کہ یہ کیسے ممکن ہوا۔

قَالُواْ حَرِّقُوهُ وَانصُرُوٓاْ ءَالِهَتَكُمۡ إِن كُنتُمۡ فَعِلِينَ ٥ قُلۡنَا يَنَارُ كُونِي بَرۡدًا وَسَلَمساً عَلَىٰٓ إِبۡرَاهِيمَ ٥

سورۃ انبیاء 21 آیت 68,69 کافر کہنے لگے (کہ اگر تم نے اس (ابراہیمؑ) سے (اپنے معبودوں کو توڑنے کا) بدلہ لینا ہے) تو اس کو آگ میں جلا دو اور اپنے بتوں کی مدد کرو ہم (اللہ تعالیٰ) نے حکم دیا کہ اے آگ ٹھنڈی ہو جا بلکہ حضرت ابراہیمؑ کی سلامتی کی ضامن بن جاؤ۔ تینوں مذاہب اس واقعہ کی حقیقت کی گواہی دیتے ہیں حضرت ابراہیم جلتے ہوئے الاؤ میں جانے سے نہ گھبرائے اور نہ ہی پس پیش کیا اور دوسری طرف الاؤ کیسے گل وگلزار بن گیا یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا اعجاز ہے اور بندے کی محدود عقل اور سمجھ سے واقعی باہر ہے۔

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشا لب بام ابھی

فَبَشَّرۡنَهُ بِغُلَمٍ حَلِيمٍ ٥ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعۡيَ قَالَ يَبُنَيَّ إِنِّيٓ أَرَىٰ فِي الۡمَنَامِ أَنِّيٓ أَذۡبَحُكَ فَانظُرۡ مَاذَا تَرَىٰ ۚ قَالَ يَٓأَبَتِ افۡعَلۡ مَا تُؤۡمَرُ سَتَجِدُنِيٓ إِن شَآءَ اللَّهُ مِنَ الصَّبِرِينَ ٥ فَلَمَّا أَسۡلَمَا وَتَلَّهُ لِلۡجَبِينِ ٥ وَنَدَيۡنَهُ أَن يَٓإِبۡرَاهِيمُ ٥

سورۃ الصٰفت 37 آیت 101,104 تو ہم (اللہ تعالیٰ) نے ان (حضرت ابراہیم) کو ایک نرم دل لڑکے (حضرت اسمٰعیل) کی خوشخبری دی جب وہ بالغ عمر کو پہنچا تو (حضرت ابراہیم) نے کہا اے بیٹا میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تم کو ذبح کر رہا ہوں تمہارا کیا خیال ہے حضرت اسمٰعیل نے جواب دیا ابا جو کچھ آپ کو حکم ہوا ہے اس کی تعمیل کریں خدا تعالیٰ نے چاہا تو آپ مجھے صابروں میں پائیں گے جب دونوں نے حکم مان لیا اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لیٹا دیا تو ہم (اللہ تعالیٰ) نے حضرت ابراہیم کو پکارا اپنے اردگرد نظر گھمائیں کوئی ایک انسان بھی ایسا نہیں ملے گا جو محض خواب کی بنا پر اپنے بیٹے کو قربان کر دے لیکن حضرت ابراہیم نے سوچنا گوارا نہیں کیا اور اپنے بیٹے سے مشورہ کیا اور بیٹا بھی کون کہ اس کو اسماعیل ذبیح اللہ کا خطاب دیا گیا ہے اس نے بھی ذرا چوں چراں نہیں کی بلکہ سن لیا اور مان لیا سر تسلیم خم ہے اس واقعہ کی گواہی دینا عقل کے لئے ناممکن ہے گو پختہ اور کامل ایمان کے حامل سب گواہ اور ضامن ہیں۔

یہ فیضان نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیل کو آداب فرزندی

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَآ إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ o إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِينُ o وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ o وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِينَ o سَلٰمٌ عَلٰٓي إِبْرٰهِيمَ o

سورۃ الصّٰفٰت 37 آیت 105-109 (تو ہم نے ابراہیم کو پکارا) کہ تم نے خواب کو سچا کر دکھایا ہم نیکوکاروں کو بہت اچھا بدلہ دیا کرتے ہیں بلاشبہ یہ بہت بڑی آزمائش تھی اور ہم نے اُن کو بہت بڑی قربانی کا صلہ دیا اور بعد میں آنے والی نسلوں کی زبان پر حضرت ابراہیم کی بہترین الفاظ میں تعریف جاری رہے گی (تینوں مذاہب میں حضرت ابراہیم کی بہت زیادہ عزت و تکریم کی جاتی ہے) حضرت ابراہیم پر خداوند تعالیٰ کی جانب سے سلامتی ہی سلامتی ہے۔

کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی جناب سے پختہ اور کامل ایمان عطا کیا ہے اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ نیت تو صاف ہے لیکن ایمان میں ابھی صحیح پختگی نہیں نصیب ہوئی اُن کی راہنمائی اور سہولت کیلئے رسولؐ کریم نے خود اپنی معراج کے ثبوت مہیا کئے ہیں (سیرت ابن اسحاق) اور مکہ کے لوگوں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اُن کو معراج پر یقین کرنے میں کوئی اعتراض نہیں رہا۔

رسول کریمؐ نے لوگوں کو بتایا کہ میں جب براق پر سوار فلاں وادی سے فلاں قبیلہ کے قافلہ کے پاس سے گزرا تو وہ لوگ ڈر گئے اور ان کا اونٹ ایسا ڈرا کہ بدک کر بھاگ گیا جب یہ قافلہ مکہ مکرمہ پہنچا تو لوگوں نے تصدیق کرلی اور قافلہ والوں نے گواہی دیتے ہوئے اقرار کیا کہ اس طرح کا جانور اُن کے پاس سے گزرا اور وہ ڈر گئے اور ان کا ایک اونٹ بدک کر بھاگ کھڑا ہوا (سیرت النبوی ابن اسحاق)

اور میں جب دخبان کے قریب پہنچا تو فلاں قبیلہ کے قافلہ کے پاس سے گزرا۔ وہ لوگ سوئے ہوئے تھے ان کے پاس پانی کا برتن تھا جو ڈھانپا ہوا تھا میں نے اس کا ڈھکن اُتارا پانی پیا اور ڈھکن واپس برتن کے منہ پر رکھ دیا اس کا ثبوت یہ ہے کہ یہ قافلہ تنیم کے درے سے گزرتا ہوا البیدا کے راستے آرہا ہے ان کے آگے آگے ایک کالے رنگ کا اونٹ جس پر دو بوریاں لدی ہوئی ہیں ایک کالے رنگ کی اور دوسری کئی مختلف رنگوں کی ہے لوگوں نے کچھ آگے جا کر دیکھا بالکل وہی کالے رنگ کا اونٹ دو بوریاں لدے قافلہ کے آگے آگے چلا آرہا تھا اور لوگوں نے قافلوں والوں سے پانی کے برتن کے متعلق پوچھا تو انہوں نے جواب میں کہا کہ جب وہ سونے لگے تو مٹکے میں

تھوڑا پانی تھا لیکن جب جاگے تو دیکھا کہ مٹکہ خالی تھا (سیرت النبوی ابن اسحاق) اللہ تعالیٰ نے بار بار قرآن مجید میں اپنی قدرت اور شان بیان فرمائی ہے اور ساتھ ساتھ یہ بھی فرما دیا کہ یہ تو تمہارے ایمان کی آزمائش اور امتحان ہے۔

حضرت عمرؓ کے عہد کا بنایا ہوا لکڑی کا ڈھانچہ (مسجد اقصیٰ) توڑ کر اموی خلیفہ عبدالمالک ابن مردان نے نئی مسجد بنوانا شروع کیا جو کافی سال تعمیر جاری رہی اس کے مرنے کے بعد اس کے بیٹے الولید کے دور میں 705ء میں مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی بعد میں کئی دفعہ مرمت ہوئی ہے۔

☆☆

نماز ادا کرنے کی ہدایات کی تفصیل

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ
اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُ وْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ
جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ
الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا
بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّ لٰكِنْ
يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ٥

سورۃ مائدہ 5 آیت 6 مومنو جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھولو اور سر کا مسح کر لیا کرو اور ٹخنوں تک پاؤں (دھولیا کرو) اور اگر نہانے کی حاجت ہو تو (نہا کر) پاک ہو جایا کرو اور اگر بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی بیت الخلا سے ہو کر آئے یا تم عورتوں سے ہم بستر ہوئے ہو اور تمہیں پانی نہ مل سکے تو پاک مٹی لو تو اس سے منہ اور ہاتھ کا مسح (یعنی تیمم) کر لو کہ تم پر کسی طرح کی تنگی نہیں کرنا چاہتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ تم کو پاک کر دے اور اپنی نعمتیں تم پر انتہا کر دے تا کہ تم شکر کرو۔

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْهُوْدًا o وَمِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّکَ ۖ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا o

سورۃ بنی اسرائیل 17 آیت 78 (اے مومنو) نماز پابندی سے ادا کرو سورج کے ڈھلنے سے رات کا اندھیرا گہرا ہونے تک اور صبح کی نماز اور قرآن کریم کی تلاوت کرو کہ صبح کی نماز اور قرآن کریم کی تلاوت یکی شہادت ہے اور رات کے کچھ حصہ میں بیدار ہوا کرو (اور تہجد کی نماز پڑھا کرو) یہ راتوں کا جاگنا اور نماز تہجد تمہارے لئے زیادہ ثواب کا باعث ہوگا عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود اعلیٰ مرتبہ پر فائز کرے گا۔

وَاْمُرْ اَهْلَکَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْهَا ؕ لَانَسْـَٔلُکَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُکَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰی o

سورۃ طٰہٰ 20 آیت 132 اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیں اور اس پر قائم و دائم ہیں ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے بلکہ خود تجھ کو روزی دیتے ہیں اور قیامت کے دن پرہیز گاروں کے لئے بہترین اجر ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ o الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ o وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ o وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّکٰوةِ فٰعِلُوْنَ o وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ o اِلَّا عَلٰٓی اَزْوَاجِهِمْ o

سورۃ مومنون 23 آیت 1 آخرکار مومن ہی کامیاب ہوں گے۔ جو اپنی نمازوں میں عاجزی کرتے ہیں جو بیہودہ باتوں سے پرہیز کرتے ہیں اور جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور جو اپنی آبرو کی حفاظت کرتے ہیں ماسوا اپنی جوڑی داروں کے۔

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ؕ وَلَذِکْرُ اللّٰهِ اَکْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ o

پارہ 21 سورۃ عنکبوت 29 آیت 45 اے محمد صلعم یہ کتاب (قرآن مجید) جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے اس کو پڑھا کرو اور نماز پابندی سے ادا کرو۔ کچھ شک نہیں کہ نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے اور خدا کو یاد رکھنا تو بہت اچھا کام ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اُسے جانتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ o فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ o وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا ۨانْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَاۗىِٕمًا ۭ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ o

پارہ 28 سورۃ جمعہ 62 آیت 9 جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو خدا کی یاد یعنی جمعہ کی نماز کے لئے جلدی کیا کرو اور خرید و فروخت چھوڑ دو اگر سمجھ سکو تو تمہارے حق میں بہتر ہے۔ پھر نماز ختم ہو جائے تو اپنی اپنی راہ پکڑو اور خدا کا فضل تلاش کرو اور خدا کو بہت یاد کرتے رہو تاکہ نجات حاصل کر سکو۔ جو عنایت خدا کے پاس تمہارے لئے ہیں وہ کھیل تماشے اور تجارت سے کہیں بڑھ کر ہیں اور خدا سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ o فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ o وَلَا يَحُضُّ عَلٰي طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ o فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ o الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ o الَّذِيْنَ هُمْ يُرَاۗءُوْنَ o وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ o

پارہ 30 سورۃ ماعون 107 آیت 1 بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جو روز جزا کو جھٹلاتا ہے یہ وہی (بدبخت) ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور فقیر کو کھانا کھلانے کے لئے لوگوں کو ترغیب نہیں دیتا تو ایسے نمازیوں کی خرابی ہے جو نماز کی طرف سے غافل رہتے ہیں جو ریاکاری کرتے ہیں اور برتنے کی چیزیں مانگنے پر نہیں دیتے۔ (نماز کی تفصیل)

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ o

سورۃ بقرہ 2 آیت 43 نماز پڑھو اور زکوۃ دیا کرو اور سر جھکانے والوں کے ساتھ سر جھکایا کرو۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ o

سورۃ بقرہ 2 آیت 110 اور نماز ادا کرتے رہو اور زکوۃ دیتے رہو اور جو بھلائی اپنے لئے آگے بھیجو گے اسکو خدا کے ہاں پالو گے کچھ شک نہیں خداوند کریم تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خِلٰلٌ O

سورۃ ابراہیم 14 آیت 31 اے پیغمبر میرے مومن بندوں کو بتا دیں کہ نماز پڑھا کریں اور اُس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ اعمال کا سودا ہوگا اور نہ ہی دوستی کام آئے گی ہمارے دیئے ہوئے مال میں سے (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) درپردہ اور ظاہراً خرچ کرتے رہیں۔

وَجَعَلْنٰھُمْ اَئِمَّةً یَّھْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَیْنَآ اِلَیْھِمْ فِعْلَ الْخَیْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءَ الزَّکٰوۃِ ج وَکَانُوْا لَنَا عٰبِدِیْنَ O

سورۃ انبیاء 21 آیت 73 اور ہم نے ان کو سردار (پیغمبر) بنایا کہ لوگوں کو ہمارے حکم کے مطابق ہدایت کرتے اور اُن کو نیک کام کرنے، نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا اور ہماری عبادت کرتے تھے۔

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ O

سورۃ نور 24 آیت 56 اور نماز پابندی سے پڑھتے رہو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور رسولؐ خدا کی پیروی کرو کہ خداوند کریم تم پر رحم و کرم کرے۔

اُتْلُ مَا اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ ط اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ط وَلَذِکْرُ اللّٰهِ اَکْبَرُ ط وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ O

سورۃ عنکبوت 29 آیت 45 (اے محمد رسول اللہؐ اور عام مسلمانوں) یہ کتاب جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اسے پڑھا کرو اور نماز کے پابند رہو کچھ شک نہیں کہ نماز بے حیائی اور بُرے کاموں سے روکتی ہے اور خداوند تعالیٰ کی حمد و ثنا بہترین عمل ہے اور جو کام تم کرتے ہو۔ خداوند تعالیٰ اُسے خوب جانتا ہے۔

☆☆

نماز قصر کرنے کے احکام کی تفصیل

حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۚ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ٥ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ٥

پارہ 2 سورۃ بقرہ 2 آیت 238 سب نمازیں خصوصاً بیچ کی نماز (یعنی نماز عصر) پورے التزام کے ساتھ ادا کرتے رہو اور خدا تعالیٰ کے آگے ادب سے کھڑے رہا کرو اور اگر تم خوف کی حالت میں ہو تو پیادے یا سوار (جس حال میں ہو) اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو پھر جب امن ہو جائے تو جس طریق سے خدا نے تم کو سکھایا ہے جو تم پہلے نہیں جانتے تھے خداوند تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرو۔

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ٥

پارہ 5 سورۃ النسا 4 آیت 101 اور جب تم سفر کو نکلو تو تم پر کچھ گناہ نہیں کہ نماز کو کم کر کے پڑھو۔ بشرطیکہ تم کو خوف ہو کہ کافر لوگ تم کو ایذا دیں گے بے شک کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں۔

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا

اطْـمَـأْنَـنْتُـمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الـصَّـلٰـوةَ كَـانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًاo

پارہ 5 سورۃ النسا 4 آیت 103 اگر تم شدید خوف اور مجبوری کی بنا پر نماز ادا کرنے سے قاصر ہو تو کھڑے اور بیٹھے ہو حالت میں خدا کو یاد کرو۔ پھر جب خطرہ جاتا رہے تو اس طرح سے نماز پڑھو جس طرح امن کی حالت میں پڑھتے ہو بے شک مومنوں پر مقررہ اوقات پر نماز ادا کرنا فرض ہے۔

نماز

علماء حضرات نے اپنی اپنی سمجھ اور عقل کے مطابق نماز کے متعلق بے شمار کتابیں لکھی ہیں لیکن کچھ پہلو ایسے ہیں جن کو شاید انہوں نے خود سمجھا ہی نہیں یا پھر ان کی طرف دھیان نہیں گیا وہ پہلو ایسے ہیں کہ اگر ان پر غور نہ کیا جائے تو علامہ اقبال کا شعر یاد آتا ہے۔

میں جو سر بسجدہ ہوا کبھی تو زمین سے آنے لگی صدا
تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا٥

سورۃ نسا 4 آیت 103 مومنوں کو مقررہ اوقات بار بار دہرائے گئے ہیں کہ جتنے زیادہ ہو سکیں مسلمان نماز کے اوقات کے مطابق مسجدوں میں جمع ہوں اور رسول کریم کی حدیث کے مطابق نماز با جماعت ادا کرنے سے 27 گنا زیادہ ثواب ملتا ہے اس طرح نماز کی خاطر جمع ہونے سے مسلمانوں میں محبت، شفقت اور اتحاد بڑھے گا۔

وَ اَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ٥

سورۃ انفال 8 آیت 63 اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے دلوں میں محبت، شفقت اور اتحاد ڈال دیا ہے (اے رسول کریمؐ) آپ اگر روئے زمین کے سارے خزانے بھی خرچ کرتے تو یہ محبت، شفقت اور اتحاد پیدا نہیں کر سکتے لیکن اللہ تعالیٰ نے خود یہ عظیم کارنامہ انجام دیا ہے کہ وہ بہت ہی طاقتور اور عقلمند ہے۔

لیکن کچھ علماء حضرات متنازعہ مسائل پر عوام کے جذبات بھڑکاتے ہیں نتیجہ ہمارے سامنے ہے دنگا فساد جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ۭ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ○

سورۃ انعام 6 آیت 159 اور وہ لوگ جو اپنے دین میں اختلاف پھیلاتے ہیں اور فرقوں میں تقسیم کرتے ہیں آپ (رسول کریمؐ) کو اُن سے کوئی سروکار نہیں اُن کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں آخر کار جو کچھ وہ کرتے تھے اس کی حقیقت اللہ تعالیٰ ان کو بتائے گا۔

(یعنی گروہ بندی اور فرقہ بندی کرنے والوں کو اسلام کے دائرے سے باہر نکال دیا ہے)

وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۭ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ○

سورۃ الاعراف 7 آیت 56 زمین پر امن قائم ہو جانے کے بعد دنگا فساد مت پھیلاؤ اور دلوں میں اُمید اور عاجزی سے اُس کے حضور میں دعائیں مانگو۔ جو نیک کام کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم نیک اعمال کرنے والوں کے ہمیشہ قریب ہے۔

علماء حضرات کو معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے دنگا فساد کی سخت وعید کی ہے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی فرمایا ہے کہ دنگا فساد پر اُکسانے والا بھی برابر کا گنہگار اور سزا کا حصہ دار ہوگا۔

وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 191 دنگا فساد قتل سے بھی بدتر ہے۔

وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 217 دنگا فساد قتل سے بھی بدتر ہے۔

قتل تو صرف ایک یا دو آدمی کا ہوتا ہے لیکن دنگا فساد سرطان کی طرح پورے معاشرے کو لپیٹ میں لیتا ہے۔

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ۝

سورۃ نسا 4 آیت 85 اور جو کوئی نیک عمل کی دعوت دے گا وہ برابر کا حصہ دار سمجھا جائے گا اور ثواب میں برابر کا حصہ دار ہوگا اور جو کوئی بُرے کام کی دعوت دے گا وہ برابر کا حصہ دار سمجھا جائے گا اور سزا کا برابر حصہ دار ہوگا اور اللہ تعالیٰ کو سب پر اختیار حاصل ہے۔

حالات کی نزاکت اور شدت کو مدنظر رکھتے ہوئے خداوند کریم نے نماز کے سلسلے میں مسلمانوں کو کہیں کہیں چھوٹ اور رخصت بھی دی ہے مثلاً لڑائی کا بازار گرم ہو یا جان کو شدید خطرہ ہو تو نماز ساقط ہو جائے گی اور حالات معمول پر آتے ہی نماز با قاعدہ ادا کرنا فرض ہوگا۔

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝

سورۃ بقرہ آیت 239 اگر (دشمن کی طرف سے) خطرہ ہو تو سوار یا پیادہ جس حالت میں ہو خداوند کریم کو یاد کرتے رہو۔ جب سلامتی اور امن قائم ہو جائے تو جس طور پر اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے اس طرح نماز ادا کرو جو پہلے تم نہیں جانتے تھے۔

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝

سورۃ نسا 4 آیت 103 اگر تمہاری نماز کسی وجہ سے قضا ہو جائے یعنی بحالت مجبوری نماز وقت پر ادا نہ کرسکو تو جس حالت میں ہو کھڑے، بیٹھے یا لیٹے خداوند تعالیٰ کو یاد کرتے رہو لیکن جب (خطرہ یا مجبوری گزر جائے) امن قائم ہو جائے تو باقاعدگی سے نماز ادا کرو۔

مثلاً جب لڑائی کا بازار گرم ہو یا جان کو خطرہ ہو تو نماز ساقط ہو جائے گی اور حالات معمول پر آتے ہی نماز با قاعدہ ادا کرنا فرض ہے فوجیں لڑائی میں مشغول ہوں یا لڑائی کی تربیت اور مشق کر رہی ہوں اور کچھ فرائض ایسے ہیں کہ جماعت اور وقت پر نماز کی ادائیگی سے فرائض کی ادائیگی میں خلل آسکتا ہے کہ ملت اور انسانوں کی جانوں کا نقصان کا احتمال ہے جیسے ریلوے کا ڈرائیور اور گارڈ، ٹیلیفون ایکسچینج پر ڈیوٹی دینے والے پولیس کی ڈیوٹی دینے والے ہوا باز اور ہوائی جہاز میں مسافروں کی خدمت اور دیکھ بھال پر مامور عملہ، آبدوزوں اور بحری جہازوں پر عملہ جو نماز کے وقت پر ڈیوٹی پر

مامور ہو یہ لوگ قضا نماز ادا کر سکتے ہیں لیکن ان سب لوگوں کو نماز قصر کرنے کی اجازت نہیں ڈاکٹر اور سرجن کبھی کبھی جان بچانے میں اتنا مصروف ہوتے ہیں کہ نماز وقت پر ادا نہیں کر سکتے ان کو نماز قضا کرنے کی اجازت ہے رسول کریمؐ نے اپنی حیات مبارک میں بہت لمبے لمبے سفر کئے جب ابھی چھوٹے ہی تھے تو قافلوں کے ہمراہ تجارت کی خاطر ملک شام کو گئے۔ پھر جب مدینہ منورہ ہجرت کی تو دین اسلام کے دشمنوں کی سرکوبی کے لئے 27 مرتبہ اسلامی فوج کی قیادت اور کمان کی خاطر سفر کئے چار عمرے اور حج کی خاطر مکہ مکرمہ اور ایک دفعہ حدیبیہ گئے عموماً اونٹ پر سفر کیا آٹھ دس گھنٹے مسلسل سفر جاری رہتا لق و دق صحرا میں جہاں کہیں پانی ملتا قیام کرتے اونٹ حلال کئے جاتے کھانا تیار کیا جاتا تین چار گھنٹہ انتظار کے بعد کھانا ملتا آرام کرتے اور پھر دوسرے دن سفر شروع۔ جزیرہ نما عرب میں سخت گرمی پڑتی ہے گرمیوں میں سفر عموماً رات کو کیا جاتا مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ تک قریباً اڑھائی سو میل کا فاصلہ اونٹ پر سفر کرتے ایک ہفتہ لگتا اونٹ پر آٹھ یا دس گھنٹے بیٹھنے سے آدمی کی ہڈی پسلی ہل جاتی ہے خداوند تعالیٰ نے مہربانی کی اور سفر کی حالت میں نماز قصر کا حکم دیا فتح مکہ کے موقع پر وہاں 19 دن رہے نماز قصر کرتے رہے۔

وَ اِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَكُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِیْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ۝

سورۃ نسا 4 آیت 101 اور جب تم سفر پر جاؤ تو تم پر گناہ نہیں کہ نماز کو کم کر کے پڑھو اگر تم کو کافروں کی جانب سے تکلیف کا خطرہ ہو کافر تو تمہارے لئے کھلم کھلا دشمن ہیں۔

گو اِس آیت کریمہ میں کافروں اور دشمنوں کی جانب سے خطرہ کا اشارہ ملتا ہے لیکن رسول کریم نے سفر میں ہمیشہ ہی نماز قصر ادا کی ہاں کچھ باتوں کو نگاہ میں رکھنا لازم ہوگا آج کل سفر ٹرین، کار، بس یا ہوائی جہاز سے کیا جاتا ہے ہر قسم کا آرام اور سہولت میسر ہے نشستیں نہایت آرام دہ ہیں باہر موسم کیسا ہو اندر درجہ حرارت نہایت معتدل ہوتا ہے کھانا پینا دوران سفر مہیا ہوتا ہے آدمی چار گھنٹوں میں کہاں سے کہاں پہنچ جاتا جو اونٹ پر بیٹھے دس گھنٹے میں نہیں پہنچتا تھا۔ منزل پر پہنچیں، نہائیں، کپڑے بدلیں تازہ پکا ہوا کھانا کھائیں اور شکرانے کے نفل خداوند کریم کے حضور ادا کریں کہ صحیح وسلامت بغیر کسی قسم کی تکلیف اُٹھائے ٹھکانے پہنچ گئے۔ آج کل صبح کی نماز مسجد نبوی مدینہ منورہ میں ادا کریں ناشتہ کریں اور ہوائی جہاز سے 40-35 منٹ میں جدہ پہنچ جائیں۔ نہائیں، عمرے کی خاطر احرام باندھیں اور مزید 45 منٹ بعد خانہ کعبہ آپ کی نظروں کے سامنے ہوگا عمرہ کی سعادت حاصل کریں ظہر کی نماز باجماعت مسجد الحرام میں ادا کریں اور جائیں دوپہر کا

کھانا کھائیں اور عصر کی نماز تک آرام کریں لہٰذا آج کل کے سفر کو 1500 سال پہلے کے سفر کے ساتھ تشبیہ دینا ظلم اور زیادتی ہے آج کل سفر میں نماز قضا کرنا تو مناسب ہو گا لیکن قصر کرنا بالکل زیادتی اور ظلم ہے بلکہ لازم ہے کہ نماز ادا کریں اور ساتھ ہی ساتھ دو رکعت نفل شکرانے کے خداوند تعالیٰ کے حضور ادا کریں کہ بغیر کسی قسم کی تکلیف اُٹھائے خداوند تعالیٰ نے خیریت کے ساتھ آپ کو منزل پر پہنچا دیا۔

کچھ لوگ اس عقیدے کے حامل ہیں کہ نماز اپنی جگہ اور عمل اپنی جگہ۔ یہ انتہائی غلط خیال ہے جتنی جلدی ممکن ہو وہ توبہ کریں اور راہ راست پر آجائیں اُن کی عاقبت کے لئے اچھا ہے خداوند کریم کا فرمان ہے۔

اُتْلُ مَا اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ؕ وَلَذِکْرُ اللّٰهِ اَکْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ○

سورۃ عنکبوت 29 آیت 45 (اے محمدؐ) یہ کتاب جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے اسے پابندی کیساتھ پڑھو اور نماز پابندی کیساتھ ادا کرو کچھ شک نہیں کہ نماز بے حیائی اور بُری باتوں سے روکتی ہے اور خداوند کریم کی تسبیح و تحمید تو بہت افضل عمل ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خداوند تعالیٰ اُسے جانتا ہے۔

اِنَّ الْاِنْسٰنَ خُلِقَ هَلُوْعًا○ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا○ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَیْرُ مَنُوْعًا○ اِلَّا الْمُصَلِّیْنَ ○ الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ○ وَالَّذِیْنَ فِیْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ○ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ○ وَالَّذِیْنَ یُصَدِّقُوْنَ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ○ وَالَّذِیْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ○ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَیْرُ مَاْمُوْنٍ ○ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ○ اِلَّا عَلٰٓی اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ○ فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ○ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ○ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ○ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ○

سورۃ معارج 70 آیات 34-19 بے شک انسان کم حوصلہ (جلد باز) پیدا ہوا ہے۔ جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو گھبرا اُٹھتا ہے لیکن جب اُسے آسائش (اور دولت) حاصل ہوتی ہے تو بخیل اور کنجوس بن جاتا ہے۔ سوائے پابندی کے ساتھ نماز ادا کرنے والوں کے اور جو اپنی کمائی میں سے

ہمیشہ بلاناغہ (راہ خداوند کریم میں) زکوۃ خیرات ادا کرتے ہیں- مانگنے والوں کو اور قناعت کرنے والوں (نہ مانگنے والوں) کو اور جو روز قیامت کو سچ مانتے ہیں اور جو اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک ان کے پروردگار کا عذاب اتنا سخت ہے کہ اس سے بے خوف نہیں ہو سکتے اور جو اپنی پاکدامنی کی حفاظت کرتے ہیں ماسوائے اپنی جوڑی دار یا لونڈی کے کہ ان کے پاس جانے پر ان کو کچھ ملامت نہیں اور جو ان احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں وہ حد سے گزرنے والے شمار کیے جائیں گے اور جو اپنی امانتوں اور اقراروں (وعدوں) کی پابندی کرتے ہیں اور جو اپنی بات پر قائم رہتے ہیں اور جو لوگ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں (فحاشی اور بُرائی سے بچتے ہیں اور خداوند کریم کے احکام کی تعمیل میں نیک اعمال اختیار کرتے ہیں)

اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ o فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ o وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ o فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ o الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ o الَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُوْنَ o وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ o

سورۃ ماعون 107 آیات 7-1 بھلا تم نے اُس شخص کو دیکھا ہے جو روز قیامت کو جھٹلاتا ہے ایسا آدمی کہ یتیم کو دھکے دیتا ہے اور غریبوں کو کھلانے پلانے کی طرف لوگوں کو ترغیب نہیں دیتا تو ایسے نمازیوں کے لئے تباہی ہے جو اپنی نمازوں کی طرف سے غافل رہتے ہیں (فحاشی اور برائی سے نہیں بچتے اور خداوند کریم کے احکام کی تعمیل میں نیک اعمال اختیار کرنے سے روگردانی اختیار کرتے ہیں) یہ لوگ ریاکاری کر رہے ہیں جو ہمسایوں (اور عزیز و اقربا) کی ضرورتوں کا خیال نہیں رکھتے-

اور خداوند تعالیٰ فرماتا ہے-

لَنْ یَنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰکِنْ یَنَالُهُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ کَذٰلِکَ سَخَّرَهَا لَکُمْ لِتُکَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰکُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِیْنَ o

سورۃ حج 22 آیت 37 اللہ تعالیٰ کو نہ تو تمہاری قربانی کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ہی خون بلکہ اُس کو تمہارا تقویٰ اور پرہیز گاری پہنچتی ہے اس طرح خداوند کریم نے جانوروں کو تمہارے قبضے میں کر دیا ہے کہ تم ہدایت کے مطابق اس یعنی خداوند تعالیٰ کی حمد و ثنا کرو (اے رسول کریم) نیکوکاروں کو (بہشت کی) خوشخبری سنا دو-

اور رسول کریمؐ کی حدیث مبارک ہے کہ اگر تم نے بُرے کام چھوڑ کر نیکی کا رستہ اختیار نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کو تمہارے (روزہ) بھوکا پیاسا رہنے سے کوئی سروکار نہیں صحیح بخاری پارہ 7 صفحہ 773-

اور نماز کے بارے میں خداوند کریم فرماتا ہے-

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ لا وَالسَّآئِلِيْنَ وَ فِى الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَ حِيْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ o

سورۃ بقرہ 2 آیت 177 نیکی یہی نہیں کہ تم (نماز ادا کرتے وقت) مشرق یا مغرب کو قبلہ سمجھ کر نہ کرلو بلکہ نیکی یہ ہے کہ لوگ خداوند کریم پر اور روز قیامت پر اور (خداوند تعالیٰ کی جانب نازل کی ہوئی) کتابوں پر اور پیغمبران کرامؑ پر ایمان لائیں اور مال و متاع باوجود عزیز رکھنے کے رشتہ داروں، یتیموں، محتاجوں، مسافروں اور مانگنے والوں کو دیں اور گردنوں کے چھوڑانے (غلاموں کو آزاد کرانے) میں خرچ کریں اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور جب عہد کریں تو اس کو پورا کریں۔ سختی اور تکلیف میں (لڑائی کے میدان میں) ثابت قدم رہیں اِس سلسلے میں اللہ تعالیٰ مزید حکم دیتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ o وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ o لا جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ o سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ o

سورۃ رعد 13 آیت 24-21 اور جو لوگ جن کاموں کو جوڑ کر کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اُن کو جوڑ کر کرتے ہیں اور اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اور (روز قیامت) حساب کتاب سے خوف رکھتے ہیں اور جو اپنے پروردگار کی خوشنودی کی خاطر (مصائب پر) صبر کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور جو مال و متاع ہم نے اُن کو عطا کیا ہے اُس میں سے خفیہ اور ظاہراً (اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر) خرچ کرتے ہیں اور بُرائی کے بدلے نیک سلوک کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کے لئے عاقبت کا گھر (جنت) ہے۔ ہمیشہ قائم و دائم رہنے والے باغات ہیں جہاں وہ رہیں گے اور

ان کے باپ دادا۔ جوڑی دار ساتھیوں اور اولاد میں سے جو نیک ہوں گے وہ بھی (بہشت میں جائیں گے) فرشتے (جنت کے) ہر دروازے سے اُن کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ تم پر خداوند تعالیٰ کی طرف رحمت ہو کہ تم (ایمان) پر ثابت قدم رہے اور عاقبت کا گھر (جنت) بہترین گھر ہے۔

جن کاموں کو جوڑ کر کرنے کا حکم ہے اس پر دھیان کریں تو معلوم ہو گا کہ اللہ تعالیٰ نے نماز کا حکم دیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ زکوٰۃ کا بھی۔ یہ سب اپنی جگہ بالکل ٹھیک ہے لیکن یہ آیت کریمہ بڑی جامع اور ذومعنی ہے لہٰذا لازم ہے کہ اِس پر ٹھنڈے دل سے غور کیا جائے یعنی اللہ تعالیٰ کی واحدانیت پر ایمان لانا اور رسول کریم کو پیغمبر ماننا اور قرآن کریم سے ہدایت اور نصیحت اختیار کرنا ہدایت اور نصیحت بڑی تفصیل سے بیان کر دی ہے مختصراً ذکر ملاحظہ فرمائیں۔

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 27 اور جو لوگ اللہ تعالیٰ سے پکا عہد باندھنے کے بعد توڑ دیتے ہیں (ایمان لانے کے بعد گناہوں سے پاک زندگی اختیار نہیں کرتے) اور جن کاموں کو اللہ تعالیٰ نے جوڑ کر کرنے کا حکم دیا ہے اُن کو قطع کرتے ہیں اور روئے زمین پر (لوگوں میں) دنگا فساد اور جھگڑا پھیلاتے ہیں یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں مزید دیکھئے۔

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ

سورۃ رعد 13 آیت 25 اور جو لوگ اللہ تعالیٰ سے پکا عہد باندھنے کے بعد توڑ دیتے ہیں (ایمان لانے کے بعد بُرے کاموں کو نہیں چھوڑتے) اور جن کاموں کو اللہ تعالیٰ نے جوڑ کر کرنے کا حکم دیا ہے اُن کو قطع کرتے ہیں اور روئے زمین پر (لوگوں میں) دنگا فساد جھگڑا پھیلاتے ہیں اُن پر (اللہ تعالیٰ کی جانب سے) لعنت ہے اور ان کے لئے عاقبت میں بُرا گھر (جہنم) ہے۔

نماز کی مثال سناروں کی بھٹی کی طرح ہے جس میں وہ سونا پگھلانے کی خاطر گرم کرتے ہیں سونا پگھل کر الگ ہو جاتا ہے پیچھے ملاوٹ کھوٹ اور گندگی الگ رہ جاتی ہے یہی حال نماز کا پڑھنے سے سب برائیاں دور ہو جاتی ہیں اور مسلمانوں میں محبت، شفقت، اتحاد اور نیک کام اختیار کرنے کا جذبہ بیدار ہو جاتا ہے اور بندہ پاک اور صاف مومن بن جاتا ہے آیئے دیکھیں کہ خالص سونے (مسلمان) کی کیا پہچان ہے اس کا ناک نقشہ اور حلیہ کیا ہے کہ خالص سونے (مسلمان) میں کیا کیا خوبیاں ہیں کہ

وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اتنا عزیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنا نائب (خلیفہ) مقرر کیا ہے۔

صحیح بخاری پارہ 30 صفحہ 1042 میں منقول ہے ایک شخص نے رسول کریم سے پوچھا کہ سب سے افضل عمل کون سا ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات واحد اور اس کے رسولؐ پر ایمان لانا اس شخص نے دوبارہ سوال کیا کہ اس کے بعد کون سا عمل اچھا ہے آپ نے جواب دیا جہاد اللہ تعالیٰ کا فرمان ملاحظہ ہو۔

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجٰهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۚ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ○

سورۃ صف 61 آیت 11 تم پر لازم ہے کہ تم اللہ تعالیٰ اور رسول کریم پر ایمان لاؤ اور تم پر لازم ہے کہ خداوند کریم کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو۔ یہ تمہارے لئے بہت اچھا ہے اگر تم سمجھو (اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے کے بعد نیک کاموں میں سرفہرست جہاد کی نشاندہی کی ہے)

فَقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ عَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ وَ اللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّ اَشَدُّ تَنْكِیْلًا○

سورۃ نسا 4 آیت 84 (اے رسول کریمؐ) تم اللہ تعالیٰ کی خاطر لڑو۔ تم اپنی ذات کے سوا کسی کے ذمہ دار نہیں اور مومنوں کو بھی بلاؤ عین ممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ کافروں کا زور کم کر دے اور اللہ تعالیٰ بہت طاقتور اور سخت سزا دینے والا ہے۔

كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤی اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْـًٔا وَّ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 216 مومنو تم پر خداوند تعالیٰ کے راستے میں لڑنا فرض کر دیا گیا ہے ممکن ہے وہ تم کو ناگوار ہو۔ عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بری لگے اور وہ تمہارے حق میں فائدہ مند ہو اور عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بھلی لگے اور وہ تمہارے حق میں نقصان دہ ہو اور ان باتوں کو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ○

سورۃ انعام 6 آیت 159 اور جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے پیدا کئے اور گروہوں میں بٹ گئے ان سے تم کو کوئی رابطہ یا سروکار نہیں (اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق وہ مسلمان شمار

نہیں کیے جائیں گے جو مسلمانوں میں نفاق پھیلانے کے گنہگار ہیں)

وَ لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَأُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ○

سورۃ آل عمران 3 آیت 105 اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقوں میں بٹ گئے اور صاف صاف احکام آنے کے بعد ایک دوسرے سے اختلاف کرنے لگے جن کو قیامت کے روز دردناک عذاب ہوگا۔

وَ اَطِيعُوا اللّٰهَ وَ رَسُولَهٗ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَ تَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَ اصْبِرُوا ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ○

سورۃ انفال 8 آیت 46 اللہ تعالیٰ اور رسول کریم کے احکام کی تعمیل کرو اور ایک دوسرے سے مت جھگڑو ایسا نہ ہو کہ تم بزدل ہو جاؤ اور تمہارا رعب داب جاتا رہے صبر سے کام لو۔ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّي عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَاِلَيْهِ اُنِيبُ ○

سورۃ شوریٰ 42 آیت 10 اور جن باتوں پر تم میں آپس میں اختلاف ہو (اس کی وجہ سے آپس میں جھگڑا بازی یا فرقہ بندی مت کرنا) اُس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات پر چھوڑ دینا یہی اللہ تعالیٰ میرا پروردگار ہے اور میں اس پر بھروسہ کرتا ہوں اور ہمیشہ (مصیبت اور آرام میں) اس کی طرف رجوع کرتا ہوں قرآن کریم میں ایسی متعدد آیات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ ذاتی فائدہ کو جگہ نہ دینا اور آپس میں پھوٹ ڈالنے سے اجتناب کریں اور جتنا ممکن ہو اپنے اتحاد کو مضبوط بنائیں اور جہاد کے لئے ہر وقت اور ہر ممکن تیاری کریں مسلمانوں میں نفاق اور پھوٹ ڈالنا بہت بڑا گناہ عظیم ہے اور ہر مسلمان ملک میں حکومت پر لازم ہے کہ اپنے شہریوں کو جہاد کی تربیت اور مشق کے لئے ہر ممکن سہولت مہیا کریں ایک مرکزی ادارہ قائم کرنے کے لئے ضروری قانون سازی کریں جس کے ممبر ڈیفنس سیکرٹری، ڈپٹی چیف آف جائنٹ سٹاف۔ ملازمت سے سبکدوش جرنیل، جج صاحبان اور پروفیسر حضرات ہوں گے اس ادارے کی صوبائی، ضلعی اور تحصیل تک شاخیں ہو جو سارے ملک کے شہریوں کو منظم کرے اور مناسب اور جدید ہتھیاروں کی تربیت اور مشق کے لئے سہولتیں مہیا کریں اس پر کچھ زیادہ خرچ نہیں اٹھے گا کہ جہاد کی تیاری،

تربیت اور مشق کرنا اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہر مسلمان پر فرض ہے تنخواہ کے حق دار وہی لوگ ہیں جو مستقل فوج میں پیشہ ور فوجی کی حیثیت سے ملازمت کر رہے ہیں رضا کار فوجی اپنے علاقہ میں متعین فوج سے تعاون اور تربیت حاصل کریں گے اور وہیں سے اُن کو وقتاً فوقتاً ہدایات اور احکامات جاری کیے جائیں گے اتفاقاً اگر کسی مسلمان کے والدین اتنے ضعیف ہوں کہ ان کو مسلسل خدمت اور دیکھ بھال کی ضرورت ہے یا اتنے بیمار ہوں کہ تیمارداری کی ضرورت ہے تو اس صورت میں اس مسلمان کو حج اور جہاد سے رخصت اور چھوٹ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں والدین کی خدمت اور دیکھ بھال حج اور جہاد پر مقدم ہے حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے ہاں والدین کی خدمت اور دیکھ بھال کا ایک خاص مقام ہے حالانکہ والدین کی خدمت اور دیکھ بھال ہر مسلمان پر فرض ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو الگ اور ارفع مقام پر رکھا ہے کہ والدین کی خدمت پر سات سو گنا ثواب ملتا ہے۔

يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَ الْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 215 لوگ آپ (رسول کریمؐ) سے پوچھتے ہیں کہ (اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے) کیا خرچ کریں آپ بتا دیں کہ جو کچھ بھی خرچ کرو اچھی بات ہے کہ ماں باپ، رشتہ داروں، یتیموں اور محتاجوں کو جو کچھ دو گے نیک کام ہے اور اللہ تعالیٰ تو خوب جانتا ہے (گو ماں باپ کی خدمت اور دیکھ بھال ہر انسان اور خاص کر مسلمانوں پر فرض ہے لیکن اس کو ایسے نیک کاموں میں شمار کیا گیا ہے جن سے اللہ تعالیٰ بہت زیادہ خوش ہوتا ہے)

مَنْ ذَا الَّذِىْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ؕ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَ يَبْصُۜطُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 245 کون ہے جو خداوند کریم کو قرض حسنہ دے کہ وہ اس کے بدلے میں اس کو کئی گنا زیادہ دے گا اور خداوند تعالیٰ ہی (بندے کی) روزی کو تھوڑا یا زیادہ کرتا ہے اور تم اُسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ایسا نیک کام قرض حسنہ میں شمار کرتا ہے اور اس کے بدلے کئی گنا بڑھا کر جزا دے گا (حقیقت میں خداوند کریم ساری کائنات کا مالک اور پروردگار اور رب ہے لیکن ماں باپ رشتہ داروں، غریبوں، یتیموں پر خرچ کرنے کو وہ اپنے اوپر قرض گردانتا ہے ورنہ ایک بندے کی کیا ہستی ہے کہ رب تعالیٰ کو قرض دے)

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ○

سورۃ 2 بقرہ آیت 261 جو لوگ اپنا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیاں اُگیں اور ہر ایک بالی میں سو سو دانے ہوں اور خدا جس کو چاہتا ہے زیادہ مال دیتا ہے وہ بڑی کشائش والا اور جاننے والا ہے۔

قارئین کی خدمت میں ایک نہایت دلچسپ اور حیرت انگیز واقعہ پیش کیا جاتا ہے حضرت اویس قرنیؒ کا شمار جلیل القدر اصحابہ کرامؓ میں ہوتا ہے گو یہ بات اپنی جگہ سچ ہے کہ آپ رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہونے سے محروم رہے کہ آپ کی والدہ محترمہ اپاہج اور ضعیف تھیں حضرت اویس قرنی کیسے مشرف بہ اسلام ہوئے کہیں تفصیل نہیں ملتی آپ نے کئی بار اپنی والدہ صاحبہ سے عرض کیا کہ میں دوڑتا ہوا جاؤں گا اور رسول کریمؐ کی زیارت کے بعد دوڑتا ہوا واپس آؤں گا والدہ محترمہ نے ہمیشہ یہی جواب دیا کہ اتنے دن کون میری دیکھ بھال کرے گا کہ قرن (یمن) مدینہ منورہ سے ڈیڑھ ہزار میل سے بھی زیادہ فاصلہ پر ہے۔

جنگ اُحد میں جب رسول کریمؐ کا دانت مبارک شہید ہوا آپ (حضرت اویسؒ قرنی) یمن میں کہیں اونٹ چرا رہے تھے لیکن آپ کو پتہ چل گیا کہ آپ یعنی رسول کریمؐ کا دانت شہید ہو گیا ہے تو آپ نے سوچا کہ وہ ہستی مبارکؐ جو کہ وجہ تکوین کائنات ہے اگر اس کا دانت ٹوٹ گیا تو میں نے دانت کو کیا کرنا ہے تو آپ نے پتھر لے کر اپنا ایک دانت توڑ دیا پھر خیال کیا کہ ہو سکتا ہے کہ کوئی دوسرا دانت ہو اسی سوچ میں ایک ایک کر کے سارے دانت توڑ دیئے یہ عاشق رسولؐ کا حلیہ اور ناک نقشہ ہے۔

رسولؐ خدا نے حضرت عمرؓ کو فرمایا کہ تمہاری خلافت کے دوران اس حلیہ کا ایک شخص آئے گا اس کو کہنا کہ میری امت کے لئے خداوند کریم کی بارگاہ میں دعا کرے سارے اصحابہ کرامؓ حیران تھے کہ یہ کونسی ہستی ہے جس کے متعلق رسولؐ خدا فرما رہے ہیں کہ وہ میری اُمت کے لئے بارگاہِ خداوندی میں دعا کرے ایک روز وہی حلیہ لئے ایک شخص مسجد نبوی میں حضرت عمرؓ کی خلافت کے دوران حاضر ہوا کہ حضرت اویس قرنیؒ کی والدہ محترمہ انتقال کر گئی تھیں۔

اصحابہ کرامؓ بڑے حیران ہوئے کہ حضرت اویس قرنیؒ رسول کریمؐ کی حیات مبارک میں ان کا دیدار کرنے سے محروم رہے حضرت اویس قرنیؒ نے اصحابہ کرامؓ سے رسول کریمؐ کے رخ انور کی تفصیل پوچھی تو اصحابہ کرامؓ نے جواب دیا کہ ہم نے تو کبھی جی بھر کر رسول کریمؐ کو نہیں

دیکھا ہم تو ہمیشہ نظریں نیچی کیے رہتے تو جناب اویس قرنیؓ نے اصحابہ کرامؓ کو رسول کریمؐ کے چہرہ کی تفصیل بیان کی اور کہا کہ میں تو ہمیشہ اور ہر وقت رسول کریمؐ کو دیکھتا رہتا سوائے اس وقت کے جب میں اپنی والدہ محترمہ کی خدمت میں ہوتا۔

اولاد کے لئے والدین کا کیا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی خدمت کو مقدم جانا اور حج اور جہاد سے رخصت دینا مناسب سمجھا یہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی جانتے ہیں۔

نماز کو چند رکعتوں پر محدود اور مقید کر دینا بڑی زیادتی اور ظلم ہوگا جبکہ اللہ تعالیٰ نے نماز کے ساتھ بار بار زکوٰۃ، خیرات، والدین، مسکینوں اور یتیموں کی دیکھ بھال اور مدد کا حکم دیا ہے اور دوسری طرف فحاشی اور گناہوں سے بچنے کا حکم دیا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ○

سورۃ النحل 16 آیت 90 خداوند تعالیٰ تم کو انصاف اور احسان کرنے اور رشتہ داروں کی (مالی و اخلاقی) مدد کرنے کا حکم دیتا ہے اور فحاشی اور گناہوں اور تکبر سے منع کرتا ہے اور تم کو نصیحت کرتا ہے کہ تم یاد رکھو۔

مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً ۚ وَاللَّهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 245 کون ہے جو خداوند کریم کو قرض حسنہ دے کہ وہ اس (قرض حسنہ) کے بدلے اس کو کئی گنا بڑھا چڑھا کر دے گا خداوند تعالیٰ ہی روزی کو گھٹاتا اور بڑھاتا ہے اور تم کو اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے (اللہ تعالیٰ سب کائنات کا مالک اور روزی رساں ہے ہر لمحہ ہر لحظہ آدمی ہو یا جانور اسی ذات باری تعالیٰ کا نیازمند ہے لیکن اگر آدمی اپنے ضرورتمند، حاجتمند اور غریب بھائی کی مدد کرے تو خداوند کریم اسے اپنے اوپر احسان سمجھتا ہے اور اپنے اوپر لازم کر لیتا ہے کہ دینے والے کو بدلے میں کئی گنا بڑھا چڑھا کر دے سبحان اللہ)

مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۗ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ○

سورۃ 2 بقرہ آیت 261 جو لوگ اپنا مال و دولت خداوند تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر خرچ کرتے ہیں ان کے مال و دولت کی مثال اُس دانے کی طرح ہے جس سے سات بالیاں اُگیں اور

ہر ایک بالی میں سو سو دانے ہوں خداوند کریم جس کے مال کو چاہتا ہے بڑھاتا ہے اور وہ بڑی کشائش والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ إِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ أَشُدَّهٗ وَأَوْفُوْا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا ۝

سورۃ بنی اسرائیل 17 آیت 34 اور یتیم کے مال کے نزدیک بھی نہ جانا مگر اس نیت سے کہ اس کا فائدہ مقصود ہو یہاں تک کہ وہ جوانی کو پہنچ جائے (خود مختار ہو جائے) اور اپنے عہد کو ضرور پورا کرو۔ عہد کو پورا کرنے کے بارے ضرور پوچھ کی جائے گی۔

لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَ فِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عٰهَدُوْا وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَأْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَأْسِ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝

سورۃ بقرہ 2 آیت 177 نیکی یہی نہیں کہ تم مشرق یا مغرب کو (قبلہ سمجھتے ہوئے نماز کی خاطر) منہ کرلو۔ بلکہ نیکی یہ ہے کہ لوگ خداوند کریم پر اور روز قیامت پر اور فرشتوں پر اور خدا تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) اور پیغمبروں پر ایمان لائیں اور مال و دولت عزیز رکھنے کے باوجود رشتہ داروں، یتیموں، محتاجوں، مسافروں اور مانگنے والوں کو دیں اور غلاموں کو آزاد کرنے کی خاطر خرچ کریں نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور جب عہد کریں تو اس کو پورا کریں اور سختی اور تکلیف میں اور لڑائی کے میدان میں ثابت قدم رہیں یہی لوگ ایمان میں سچے ہیں اور یہی لوگ ہیں جو خداوند تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝

سورۃ رعد 13 آیت 22 جو لوگ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر مصائب پر صبر کرتے ہیں اور نماز ادا کرتے ہیں اور جو مال و دولت ہم نے ان کو عطا کیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور ظاہراً خرچ کرتے ہیں (اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے غریبوں، مسکینوں، یتیموں اور حاجتمندوں

کی حاجت پوری کرنے کے لئے خرچ کرتے ہیں) اور بھلائی سے برائی کا جواب دیتے ہیں (برائی کے بدلے بھلائی کرتے ہیں) یہی لوگ ہیں جن کے لئے عاقبت کا گھر (جنت) ہے۔

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 172 اے لوگو جو ایمان لائے ہو جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تم کو عطا فرمائی ہیں ان کو کھاؤ اگر تم خدائے وحدۂ لاشریک کی عبادت کرتے ہو تو اس کی نعمتوں کا شکر کرو۔

وَ لَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○

سورۃ نسا 4 آیت 29 اے ایمان والو ایک دوسرے کا مال ناحق (ناجائز) نہ کھاؤ ہاں اگر آپس میں رضامندی سے تجارت کا لین دین ہو (اور اس سے مالی فائدہ ہو جائے تو جائز ہے) اور اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو۔ کچھ شک نہیں کہ خداوند کریم تم پر مہربان ہے۔

اگر آپ نے رشوت سے یا اثر و رسوخ سے ملازمت حاصل کی ہے یا ٹھیکہ حاصل کیا ہے یا پھر دل لگا کر دیانت داری اور محنت سے کام نہیں کیا تو کمائی حرام ہوگئی اور اس کمائی سے نہ ماں باپ کی خدمت ہو سکتی ہے نہ بیوی بچوں پر خرچ کر سکتے ہیں نہ زکوٰۃ نہ خیرات اور نہ ہی مسجد میں دینا یا لگانا ثواب ہے۔

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَ تُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 188 اور ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے مت کھاؤ اور نہ ہی حاکموں کو رشوت دو کہ لوگوں کا کچھ مال تم ناجائز طور پر ہڑپ کر جاؤ جبکہ تم خوب جانتے بوجھتے ہو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۗ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَ اِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ○

سورۃ نسا 4 آیت 135 اے ایمان والو انصاف پر قائم رہو اور اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر سمجھتے ہوئے سچی گواہی دو خواہ اس میں تمہارا یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کا نقصان ہی کیوں نہ ہو یا کوئی امیر ہے یا غریب تو خداوند کریم ان کا خیر خواہ ہے تو تم اپنی خواہش نفس کے پیچھے چل کر عدل و انصاف کا دامن نہ چھوڑنا۔ ذاتی لالچ کے پیچھے مت بھاگو کہ عدل و انصاف کو نظر انداز کر دو۔ اگر تم پیچ دار شہادت دو گے یا شہادت سے بچنا چاہو گے تو جان رکھو کہ خداوند تعالیٰ تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۡ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۟ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ز وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ٥

سورۃ مائدہ 5 آیت 8 اے ایمان والو خدا تعالیٰ کے لئے انصاف کی گواہی دینے کے لئے کھڑے ہو جایا کرو اور لوگوں سے دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف چھوڑ دو۔ انصاف کیا کرو کہ یہی پرہیز گاری ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو کچھ شک نہیں کہ خداوند تعالیٰ تمہارے سب اعمال کو خوب جانتا ہے۔

وَ اِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

سورۃ اعراف 7 آیت 85 اور مدین (کے لوگوں) کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا تو انہوں نے کہا کہ اے میری قوم تم خدا تعالیٰ ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی جانب سے واضح احکام آچکے ہیں تو تم ناپ اور تول پورا پورا کیا کرو اور لوگوں کو چیزیں کم نہ دو اور زمین پر سلامتی اور امن قائم ہونے کے بعد دنگا فساد مت پھیلاؤ اگر تم صاحب ایمان ہو تو سمجھ لو کہ تمہارے حق میں یہ بات بہتر ہے۔

قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ ۚ اِنِّىْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ٥ وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ

وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ٥

سورۃ ہود 11 آیت 84 تو انہوں (حضرت شعیب) نے کہا اے میری قوم خداوند کریم ہی کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہاری کوئی معبود نہیں اور ناپ اور تول میں کمی نہ کیا کرو۔ میں تو تم کو آسودہ حال دیکھتا ہوں (اور اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو) مجھے تمہارے بارے میں ایک ایسے دن کے عذاب کا خوف ہے جو تم کو گھیر کر ہی رہے گا اور اے میری قوم ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پورا پورا کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دو اور زمین پر خرابی نہ کرو۔

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ٥ الَّذِيْنَ إِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ٥ وَإِذَا كَالُوْهُمْ أَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ٥ أَلَا يَظُنُّ أُولٰٓئِكَ أَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ٥ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ٥ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥

سورۃ مطففین 83 آیت 83 ناپ اور تول میں کمی کرنے والوں (دھوکہ دینے والوں) کے لئے تباہی ہے جو لوگوں سے لیتے وقت تو ناپ تول کرلیں (گن کرلیں) لیکن جب ان کو ناپ تول کردیں تو کم دیں کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ دوبارہ زندہ کئے جائیں ایک بڑے ہولناک دن (روز قیامت) جس دن تمام لوگ کائنات کے خالق کے روبرو پیش کئے جائیں گے۔

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمٰنٰتِ إِلٰٓى أَهْلِهَا ۙ وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۭ إِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًاۢ بَصِيْرًا ٥

سورۃ نسا 4 آیت 58 اللہ تعالیٰ تم کو امانت والوں کی امانتیں واپس کرنے کا حکم دیتا ہے اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کرو۔ بیشک خداوند کریم تمہیں بڑی اچھی نصیحت کرتا ہے اور خداوند تعالیٰ خوب سنتا اور دیکھتا ہے۔

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا أَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ٥

سورۃ مائدہ 5 آیت 1 اے ایمان والو اپنے وعدہ اقرار اور ذمہ داریاں پورا کیا کرو (بجلی کا بل روک لیا، ٹیلیفون یا پانی کا بل ادا نہیں قرض لے کر واپس نہیں کیا یہ سب فعل خداوند کریم کے حکم کی خلاف ورزی ہے)

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا أَمٰنٰتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ٥ وَاعْلَمُوْٓا أَنَّمَآ أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّأَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ أَجْرٌ عَظِيْمٌ ٥

سورۃ انفال 8 آیت 27 خداوند تعالیٰ اور رسول کریمؐ سے جو تم نے عہد باندھا ہے (ایمان لائے ہو) اس میں خیانت نہ کرو (خداوند تعالیٰ اور رسول کریم کے احکام کی خلاف ورزی مت کرو اور نہ آپس میں امانتوں میں خیانت کرو اور تم ان باتوں کو خوب جانتے بھی ہو اور جان رکھو کہ تمہارا مال اور اولاد تمہارے لئے بڑی آزمائش ہے (لوگ اپنے بیوی بچوں کی خوشی پوری کرنے خاطر بددیانتی، جھوٹ اور دھوکہ دیتے ہیں) یہ یاد رکھو کہ خداوند تعالیٰ کے ہاں نیک اعمال کا بڑا ثواب ہے)

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ ؀

سورۃ نسا 4 آیت 59 اے ایمان والو خداوند تعالیٰ اور اس کے رسول کریمؐ کے احکام کی تعمیل کرو اور حکومت کے احکام کی بھی تعمیل کرو (یعنی حکومت کی طرف سے عائد کردہ ٹیکس اور واجبات وقت پر ادا کرو۔ الیکشن میں حصہ لو ووٹ نیک اور حقدار آدمیوں کو دو، غنڈہ گردی اور فساد نہ کرو۔ بدامنی پھیلانے والوں کی حوصلہ شکنی کرو محبت شفقت اور اتحاد قائم کرنے والوں کو ساتھ دو)

یہ ناک نقشہ اور حلیہ ہے مسلمان کا جس کے انگ انگ میں خدائے وحدہٗ لاشریک اور رسولؐ مقبول کا ایمان سرایت کر گیا ہو گوشت پوست میں اسلام اور اسلام نظر آتا ہے اور ساری کائنات میں اُس کو اشرف المخلوقات قرار دیا گیا ہے۔ فرشتے اُس کو سلامتی کی دعائیں دیتے ہیں تاریخ آج تک اُس کی عظمت کی گواہ ہے۔

یونان و مصر و روما سب مٹ گئے جہاں سے
اب تک مگر ہے باقی نام و نشاں ہمارا

لیکن مسلمانوں نے اگر اسلام کو پس پشت ڈال دیا تو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ہم بھی اپنی رحمت سے تمہیں نظر انداز کر دیں گے تو پھر نہ کوئی تمہارا نگہبان ہوگا اور نہ ہی کوئی سرپرست۔ فلسطین کی حالت پر نظر ڈالیں نقشہ واضح ہو جائے مسلمانوں کے لئے لازم ہے کہ وہ قرآن کریم کو غور سے سمجھیں اور اسلام کے سیدھے راستے پر آجائیں ورنہ ذلت کے اتھاہ سمندر میں گم ہو جائیں گے کہ ڈھونڈنے سے ان کا نام ونشان نہیں ملے گا اور عاقبت میں جو سلوک ان کے ساتھ کیا جائے گا اللہ تعالیٰ نے بار بار اس کی تفصیل قرآن کریم میں بتا دی ہے۔

☆☆

زکوٰۃ وخیرات کا بیان

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْہُ عِنْدَ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 110 اور نماز پابندی سے ادا کرتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور جو بھلائی اپنے لئے آگے بھیجو گے اُس کے خدا کے ہاں پالو گے۔ بے شک خدا تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَ الْاَقْرَبِیْنَ وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 215 لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ (اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے) کیا خرچ کریں آپ بتا دیں کہ جو کچھ بھی خرچ کرو اچھی بات ہے کہ ماں باپ، رشتہ داروں اور یتیموں محتاجوں کو جو کچھ دو گے نیک کام ہے اور اللہ تعالیٰ تو خوب جانتا ہے۔

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ ؕ قُلْ فِیْہِمَآ اِثْمٌ کَبِیْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ز

وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ وَ يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝

پارہ 2 سورۃ بقرہ 2 آیت 219 لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ خداوند کریم کی راہ میں کیا خرچ کریں کہہ دو جو تمہاری ضرورت سے زیادہ ہو- اس طرح اللہ تعالیٰ تم کو اپنے احکام صاف بیان کرتا ہے کہ تم سمجھ سکو-

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ؕ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَ يَبْصُۜطُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

پارہ 2 سورۃ بقرہ 2 آیت 245 کون ہے جو خداوند کریم کو قرض حسنہ دے کہ وہ اس کے بدلے اس کو کئی گنا زیادہ دے گا اور خداوند کریم ہی روزی کو تھوڑا یا زیادہ کرتا ہے اور تم اُس کی طرف لوٹ کر جاؤ گے-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

پارہ 3 سورۃ بقرہ 2 آیت 254 اے ایمان والو جو مال ہم نے تم کو عطا کیا ہے اس میں سے اس دن کے آنے سے پہلے پہلے خرچ کرلو جس میں سودے بازی، دوستی اور سفارش نہ چلے گی-

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

سورۃ 2 بقرہ آیت 261 جو لوگ اپنا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیاں اُگیں اور ہر ایک بال میں سو سو دانے ہوں اور خدا جس کو چاہتا ہے زیادہ مال دیتا ہے وہ بڑی کشائش والا اور سب کچھ جاننے والا ہے- جو لوگ اپنا مال خدا تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں پھر اس کے بعد نہ اس خرچ کا کسی پر احسان رکھتے ہیں اور نہ، کسی کو تکلیف دیتے ہیں ان کا صلہ ان کے پروردگار کے پاس ہے اور نہ ان کو کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے-

يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِىْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَىْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ○

پارہ 3 سورۃ بقرہ 2 آیت 264 مومنو اپنے صدقات اور خیرات احسان جتانے اور ایذا دینے سے اس شخص کی طرح برباد نہ کر دینا جو لوگوں کے دکھاوے کے لئے مال خرچ کرتا ہے اور خدا تعالٰی اور روز قیامت پر ایمان نہیں رکھتا۔ اس کی مثال اس چٹان کی سی ہے جس پر تھوڑی سی مٹی پڑی ہو اور اس پر زور کا مینہ برسے اور اسے صاف کر دے اسی طرح یہ ریاکار لوگ اپنے اعمال کا کچھ بھی صلہ حاصل نہیں کر سکیں گے اور خدا ایسے ناشکروں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۢ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 265 اور جو لوگ اللہ تعالٰی کی رضامندی کی خاطر اور اپنا ایمان مضبوط کرنے کے لئے اللہ کی راہ میں خیرات کرتے ہیں ان کی مثال ایسے ہے جیسے ایک زرخیز باغ بلندی پر ہو اس پر خوب بارش پڑی تو دوگنی فصل پیدا ہوئی اور زیادہ بارش نہ ہوئی تو تھوڑا پانی بھی کافی ہے اور جو کچھ کام تم کرتے ہو اللہ تعالٰی خوب دیکھ رہا ہے۔

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ○ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِىَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○

پارہ 3 سورۃ بقرہ 2 آیت 270 اور تم (خدا کی راہ میں) جس طرح کا خرچ کرو یا کوئی نذر دو۔ خدا اس کو جانتا ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ اگر تم خیرات ظاہر کر دو تو وہ بھی خوب ہے اور اگر پوشیدہ دو اور وہ بھی اہل حاجت کو تو وہ زیادہ اچھا ہے اور اس طرح کا دینا تمہارے گناہوں کو بھی دور کرے گا اور خدا کو تمہارے سب کاموں کی خبر ہے۔

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ

فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَO

پارہ 3 سورۃ بقرہ 2 آیت 272 اے محمد صلعم تم ان لوگوں کی ہدایت کے ذمہ دار نہیں ہو بلکہ خدا تعالیٰ ہی جس کو چاہتا ہے ہدایت بخشتا ہے اور مومنو جو مال تم خرچ کرو گے اس کا فائدہ تمہی کو ہے اور تم جو خرچ کرو گے۔ خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کرو گے اور جو مال تم خرچ کرو گے۔ وہ تم کو پورا پورا دے دیا جائے گا اور تمہارا کچھ نقصان نہیں کیا جائے گا۔

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌO

سورۃ بقرہ 2 آیت 273 اور جو مال تم ان کو دو گے جو اللہ تعالیٰ کے کاموں میں معروف ہیں اور دنیاوی کاروبار نہیں کر سکتے (اور مانگنا عار سمجھتے ہیں) یہاں تک کہ نہ مانگنے کی وجہ سے ناواقف شخص ان کو غنی سمجھتا ہے لیکن تم قیافے سے ان کو صاف پہچان لو گے کہ لوگوں سے لپٹ کر نہیں مانگتے اور جو کچھ مال تم (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو گے بے شک خدا اس کو خوب جانتا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَO

سورۃ بقرہ 2 آیت 274 جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں رات کو یا دن کو خفیہ یا کھلم کھلا خرچ کرتے ہیں ان کا ثواب ان کے اللہ تعالیٰ کے پاس ہے نہ ان کو کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌO

پارہ 4 سورۃ آل عمران 3 آیت 92 مومنو جب تک تم ان چیزوں کو جو تمہیں عزیز ہیں راہ خدا میں خرچ نہ کرو گے کبھی نیکی نہ حاصل کر سکو گے اور جو چیز تم خرچ کرو گے خدا اسکو خوب جانتا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ

النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ o

پارہ 4 سورۃ آل عمران 3 آیت 134 جو لوگ خوشحالی اور تنگی میں اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور غصے کو روکتے ہیں اور لوگوں کے قصور معاف کر دیتے ہیں اور خدا نیکوکاروں کو درست رکھتا ہے۔

وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَیْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ ۫ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ o

پارہ 8 سورۃ انعام 6 آیت 141 اور خداوند کریم ہی تو ہے جس نے باغ پیدا کئے چھتریوں پر چڑھائے ہوئے اور چھتریوں کے بغیر اور کھجور اور کھیتی جن کے طرح طرح کے پھل ہوتے ہیں اور زیتون اور انار جو (بعض باتوں میں) ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں اور بعض باتوں میں نہیں ملتے جب یہ پودے پھلیں تو ان کے پھل کھاؤ اور جس دن پھل توڑو اور کھیتی کاٹو تو خدا کا حق بھی اس سے ادا کرو اور بے جا نہ اڑانا کہ خدا تعالیٰ بے جا اڑانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِیْنِ وَالْعٰمِلِیْنَ عَلَیْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِی الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِیْنَ وَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ؕ فَرِیْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ o

سورۃ توبہ 9 آیت 60 خیرات، صدقہ اور زکوٰۃ غریبوں اور محتاجوں کا حق ہے اور جو اس کے انتظام میں مصروف ہیں جو ابھی ابھی ایمان لائے ہیں غلاموں کو آزاد کرانے کے لئے اور جو لوگ قرض میں پھنسے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں اور مسافروں پر یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا جاننے والا ہے اور دانا ہے۔

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ یَّتَّخِذُ مَا یُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّیَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَیْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ o

سورۃ توبہ 9 آیت 98 کچھ دیہاتی عرب (بدو) زکوٰۃ اور خیرات کو جرمانہ سمجھتے ہیں اور آپ کے لئے (نعوذ باللہ) تباہی کا انتظار کر رہے ہیں۔ گناہوں کی وجہ سے تباہی انہیں پر نازل ہوگی اور اللہ تعالیٰ تو سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

وَلَا تَجْعَلْ یَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰی عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ

مَلُوۡمًا مَّحۡسُوۡرًاo

پارہ 15 سورۃ بنی اسرائیل 17 آیت 29 اور اپنے ہاتھ کو نہ تو گردن سے بندھا ہوا یعنی کنجوس بن جاؤ کہ کسی کو کچھ دو ہی نہیں اور نہ بالکل ہی کھول دو کہ سبھی کچھ دے ڈالو کہ (انجام کار) خود کو ملامت کرو اور غریب ہو جاؤ۔

وَلَا يَاۡتَلِ اُولُوا الۡفَضۡلِ مِنۡكُمۡ وَالسَّعَةِ اَنۡ يُّؤۡتُوۡۤا اُولِى الۡقُرۡبٰى وَالۡمَسٰكِيۡنَ وَالۡمُهٰجِرِيۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ۖ وَلۡيَعۡفُوۡا وَلۡيَـصۡفَحُوۡا ؕ اَلَا تُحِبُّوۡنَ اَنۡ يَّغۡفِرَ اللّٰهُ لَـكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌo

پارہ 18 سورۃ نور 24 آیت 22 اور تم میں سے جو لوگ امیر و کبیر ہیں وہ اس بات کی قسم نہ کھائیں کہ وہ رشتہ داروں، محتاجوں اور وطن چھوڑ جانے والوں کی کچھ مدد نہیں کریں گے ان کو چاہیے کہ معاف کر دیں اور درگزر کر دیں کیا تم نہیں چاہتے کہ خدا تم کو بخش دے اور خدا تو بخشنے والا مہربان ہے۔

وَابۡتَغِ فِيۡمَاۤ اٰتٰٮكَ اللّٰهُ الدَّارَ الۡاٰخِرَةَ وَلَا تَنۡسَ نَصِيۡبَكَ مِنَ الدُّنۡيَا وَاَحۡسِنۡ كَمَاۤ اَحۡسَنَ اللّٰهُ اِلَيۡكَ وَلَا تَبۡغِ الۡفَسَادَ فِى الۡاَرۡضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الۡمُفۡسِدِيۡنَo

پارہ 20 سورۃ قصص 28 آیت 77 اور (مال) تم کو خدا نے عطا کیا ہے اس میں سے (غریبوں کا حصہ دے کر) آخرت کی بھلائی حاصل کرو اور اس دنیا میں اپنے حصے کے نیک کام کرنا نہ بھلاؤ اور جیسی بھلائی خدا نے تم سے کی ہے (ویسی ہی) بھلائی تم لوگوں سے کرو اور ملک میں فساد مت پھیلاؤ کیونکہ خدا فساد پھیلانے والوں کو محبت نہیں کرتا۔

فَاٰتِ ذَا الۡقُرۡبٰى حَقَّهٗ وَالۡمِسۡكِيۡنَ وَابۡنَ السَّبِيۡلِ ؕ ذٰلِكَ خَيۡرٌ لِّـلَّذِيۡنَ يُرِيۡدُوۡنَ وَجۡهَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَo

پارہ 21 سورۃ روم 30 آیت 38 اپنے عزیزوں، محتاجوں اور مسافروں کو اُن کا حق دیتے رہو جو لوگ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے خواہشمند ہیں یہ ان کے حق میں بہتر ہے اور یہی لوگ نجات حاصل کرنے والے ہیں۔

قُلۡ اِنَّ رَبِّىۡ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ وَيَقۡدِرُ لَهٗ ؕ وَمَاۤ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ

شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ○

پارہ 22 سورۃ سبا 34 آیت 39 کہہ دو کہ میرا خدا اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے روزی بڑھا دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے اور جو کچھ تم اس کے راستے میں خرچ کرو گے وہ تمہیں اس کی جزا دے گا اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ○

پارہ 27 سورۃ حدید 57 آیت 7 خداوند تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور جس مال کا اس نے تم کو وارث بنایا ہے اس میں سے خرچ کرو تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور مال خرچ کرتے رہے ان کے لئے بڑا ثواب ہے۔

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ۭ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ○

پارہ 27 سورۃ حدید 57 آیت 10 اور تم کو کیا ہوا ہے کہ خدا کے راستے میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ آسمانوں اور زمین کی ملکیت خدا ہی کی ہے جس شخص نے تم میں سے فتح (مکہ) سے پہلے خرچ کیا اور لڑائی کی وہ اور جس نے یہ کام بعد میں کئے برابر نہیں ان لوگوں کا درجہ (دوسرے لوگوں سے) کہیں بڑھ کر ہے جنہوں نے بعد میں مال خرچ کیا اور (کفار سے) جہاد و قتال کیا اور خدا نے سب کے ساتھ بہترین ثواب کا وعدہ کیا ہے اور جو کام تم کرتے ہو خدا اس سے واقف ہے۔

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ اَجْرٌ كَرِيْمٌ○

پارہ 27 سورۃ حدید 57 آیت 11 کون ہے جو خدا تعالیٰ کو نیک نیت اور خلوص دل سے قرض دے تو وہ اس کو اس سے کئی گنا بڑھا کر دے گا اور اس کے لئے بہت اچھا بدلہ (جنت) ہے۔

اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ○

پارہ 27 سورۃ حدید 57 آیت 18 جو لوگ خیرات کرنے والے ہیں مرد بھی اور عورتیں بھی اور خدا تعالیٰ کو نیک نیت اور خلوص دل سے قرض دیتے ہیں ان کو کئی گنا بڑھا کر دیا جائے گا اور ان

کے لئے بہترین بدلہ ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ○

پارہ 28 سورۃ منافقون 63 آیت 9 مومنو تمہارا مال اور اولاد تم کو خدا کی یاد سے غافل نہ کر دے جو لوگ ایسا کریں گے وہ نقصان اُٹھانے والے ہیں اور جو مال ہم نے تم کو عنایت کیا ہے اس میں سے اس وقت کے آنے سے پہلے خرچ کرلو کہ تم میں سے کسی کی موت آجائے تو اس وقت کہنے لگے کہ اے پروردگار تو نے مجھے تھوڑی سی اور مہلت کیوں نہ دی تا کہ میں خیرات کر لیتا اور نیک لوگوں میں شامل ہو جاتا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد بار نماز قائم کرنے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا ہے اور کچھ احکام کو جوڑ کر ساتھ ساتھ تعمیل کرنے پر زور دیا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ○ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ○

سورۃ رعد 13 آیت 21 اور جو لوگ جن کاموں کو اللہ تعالیٰ نے جوڑ کر ساتھ ساتھ کرنے کا حکم دیا ہے ان کو ساتھ ساتھ کرتے ہیں اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اور (روز قیامت) بڑے حساب کتاب سے خوف کھاتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر مصائب پر صبر کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور جو مال و دولت ہم نے ان کو عطا کیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور ظاہراً خرچ کرتے ہیں اور برائی کا جواب بھلائی سے دیتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کے لئے عاقبت کا گھر (جنت) ہے۔

اور اکٹھا عمل نہ کرنے پر سخت وعید کی ہے۔

اَلَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 27 جو لوگ خداوند تعالیٰ کے ساتھ پکا اقرار کرنے کے بعد اپنی زبان اور وعدہ سے پھر جاتے ہیں (خدائے وحدہٗ لاشریک اور رسولؐ کریم پر ایمان لانے کے باوجود برائیوں سے نہیں بچتے اور نیک اعمال اختیار نہیں کرتے) اور جن اعمال کو خدا تعالیٰ نے جوڑ کر کرنے کا حکم دیا ہے اس کو قطع کرتے ہیں اور روئے زمین پر دنگا فساد کرتے ہیں یہی لوگ گھاٹے میں رہیں گے۔

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ○

سورۃ رعد 13 آیت 25 اور جو لوگ اللہ تعالیٰ سے پکا عہد باندھنے کے بعد توڑ ڈالتے ہیں (یعنی خدائے وحدہٗ لاشریک اور رسول کریم پر ایمان لانے کے باوجود برائیوں سے نہیں بچتے اور نیک عمل اختیار نہیں کرتے) اور جن کاموں کو جوڑ کر ساتھ ساتھ کرنے کا خداوند کریم نے حکم دیا ہے ان کو قطع کر دیتے ہیں اور روئے زمین پر دنگا فساد پھیلاتے ہیں ایسے لوگوں پر لعنت ہے اور ان کے لئے (عاقبت کا گھر جہنم) بہت بڑا ہے۔

زکوٰۃ ادا کرنے کی تفصیل میں جانے سے پہلے خداوند تعالیٰ کی جانب سے کچھ احکام کو سمجھنا اور سامنے رکھنا بہت ضروری ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حرام کی کمائی سے زکوٰۃ قبول نہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۠ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۭ

سورۃ بقرہ 2 آیت 267 اے ایمان والو جو پاکیزہ اور عمدہ مال تم کماتے ہو اور جو چیزیں ہم تمہارے لئے زمین سے نکالتے ہیں ان میں سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر خرچ کرو اور بُری اور ناپاک چیزیں دینے کا ارادہ مت کرو (اگر وہ چیزیں تم کو دی جائیں تو) بجز اس کے کہ (لیتے وقت) آنکھیں بند کر لو ان کو کبھی نہ لو۔

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 188 اور ایک دوسرے کا مال دھوکے سے ناجائز نہ کھاؤ اور نہ ہی حاکموں کو رشوت دو کہ لوگوں کے مال کا کچھ حصہ تم ناجائز کھا جاؤ اور تم اچھی طرح جانتے بھی ہو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً

عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ وَ لَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا۝
سورۃ نسا 4 آیت 29 مومنو ایک دوسرے کا مال ناحق (دھوکے سے) نہ کھاؤ ہاں اگر آپس کی رضامندی سے تجارتی لین دین ہو (اس سے مالی فائدہ ہو جائے تو وہ جائز ہے) اور اپنے آپ کو ہلاک مت کرو۔ کچھ شک نہیں کہ خداوند کریم تم پر مہربان ہے۔

اگر آپ ملازمت کر رہے ہیں تو یہ دیکھنا ضروری ہے کہ آپ نے ملازمت قابلیت کی بنا پر حاصل کی ہے نہ رشوت دے کر اور نہ ہی کسی اثر ورسوخ کے ذریعے اور آپ پوری دیانتدار اور محنت سے حق نمک ادا کر رہے ہیں اگر آپ کاروبار کر رہے ہیں تو پورا پورا ناپ تول کر رہے ہیں دھوکہ نہیں دیتے۔ اگر آپ نے قرض لیا ہے بینک سے یا حکومت سے یا کسی دوسرے ذریعے سے کیا آپ وعدہ کے مطابق وقت پر قسطیں ادا کر رہے ہیں۔ حکومت کی جانب سے واجبات یعنی انکم ٹیکس، پراپرٹی ٹیکس، بجلی، پانی، ٹیلیفون کے واجبات وقت پر ادا کر رہے ہیں اگر آپ کی کمائی اس طرح حلال ہے تو آپ پر خداوند کریم کی جانب سے زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔

زکوٰۃ کے متعلق تفصیل مختلف کتابوں میں بیان کی گئی ہے کہ صاحب زکوٰۃ کے لئے کیا کیا نصاب ہے جن لوگوں کے پاس اونٹوں، بکریوں اور بھیڑوں کے ریوڑ ہیں ان کے لئے بھی مکمل تفصیل ہے اور جو لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں ان کے لئے بھی احکام موجود ہیں اور جو لوگ دوسرے کاروبار کرتے ہیں ان کی تفصیل بھی دی ہے۔

بھیڑ بکریوں کی تعداد	زکوٰۃ
40 سے 120 تک	صرف ایک بھیڑ یا بکری
121 سے 200 تک	2 بھیڑ یا بکریاں
200 سے 300 تک	3 بھیڑ یا بکریاں
300 سے ہر 100 اوپر	ایک بھیڑ یا بکری
5 اونٹ	ایک بھیڑ یا بکری
10 اونٹ	2 بھیڑیں یا بکریاں
15 اونٹ	3 بھیڑیں یا بکریاں
20 سے 24 اونٹ	4 بھیڑیں یا بکریاں
24 سے 35 اونٹ	ایک برس کی ایک اونٹنی
36 سے 45 اونٹ	دو برس کی ایک اونٹنی

46 سے 60 اونٹ	تین برس کی ایک اونٹنی
61 سے 75 اونٹ	چار برس کی ایک اونٹنی
76 سے 90 اونٹ	دو دو برس کی دو اونٹنیاں
91 سے 100 اونٹ	تین تین برس کی دو اونٹنیاں
120 سے اوپر ہر 50 اور 40 پر	ہر چالیس پر دو برس کی اونٹنی اور ہر پچاس پر تین برس

کی اور چاندی میں چالیسواں حصہ یعنی 2.5 لیکن 15 وقیہ سے کم پر زکوٰۃ لاگو نہیں۔

گائے	زکوٰۃ
30 گائے	ایک بچھڑا
40 گائے	ایک گائے (جوان)

جہاں جہاں کھیتی باڑی ہوئی ہے وہاں صاف لکھ دیا گیا ہے کہ سیلاب یا بارش سے سیراب کی جانے والی کھیتی کا عشر یعنی دسواں حصہ زکوٰۃ ہوگی اور کنوئیں، ٹیوب ویل یا نہر سے سیراب کی جانے والی کھیتی کا **نصف عشر** یعنی بیسواں حصہ باغ سے پھلوں کی آمدنی پر زکوٰۃ عشر لازم ہے۔

لیکن **بڑی حیرانی اور تعجب** کی بات ہے اگر آپ کسی عالم یا مفتی صاحب سے زکوٰۃ کے متعلق پوچھیں تو وہ **اونٹوں، بھیڑوں اور** بکریوں سے شروع کر کے کاشتکاری پر ختم کر دیتے ہیں ان کو سمجھ نہیں آتی کہ آج کل **لوگوں نے مختلف** قسم کے کاروبار شروع کر رکھے ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ آج سے 1500 سال پہلے معیشت کی یہی شکل تھی کہ بہت سے لوگوں کے اونٹوں، بکریوں اور بھیڑوں کے ریوڑ تھے جو آج کل جزیرہ نما عرب میں بھی دیکھنے کو نہیں ملتے وہ لوگ خود اپنی ضروریات کی خاطر اونٹ اور بھیڑیں آسٹریلیا سے درآمد کرتے ہیں کاشتکاری کی حالت بھی بدل گئی ہے وہاں لوگوں کی زندگی کا معیار اتنا بلند ہو گیا ہے کہ کھیتی باڑی میں اتنی آمدنی نہیں ہوتی وہ خود امریکہ سے کھجوریں درآمد کرتے ہیں۔ حضرت سلمانؓ فارسی کا کھجوروں کا باغ جسے رسول کریمؐ نے خود اپنے مبارک ہاتھوں سے لگایا تھا دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے اجاڑ ویران ہو گیا ہے اب وہاں حکومت اور لوگوں کی آمدنی کا ذریعہ تیل اور حج اور عمرے کی خاطر آنے والے زائرین کرام ہیں آج کل دنیا کے تمام ملکوں میں مسلمان پھیلے ہوئے ہیں اور ان کے پاس ماشاء اللہ بہت اثاثہ اور سرمایہ ہے جیسے کمپنیوں کے شیرز اور سٹاکس جس دن زکوٰۃ کا حساب کریں اس دن بازار یا منڈی میں شیرز یا سٹاکس کا جو بھاؤ بازار یا منڈی میں ہو اس کے مطابق حساب کرلیں اور % 2.5 کے حساب سے زکوٰۃ کا حساب کرلیں۔

ہاں پانچ اونٹ سے کم، چالیس سے کم بھیڑیں یا بکریاں 5 وسق کھجور یا میوہ یا پھل یا پانچ اوقیہ سے کم چاندی پر زکوۃ لاگو نہیں یعنی آدمی اپنے معیار زندگی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ایک سال کا خرچ نکال کر باقی اثاثے یا سرمایہ پر زکوۃ کا حساب کر کے زکوۃ ادا کرنے کا پابند ہے اور زکوۃ کا مصرف بھی واضح کر دیا ہے کھیتی کی پیداوار 10 وسق تک زکوۃ سے مستثنیٰ ہے۔

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِي الرِّقَابِ وَ الْغٰرِمِيْنَ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌo

سورۃ توبہ 9 آیت 60 خیرات، صدقہ اور زکوۃ غریبوں اور محتاجوں کا حق ہے اور جو اس کے انتظام میں مصروف ہیں جو ابھی ابھی ایمان لائے ہیں غلاموں کو آزاد کرانے کے لئے اور جو لوگ قرض میں پھنسے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں اور مسافروں پر یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا جاننے والا اور دانا ہے۔

حضرت سلمان فارسیؓ اور حضرت بلالؓ پہلے غلام تھے ایسے ہستیوں کو آزاد کرانے کی سعادت حاصل کرنا یقیناً نیک کام اور خوش قسمتی اور فرض ہے کسی زمانے میں یعنی آج سے 1500 سال پہلے سفر پر نکلتے تھے تو پتہ نہیں ہوتا تھا کہ آرام کے لئے کہاں رکیں گے پانی کہاں ملے گا اور کھانا نصیب ہوگا یا نہیں لہٰذا مسافروں کی دیکھ بھال پر خرچ کرنا اولین فرائض میں شمار ہوتا ہے۔ لوگ زندگی کی بنیادی ضروریات یعنی اناج کی خاطر قرض لیتے تھے دوسری طرف خون چوسنے والے ساہوکار نہایت مہنگے شرح سود پر قرض دیتے تھے لہٰذا ایسے حاجتمندوں اور مصیبت میں پھنسے ہوئے لوگوں کو قرض کے پھندے سے نجات دلانا فرض ہے۔

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَo

پارہ 21 سورۃ روم 30 آیت 38 اپنے عزیزوں، محتاجوں اور مسافروں کو ان کا حق دیتے رہو جو لوگ اللہ کی خوشنودی کے خواہشمند ہیں یہ ان کے حق میں بہتر ہے اور یہی لوگ نجات حاصل کرنے والے ہیں۔

سورۃ 9 آیت 60 اور سورۃ 30 آیت 38 میں خداوند تعالیٰ نے اتنی تفصیل سے زکوۃ کے مصرف کو بیان کر دیا ہے کہ کسی اضافہ کی گنجائش نہیں۔

خیرات

زکوۃ اور خیرات میں ظاہراً کوئی فرق نہیں آتا لیکن اگر تھوڑا سا غور کریں تو دونوں کا الگ الگ مقام ہے- زکوۃ کا خاص مہینہ اور شرح مقرر ہے- خیرات سال میں جب چاہیں موقع اور محل کے مطابق اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنیکی خاطر ادا کر سکتے ہیں- زکوۃ اللہ تعالیٰ کی جانب سے نماز کیساتھ ساتھ فرض ہے اور با قاعدہ حساب کتاب لازم ہے حکومت پر لازم ہے کہ زکوۃ حاصل کرے اور جو لوگ زکوۃ ادا کرنے میں لیت ولعل کریں انکے خلاف پوری طاقت استعمال کی جائے-

جب رسول کریمؐ کا وصال ہوا اور حضرت ابوبکرؓ نے مسند خلافت سنبھالا تو مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے اردگرد بہت لوگوں نے زکوۃ دینے سے انکار کر دیا اور کچھ مرتد ہو گئے- حضرت ابوبکرؓ نے ان کے خلاف با قاعدہ جنگ کی اور کئی اصحابہ کرام نے جام شہادت نوش کیا-

خیرات کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد بار حکم دیا ہے لیکن زکوۃ کی طرح نہ شرح مقرر کی ہے اور نہ ہی با قاعدہ حساب کتاب کا حکم دیا ہے-

وَ يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ۝

سورۃ بقرہ 2 آیت 219 لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ (اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے

کی خاطر) کیا خرچ کریں آپ بتا دیں جو کچھ بھی تمہاری ضرورتوں سے زیادہ ہو (یہ بہت اہم اشارہ ہے کسی کو دو جوڑے کپڑوں کی ضرورت ہے تو دوسرے کو چھ جوڑوں کی یعنی سردیوں میں الگ اور گرمیوں میں الگ کسی کو سائیکل کی ضرورت ہے تو دوسرے کو دو کاریں ضروری ہیں ہر آدمی کی اپنے کام کی نوعیت کے مطابق اور جہاں رہتے ہیں ضرورتیں مختلف ہوتی ہیں) اس طرح خداوند تعالیٰ اپنے احکام تم کو صاف صاف بیان کرتا ہے کہ تم غور کرو اور سوچو۔

اب دیکھئے خیرات کا مصرف بیان کیا ہے۔

يَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا يُنفِقُوْنَ ۞ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَ الْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ۝

سورۃ بقرہ 2 آیت 215 لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ خیرات میں کیا کچھ خرچ کریں آپ جواب دیں کہ تم لوگ جو کچھ بھی خرچ کرو گے بہت اچھا ہے تمہارے والدین کے لئے۔ تمہارے عزیز و اقربا اور لواحقین کے لئے۔ یتیموں کی خاطر غریبوں کی خاطر اور مسافروں کی ضروریات کی خاطر۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ؕ وَ اللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُطُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ۝

سورۃ بقرہ 2 آیت 245 کوئی ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض دے۔ قرضہ حسنہ جو خداوند کریم اس کے حساب میں دگنا کر دے گا بلکہ کئی گنا بڑھا چڑھا کر دے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ ہی ہے کہ تم کو تنگی اور آسودگی میں رزق دیتا ہے اور تم سب کو اسی کے حضور میں واپس لوٹنا ہے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ۝

سورۃ بقرہ 2 آیت 261 جو لوگ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر اپنا مال و دولت خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے اناج کے اس دانے کی جس سے سات بالیاں اگیں اور ہر بالی میں سو سو دانے ہوں اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بڑھا چڑھا کر عنایت کرتا ہے اللہ تعالیٰ سب کی دیکھ بھال کرتا ہے اور اس کو سب کا بخوبی علم ہے۔

ان آیات کریمہ میں کئی باتیں غور طلب ہیں والدین کی خدمت کرنا ہر بشر پر فرض ہے لیکن اللہ تعالیٰ نہایت مہربان ہے کہ والدین کی خدمت کو بھی ایسے نیک کاموں میں شمار کرتا ہے کہ جن پر

وہ ذات بے نیاز 700 گنا ثواب دیتا ہے۔ سب دنیا خوب جانتی ہے کہ وہ ذات کریم رب العالمین ہے خیرالرازقین ہے بندہ کی کیا مجال کہ وہ اللہ تعالیٰ کو قرض دے۔ بندہ تو ہر لحظہ خداوند کریم کی رحمت کا محتاج ہے یہ اللہ تعالیٰ کی شان کریمی ہے کہ بندہ جب اپنے والدین اور عزیز و اقربا کی ضرورتوں پر خرچ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ یہ سمجھتا ہے کہ نیک کام مجھ پر قرضہ حسنہ ہے سبحان اللہ۔

وَالَّذِيْنَ إِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ٥

سورۃ فرقان 25 آیت 67 جو لوگ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی خیرات کرتے ہیں انہیں چاہئے کہ زیادہ خرچ نہ کریں اور نہ ہی کنجوسی کریں بلکہ میانہ روی سے کام لیں (تو بہت اچھا ہے) صحیح بخاری میں متعدد بار رسول کریمؐ کی جانب سے نصیحت کی گئی ہے کہ کو مسلمان کو اپنی جائیداد کا 1/3 حصہ خیرات کرنے کی اجازت دی گئی ہے اس کے لئے لازم ہے اس بات کو ملحوظ خاطر رکھے کہ (1/3 حصہ) صحیح بخاری پارہ 27,22,18,15,11,6 خیرات کرنے کے بعد اس کے لواحقین کو کسی طرح کی تکلیف نہیں ہوتی۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ

سورۃ بقرہ 2 آیت 267 اے ایمان والو جو پاکیزہ اور عمدہ مال تم کماتے ہو اور جو چیزیں ہم تمہارے لئے زمین سے نکالتے ہیں ان میں سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر خرچ کرو اور بُری اور ناپاک چیزیں دینے کا ارادہ مت کرو (اگر وہ چیزیں تم کو دی جائیں تو) بجز اس کے کہ لیتے وقت آنکھیں بند کر لو ان کو کبھی نہ لو۔

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ٥

سورۃ بقرہ 2 آیت 188 اور ایک دوسرے کا مال دھوکے سے ناجائز نہ کھاؤ اور نہ ہی حاکموں کو رشوت دو کہ لوگوں کے مال کا کچھ حصہ تم ناجائز کھا جاؤ اور تم اچھی طرح جانتے بھی ہو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ٥

سورۃ نسا 4 آیت 29 مومنو ایک دوسرے کا مال ناحق (دھوکے سے) نہ کھاؤ ہاں اگر آپس

کی رضامندی سے تجارتی لین دین ہو (اس سے مالی فائدہ ہو جائے تو وہ جائز ہے) اور اپنے آپ کو ہلاک مت کرو۔ کچھ شک نہیں کہ خداوند کریم تم پر مہربان ہے۔

اگر آپ ملازمت کر رہے ہیں تو یہ دیکھنا ضروری ہے کہ آپ نے ملازمت قابلیت کی بنا پر حاصل کی ہے نہ رشوت دے کر اور نہ ہی کسی اثر و رسوخ کے ذریعے اور آپ پوری دیانتداری اور محنت سے حق نمک ادا کر رہے ہیں اگر آپ کاروبار کر رہے ہیں تو پورا پورا ناپ تول کر رہے ہیں دھوکہ نہیں دیتے اگر آپ نے قرض لیا ہے بینک سے یا حکومت سے یا کسی دوسرے ذریعے سے کیا آپ وعدہ کے مطابق وقت پر قسطیں ادا کر رہے ہیں حکومت کی جانب سے واجبات یعنی انکم ٹیکس، پراپرٹی ٹیکس، بجلی، پانی اور ٹیلیفون کے واجبات وقت پر ادا کر رہے ہیں اگر آپ کی کمائی اس طرح حلال ہے تو امید ہے خداوند کریم آپ کو خیرات کرنے پر سات سو گنا بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ انعام و اکرام عطا کرے گا۔ حرام کی کمائی یعنی رشوت، دھوکے یا کسی اور ناجائز ذریعے سے حاصل دولت مسجد میں لگائیں یا خیرات کریں یا کسی نیک کام میں لگائیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قابل قبول نہیں۔

☆☆

روزوں کے بارے احکام

رمضان شریف کا مہینہ بڑا بابرکت ہے بڑا مبارک ہے بڑی عظمت والا ہے بڑی فضیلت والا ہے کہ اس مہینہ میں قرآن کریم کا نزول شروع ہوا قرآن کریم جو تمام انسانیت کے لئے نصیحت اور ہدایت ہے اور برائی بھلائی، حرام وحلال اور جائز وناجائز میں تمیز سکھاتا ہے۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَO

سورۃ بقرہ 2 آیت 185 (روزوں کا مہینہ) رمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآن کریم کا نازول شروع ہوا جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے جس میں ہدایت کے لئے واضح احکام ہیں جو سچ اور جھوٹ کو الگ الگ کرنے والا ہے تو تم میں سے جس کو رمضان نصیب ہو اسے چاہئے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں روزے رکھے اور ان کی گنتی پوری کرے۔

اللہ تعالیٰ نے اس مبارک مہینہ کے روزے مسلمانوں پر فرض کئے جیسے دوسری امتوں پر فرض کئے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 183 اے ایمان والوتم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیز گار بنو۔ حکما اور علما حضرات روزوں کی اہمیت اور افادیت پر اپنی اپنی قابلیت کے مطابق قیامت تک روشنی ڈالتے رہیں گے۔ رسول کریمؐ کا فرمان ہے کہ اگر آدمی جھوٹ بولنا اور دھوکہ دینا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا اور پیاسا رہنے سے کوئی سروکار نہیں صحیح بخاری جلد اول پارہ 7 صفحہ 773۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے احکام تفصیل سے واضح کئے ہیں کہ لوگوں کو گمراہی سے بچایا جائے اور سیدھا راستہ اختیار کریں چیدہ چیدہ احکام پیش خدمت ہیں۔

وَلَا تَأْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 188 ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ ہی حاکموں کو رشوت نہ دو کہ لوگوں کا مال ناحق ہڑپ کر جاؤ اور یہ بات تم اچھی طرح جانتے بھی ہو۔

یہ بات صاف بیان کر دی گئی ہے کہ رشوت لینا دینا اور دوسروں کا مال ناحق کھانا خداوند کریم نے سختی سے منع کر دیا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۚ

سورۃ بقرہ 2 آیت 267 اے ایمان والو جو پاکیزہ اور حلال مال تم کماتے ہو اور جو چیزیں ہم زمین سے تمہارے لئے پیدا کرتے ہیں ان میں سے راہ خدا میں خرچ کرو اور بُری اور ناپاک چیزیں دینے کا ارادہ نہ کرو اور اگر وہ چیزیں تم کو دی جائیں تو بجز اس کے کہ لیتے وقت آنکھیں بند کر لو ان کو کبھی نہ لو۔

یہاں مسلمانوں کو دعوت دی گئی ہے کہ اپنی حلال کمائی سے خداوند کریم کی رضامندی اور خوشنودی کی خاطر زکوٰۃ خیرات دیں۔ ساتھ ہی ساتھ یہ واضح کر دیا گیا ہے حرام کمائی سے زکوٰۃ خیرات پروردگار کی بارگاہ قبول نہیں ہوگی اگر آپ نے رشوت دے کر ٹھیکہ یا ملازمت حاصل کی ہے تو کمائی یا آمدن حرام ہو گئی یا پھر تسلی بخش اور دل جمعی سے کام نہیں کیا تو بھی کمائی حرام ہو گئی یا

حکومت کے انکم ٹیکس، پراپرٹی ٹیکس اور دوسرے واجبات پانی، بجلی، ٹیلیفون اور گیس کے بل ادا نہیں کئے تو آمدنی حرام ہوگئی۔ ایسی آمدنی سے حج یا عمرہ کرنا بھی قبول نہیں ہوگا۔ کچھ لوگ مسجدوں میں لاکھوں خیرات کرتے ہیں کہ نیک نامی ہو۔ علما حضرات اور مسجد کے منتظمین پر لازم ہے کہ وہ خوب جانچ پڑتال اور تحقیق کریں کہ اس شخص نے یہ رقم کیسے حاصل کی ہے کیا وہ حکومت کے واجبات ادا کرتا رہا ہے۔ کیا وہ زکوٰۃ ادا کرتا رہا ہے کیا اس نے کسی مالی ادارے یا بنک سے لئے ہوئے قرض کی قسطیں وقت پر ادا کی ہیں۔ علما حضرات کا فرض ہے کہ مسجدوں میں بار بار عوام کو سمجھاتے رہیں کہ حرام کی آمدنی سے حج یا عمرہ ادا نہیں ہوگا نہ ہی مسجدوں یا کسی کام میں خیرات زکوٰۃ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہوگی بلکہ ٹی وی، ریڈیو اور اخباروں میں بھی بار بار مشتہر کرنا چاہئے اور حکومت کے لئے مناسب ہوگا کہ وہ حج اور عمرہ کی درخواست پر سب سے اوپر درخواست دینے والے کی جانب سے حلفیہ بیان ہو کہ

1- میں نے اپنی آمدنی / کمائی حلال ذرائع فلاں فلاں طریقے سے حاصل کی ہے۔

2- میں نے جو رقم فلاں مالی ادارے سے قرض لی تھی اس کی قسطیں برابر ادا کر رہا ہوں۔

مالی ادارے کی جانب سے تصدیق

3- حکومت کی جانب سے انکم ٹیکس، پراپرٹی ٹیکس اور دوسرے واجبات ادا کر رہا ہوں

سی بی آر کی جانب سے تصدیق

4- میں ہمیشہ سے بجلی، پانی، گیس اور ٹیلیفون کے بل لگاتار ادا کرتا رہا ہوں۔

متعلقہ اداروں سے تصدیق

اس سلسلہ میں لازم ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل بھی اپنا فرض ادا کرے۔

يَٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۣ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا O

سورۃ نسا 4 آیت 29 مومنو ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ ہاں اگر آپس کی رضامندی سے تجارت کا لین دین ہو (اور اس سے مالی فائدہ حاصل ہو جائے تو وہ جائز ہے) اور اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو۔ بے شک خداوند کریم تم پر مہربان ہے۔

وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ O

سورۃ ہود 11 آیت 85 ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پورا پورا کرو اور لوگوں کو انکی چیزیں

(حق) کم نہ دو اور زمین پر فساد، لڑائی جھگڑا (ہڑتالیں، جلسہ جلوس، بدامنی اور تشدد) مت کرو۔

وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ

سورۃ بقرہ 2 آیت 177 اور جب عہد کرو تو پورا کرو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۭ

سورۃ مائدہ 5 آیت 1 اے ایمان والو۔ اپنے وعدے، فرائض اور ذمہ داریاں (دیانتداری) سے پوری کرو۔

یہ آیات مبارکہ بڑی ذو معنی ہیں اور زندگی کے ہر شعبہ اور پہلو کا احاطہ کئے ہیں چاہے تجارتی ہو یا کاروباری یا کسی وجہ سے کسی سے وعدہ وعید کئے ہیں لین دین یا قومی فرائض یعنی انتخاب کا مسئلہ، نیک، دیانت دار، پڑھے لکھے اور تجربہ کار لوگوں کو سامنے لانا چاہئے تاکہ ملک اور ملت اسلامیہ کا فائدہ ہو کچھ بددیانت اور بدقماش لوگوں کو انتخاب کے موقع پر عوام کی خدمت کا بخار چڑھ جاتا ہے اور وہ سادہ لوح عوام کو جھوٹے وعدے کر کے بے وقوف بنا کر انتخاب جیت کر وزیر کبیر بن جاتے ہیں اور پھر اپنی اور اپنے حواریوں کی تجوریاں بھرتے ہیں ملک کو لوٹ کھاتے ہیں بلکہ عوام کے مفاد کے نام پر بین الاقوامی اداروں سے اربوں ڈالر قرض لے کر اپنے کھاتے میں ڈالتے ہیں عوام کو ایسے عناصر سے خبردار کرنے کے لئے حکومت کا فرض ہے کہ ریڈیو، ٹی وی اور اخباروں کے ذریعے ایسے بددیانت اور بدکردار افراد کے ناموں کے متعلق عوام کو بار بار آگاہ کرے جن لوگوں نے عوام اور ملک کو لوٹا ہے اور قرضے واپس کرنے سے فرار اور پہلو تہی کر رہے ہیں انتخابی کمیشن کو انتخاب کی درخواست کے اوپر یہ حلفیہ بیان چھپوانا لازم ہے۔

1- میں (درخواست دہندہ) نے فلاں فلاں ذریعہ سے حلال روزی کمائی ہے۔
2- میں نے فلاں فلاں ادارے سے جو...... رقم قرض لی تھی اس کی باقاعدگی سے ادائیگی کر رہا ہوں (ادارے سے تصدیق)
3- میں نے ہمیشہ انکم ٹیکس، پراپرٹی ٹیکس اور دوسرے واجبات باقاعدگی سے وقت پر ادا کئے ہیں۔ (سی بی آر سے تصدیق)
4- میں نے ہمیشہ بجلی، پانی، گیس اور ٹیلیفون کا بل وقت پر متعلقہ محکمہ کو ادا کیا ہے۔ (متعلقہ محکمہ سے تصدیق)

مناسب ہوگا کہ تمام امیدوار بشمول علما حضرات درخواست میں یہ خانے ضرور بھریں دوسری صورت میں ان کی درخواست قبول نہیں ہوگی۔ ہماری ہر ممکن کوشش ہونا چاہئے کہ بددیانت اور

بدکردار افراد کا قلع قمع کیا جائے دوسری طرف پڑھے لکھے، دیانت دار تجربہ کار اور قابل افراد کو سامنے لایا جائے اور ہمارا فرض ہونا چاہیئے کہ لوگ اپنے محلہ اپنے علاقہ اور اپنے صوبوں کے مسائل حل کرنے میں مل جل کر دلچسپی لیں اور عملی اقدام اُٹھائیں ہمارے سامنے خداوند کریم کا فرمان ہے۔

وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ رَأْفَةً وَرَحْمَةً وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ○

سورۃ الحدید 57 آیت 27 (اور جن لوگوں نے حضرت عیسیٰ کی پیروی کی) ان کے دلوں میں شفقت اور مہربانی ڈال دی اور رہبانیت (یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے کنارہ کشی) تو خود انہوں نے (اپنی طرف سے) ایک نئی بات نکال لی تھی ہم نے ان کو اس کا حکم نہیں دیا تھا مگر انہوں نے (اپنے خیال میں) خداوند تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ایسا کیا پھر جیسا اس کو نباہنا چاہیئے تھا وہ بھی نہ کر سکے۔

اللہ تعالیٰ صاف صاف فرماتا ہے کہ گوشہ میں بیٹھ کر عبادت کرنا اس کے حضور میں قبول نہیں علامہ اقبال رحمتہ فرماتے ہیں۔

نہ جدا رہے نوا گر تب و تاب زندگی سے
کہ ہلا کی امم ہے یہ طریق نے نوازی

مسلمان کے لئے لازم ہے کہ مسجد میں گوشہ نشینی اختیار نہ کرے بلکہ اپنی قوم اور ملت اسلامیہ کے درپیش مسائل کے حل میں بھرپور حصہ لے۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ۚ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ○

سورۃ نسا 4 آیت 58 خداوند تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتیں امانت والوں کے حوالے کر دیا کرو اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کرو۔ خداوند کریم تم کو بہت اچھی نصیحت کرتا ہے بے شک خدا تعالیٰ سنتا اور دیکھتا ہے مومنو خدا تعالیٰ اس کے رسول کریمؐ اور اپنی حکومت کے احکام اور قوانین کی تعمیل کرو۔

خداوند تعالیٰ نے بار بار وعدے، فرائض اور ذمہ داریاں پوری کرنے کا حکم دیا ہے چاہے انفرادی ہو چاہے اجتماعی سطح پر یعنی ملت اسلامیہ کا مفاد وابستہ ہو ہاں یہ خیال رکھنا لازم ہے کہ انفرادی مفاد کی خاطر ملک اور ملت اسلامیہ کا مفاد قربان نہیں کیا جائے گا دوسری طرف ملک اور ملت

اسلامیہ کے مفاد میں انفرادی فائدہ کو کوئی اہمیت اور وقعت نہیں دی جائے گی۔

معاشرہ میں ہر طرح کا دنگا فساد، بدامنی اور قتل و غارت منع ہے چاہے وہ ہڑتال کی شکل میں ہو یا جلسے جلوس کی شکل میں ملک کے قوانین کی پابندی کی جائے گی اور ہر طرح کے واجبات اور ٹیکس سب باشندوں کو بشمول علما حضرات وقت پر ادا کرنے لازم ہیں۔

كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْأَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ

سورۃ حشر 59 آیت 7 (تمہارا فرض ہے کہ ایسے قوانین وضع کرو) کہ دولت صرف امیر آدمیوں کے ہاتھوں میں نہ گھومتی رہے۔

ان احکام کی روشنی میں امت مسلمہ کا فرض ہے کہ ملک کے قوانین ایسے وضع کئے جائیں کہ معاشرے میں نچلے اور غریب طبقہ کے لوگوں کو بھی ملازمتیں ملیں اور اپنی عزت نفس قائم رکھتے ہوئے اپنی ضروریات زندگی حاصل کر سکیں اس سلسلہ میں اسلامی نظریاتی کونسل اور علما حضرات کو بھی اپنا فرض ادا کرنا لازم ہے رسول کریمؐ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان کے مہینے میں دوسرے دنوں کے مقابلے زیادہ سخاوت کرتے صحیح بخاری جلد اول پارہ 7 صفحہ 773

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 261 جو لوگ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر اپنا مال و دولت خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے اناج کے اس دانے کی جس سے سات بالیاں اُگیں اور ہر بالی میں سو سو دانے ہوں اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بڑھا چڑھا کر عنایت کرتا ہے اللہ تعالیٰ سب کی دیکھ بھال کرتا ہے اس کو سب کا بخوبی علم ہے جو لوگ اپنا مال و دولت خداوند تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر خرچ کرتے ہیں اور کسی پر احسان نہیں رکھتے اور نہ تکلیف دیتے ہیں۔ ان کا صلہ ان کے پروردگار کے پاس ہے اور ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ پریشان ہوں گے۔

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۠ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ

لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 187 روزوں کی راتوں کو تمہیں اپنی بیویوں کے پاس جانے کی اجازت ہے وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو- اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ تم آپس میں چھپ کر کرتے تھے وہ تمہاری طرف متوجہ ہوا اور تمہیں معاف کر دیا تو اب تم کو ان کے ساتھ مباشرت کرنے کی اجازت ہے اور خدا نے جو چیز (اولاد) تمہارے نصیب میں لکھ دی ہے اس کو (خدا سے) طلب کرو- سو کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ صبح کی سفیدی رات کی تاریکی سے واضح نظر آنے لگے پھر رات تک روزہ پورا کرو اور جب تم مسجدوں میں اعتکاف بیٹھو تو ان سے مباشرت منع ہے- یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود ہیں اور ان کی خلاف ورزی نہ کرو- اس طرح خداوند تعالیٰ اپنے احکام بندوں پر واضح کرتا ہے تا کہ وہ پرہیز گار بنیں-

اللہ تعالیٰ نے جو روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہوں اور روزہ نہ رکھنا چاہیں ان کو اجازت دی ہے بشرطیکہ وہ مسکینوں کو کھانا کھلائیں آیت 183 سورۃ بقرہ-2

وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ

لیکن اس کے بعد یہ حکم بدل دیا گیا تم میں سے جس کو رمضان نصیب ہو اسے چاہیے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو دوسرے دنوں میں روز رکھے اور ان کی گنتی پوری کرے خدا تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے نہ کہ سختی اور یہ آسانی کا حکم اس لئے (دیا گیا) ہے تم روزوں کی گنتی پوری کرو آیت 185 سورۃ بقرہ-2

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ

تو تم میں سے جس کو رمضان کا مہینہ نصیب ہو تو اسے چاہیے کہ پورے مہینہ کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو (اس کے لئے ضروری ہے) کہ دوسرے دنوں میں روزے رکھے اور ان کی تعداد پوری کرے-

☆☆

روزہ رکھنے کے متعلق مزید معلومات

سفر میں روزہ قضا کرنے کی اجازت ہے لیکن آج کل کا سفر وہ نہیں جو رسول مقبولؐ کے زمانے میں تھا یعنی اونٹ پر آٹھ دس گھنٹے یا کبھی کبھار اس سے بھی زیادہ آنا جانا اور آپ کی مدینہ منورہ کی زندگی میں رمضان مبارک گرمیوں میں ہی آتا رہا اور آپؐ عموماً لڑائی میں آنے جانے یا حصہ لینے میں مصروف ہوتے جہاں منزل کرتے وہاں اونٹ ذبح ہوتے۔ پھر کھانا تیار کیا جاتا اور پانی کا حصول بھی بڑا مشکل مسئلہ تھا۔ لق و دق صحرا میں جہاں کہیں پانی ملتا وہاں فوج منزل کرتی سحری اور اور افطار کا بندوبست ناممکن تھا۔

آج کل سفر کار میں ہے، بسوں میں ہے یا ٹرینوں میں ہے یا پھر ہوائی جہاز میں۔ سحری اور افطار کا بھی مسئلہ نہیں رہا لہٰذا وہ سفر کا قانون لاگو نہیں ہوگا کہ سفر کے حالات یکسر بدل چکے ہیں کار میں سفر کر رہے ہوں یا بس میں یا ٹرین میں سحری اور افطاری کرنے کی پوری سہولت میسر ہے لہٰذا روزہ لازم ہے ہوائی جہاز میں سفر اگر مشرق سے مغرب یا مغرب سے مشرق کو دو اڑھائی گھنٹہ سے زیادہ کا ہے تو روزے کے دورانیے میں خاصی کمی بیشی ہو جائے گی لہٰذا مناسب ہوگا کہ روزہ قضا کر لیا جائے۔ لیکن اگر سفر شمالاً اور جنوباً ہے تو دورانیے میں اتنا فرق نہیں پڑے گا لہٰذا روزہ لازم ہے۔

ہوائی جہاز چلانے والے عملہ کے لئے مناسب ہوگا کہ اگر وہ چاہیں تو روزہ قضا کر لیں کہ روزہ کی صورت میں ہوائی جہاز اور مسافروں کی سلامتی کو مدنظر رکھتے ہوئے عملہ کی کارکردگی میں فرق

پڑنے کا احتمال ہے ہاں مسافروں کی خدمت پر مامور عملہ روزہ رکھ سکتا ہے لیکن اس بات کو مدنظر رکھنا لازم ہے کہ سفر مغرب/مشرق یا شمالاً/جنوباً ہے اور سفر کا دورانیہ کتنا ہے۔

رسول کریمؐ ہجرت کے دس سال مدینہ میں رہے اور اس عرصہ میں رمضان شریف گرمیوں کے موسم میں ہی آتا رہا اس دس سال کے عرصہ میں آپؐ نے خود 27 مرتبہ لڑائی میں فوج کی قیادت کی یعنی کسی سال 2 دفعہ اور کبھی 3 دفعہ اور کبھی کبھی رمضان شریف میں لڑائی کے لئے جانا پڑتا تو آپ نے مدینہ منورہ سے سات منزل کے فاصلہ پر کہرید کے مقام سے روزہ ترک کر دیا صحیح بخاری پارہ 7-اس طرح ہوائی فوج میں ہوائی جہاز چلانے والے ہوا باز پر پائلٹ کے لئے اجازت ہے کہ وہ روزہ ترک کر دے اور بری فوج پر بھی لڑائی کے دنوں میں یا پھر لڑائی کی تربیت اور مشقوں کے دوران روزہ ساقط تصور ہوگا کہ لڑائی اور جہاد کو اولیت ہے رسول کریمؐ کی حیات مبارک کے دوران لڑائی کے دنوں میں روزہ ساقط ہوا اور بحری فوج بشمول آبدوزوں کا عملہ بھی لڑائی کے دنوں میں یا لڑائی کی تربیت اور مشقوں کے دوران روزہ ساقط تصور ہوگا۔

دوسری طرف حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتوں کے لئے روزہ قضا ہے جس طرح ماہواری ایام کے دوران قضا ہے۔ شوال کے چھ روزے رکھنے یا نفلی روزے رکھنے کے لئے ان کے لئے ضروری ہے کہ پہلے اپنے خاوند سے اجازت حاصل کریں۔

کان، آنکھ یا ناک میں دوا ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ آنکھوں میں سرمہ ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ روزے کی حالت میں وضو کرتے ہیں اور روزے میں فرق نہیں پڑتا اس طرح ماہرین کی رائے کے مطابق زبان کا صرف سامنے کا حصہ میٹھا یا نمک مرچ چکھنے کا کام کرتا ہے لہٰذا صرف چکھنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ جب تک کہ حلق میں کھانا نہ جائے اسی طرح غرارے کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا پٹھوں یا گوشت میں ٹیکا لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہاں رگوں میں ٹیکا لگانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضا لازم ہوگی ڈاکٹری مشورہ کے مطابق بیماری کی تشخیص کے لئے چند قطرے خون لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن کسی شخص کی جان بچانے کی خاطر خون کا عطیہ دینے سے قضا لازم ہو جائے گی اور خون کا عطیہ کرنا نہایت احسن عمل ہے جس کا سمجھنا یا اندازہ کرنا انسانی عقل کے لئے بہت مشکل ہے خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَ مَنْ اَحْیَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ

سورۃ مائدہ 5 آیت 32 یعنی جس شخص نے کسی ایک بندے کی جان بچائی گویا تمام لوگوں کی جان بچائی اس نیک کام کا ثواب اور اجر صرف باری تعالیٰ کی ذات کریم ہی جانتی ہے یوں تو علما

حضرات اور مفتیان دین اپنی اپنی عقل و دانش کے مطابق روزوں کی اہمیت قیامت تک اُجاگر کرتے رہیں گے لیکن عین لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان اور بیان کردہ مثالوں کو سامنے رکھتے ہوئے روزوں کے مقصد کو سمجھا جائے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ نماز ادا کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرلو۔

وَ مِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ط وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 149 تم جہاں کہیں بھی نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہو اپنا رخ خانہ کعبہ کی طرف کرلو بے شک وہ تمہاری پروردگار کی جانب سے حکم ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے بے خبر نہیں۔

وَ مِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط وَ حَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ لا لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 150 اور تم جہاں کہیں بھی نماز کے لئے کھڑے ہو اپنا منہ خانہ کعبہ کی طرف کرلو اور جہاں کہیں بھی ہو (نماز کے لئے) خانہ کعبہ کی طرف منہ کرلو۔ یہ تاکید اس لئے ہے کہ لوگ تم پر کسی طرح کا الزام نہ لگائیں۔

پھر فرماتا ہے۔

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ لا وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ ج وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ج وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ج وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 177 یہ کوئی نیکی نہیں تم (نماز کے ادا کرتے وقت) مشرق یا مغرب (کی طرف قبلہ سمجھ کر) کی طرف منہ کرو (صرف قبلہ کی طرف منہ کرکے نماز ادا کرنا ہی کافی نہیں) بلکہ نیکی یہ ہے کہ لوگ خدا پر اور روز آخرت پر اور فرشتوں پر اور (خدا کی) کتاب (تورات، انجیل اور قرآن کریم) پر اور سب پیغمبروں پر ایمان لائیں اور مال و دولت باوجود عزیز ہونے کے رشتہ

داروں، یتیموں، محتاجوں، مسافروں اور مانگنے والوں کو دیں اور گردنوں کے چھڑانے میں (غلاموں کو غلامی سے آزاد کرانے میں) خرچ کریں اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور جب وعدہ کریں تو پورا کریں اور سختی اور تکلیف میں اور لڑائی کے وقت ثابت قدم رہیں یہی لوگ اپنے ایمان میں سچے ہیں اور یہی لوگ خداوند کریم سے ڈرتے ہیں۔

بلکہ نماز کے ساتھ ساتھ اپنا پورا کردار بدلنا ضروری ہے۔

ساتھ یہ بھی فرمایا۔

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ○

سورۃ عنکبوت 29 آیت 45 : اے محمد صلعم یہ کتاب (قرآن مجید) جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے اس کو پڑھا کرو اور نماز پابندی سے ادا کرو۔ کچھ شک نہیں کہ نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے اور خداوند تعالیٰ کو یاد رکھنا تو بہت اچھا کام ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اُسے جانتا ہے۔

نماز پڑھنا گو لازم فرض ہے لیکن اس سے مراد محض رسماً نماز کی ادائیگی نہیں بلکہ پورے کا پورا کردار بدلنا ہے اگر آپ صحیح نماز ادا کر رہے ہیں تو آپ کا ایمان اور کردار پاک صاف ہو جانا یقینی ہے۔

اسی طرح خداوند تعالیٰ قربانی کے متعلق فرماتا ہے۔

وَلِکُلِّ اُمَّۃٍ جَعَلْنَا مَنْسَکًا لِّیَذْکُرُوْا اسْمَ اللّٰہِ عَلٰی مَا رَزَقَھُمْ مِّنْ بَھِیْمَۃِ الْاَنْعٰمِ○

سورۃ الحج 22 آیت 34 اور ہم نے ہر اُمت کے لئے قربانی کے احکام نازل کئے ہیں کہ جو جانور خداوند تعالیٰ نے ان کو دیئے ہیں ان کو ذبح کرتے وقت خدا تعالیٰ کا نام پکاریں۔

وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰھَا لَکُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ لَکُمْ فِیْھَا خَیْرٌ فَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْھَا صَوَآفَّ○

سورۃ الحج 22 آیت 36 اور قربانی کے اونٹوں کو بھی ہم نے تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور شان کا ثبوت مقرر کیا ہے ان میں تمہارے لئے فائدے بھی ہیں (قربانی کرتے وقت) قطار باندھ کر ان پر خدا کا نام لو۔

پھر فرماتا ہے کہ مجھے گوشت یا خون نہیں پہنچا۔

لَنْ يَنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ

سورۃ الحج 22 آیت 37 خدا تعالیٰ کو نہ اس کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ہی خون بلکہ اس کو تمہاری پرہیزگاری پہنچتی ہے (خداوند تعالیٰ کو تمہاری پرہیزگاری قبول ہے)

قربانی کا ایک مقصد تو یہ ہے کہ بغیر چوں و چرا کئے خداوند تعالیٰ کے حضور میں سر تسلیم خم کرے اور دوسرے اپنے غریب، محتاج اور بے سہارا بھائیوں کی مدد کرے۔ اسی طرح روزے کا مقصد صبح صادق سے مغرب تک پیاسا رہنا ہے کہ غریب، محتاج اور بے سہارا بھائیوں کے دن رات جس طرح گزرتے ہیں وہ خود اپنے پر اچھی طرح واضح ہوں کہ ان کی مدد کا جذبہ پیدا ہو۔ لیکن انہی معنوں پر اکتفا کرنا لاعلمی تنگ نظری اور جہالت کے مترادف ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے منشا اور مدعا کی نفی ہوگا۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةًo

سورۃ بقرہ 2 آیت 208 اے ایمان والو پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ (اور سورۃ بقرہ 2 آیت 177 میں اس کی مکمل تفسیر کر دی ہے)

اور رسول کریم کی حدیث ہے اللہ تعالیٰ کو تمہارے محض بھوکا پیاسا رہنے سے کوئی تعلق نہیں تمہارے لئے ضروری ہے کہ بُرے کاموں سے باز آؤ۔

صحیح بخاری پارہ 7 صفحہ 773

اِس کی مثال یوں بھی دی جاسکتی ہے کہ ایک مشین گیارہ مہینے مسلسل چلاتے ہیں پھر مہینہ بھر کے لئے روک کر پرزہ پرزہ الگ کرتے ہیں جو پرزے گھس گئے ہیں یا خراب ہو گئے وہ مرمت کرتے ہیں یا بدل دیتے ہیں پھر نئے سرے سے مشین کو گیارہ مہینے کے لئے بغیر رکاوٹ یا نقص کے چلاتے ہیں۔ روزوں کو تیزاب سے مشابہت دی جاسکتی ہے کہ تیزاب سونے میں سب ملاوٹ اور کھوٹ کو کھا جاتا ہے اور خالص سونا باقی رہ جاتا ہے اسی طرح روزے رکھنے سے انسان کے کردار کی خامیاں اور کمزوریاں دور ہو جاتی ہیں اور نئے سرے سے ایمان خالص اور پاک اور مضبوط ہو جاتا ہے۔

حکومت کے لئے مناسب ہوگا کہ ماہ رمضان میں ان سب مسائل کو عوام کی راہنمائی اور بھلائی کی خاطر ریڈیو اور ٹی وی پر تشہیر کرے اور علما حضرات سے بھی درخواست ہے کہ وہ مسجدوں میں اپنے خطاب کے موقع پر ان مسائل پر زور دیں کہ عوام الناس فائدہ حاصل کرسکیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ o اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ o

سورۃ بقرہ 2 آیت 183,184 اے ایمان والوتم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم پرہیز گار بنو (روزوں کے) گنتی کے چند روز ہیں تو جو شخص تم سے بیمار ہو یا سفر میں ہو تو بعد میں دوسرے دنوں میں روزوں کی گنتی پوری کرے اور جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہوں (لیکن روزہ نہیں رکھیں) وہ روزے کے بدلے محتاج کو کھانا کھلائیں (یاد رکھیں کہ یہ رخصت بعد میں منسوخ کر دی گئی) اور جو کوئی اس سے بڑھ کر نیکی کرے گا تو اس کے حق میں زیادہ اچھا ہے اور تمہارا روزہ رکھنا ہی تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے اگر تم روزے کی اہمیت کا علم رکھتے۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ o

سورۃ بقرہ 2 آیت 185 (روزوں کا مہینہ) رمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآن کریم کا نزول شروع ہوا جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے جس میں ہدایت کے لئے واضح احکام موجود ہیں تو تم میں سے جس کو رمضان نصیب ہو اسے چاہیے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سفر میں ہو وہ (چھوٹے ہوئے روزے) بعد میں پورے کرے آیت 185 سے آیت 184 میں ترمیم ہو گئی ہے۔ یعنی رمضان شریف کے 30 روزے پورے کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے کسی قسم کی رخصت یا چھوٹ نہیں اس حکمت کو سمجھنے کے لئے خداوند تعالیٰ کی منشا اور امت مسلمہ کے حکومت کے واجبات یعنی انکم ٹیکس۔ پراپرٹی ٹیکس اور دولت ٹیکس ہر حال وقت پر ادا کر رہے ہیں ان ٹیکسوں میں چوری تو نہیں کرتے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ

سورۃ نسا 4 آیت 59 مومنو۔ خداوند کریم۔ رسول خداؐ اور حکومت کے احکام اور قوانین کی تعمیل کرو اگر آپ یہ بہت شرائط پوری کرتے ہیں تو حج آپ پر فرض ہے لیکن اگر آپ بوڑھے ضعیف اور لاچار والدین کی خدمت کر رہے ہیں تو حج بعد میں بھی کیا جا سکتا ہے یا حالات ایسے ہیں آپکے ملک

اور ملت کی سلامتی کی مدنظر آپ کو جہاد پر جانا ضروری ہے تو جہاد کو اولیت ہے اور حج پھر ہو سکتا ہے۔

اگر آپ کے اردگرد یتیم - بیوائیں - بے کس اور مجبور رہتے ہیں یا پھر سیلاب اور قحط واقع ہو گیا ہے تو وہ ساری رقم آپ وہاں راہ خدا میں خرچ کر دیں تو زیادہ بہتر ہے کہ خداوند تعالی اس کے ثواب کئی گنا بڑھا کر دے گا مزید معلومات کے لئے قرآن کریم سے استفادہ حاصل کریں ممکن ہے کہ حج کے خواہشمند حضرات کو حج کے متعلق احکام سے تفصیل سے آگاہی نہ ہو لہذا مناسب ہوگا کہ حکومت پاکستان حج کی درخواستوں کے ساتھ یہ سب تفصیل حاجیوں کو مہیا کرے۔

اگر آپ حج یا عمرہ کی رقم سیلاب قحط یا کسی اور بلا میں مبتلا لوگوں کو خیرات وصدقہ (خداوند تعالی کو قرض حسنہ) کے طور دیں تو بے انتہا اور بے شمار ثواب ہوگا۔ حج اور عمرہ بھی قبول ہوگا ساتھ ہی ساتھ سو گنا زیادہ ثواب خیرات وصدقہ کی وجہ سے ہوگا۔

سورۃ بقرہ 2 آیت 261 حکومت پاکستان کے لئے مناسب ہوگا کہ ساری تفصیل حج کی درخواستوں کے ساتھ حاجیوں کو مہیا کرے اور حکومت کے لئے لازم ہے کہ عمرہ اور حج کے خواہشمند حضرات حلفیہ بیان درخواست میں سب سے اوپر اور پہلے دیں کہ

1- میں نے فلاں فلاں ذرائع سے آمدنی حلال کمائی ہے۔

2- میں نے فلاں فلاں مالی ادارے سے جو قرض لیا اس کی قسطیں وقت پر ادا کرتا رہا ہوں مالی ادارے سے تصدیق

3- میں نے حکومت کے تمام انکم ٹیکس پراپرٹی ٹیکس اور دوسرے واجبات وقت پر ادا کئے ہیں سی بی آر سے تصدیق

4- میں نے بجلی پانی گیس اور ٹیلیفون کے بل وقت پر ادا کئے ہیں متعلقہ محکموں سے تصدیق

ایک اور بات دھیان میں رکھنا ضروری ہے بہت لوگ متعدد بار حج کو جاتے ہیں ہیں حج تو زندگی میں ایک بار ہی فرض ہے اس کے بعد نفلی عبادت شمار ہوگا اور بہت لوگ ہر سال رمضان شریف کے موقع پر عمرہ کو جاتے ہیں ان میں سے کچھ ایسے بھی ہوں گے جو دل سے سچی نیت کے ساتھ حج اور عمرہ کے لئے جاتے ہیں لیکن بہت لوگ ایسے بھی ہیں جو سمگلنگ کی خاطر جاتے ہیں لہذا حکومت کو چاہیے کہ ایسے بدکردار لوگوں پر پابندی لگائے اور مناسب قانون بنائے کہ جو لوگ ایک دفعہ حج کر چکے ہیں وہ دوسری دفعہ پانچ سال بعد جائیں گے کہ ان پر حج فرض نہیں رہا اور جو لوگ عمرہ کو جارہے ہیں وہ دس سال بعد جاسکتے ہیں لیکن آج پاکستان میں بہت لوگ ایسے ہیں جن

کے عزیز و اقارب پاکستان سے باہر ہیں اگر وہ لوگ اپنے عزیزوں کو حج یا عمرہ کے لئے ٹکٹ یا زرمبادلہ بھیجیں تو ان حالات میں مندرجہ بالا شرائط کا اطلاق نہیں ہوگا۔

صحیح بخاری جلد اول پارہ 6 صفحہ 649 میں رسول کریمؐ کی حدیث مبارک ہے کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل میں حج کرے اور گناہ اور شہوت کی باتیں نہ کرے تو وہ ایسا پاک ہو کر لوٹے گا جیسے اس دن پاک تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا مسلمان کی زندگی نئے سرے سے شروع ہوتی ہے یعنی اس کی زندگی میں نیا روشن اور منور سورج طلوع ہوتا ہے اور یہی عید الاضحیٰ ہے کہ مسلمان اللہ تعالیٰ کے حضور میں قربانی پیش کرتا ہے اور دو رکعت نماز ادا کرتا ہے۔

☆☆

رویت ہلال

مسلمانوں کے لئے ہر سال رمضان شریف کے روزے شروع کرنے اور عیدین کے چاند کے متعلق شک وشبہات کے مسئلے کھڑے ہوجاتے ہیں ہر سال اور قریباً قریباً ہر شہر میں رمضان شریف کے روزے ایک دن شروع کرنے کی بجائے عموماً دو بلکہ کبھی کبھی تو تین مختلف دنوں میں شروع کئے جاتے ہیں اسی طرح عیدین کے چاند پر شائد ہی کبھی اتفاق ہوا ہو شروع شروع میں جو حالات تھے وہ اپنی جگہ کہ مختلف سائنسی علوم نے اتنی ترقی نہیں کی تھی لیکن آج جب کہ حضرت انسان کو خود چاند پر جھنڈا گاڑے اتنا عرصہ بیت گیا ہے یہ بڑی دکھ کی بات ہے کہ چاند کا دیکھنا ابھی تک مسلمانوں میں شازعہ مسئلہ بنا ہوا ہے حالانکہ اس کا حل نہایت آسان ہو چکا ہے صرف ضد اور ہٹ دھرمی کو ایک طرف رکھنے کی ضرورت ہے۔

آج دنیا میں جہاں اتنے زیادہ ماہرین علوم فلکیات (ASTRONOMER) ہیں ان میں کچھ ماہرین مسلمان بھی ہیں اور انہوں نے رمضان شریف اور عیدین کے چاند کے متعلق تحقیق کر کے سارے کا سارا مواد تمام مسلمانوں کی سہولت خاطر کمپیوٹر میں انٹرنیٹ پر مہیا کر دیا ہے۔ صرف تھوڑی سی زحمت کرنے کی ضرورت ہے انہوں نے چاند دیکھنے سے نہ تو منع کیا ہے اور نہ ہی کسی قسم کی پابندی لگائی ہے بلکہ چاند دیکھنے میں مدد کی ہے کہ اس سمت اور اس زاویہ پر دیکھیں تو چاند سامنے نظر آئے گا۔

ماہرین کی رائے کے مطابق اس وقت کم از کم تیرہ مختلف مصدقہ فارمولے موجود ہیں جن کی مدد سے چاند کی منازل کو دیکھا جاسکتا ہے اگر ایک میں شک ہو تو دوسرے یا تیسرے فارمولے سے بھی دیکھ سکتے ہیں بلکہ آج تو یہ حالت ہوگئی ہے کہ جب آپ چاہیں آسمان کا نقشہ حاضر ملے گا کہ مختلف ستارے اور سیارے کس مقام پر ہیں لہٰذا ان حالات میں چاند کے متعلق شک وشبہات یا غلط فہمی کا پایا جانا محض ضد اور جہالت کا ثبوت ہے۔

ملک کے تمام اخباروں کے پاس کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی سہولت موجود ہے جب چاہیں انٹرنیٹ پر MOON SIGHTING .COM ڈالیں اور کمپیوٹر چند سیکنڈوں کے اندر اندر چاند کا نقشہ پیش کر دے گا کہ کس طرف منہ کریں اور کس زاویہ پر آنکھ اٹھائیں چاند سامنے دکھائی دے گا۔ جو لوگ چاند دیکھنا چاہیں ان کی خواہش اور حکم سر آنکھوں پر کمپیوٹر پر جو زاویہ اور سمت بتائی گئی ہے اس کے مطابق دیکھیں تسلی اور تشفی ہو جائے گی اس میں کوئی مضائقہ یا شک نہیں۔

اس سلسلے میں یہ زیادہ مناسب ہوگا کہ چاند نکلنے کی تاریخ سے دس پندرہ روز پہلے ملک کے پانچ سات بڑے بڑے شہروں کے لئے کمپیوٹر سے چاند کی سمت اور زاویے کی کاپیاں اخباروں میں مشتہر کر دی جائیں تاکہ سب لوگ رمضان شریف اور عیدین کے چاند دیکھنے کی سعادت حاصل کر سکیں اور کسی غلط فہمی اور شک سبہ کی گنجائش نہ رہے۔

اور جن حضرات کے پاس اپنے کمپیوٹر ہیں وہ جب چاہیں انٹرنیٹ پر مکمل تفصیل حاصل کر سکتے ہیں نہ کسی سے پوچھنے کی ضرورت ہے اور نہ کہیں جانے کی۔

اس طرح رمضان شریف کی آمد اور عیدین کی خوشی منانے کے دن تعین کرنے میں ہمیشہ کے لئے اتفاق ہو جائے گا زندگی میں بے شمار ایسے مواقع آتے ہیں کہ ماہرین کی رائے اور مدد لینی پڑتی ہے، اسی طرح چاند دیکھنے کی خاطر ماہرین کی رائے اور مدد حاصل کرنے میں کوئی قباحت نہیں اور نہ ہی گناہ ہے۔ مزید تشفی کے لئے چاند نکلنے کے متعلق 2001ء کا منسلک نقشہ ملاحظہ فرمائیں۔

☆☆

حج کے احکام

وَ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ ۚ وَلَا
تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ الْهَدْیُ مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ
بِهٖۤ اَذًی مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْیَةٌ مِّنْ صِیَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَاۤ اَمِنْتُمْ ٙ
فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَی الْحَجِّ فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ ۚ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ
فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ وَ سَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ
ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ یَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ
فِیْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَ لَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ
خَیْرٍ یَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی ۫ وَاتَّقُوْنِ یٰۤاُولِی
الْاَلْبَابِ ۝

پارہ 2 سورۃ بقرہ 2 آیت 196 اور خدا تعالیٰ (کی خوشنودی) کے لئے حج اور عمرہ ادا کرو اور اگر راستے میں روک لئے جاؤ تو جیسی قربانی میسر ہو ذبح کرو جب تک قربانی اپنے مقام پر پہنچ

جائے سر نہ منڈواؤ اور اگر تم میں کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں کسی طرح کی تکلیف ہو تو اگر وہ سر منڈائے تو اس کے بدلے روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی کرے۔ یا جب (فساد ختم ہونے پر) امن بحال ہو جائے تو جو (تم میں سے) حج کے وقت عمرے کا فائدہ اٹھانا چاہے وہ جیسی قربانی میسر ہو کرے اور جس کو قربانی نہ ملے وہ تین روزے ایام حج میں رکھے اور سات جب واپس ہو یہ پورے دس ہوئے۔ یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جس کے اہل وعیال مکہ میں نہ رہتے ہوں اور جان رکھو کہ خدا تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے حج کے مہینے (معین ہیں جو سب مسلمانوں کو خوب) معلوم ہیں تو جو شخص ان مہینوں میں حج کی نیت کر لے تو حج (کے دنوں) میں نہ عورتوں سے اختلاط کرے نہ کوئی برا کام کرے اور نہ کسی سے جھگڑے اور جو نیک کام تم کرو گے وہ خدا کو معلوم ہو جائے گا اور زادہ وہ (راستے کا خرچ) ساتھ لے جاؤ حالانکہ بہتر زادہ راہ تو پرہیز گاری ہی ہے اور اے عقلمند دکھ سے ڈرتے رہو۔

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ٥ مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ٥

سورۃ عمران 3 آیت 96 پہلا گھر جو لوگوں (کی عبادت) کے لئے مقرر کیا گیا وہ مکہ میں ہے جو برکت والا ہے اور آدمیوں کے لئے راہ ہدایت ہے اس میں (خدا کی قدرت کے) واضح اور صاف ثبوت ہیں حضرت ابراہیم کے کھڑا ہونے کی جگہ ہے اور جو اس گھر میں داخل ہو لیا اس نے پناہ حاصل کر لی۔ وہاں کا حج اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں پر فرض ہے جو اس سفر کی گنجائش رکھتے ہوں لیکن اگر کوئی اس حکم کی تعمیل سے انکار کرے تو اللہ تعالیٰ لوگوں سے بے نیاز ہے کعبۃ اللہ کی دیواریں چننے کے لئے حضرت ابراہیم کے کھڑے ہونے کا پاؤں کا نشان بھی ہے اور یہ معنی لینا بھی مناسب ہو گا کہ حضرت ابراہیم کا مقام یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنا دوست قرار دیا کہ انہوں نے بغیر چوں و چرائے سر تسلیم خم کیا اور اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل کو ذبح (قربان) کر دیا کہ خداوند تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو۔

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗٓ أَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ

عَذَابٌ اَلِيْمٌO

پارہ 7 سورۃ مائدہ 5 آیت 94 مومنو خداوند کریم کسی قدر شکار سے جن کو تم ہاتھوں اور نیزوں سے پکڑ سکو تمہاری آزمائش کرے گا یعنی حالت احرام میں شکار کی ممانعت ہے تاکہ معلوم کرے کہ اس سے غائبانہ کون ڈرتا ہے تو جو اس کے بعد زیادتی کرے گا اس کیلئے دکھ دینے والا عذاب ہے۔

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًام بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍO

سورۃ 5 مائدہ آیت 95 مومنو جب تم احرام پہنے ہو تو شکار نہ کرنا اور تم سے جو جان بوجھ کر شکار کرے تو (یا تو) اس کا بدلہ دے اور وہ اس طرح کا جانور جسے تم میں سے دو معتبر شخص مقرر کریں قربانی (کرے اور یہ قربانی) کعبہ پہنچائی جائے یا کفارہ (دے اور وہ) مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے یا اس کے برابر روزے رکھے تاکہ اپنے قصور کی سزا پائے اور جو کچھ پہلے ہو چکا وہ خداوند کریم نے معاف کر دیا اس کے بعد جو پھر (ایسا کام) کرے گا تو خداوند تعالیٰ اس سے انتقام لے گا اور خدا غالب اور انتقال لینے والا ہے۔

اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَ لِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَادُمْتُمْ حُرُمًا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَO

پارہ 5 سورۃ مائد 5 آیت نمبر 96۔ تمہارے لئے (حالت احرام میں) سمندری جانوروں کا شکار اور ان کا کھانا حلال کر دیا یعنی تمہارے اور مسافروں کے لئے۔ لیکن جنگلی جانور کا شکار حرم کی حدود میں احرام کی حالت میں تم پر حرام ہے اور خدا سے جس کے پاس تم سب جمع کئے جاؤ گے ڈرتے ہو۔

وَاَذِّنْ فِى النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍO

پارہ 17 سورۃ حج 22 آیت 27 اور لوگوں میں حج کا اعلان کرو کہ وہ تمہاری طرف پیدل اور دور دراز راستوں سے دبلے دبلے اونٹوں (آج کل کے زمانے میں کاروں بسوں اور بحری اور

ہوائی جہازوں میں) پرسوار چلے آئیں اللہ تعالیٰ کی جانب سے اسی صورت میں آپ پر حج لازم ہے جب آپ کے پاس حج کے اخراجات کے لئے سرمایہ ہو۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا

سورۃ عمران 3 آیت 97 اور لوگوں پر خدا تعالیٰ کی طرف سے فرض ہے کہ جو اس گھر (خانہ کعبہ) جانے کا مقدور رکھے وہ اس کا حج کرے۔

حکومت کے خرچ پر حج کرنے کا کوئی جواز نہیں حکومت کے پاس عوام سے مختلف واجبات کی صورت میں جمع کیا سرمایہ ہے اور کسی حاکم کو اختیار نہیں کہ عوام کے خون پسینے سے جمع سرمائے سے کسی کو حج پر بھیجے اور نہ ہی کسی کو اس طرح حج کا حکم ہے لہٰذا اس صورت میں عوام سے جمع شدہ سرمائے پر حج کرنے سے حاجی الٹا گنہگار ہوگا اور حکومت کے بااختیار اہل کار بھی۔ اس طرح نہ صرف ملک کی معیشت تباہ ہوئی بلکہ غریب عوام پر قریباً 50/40 ارب روپے قرض کا بوجھ ڈال دیا گیا اور بڑی حیرانی اور رنج کا مقام ہے کہ علما حضرات اور مفتیان دین نے نہ فتویٰ دیا اور نہ ہی احتجاج کیا ممکن ہے وہ خود اپنے ہاتھ رنگنے میں مصروف ہوں۔ دیکھئے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ مِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۠ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ؕ

سورۃ بقرہ 2 آیت - 267 مومنو جو پاکیزہ اور عمدہ مال تم کماتے ہو اور جو چیزیں ہم تمہارے لئے زمین سے نکالتے ہیں ان میں سے (راہ خدا) میں خرچ کرو اور بُری اور ناپاک چیزیں دینے کا قصد نہ کرنا کہ (اگر وہ چیزیں تمہیں دی جائیں تو) بجز اس کے کہ (لیتے وقت) آنکھیں بند کرلو ان کو کبھی نہ لو۔

یعنی حرام کمائی اور اس کا استعمال منع ہے چہ مائیکہ مسجد، زکوۃ، حج یا کسی دوسرے نیک کام میں خرچ کی جائے۔ نیک کام میں صرف حلال کمائی استعمال ہوگی چاہے مسجد میں لگانا مقصود ہو یا زکوۃ یا حج اب دیکھنا یہ ہے کیا آپ کی آمدن کمائی حلال ہے اگر آپ ملازمت کرتے ہیں تو یہ ملازمت آپ نے قابلیت کی بنیاد پر حاصل کی یا رشوت دے کر یا ناجائز اثر ورسوخ یا سفارش سے۔ آپ نے پورا وقت محنت سے دل لگا کر کام کیا یا وقت گزاری کرتے رہے آپ کے اوپر والے حکام۔ اپنے ساتھ کام کرنے والے یا اپنے ماتحتوں کو شکایت کا موقع نہیں دیا اور اگر آپ کاروبار کرتے ہیں تو آپ نے لیتے یا دیتے وقت کسی کو دھوکا نہیں دیا کم ناپا یا تولا جب آپ نے واقعی حلال کمایا ہے تو آپ

نے خداوند تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہر سال زکوٰۃ ادا کی ہے کہ سرمایہ حلال رکھا جائے۔

خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا

سورۃ بقرہ 2 آیت 177 جب عہد کرو تو پورا کرو اور

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ

سورۃ مائدہ 5 آیت 1 اے ایمان والو اپنے عہد، فرائض اور ذمہ داریاں پوری کرو۔

اگر آپ نے قرض لیا ہے اس کی قسطیں وعدے کے مطابق وقت پر ادا کر رہے ہیں بجلی، پانی، گیس اور ٹیلیفون کے بل ادا کر رہے ہیں کسی کی رقم آپ نے روکی تو نہیں۔

☆☆☆☆☆

شادی اور نکاح کے احکام

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِیْۤ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآىِٕكُمْ وَرَبَآىِٕبُكُمُ الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآىِٕكُمُ الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ٘ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ وَحَلَآىِٕلُ اَبْنَآىِٕكُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝

سورۃ 4 النساء آیت 23 : اے مسلمانوں تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہو اور رضاعی بہنیں اور ساسیں حرام کردی گئی ہیں اور ان عورتوں سے تم مباشرت بھی نہیں کرو جنہیں تم پرورش کرو اور تمہاری وہ بہن جو دودھ پینے کی وجہ سے ہیں اور تمہاری بیبیوں کی مائیں اور تمہاری بیبیوں کی بیٹیاں جو کہ تمہاری پرورش میں رہتی ہیں ان بیبیوں سے کہ جن کے ساتھ تم نے محبت کی ہو اور اگر تم نے ان بیبیوں سے محبت نہ کی ہو تو تم کو کوئی گناہ نہیں اور تمہارے ان بیٹوں کی بیبیاں جو کہ تمہاری نسل سے

ہوں اور یہ کہ تم دو بہنوں کو (رضاعی ہوں یا نسبی) ایک ساتھ رکھو لیکن جو پہلے ہو چکا، بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور بڑا رحم والا ہے۔

وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ○

پارہ 5 سورۃ النساء 4 آیہ 24: جو عورتیں تم کو حلال ہیں ان سے مال (حق مہر) خرچ کر کے نکاح کر لو بشرطیکہ نکاح سے مقصود عفت قائم رکھنا ہو نہ کہ شہوت تو جن عورتوں سے تم فائدہ حاصل کرو ان کا جو مہر مقرر کیا ہو ادا کر دو اور اگر مقرر کرنے کے بعد آپس کی رضامندی سے مہر میں کمی بیشی کر لو تو تم پر کچھ گناہ نہیں بے شک خدا سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۫ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۫ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○

پارہ 6 سورۃ مائدہ 5 آیہ 5: اہل کتاب کا کھانا تم کو حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کو حلال ہے اور پاک دامن مومن عورتیں اور پاک دامن اہل کتاب عورتیں بھی حلال ہیں جب کہ ان کا مہر دے دو اور ان سے عفت قائم رکھنا مقصود ہو، کھلی بدکاری کرنا اور نہ ہی چھپ کر دوستی کرنا اور جو شخص ایمان سے منکر ہوا اس کے عمل ضائع ہو گئے اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا۔

وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَىْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِىْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ○

سورۃ 33 احزاب آیہ 37: تو ہم نے اس (زینب) کا تم (رسول کریمؐ) سے نکاح کر دیا تاکہ مومنوں کے لئے ان کے لے پالک بیٹوں کی بیویوں (کے ساتھ نکاح کرنے کے بارے میں تم اور اس کے سوا ان سے اپنا تعلق نہ رکھیں (یعنی غلط)

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ○

سورۃ 2 بقرہ آیہ 221 : اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں۔ مومن لونڈی آزاد مشرک عورت سے بہتر ہو چاہے وہ تم کو اچھی لگے۔

اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّۃً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّۃٍ ضُعْفًا وَّشَیْبَۃً یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَھُوَ الْعَلِیْمُ الْقَدِیْرُ ○

پارہ 21 سورۃ روم آیہ 54 : خدا ہی تو ہے جس نے تم کو کمزور اور بے بس حالت میں پیدا کیا پھر کمزوری کے بعد طاقت عنایت کی اور طاقت پھر کمزوری کی اور بڑھاپا دیا وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے وہ صاحب دانش اور صاحب قدرت ہے۔

اَلَّذِیْٓ اَحْسَنَ کُلَّ شَیْءٍ خَلَقَہٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ ○

پارہ 21 سورۃ سجدہ 32 آیہ 7 : اس نے جس جس چیز کو پیدا کیا نہایت خوبصورت بنایا اور انسان کی پیدائش کا عمل مٹی کے ساتھ شروع کیا۔

ثُمَّ سَوّٰىہُ وَنَفَخَ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِہٖ وَجَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَۃَ قَلِیْلًا مَّا تَشْکُرُوْنَ ○

پارہ 21 سورۃ سجدہ 32 آیت 9 : پھر اس کو درست کیا پھر اس میں اپنی طرف سے روح پھونکی اور تمہیں سماعت، بینائی اور ذہانت عطا کی مگر تم بہت کم شکر کرتے ہو۔

وَکَذٰلِکَ زَیَّنَ لِکَثِیْرٍ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ قَتْلَ اَوْلَادِھِمْ شُرَکَآؤُھُمْ لِیُرْدُوْھُمْ وَلِیَلْبِسُوْا عَلَیْھِمْ دِیْنَھُمْ ○

سورۃ 6 انعام آیت 137 اور اسی طرح بہتے سے کافروں کو ان کے معبودوں نے اپنی اولاد کو مارنا پسندیدہ کر دکھایا کہ ان کو تباہی میں ڈال دیا اور ان کے مذہب میں وسوسے اور توہمات بھر دیئے۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَھُمْ سَفَھًا بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّ حَرَّمُوْا مَا رَزَقَھُمُ اللّٰہُ افْتِرَآءً عَلَی اللّٰہِ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا کَانُوْا مُھْتَدِیْنَ ○

سورۃ 6 انعام آیت 140 بے شک وہ لوگ نقصان میں ہیں جنہوں نے اپنی اولاد کو بغیر سوچے سمجھے بے وقوفی سے مار ڈالا۔ اور ان کے لئے جو رزق اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے اس کو حرام قرار دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کی شان میں جھوٹ بکتے ہیں بے شک وہ گمراہ ہو گئے ہیں اور ہدایت نہیں پاتے۔

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَکُمْ خَشْیَۃَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُھُمْ وَاِیَّاکُمْ اِنَّ قَتْلَھُمْ کَانَ

خِطْاً كَبِيْرًاO

سورۃ 17بنی اسرائیل آیت 31اپنی اولاد کو غریبی کے ڈر کی وجہ سے مارو۔ ہم ان کو بھی روزی دیں گے اور تم کو بھی بے شک ان کا مارنا بہت بڑا گناہ ہے۔

يَآيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۭ وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ۭ وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍO

سورۃ 22حج آیت-5اے لوگو اگر تم کو قیامت کے دن دوبارہ زندہ ہونے پر فکر ہو تو (سوچو) ہم نے پہلے تم کو مٹی سے بنایا پھر نطفہ سے پھر پھٹکی سے پھر گوشت کی بوٹی سے مکمل اور غیر مکمل کہ ہم اپنی قدرت تم پر واضح کر دیں پھر ہم تم کو بچے کی حالت میں نکالتے ہیں کہ بھر پور جوانی کی عمر کو پہنچتے ہو تم میں سے کچھ ایسے ہیں کہ چھوٹی عمر میں مرجاتے ہیں اور کچھ انکی ضعیف عمر کو پہنچ جاتے ہیں کہ بہت کچھ علم ہونے باوجود اسے کچھ یاد نہیں رہتا (اے رسول کریم) آپ نے بنجر زمین کو دیکھا ہے پھر جب ہم اس پر بارش برساتے ہیں اس میں جان پڑ جاتی ہے اور اس میں طرح طرح کی فصل پیدا ہوتی ہے۔

☆☆

انسان کی پیدائش اولاد کو مارنا مانع حمل اور خاندانی منصوبہ بندی کے مسائل

هُوَ الَّذِىْ يُصَوِّرُكُمْ فِى الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

سورۃ3 عمران آیت6 وہی تو ہے جو تمہیں ماؤں کے پیٹ میں جیسے چاہتا ہے تمہاری صورتیں بناتا ہے۔ اس کے سوا دوسرا کوئی خدا نہیں وہ زبردست ہے حکمت والا ہے۔

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْئًا لا وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ لا لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○

سورۃ16 نحل آیت-78 وہی اللہ تعالی ہے جس نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے پیدا کیا جب تم کچھ نہیں جانتے تھے پھر تمہیں سماعت بصارت عطا کی اور محبت عنایت کی تاکہ تم اس کا شکر کرو۔

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ○

پارہ16 سورۃ طٰہٰ20 آیت53 اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اسی میں تمہیں لوٹائیں

گے اور پھر دوبارہ اسی سے نکالیں گے۔

وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ؕ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ○

پارہ 19 سورۃ فرقان 25 آیت 54 وہی تو ہے جس نے پانی سے آدمی کو پیدا کیا پھر اس کے لئے خاندان سسرال کے رشتے قائم کئے اور تمہارا پروردگار ہر طرح کی قدرت رکھتا ہے۔

ہندوؤں میں رواج ہے کہ اگر کبھی قحط پڑ جائے یا کوئی آفت یا بلا جیسے طاعون کی وبا یا جنگلی جانور آبادی پر حملہ آور ہوں تو اپنے پنڈتوں سے رجوع کرتے اور وہ مشورہ دیتے کہ فلاں فلاں دیوتا کے ناراض ہونے کی وجہ سے یہ آفت یا بلا آئی ہے اس کو خوش کرنے اور مصیبت سے نجات حاصل کرنے کے لئے فلاں فلاں لڑکی کا خون بہانا ضروری ہے جو بات توجہ طلب ہے وہ یہ ہے کہ لڑکی ہمیشہ کسی غریب آدمی کی بیٹی ہوتی جس میں مجال نہیں تھی کہ چوں چراں کرے اور ہمیشہ لڑکی کو ہی مارا جاتا لڑکے کو کبھی نہیں مارا گیا۔

عربوں کی جہالت کی وجہ سے قبیلوں میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر قتل و غارت ہوتا رہتا جو نسل در نسل جاری رہتا لڑکا کا پیدا ہونے کی صورت میں بڑی خوشی منائی جاتی کہ بڑا ہونے پر قبیلے کے دفاع میں مدد دے گا اور اگر لڑکی ہوتی تو اسے چھپایا جاتا اور پیدا ہوتے ہی اس کو زندہ دفن کر دیا جاتا کہ لڑکی ذات کا دفاع کرنے میں قبیلہ کی ذمہ داری بڑھ جاتی۔ یہاں بھی توجہ طلب بات وہی ہے کہ قبیلہ کے غریب آدمی ہی اپنی بیٹیوں کو مارتے رسول کریم صلعم کی مشہور حدیث ہے کہ جس مسلمان نے تین بیٹیوں کی پرورش کی وہ سیدھا جنت میں جائے جب پوچھا گیا کہ اگر کسی کی دو بیٹیاں ہوں تو آپ نے فرمایا کہ وہ بھی جنتی ہے پھر سوال کیا گیا کہ اگر کسی کی ایک ہی بیٹی ہو تو آپ نے جواب دیا وہ بھی جنت میں جائے گا۔

خداوند کریم نے پیدائش کے عمل کو مرحلہ وار تفصیل سے بیان کیا ہے (سورۃ 22 حج آیت 5) وہ بچہ جو ماں کے پیٹ سے زندہ پیدا ہو اس کو مارنا کبیرہ گنا ہے لیکن جس بچہ کی پیدائش کی بنیاد ہی نہ پڑی اور نہ ہی پیدائش کے عمل سے گزرا اس کو مارنے کا سوال کیسے پیدا ہو سکتا ہے۔

صحیح بخاری میں نقل ہے کہ کچھ صحابہ کرامؓ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بتایا کہ ہم مانع حمل طریقے اختیار کرتے ہیں آپ نے جواب دیا کہ جس روح نے دنیا میں آنا ہے وہ ضرور آ جائے گی۔

لہٰذا مانع حمل اور خاندانی منصوبہ بندی کو خلاف شریعت قرار دینا کھلم کھلا زیادتی اور ظلم ہے۔

طلاق کے مسائل

يَـٰٓاَيُّهَا الَّـذِيْـنَ اٰمَـنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوْا النِّسَآءَ كَرْهًا ۭ وَلَا تَـعْضُلُوْهُنَّ لِتَـذْهَبُـوْا بِبَـعْضِ مَا اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَـاِنْ كَـرِهْتُـمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ۝

پارہ 4 سورۃ النساء 4 آیت-19 تم کو جائز نہیں کہ تم (اپنے مرے ہو رشتہ دار کی بیوہ پر زبردستی قبضہ کرلو۔

(نہ تم ان کو سختی سے پیش آؤ)

اس نیت سے کہ جو کچھ تم نے ان کو دیا ہے اس میں سے کچھ ہتھیالو۔ ہاں اگر وہ کھلے طور پر بدکاری کی مرتکب ہوں (تو وہ بری بات ہے) اور ان کے ساتھ اچھی طرح رہو سہو۔ اور اگر وہ تم کو ناپسند ہوں تو عجب نہیں کہ تم کسی کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت سی بھلائی پیدا کردے۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ

بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِىْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِى الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًاO

پارہ 5 سورۃ النساء 4 آیت-34 اور مرد عورتوں کی حفاظت اور دیکھ بھال کے ذمہ دار ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر برتری دی ہے- یہ اس لئے کہ وہ عورتوں کی ضروریات کے لئے اپنی کمائی خرچ کرتے ہیں- تو نیک عورتیں مردوں کے حکم پر چلتی ہیں اور مردوں کی غیر حاضری میں اللہ کے حکم کے مطابق مال اور آبرو کی حفاظت کرتی ہیں اور جن عورتوں کی نسبت تمہیں معلوم ہو کہ سرکشی اور باغی ہوگئی ہیں تو پہلے ان کو زبانی سمجھاؤ اور اگر نہ سمجھیں تو ان کے ساتھ سونا ترک کردو- اور اگر پھر بھی باز نہ آئیں تو زدوکوب نرمی کے ساتھ کرو- اور اگر وہ فرمانبردار ہو جائیں تو ان کو ایذا دینے کا بہانہ مت ڈھونڈو بے شک خدا اعلیٰ اور جلیل القدر ہے-

وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًاO

پارہ 5 سورۃ النساء 4 آیت-129 اور تم خواہ کتنا ہی چاہو عورتوں میں ہرگز برابری اور انصاف نہیں کر سکتے تو ایسا بھی نہ کرنا کہ ایک ہی طرف ڈھل جاؤ اور دوسری کو اسی حالت میں چھوڑ دو گویا ہوا میں لٹک رہی ہو اور اگر آپس میں موافقت کرو تو خدا بخشنے والا مہربان ہے-

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ O وَ اِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ O وَ الْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِىْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِىْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ؕ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِىْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ص وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌO

سورۃ بقرہ 2 آیت-226 جو لوگ اپنی عورتوں سے الگ رہنے کی قسم کھا لیتے ہیں ان کو چار مہینے کیلئے مہلت دی گئی ہے پھر اگر وہ رجوع کریں تو خداوند تعالیٰ بخشنے والا اور مہربان ہے اور اگر

انہوں نے طلاق دینے کا پکا ارادہ کر ہی لیا ہے تو اللہ تعالی سب کچھ سنتا اور جانتا ہے اور طلاق والی عورتیں اپنے تئیں تین مہینوں تک رو کے رکھیں نہ ہی ان کے لئے جائز ہے کہ جو کچھ اللہ تعالی نے ان کے پیٹ میں پیدا کیا ہے اسے چھپا کر رکھیں اگر وہ اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر یقین رکھتی ہوں۔ اور اس مدت کے دوران ان کے خاوندوں کو واپس لینے کا زیادہ حق پہنچتا ہے اگر وہ رجوع کرنا چاہیں اور عورتوں کو بھی ویسے ہی انصاف کے مطابق مردوں پر حق ہے البتہ مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ برتری ہے (کیونکہ وہ ان کی حفاظت رہائش کھانا پینا اور زندگی کے سارے سوزامات کے ذمہ دار ہیں)

وَ اِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ٥

پارہ 5 سورۃ النساء 4 آیت-35 اور اگر تم کو میاں بیوی میں ان بن کا خوف ہو تو ایک معتبر مرد کے خاندان سے اور ایک معتبر عورت کے خاندان سے مقرر کرو۔ وہ اگر ان میں صلح کرائیں گے تو خدا ان میں موافقت پیدا کر دے گا کچھ شک نہیں کہ خدا سب کچھ جانتا اور سب باتوں سے خبردار ہے۔

وَ اِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ٥

پارہ 5 سورۃ النساء 4 آیت-130 اور اگر میاں بیوی میں موافقت نہ ہو سکے اور ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں تو خدا ہر ایک کو اپنے فضل و کرم سے مالا مال کر دے گا خدا بری کشائش اور حکمت والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۚ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ٥

پارہ 28 سورۃ طلاق 15 آیت-1 اپنے پیغمبر مسلمانوں سے کہہ دو کہ جب تم عورتوں کو طلاق دینے لگو تو ان کو عدت کے شروع میں طلاق دو اور مدت کے شمار رکھو اور خدا سے جو تمہارا پروردگار ہے ڈرو۔ نہ تو تم ہی ان کے ایام عدت میں ان کے گھروں سے نکالو اور نہ وہ خود ہی نکلیں۔ ہاں اگر وہ صریحاً بے حیائی کریں تو نکال دینا چاہیے اور یہ خدا کی حدیں ہیں۔ جو خدا کی حدوں سے تجاوز کرے گا وہ اپنے آپ پر ظلم کرے گا۔ اے طلاق دینے والے تجھے کیا معلوم شاید خدا اس کے بعد

کوئی رجعت کا موقع پیدا کردے۔

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ص فَاِمْسَاکٌ م بِمَعْرُوْفٍ اَوْتَسْرِیْحٌ م بِاِحْسَانٍ ط وَلَا یَحِلُّ لَکُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَیْتُمُوْھُنَّ شَیْئًا اِلَّآ اَنْ یَّخَافَآ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰہِ ط فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰہِ لا فَلَا جُنَاحَ عَلَیْھِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِہٖ ط تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ فَلَا تَعْتَدُوْھَا ج وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ O

پارہ 2 سورۃ بقرہ 2 آیت-229 طلاق صرف دوبار دینے کی اجازت ہے پھر عورتوں کو یا بطریق شائستہ نکاح میں رہنے دو یا بھلائی کے ساتھ چھوڑ دینا اور یہ جائز ہیں جو ہر تم ان کو دے چکے ہو اس میں سے کچھ واپس لے لو اگر تم اس سلسلے میں کوئی دلیل بحث یا حجت کبیرہ گناہ ہے جس کی سزا جہنم کا سخت عذاب ہے علما حضرات۔ فیڈرل شریعت کورٹ اور اسلامی نظریاتی کونسل کو صحیح رہنمائی کرنا چاہیے۔

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَھُنَّ فَاَمْسِکُوْھُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْھُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ص وَلَا تُمْسِکُوْھُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ج وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَہٗ ط وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰیٰتِ اللّٰہِ ھُزُوًا ز وَّاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ مِّنَ الْکِتٰبِ وَالْحِکْمَۃِ یَعِظُکُمْ بِہٖ ط وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ O

پارہ 2 سورۃ بقرہ 2 آیت -231 اور جب تم عورتوں کو (دو دفعہ) طلاق دے چکو اور ان کی عدت پوری ہو جائے تو انہیں یا تو حسن سلوک سے نکاح میں رہنے دو یا بطریق شائستہ رخصت کر دو۔ اور اس نیت سے ان کو نکاح میں نہ رہنے دینا چاہیے۔ کہ انہیں تکلیف دو۔ اور ان پر زیادتی کرو۔ اور جو ایسا کرے گا وہ اپنا ہی نقصان کرے گا۔ اور خدا کے احکام کو ہنسی کھیل مت بناؤ اور اللہ نے جو تم پر احسان کیے انہیں یاد رکھو۔

فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَھُنَّ فَاَمْسِکُوْھُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْفَارِقُوْھُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْھِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْکُمْ وَاَقِیْمُوا الشَّھَادَۃَ لِلّٰہِ ج ذٰلِکُمْ یُوْعَظُ بِہٖ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ج وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا O وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ

لَا یَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ۝

پارہ 28 سورۃ طلاق 65 آیت-2 پھر جب وہ عدت کی حد کو پہنچ جائیں تو یا تو ان کو عزت کے ساتھ زوجیت میں رہنے دو یا اچھی طرح سے علیحدہ کردو اور اپنے میں سے دو منصف مردوں کو گواہ کرلو اور گواہو خدا کے لئے درست گواہی دینا ان باتوں سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو خدا پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور جو کوئی خدا سے ڈرے گا وہ اس کے لئے مصیبتوں سے خلاصی کی صورت پیدا کردے گا اور وہ اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے وہم وگمان بھی نہ ہو اور جو خدا پر بھروسہ رکھے گا تو وہ اس کو کفایت کرے گا خدا اپنے کام کو جو وہ کرنا چاہتا ہے پورا کردیتا ہے اور خدا نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔

وَ اِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

سورۃ 2 بقرہ آیت-237 اور اگر تم عورتوں کو ان کے پاس جانے سے پہلے طلاق دے دو لیکن مہر مقرر کر چکے ہو تو آدھا مہر دینا ہوگا ہاں اگر عورتیں مہر بخش دیں یا مرد جو نکاح کے ذمہ دار ہیں (اپنا حق) چھوڑ دیں اور اگر مرد اپنا حق چھوڑ دیں تو یہ پرہیز گاری ہے۔

اور آپس میں فراخ دلی کو فراموش نہ کرنا بے شک خداوند تعالیٰ تمہارے سارے کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

وَالْوٰلِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ ۝

سورۃ 2 بقرہ آیت-236 اور اگر تم عورتوں کو ان کے پاس جانے یا ان کا مہر مقرر کرنے سے پہلے طلاق دے دو تو تم پر کچھ گناہ نہیں ہاں ان کو رواج کے مطابق مناسب تحفہ (خرچ) دے دو یعنی مقدور والا اپنے مقدور کے مطابق دے اور تنگ دست اپنی حیثیت کے مطابق دے یہ نیک لوگوں پر فرض ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ

تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا○

سورۃ33احزاب آیت-49 مومنو جب تم مومن عورتوں سے نکاح کر کے ان کو ہاتھ لگانے (ان کے پاس جانے) سے پہلے طلاق دے دو تم کو کچھ اختیار نہیں کہ ان سے عدت پوری کرواؤ ان کو مناسب تحفہ دو اچھے طریقہ سے رخصت کر دو۔

وَالّٰٓـئِىْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓـئِىْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗٓ اِلَيْكُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا○

پارہ28 سورۃ طلاق 65 آیت-4 اور تمہاری مطلقہ عورتیں جن کے حیض آنے ختم ہو گئے ہیں ان کی عدت کے بارے میں شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور جن کو ابھی حیض نہیں آنے لگا اور ان کی عدت بھی یہی ہے اور حمل والی عورتوں کی عدت وضع حمل یعنی بچہ پیدا ہونے تک اور جو خدا سے ڈرے گا خدا اس کے کام میں سہولت پیدا کرے گا یہ خدا کے حکم ہیں جو خدا نے تم پر نازل کئے ہیں اور جو خدا سے ڈرے گا وہ اس سے اس کے گناہ دور کر دے گا اور اسے اجر عظیم بخشے گا۔

اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗٓ اُخْرٰى○

پارہ28 سورۃ طلاق 65 آیت-6 مطلقہ عورتوں کو ایام عدت میں اپنے مقدور کے مطابق وہیں رکھو جہاں خود رہتے ہو ان کو تنگ کرنے کے لئے تکلیف نہ دو۔ اور اگر حمل سے ہوں تو بچہ کی پیدائش تک خرچ دیتے رہو پھر اگر وہ بچے کو تمہارے کہنے سے دودھ پلائیں تو ان کو ان کی اجرت دو اور بچے کے بارے میں احسن طریقہ سے موافقت رکھو اور اگر باہم ضد اور نا اتفاقی کرو گے تو بچے کو اس کے باپ کے کہنے پر کوئی دوسری عورت دودھ پلائے گی۔

وَ الْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ

الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۚ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۝

پارہ 2 سورۃ 2 بقرہ آیت-233 اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں۔ یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جو پوری مدت تک دودھ پلوانا چاہیے اور دودھ پلانے والی ماؤں کا کھانا اور کپڑا دستور کے مطابق باپ کے ذمے ہوگا کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دی جاتی (یاد رکھو) نہ تو ماں کو اس کے بچے کے سبب نقصان پہنچایا جائے اور نہ باپ کو اس کی اولاد کی وجہ سے نقصان پہنچایا جائے اگر دونوں یعنی ماں باپ آپس کی رضامندی اور صلاح سے بچے کا دودھ پلوانا چاہیے تو ان پر کچھ گناہ نہیں۔

وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ

آیئے پڑھیں سورۃ طلاق 65 آیت-4 حمل والی عورتوں کی عدت بچہ پیدا ہونے تک ہے)اس عرصہ میں یعنی بچہ ہونے طلاق لاگو نہیں ہوگی)

وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ۝

سورۃ بقرہ 2 آیت-228 اگر وہ اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر یقین رکھتی ہوں تو ان کے لئے جائز نہیں کہ خداوند تعالیٰ نے جو ان کے شکم میں پیدا کیا ہے اس کو چھپائیں اور اس مدت (یعنی دوران حمل) کے دوران اُن خاوندوں کو واپس لینے کا زیادہ حق پہنچتا ہے اگر وہ رجوع کرنا چاہیں (یعنی حمل کے عرصہ میں خاوند اپنی بیوی کو واپس لے سکتا ہے)

اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ لَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ۝

سورۃ بقرہ 2 آیت-229 اگر تمہیں ڈر ہو کہ خداوند کریم کی حدود کی پابندی نہیں کرسکو گے تو عورت اپنے خاوند سے رہائی (خلع یعنی طلاق) کے لئے کچھ مال دے تو تم دونوں پر کچھ گناہ نہیں یعنی اسلام نے عورت کو طلاق لینے کا حق دیا ہے مزید دیکھئے صحیح بخاری پارہ 22 اس معاملے میں اگر کوئی آدمی دلیل شک یا حجت کرے تو وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوگا جسکی سزا جہنم کا سخت عذاب ہے۔

وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ○ ۲۴۱)

سورۃ 2 بقرہ آیت-241 اور پرہیز گاروں کے لئے لازم ہے کہ اپنی مطلقہ عورتوں کو دستور کے مطابق مناسب خرچ دیں۔

لِيُنْفِقْ ذُوْسَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ۭ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ۭ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ۭ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ○

پارہ 28 سورۃ طلاق 65 آیت-7 صاحب حیثیت کو اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرنا چاہئے اور جسکے رزق میں تنگی ہو وہ جتنا خدا نے اسکو دیا ہے اس کے مطابق خرچ کرے خدا کسی کو تکلیف نہیں دیتا ہاں جیسا اس کو عطا کیا گیا اسی کے مطابق اور خدا عن قریب تنگی کے بعد کشائش بخشے گا۔

طلاق کے متعلق قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کے احکام کی تفصیل میں جانے سے پہلے رسول کریم کی یہ حدیث ضرور ذہن میں رکھنا چاہیے کہ خداوند تعالیٰ نے جن جن باتوں کی اجازت دی ہے ان میں سے طلاق اس کو سب سے زیادہ ناپسند ہے اس کا مطلب ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اس سے اجتناب کیا جائے۔

پہلی بات جو بہت اہم ہے کہ خداوند کریم نے بار بار قران شریف میں فرمایا ہے کہ عورت اور مرد تم سب ایک آدم کی اولاد ہو اور عورت ہو یا مرد جتنا پرہیز گار اور متقی ہوگا اس کے مطابق اس کو جزا ملے گی اور جتنا گنہگار ہوگا اس کو اتنی ہی سزا ملے گی اور مردوں کے جتنے حقوق عورتوں پر ہیں اتنے ہی عورتوں کے حقوق مردوں پر ہیں یعنی مسلم معاشرہ میں عورت اور مرد کی حیثیت عین مساوی ہے۔

گھر کی چار دیواری کے اندر میاں اور بیوی کی حیثیت میں مرد کا درجہ بلند ہے کہ وہ بیوی کی حفاظت۔ رہائش۔ خوراک اور زندگی کے دوسرے سارے لوازمات مہیا کرنے کا پابند ہے اور بیوی پر تابعداری لازم ہے کہ وہ گھر بار اور عزت اور آبرو کی حفاظت کرے۔

لیکن اگر کسی وجہ سے دونوں میں اختلاف اور ناچاقی ہو جائے تو دونوں خاندانوں میں سے ایک ایک معتبر شخص مل کر ناچاقی اور اختلافی مسائل ختم کرنے کی کوشش کریں لیکن اگر ختم نہ ہوسکیں تو خداوند تعالیٰ نے تفصیل سے طلاق کے احکام بتادیئے ہیں کہ عورت کے پاک ہونے پر ہر مہینہ میں ایک طلاق ہوگی اور دو طلاق تک مرد رجوع کرسکتا ہے لیکن تیسری ہونے پر رجوع نہیں ہوگا۔ اور طلاق کے موقع پر دو گواہوں کا موجود ہونا لازم ہے۔

ایک ہی وقت تین دفعہ طلاق کہنا خداوند کریم کے احکام کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ چونکہ یہ طلاق خداوند کریم کے احکام کے مطابق نہیں دی گئی لہذا یہ طلاق لاگو نہیں ہوگی

اور دوسری بات جو آدمی اس طریقہ کے مطابق طلاق دے گا اس پر خداوند کریم کے واضح احکام کی خلاف ورزی کی بنا پر حد واجب ہوگی یعنی عام مسلمانوں کی موجودگی میں اسے درے لگائے جائیں اور جو کوئی اس طلاق کو جائز قرار دے گا اس کو دگنے درے لگائے جائیں۔

اس سلسلے میں رسول کریم صلعم کی حدیث صحیح بخاری میں منقول ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ بن خطاب نے اپنی بیوی آمنہ بنت غفار کو حیض کی حالت میں طلاق دی۔ حضرت عمرؓ نے اس کا تذکرہ رسول کریم صلعم سے کیا۔ آپ ناراض ہوئے اور فرمایا کہ عبداللہ کو چاہیے کہ رجعت کرے اور عورت کو اپنے پاس رہنے دے یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو پھر حیض آئے پھر پاک ہو اب اگر چاہے تو طلاق دے (پارہ 29 صحیح بخاری)

صحیح بخاری میں مزید نقل ہے کہ حضرت عثمانؓ نے فرمایا کے نشے اور جنون (جب عقل وحواس اعتدال پر نہ ہوں غصہ کی حالت) کی حالت میں طلاق لاگو نہیں ہوگی اور حضرت عباسؓ نے فرمایا کہ زبردستی اور نشے میں طلاق لاگو نہیں ہوگی۔

خداوند کریم نے قرآن کریم میں سورۃ نور میں فرمایا ہے کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو کسی دوسرے مرد کے ساتھ بدکاری کی حالت میں دیکھے اور اس کے پاس چار گواہ نہ ہوں تو وہ کسی مناسب معتبر شخص کے سامنے بیان دے اور چار دفعہ قسم کھائے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں دفعہ قسم کھائے کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر خدا کی لعنت۔

اگر عورت اس بات سے انکار کرے تو اس کے لئے سزا سے بچنے کا یہ طریقہ ہے کہ چار بار خدا کی قسم کھائے کہ اس کا خاوند جھوٹا ہے اور پانچویں بار یہ قسم کھائے کہ اگر یہ سچا ہو تو مجھ پر خدا غضب نازل ہو اس حالات میں فوری طور پر طلاق لاگو ہو جائے گی۔

ان سب احکام کی موجودگی میں غور کرنا ضروری ہے کہ جو لوگ جب چاہتے ہیں طلاق دیتے ہیں نفسانی اور حیوانی خواہشات کی تکمیل کیلئے شادی پر شادی رچائے جاتے ہیں وہ کتنے بڑے گنہگار ہیں اور ان کی طلاق کو جائز قرار دینے والا اور پھر نکاح پڑھنے والا کتنے بڑے گناہ کا مرتکب ہے ان سب احکامات کی روشنی میں جب کوئی مرد اپنی بیوی کو طلاق دے تو اول شرط دو گواہوں کا موجود ہونا لازم ہے دوسرے ہر مہینے میں صرف ایک طلاق ہو سکتی ہے اور دو طلاق کے بعد مرد رجوع کر سکتا ہے ایسی صورت میں خطوں یا ٹیلیفون کے ذریعے طلاق لاگو نہیں ہوگی اور ان احکام کی خلاف ورزی کرنیوالا کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوگا۔ یہاں عورت کے حق مہر کا ذکر کرنا بھی مناسب ہوگا ہندوستان اور پاکستان کے کچھ علما نے اپنی جانب سے شرعی حق مہر کی اصطلاح گھڑ لی ہے کہ چالیس پچاس روپیہ کی

مالیت کا حق مہر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت فاطمۃ الزہرا کو شادی کے موقع پر دیا تھا۔ حضرت علیؓ کو رسول کریم صلعم نے پالا تھا اور آپ کے ہاں تو دو دو مہینہ کھانے کو کچھ نہ ہوتا ایک یا دو کھجور پر گزارہ ہوتا۔ خود رسول کریم صلعم کو صرف تہ بند اور چادر یا قمیض کے ساتھ مسجد نبوی میں کھجور کے پتوں پر سوتے عموماً دیکھا گیا جو کچھ آتا غربا اور حاجت مندوں میں تقسیم کر دیتے اپنے گھر والوں اور اپنی ذات کیلئے کچھ نہ رکھتے۔ حضرت علی کے پاس ایمان کی دولت تو بے حدو حساب تھی لیکن دنیاوی سامان عنقا تھا۔ ہاں اللہ تعالیٰ کے پیغمبر نے اپنی کئی ازواج مطہرات کو شادی کے موقع 400/00 درہم حق مہر دیا (سیرت نبوی ابن اسحاق) جس کی قیمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ بکری کی قیمت ایک درہم تھی اور اونٹ 10 درہم کا تھا اب اگر بکری کی قیمت ہمارے ملک میں ڈیڑھ ہزار روپے ہے تو اس طرح یہ حق مہر کی رقم قریباً چھ لاکھ روپے موجودہ شرح کے مطابق بنتی ہے اس رقم کو اگر شرعی حق مہر سمجھا جائے تو نامناسب نہ ہوگا۔ حق تعالیٰ نے اپنے احکام میں واضح کر دیا ہے کہ ہر کوئی اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرے خداوند کریم کسی پر نامناسب بوجھ نہیں ڈالتا۔

سورۃ بقرہ آیت 229 کے مطابق اللہ تعالیٰ نے عورت کے خلع (طلاق) کا حق دیا ہے اگر کوئی شخص اس سے انکار کرتا ہے تو کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوگا اور زمین پر؟؟ لاگو ہوگی (صحیح بخاری پارہ 22)

1962 میں شادی اور نکاح کو رجسٹر کرنے کا قانون نافذ کیا گیا شروع شروع میں چند علما حضرات نے مخالفت کی لیکن عوام نے پورا پورا تعاون کیا اور اس قانون کے فائدے ان پر ظاہر اور واضح ہوگئے حکومت پاکستان پر لازم ہے کہ اسی طرح طلاق رجسٹر کرنے کا قانون نافذ کرے۔ اگر میاں اور بیوی کے آپس میں تعلقات اچھے نہیں ہیں اور مستقبل میں چین سکون اور محبت کی زندگی گزارنے کی کوئی امید نظر نہیں آتی تو میاں اور بیوی اپنے اپنے خاندان سے ایک معتبر شخص ساتھ لے کر عورت کے پاک ہونے پر نکاح و طلاق رجسٹرار کے پاس حلفیہ بیان دیں اس طرح تین دفعہ یعنی ہر مہینہ عورت کے پاک ہونے نکاح و طلاق رجسٹرار کے سامنے پیش ہو کر بیان دینا ہوگا اور تیسرے بیان پر طلاق لاگو ہو جائے گی اور نکاح و طلاق کا رجسٹرار دونوں فریق کو طلاق نامہ جاری کرنے کا مجاز بن جائے گا اس طرح دھوکہ دہی جعلسازی اور ممکنہ مقدمہ بازی سے دونوں فریق نجات کر پائیں گے۔

خداوند تعالیٰ نے اپنے بندے کی ہر مشکل میں رہنمائی کی ہے میاں بیوی کے درمیان ایسے حالات پیدا ہو سکتے ہیں کہ ان کے لئے مزید اکٹھا رہنا ناممکن ہو جاتا ہے اس صورت میں گو طلاق کی

اجازت ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے حضور میں یہ سب سے ناپسندیدہ فعل ہے۔

طلاق کا ایک طریقہ یہ ہے کہ عورت کو ہر مہینہ پاک ہونے پر طلاق دینے کی اجازت ہے دو طلاقوں کے بعد خاوند کو رجوع کی اجازت ہے لیکن تین طلاقوں کے بعد رجوع کی اجازت نہیں۔

حاملہ عورت کو طلاق اسی وقت لاگو ہوگی جب وہ بچہ جنے گی بچہ کی پیدائش سے پہلے یعنی دوران حمل خاوند کو رجوع کی اجازت ہے یعنی طلاق لاگو نہیں ہوگی بچہ کی پیدائش کے بعد طلاق لاگو ہو جائے گی اور عدت شمار نہیں ہوگی۔

تین طلاق فوری ایک وقت دینا اور عدت بھی لاگو نہ ہو اس صورت میں احکام الگ واضح کئے گئے ہیں طلاق دینے کا تیسرا طریقہ سمجھنے کے لئے مثال پیش ہے حضور نبی اکرمؐ کی خدمت میں ایک شخص آیا کہ میں نے اپنی بیوی کو بدچلنی کی حالت میں دیکھا ہے آپ نے فرمایا کہ چار گواہ پیش کرو سورۃ نور 24 آیت 4 اس نے جواب دیا کہ میں نے خود دیکھا ہے اور دوسرا کوئی گواہ نہیں تو آپؐ نے اس کو امن کرنے کو کہا سورۃ نور 24 آیت 6 اس آدمی اور اس کی بیوی نے یعنی دونوں نے امن کیا۔ تو اس پر اس شخص نے کہا کہ اس صورت میں تو جھوٹا ہوا اور میں نے یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور میں اس آدمی کو اور اپنی بیوی کو قتل کر لاؤں گا تو آپ مجھے بھی جان سے مار ڈالیں گے دوسری صورت یہ ہوسکتی ہے۔ کہ میں اپنی بیوی کو فوراً طلاق دے دوں آپؐ نے فرمایا کہ یہ صورت بالکل ٹھیک ہے تو اس آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق تین دفعہ دی جو فوراً لاگو ہوگی اور عدت کا معاملہ بھی نہیں اٹھایا گیا (صحیح بخاری باب طلاق) بدچلنی کے جرم میں عورت کو ایک ہی وقت پر تین طلاق دی جاسکتی ہے کہ عدت بھی لاگو نہیں ہوگی۔

طلاق کے مسئلہ کو صحیح طور پر سمجھنے کی خاطر قارئین کی خدمت میں اہم اور مزید مواد پیش کیا جاتا ہے حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں جب مسلمان فوجوں نے عراق اور شام فتح کیا۔ دشمن کے بہت سارے فوجی میدان جنگ میں مارے گئے اور کچھ بھاگ گئے نتیجہ مسلمان فوجیوں میں بہت ساری عورتیں تقسیم ہوئیں عراق اور شام کی عورتیں عرب عورتوں کے مقابلتاً بہت خوبصورت اور حسین ہیں لہذا کئی مسلمان فوجیوں نے ان عورتوں سے شادی کی خاطر اپنی عرب عورتوں کو طلاق طلاق طلاق دینا شروع کردیا حضرت عمرؓ بہت پریشان ہوئے کہ عرب عورتوں کا مستقبل تاریک ہو جائے گا نتیجہ جو دوسرے گھمبیر مسائل پیدا ہو جائیں گے ان کو حل کرنا بہت مشکل ہوگا لہذا انہوں نے طلاق کے اس رجحان کی حوصلہ شکنی کرنے کی خاطر فرمان جاری کیا کہ ایک وقت میں تین طلاق کو ایک طلاق تصور نہیں کیا جائے گا بلکہ طلاق بائن تصور کیا جائے گا اور اس کے بعد رجعت ممکن نہ ہوگی ہر یہ فرمان بظاہر خداوند کریم کے احکام کی نفی دکھاتی دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے احکام

يَـٰٓأَيُّهَا النَّبِىُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ وَاتَّقُوا
اللَّهَ رَبَّكُمْ ۖ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ
بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۚ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ
نَفْسَهُ ۚ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَٰلِكَ أَمْرًا ۝

سورۃ طلاق 65 آیت 1 اے پیغمبر مسلمانوں سے کہہ دو کہ جب تم عورتوں کو طلاق دینے لگو تو ان کی عدت کے شروع میں طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو اور خدا تعالیٰ سے جو تمہارا پروردگار ہے ڈرو نہ تو تم ہی ان کو ایام عدت میں گھروں سے نکالو اور نہ وہ خود نکلیں ہاں اگر وہ صریحاً بے حیائی کریں (تو نکال دینے کی اجازت ہے) اور یہ خداوند تعالیٰ کا قانون ہے اور جو کوئی خداوند تعالیٰ کے قانون سے تجاوز کرے گا وہ اپنے آپ پر ظلم کرے گا اے طلاق دینے والے تجھے کیا معلوم شائد اللہ تعالیٰ اس کے بعد رجعت کا کوئی موقع پیدا کرے۔

فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا
ذَوَيْ عَدْلٍ مِنْكُمْ وَأَقِيمُوا الشَّهَادَةَ لِلَّهِ ۚ ذَٰلِكُمْ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مُخْرَجًاO

سورۃ طلاق65 آیت-2 پھر جب وہ عدت کی حد کو پہنچ جائیں تو یا ان کو عزت کے ساتھ زوجیت میں رہنے دو یا اچھی طرح سے علیحدہ کردو اور اپنے میں سے دو منصف مردوں کو گواہ کرلو اور گواہو اللہ تعالیٰ کے لئے گواہی ٹھیک ٹھیک دینا ان باتوں سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو خدا تعالیٰ اور روز قیامت پر یقین رکھتا ہے (کہ قیامت کے دن اس نے حساب کتاب کی خاطر اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش ہونا ہے) اور جو کوئی خدا تعالیٰ سے ڈرے گا وہ اس کے لئے مصیبتوں سے نجات کی صورت پیدا کردے گا۔

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌ م بِمَعْرُوْفٍ اَوْتَسْرِيْحٌ ' بِاِحْسَانٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـًٔا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَO

سورۃ بقرہ2 آیت-229 طلاق صرف دو بار دینے کی اجازت ہے پھر عورتوں کو بطریق شائستہ نکاح میں رہنے دو یا (تیسری طلاق کے بعد) بھلائی کے ساتھ رخصت کردو اور یہ جائز نہیں جو مہر تم ان کو دے چکے ہو اس میں سے کچھ واپس لے لو اگر تمہیں ڈر ہو کہ خداوند کریم کے تو عورت اپنے خاوند سے رہائی (خلع یعنی طلاق) کے لئے کچھ مال دے تو تم دونوں پر کچھ گناہ نہیں یہ خداوند کریم کا قانون ہے ان کی خلاف ورزی نہ کرنا اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے قانون کی خلاف ورزی کریں گے وہ گنہگار ہوں گے۔

وَ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍO

سورۃ بقرہ2 آیت-231 اور جب تم عورتوں کو (دو دفعہ) طلاق دے چکو اور ان کی عدت پوری ہو جائے تو ان کو یا حسن سلوک سے نکاح میں رہنے دو ورنہ (تیسری طلاق کے بعد) بطریق شائستہ رخصت کردو۔

بظاہر یہ فرمان خداوند تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی معلوم ہوتا ہے لیکن عراق اور شام کی فتوحات کے نتیجہ میں عرب عورتوں کے مستقبل کو نقصان سے بچانے کے لئے جاری کیا گیا تھا اس

فرمان کی نوعیت غیر معمولی حالات میں عرب معاشرہ کو نقصان دہ مسائل سے بچانے کی خاطر عارضی اور غیر معمولی تھی اور مقصد اور نیت بھی وہی تھی کہ لوگوں میں طلاق کے رجحان کو روکا جائے جو کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں ناپسندیدہ فعل ہے۔

اب حالات کے معمول پر آتے ہوئے قریباً 1500 سال ہونے لگے ہیں بدقماش بدکردار لوگ اس فرمان کی آڑ لے کر اپنی جنسی اور شہوانی خواہشات کی تکمیل کر رہے ہیں ضرورت ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل اور علما حضرات فوری طور پر ذاتی احکام کے مطابق اس طریقہ طلاق کی نفی کریں۔

☆☆

وراثت کے مسائل

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۚ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ۝

سورہ 2 بقرہ آیت 180 اور تمہارے لئے یہ حکم ہے کہ تم میں سے کسی کو جب موت کا وقت آجائے اور اس کے پاس پیچھے چھوڑنے کو مال و دولت ہو تو والدین رشتہ داروں اور عزیزوں کے لئے دستور کے مطابق وصیت کر جائے یہ پرہیز گاروں پر فرض ہے۔

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا ۚ وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ ۚ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوفٍ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝

سورۃ بقرہ 2 آیت 240 تم میں سے جو آدمی مر جائیں اور بیوہ چھوڑ جائیں ان کو چاہیے کہ اپنی بیواؤں کے لئے ایک سال کے خرچ اور رہائش کی وصیت کر جائیں۔

سورۃ نسا 4 آیت 33 اور آیت 176 کی روشنی میں مندرجہ بالا سورۃ بقرہ 2 آیت 180 اور آیت 240 منسوخ تصور ہوں گی۔

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ وَ لِلنِّسَآءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوْضًا ○ وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا○

سورۃ النساء 4 آیت 7اور جو کچھ والدین یا نزدیکی رشتہ دار چھوڑ کر مریں اس میں مردوں کا بھی حصہ ہے اور عورتوں کا بھی حصہ مقرر ہے چاہے مال تھوڑا ہو یا زیادہ۔ اور اگر جائیداد کی تقسیم کے موقع پر دوسرے رشتہ دار یتیم یا غریب حاضر ہوں تو ان کو بھی جائیداد میں سے مناسب حصہ دو۔ اور ان سے شریں کلامی سے پیش آؤ عورتوں کو وراثت میں ان کا حق اور حصہ دینا نہایت لازم ہے اور شرعی احکام کے مطابق عورت کا حصہ مرد کے حصے کا نصف یعنی آدھا ہے۔

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ۚ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ؕ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّ وَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ○

پارہ4سورۃ النسا4 آیت -11 خدا تم کوتمہاری اولاد کے بارے حکم دیتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دولڑکیوں کے حصے کے برابر ہے اور اگر میت کی اولاد میں صرف لڑکیاں ہی ہوں تو کل ترکے میں ان کا دوتہائی اور صرف ایک لڑکی ہوتو اس کا حصہ بشرطیکہ وصیت کی اولاد ہو اور اگر اولاد نہ ہو اور ماں باپ ہی ہوں جو اس کے وارث ہوں تو ایک تہائی ماں کا اور اور میت کے بھائی بھی ہوں تو ماں کا چھٹا حصہ اور یہ تقسیم کر کے میت کی وصیت کی تکمیل کے بعد جو اس نے کی ہو یا قرض کے ادا ہونے کے بعد جو اس کے ذمے ہر عمل میں آئے گی۔

وراثت کے احکام میں دو باتیں قابل غور ہیں پہلی یہ کہ میت کی جائیداد وارثوں میں اسی وقت تقسیم ہوسکتی ہے جبکہ پہلے تمام قرضے اور واجبات ادا کر دیئے ہوں۔

صحیح بخاری کے مطابق رسول کریم صلعم نے ہمیشہ مقروض مسلمانوں کی نماز جنازہ پڑھنے سے اجتناب کیا جب تک کہ ان کا قرض ادا نہیں کیا گیا لہذا جب کسی مسلمان کی نماز جنازہ کا موقع آئے تو پہلے یقین کرلیا جائے کہ اس کے تمام قرضے چاہے ہی بنک سے لئے ہوں یا کسی اور ادارے سے

اب ادا کر دیئے گئے ہیں۔

وَ لَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَ لَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَ اِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّ لَهٗۤ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِی الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝

سورۃ 4 النساء آیت 12 اور جو مال تمہاری عورتیں چھوڑ مریں (اگر ان کے اولاد نہ ہو تو اس میں نصف حصہ تمہارا اور اگر اولاد ہو تو ترکے میں تمہارا چوتھائی لیکن یہ تقسیم) واجبات اور قرض کے (ادا کرنے کے بعد جو ان کے ذمہ ہو) کی جائے گی اور جو مال تم (مرد) چھوڑ مرو اور اگر تمہارے اولاد نہ ہو تو تمہاری عورتوں کا اس میں چوتھا حصہ اور اگر اولاد ہو تو ان کا آٹھویں حصہ (یہ حصے) تمہارے واجبات اور قرض کی ادائیگی کے بعد ملے گا۔ اور اگر ایسے مرد یا عورت کی میراث کا معاملہ ہو جس کے نہ والدین زندہ ہو اور نہ ہی اولاد ہو مگر اس کے بھائی یا بہن ہو تو ان میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ اور اگر ایک سے زیادہ ہو تو سب ایک تہائی میں شریک ہوں گے یہ حصے بھی واجبات اور قرض کی ادائیگی کے بعد دیئے جائیں گے بشرطیکہ کسی کا نقصان نہ ہو یہ خدا کا فرمان ہے اور خداوند تعالیٰ بڑا جاننے والا اور بڑا بردبار ہے۔

وَ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِیَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَ الَّذِیْنَ عَقَدَتْ اَیْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِیْبَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدًا ۝

سورۃ النساء 4 آیت 33 اور جو والدین اور رشتہ دار مرنے پر جائیداد چھوڑ جائیں اس میں ہر ایک کے حصے اور وارث مقرر کر دیئے ہیں ان کو اور جن سے تم نے قول و قرار باندھا ہے ان سب کو ان کا جائز حصہ دے دو۔ اور اللہ تعالیٰ تو سب کچھ دیکھ رہا ہے۔

فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۝

سورۃ النساء 4 آیت 176 اور مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصے کے برابر ہے۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ o

سورۃ النساء 4 آیت 33 اور آیت 176 کی روشنی میں بقرہ 2 آیت 180 اور آیت 240 منسوخ تصور ہوں گی اور سورۃ مائدہ 5 آیت 106 اور 107 بھی منسوخ ہیں سورۃ مائدہ 5 آیت 106 جب تم سے کسی کو موت واقع ہونے لگے تو وصیت کرتے وقت تم اپنے عزیزوں میں سے دو آدمی گواہ بنالو یا اگر سفر کی حالت میں ہو اور موت کا موقع آجائے تو کوئی بھی دو آدمیوں کو وصیت پر گواہ بنالو۔

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا o

پارہ 21 سورۃ احزاب 33 آیت-6 پیغمبر کو مومنوں کی جانوں پر ان سے زیادہ حق ہے۔ اور پیغمبر کی بیویاں ان کے لئے ماؤں کا مقام رکھتی ہیں اور کتاب اللہ کی مدد سے رشتہ دار آپس میں مسلمانوں اور مہاجروں کے مقابلے میں ایک دوسرے کے ترکے کے زیادہ حقدار ہیں لیکن اگر تم اپنے دوستوں پہ احسان کرنا چاہو تو الگ بات ہے یہ حکم کتاب (قرآن مجید) میں لکھ دیا گیا ہے۔

گو وارثت کے بارے میں خداوند تعالیٰ نے متعدد آیات کریمہ میں اپنے احکام بندوں کی راہنمائی کے لئے تفصیل سے واضح کردیئے ہیں لیکن پھر بھی اکثر یہ سوال اٹھتا ہے کہ پوتے کو وراثت میں حصہ مل سکتا ہے یا نہیں اس بارے میں دیکھیں صحیح بخاری حصہ 3 پارہ 27 حضرت زید بن ثابتؓ (جو قران کریم کے کاتب تھے) نے فرمایا کہ بیٹا زندہ ہو تو پوتوں کو برابر حصہ ملے گا۔

اللہ تعالیٰ کے حضور میں مرد اور عورتیں برابر ہیں

وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا یُظْلَمُوْنَ نَقِیْرًا○

سورۃ النساء 4 آیت 24 اور جو کوئی نیک عمل کرے چاہے مرد ہو یا عورت اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہو وہ بہشت میں داخل ہوں گے اور ان پر ذرہ برابر ظلم نہیں ہوگا۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّهٗ حَیٰوةً طَیِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِیَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ○

پارہ 14 سورۃ نحل 16 آیت 97 جو کوئی نیک عمل کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ مومن بھی ہوگا تو ہم اس کو دنیا میں پاک اور آرام کی زندگی عطا کریں گے اور آخرت میں ان کے اعمال کا نہایت اچھا بدلا دیں گے۔

مَنْ عَمِلَ سَیِّئَةً فَلَا یُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ یُرْزَقُوْنَ فِیْهَا بِغَیْرِ حِسَابٍ○

پارہ 24 سورۃ غافر 40 آیت 40 جو شخص برے کام کرے گا اس کو ویسا ہی بدلہ ملے گا جو نیک کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ صاحبِ ایمان بھی ہوگا تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہوں گے وہاں ان کو بے شمار رزق ملے گا۔

یہ معاملہ ہمیشہ کے لئے صاف اور طے کر دیا گیا ہے کہ اسلامی معاشرے میں عورت اور مرد کی حیثیت بالکل برابر ہے۔ اس باب میں کسی حجت یا دلیل کی گنجائش نہیں۔

چنانچہ کسی عالم۔ فاضل۔ بادشاہ۔ صدر۔ وزیر اعظم حتیٰ کہ پارلیمنٹ کو بھی اختیار یا مجاز نہیں کہ ایسا قانون بنائے جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عورتوں کو عطا کردہ حقوق کی نفی کرتا ہو یعنی عورتیں کار یا گاڑی نہیں چلا سکتیں۔ عورتیں ووٹ نہیں دے سکتیں یا عورتیں پارلیمنٹ کی ممبر نہیں بن سکتیں ایسے قوانین کا اسلامی شرع اور احکام خداوندی کی موجودگی میں کوئی جواز نہیں لہذا پاکستان بار کونسل عورتوں کی کوئی بھی تنظیم۔ تنظیم برائے تحفظ انسانی حقوق یا کوئی بھی آدمی یا عورت انفرادی طور پر پاکستان سپریم کورٹ یا فیڈرل شریعت کورٹ میں درخواست دے سکتے ہیں کہ ایسے قوانین کو خلاف اسلامی شرع قرار دیا جائے اور پاکستانی دستور سے خذف کیا جائے اگر کہیں یہ روایت ہے کہ مرے ہوئے آدمی پر مقدمہ چلایا جا سکتا ہے تو عین مناسب ہوگا کہ ضیاالحق کے خلاف عورتوں کے حقوق غصب کرنے اور اسلامی شرع کی خلاف ورزی کرنے کے جرم میں فیڈرل شریعت کورٹ یا پاکستان سپریم کورٹ میں مقدمہ چلایا جائے تاکہ مستقبل میں کسی آدمی کو ایسا سوچنے کی جرات نہ ہو سکے۔

یہ بڑے رنج کی بات ہے کہ ہمارے علما حضرات چھوٹی چھوٹی باتوں پر عوام کے جذبات کو بھڑکاتے ہیں جس کے نتیجہ میں فرقہ وارانہ فسادات شروع ہو جاتے ہیں اور سینکڑوں معصوم افراد موت کی نذر ہو جاتے ہیں لیکن ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کے احکام اور اسلامی شرع کی صریحاً خلاف ورزی کی گئی اور کسی کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔

اسلامی معاشرہ میں عورت کا مقام

اسلامی معاشرہ میں عورت کا مقام سمجھنے کے لئے کئی باتوں کو ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہے مغربی معاشرہ میں جہاں سمجھا جاتا ہے کہ عورتوں کو مردوں کے برابر حقوق ہے انیسویں صدی تک عورتوں کے حقوق کا نہ کہیں تصور تھا اور نہ ہی کہیں ذکر تھا بلکہ جو کچھ عورتوں نے مغربی دنیا میں حاصل کیا ہے وہ بیسویں صدی میں حاصل کیا ہے۔

ادھر ہندوستان میں عورتوں کے حقوق کا کیا ذکر کیا جائے جہاں گائے کو گئو ماتا پکارا جاتا ہے اور عورتوں کو داسی اور سب کو معلوم ہے کہ ستی کی قبیح رسم ہندوستان میں رائج تھی کہ خاوند کے مرنے پر لاش کے ساتھ ساتھ زندہ عورت کو جلا دیا جاتا کہ ہندو معاشرہ میں بیوہ کا کوئی مقام اور تصور ہی نہیں خدا تعالیٰ بھلا کرے انگریزوں کا جنہوں نے اپنے راج کے دوران قانون کے زور سے اس قبیح رسم کو ختم کیا جہیز گو عربی لغت کا لفظ ہے عربوں میں ایسی کوئی رسم نہیں بلکہ ہندوستان میں عورت کو داسی قبول کرنے پر مرد کو بھاری نذرانہ یا دوسرے لفظوں میں رشوت پیش کی جاتی اور ہندوستان میں جب لوگوں نے مذہب اسلام قبول کیا تو وہ اپنے ساتھ یہ بُری رسم لیتے آئے اور اس کو جہیز کا نام دیا۔ دنیا بھر میں کسی معاشرہ میں ایسی کوئی رسم نہیں ادھر عرب معاشرہ میں بھی عورت کی حالت قابل رحم تھی۔ جزیرہ نما عرب میں بہت تھوڑی زمین قابل کاشت ہے اوپر سے بارش بھی بہت کم ہوتی ہے۔ لہذا کھیتی باڑی اور زراعت بھی بہت تھوڑی ہوتی لہذا لوٹ مار اور قتل و غارت ہی زندگی کا چلن

تھا لڑائی جھگڑے میں بہت سے مرد مارے جاتے اور قبیلوں کی بقا اور مفاد کی خاطر بیواؤں اور یتیموں سے شادیاں رچالی جاتیں بیویوں کی تعداد کا کوئی تصور نہیں تھا۔ ہاں شادی پر بیوی کا حق مہر ضرور دیا جاتا۔

بیٹا پیدا ہوتا بڑا ہو کر قبیلے کے دوسرے مردوں کے ساتھ شانہ بشانہ لڑائی میں حصہ لیتا جب کہ لڑکی پیدا ہونے پر قبیلہ کی ذمہ داریوں میں اضافہ ہو جاتا لہٰذا اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے بیٹی کو پیدا ہوتے ہی زندہ درگور کر دیا جاتا زمانہ جاہلیت میں عربوں میں عورت معاشرہ پر بوجھ تصور کی جاتی۔

اب اسلام کی طرف آیئے پندرہ سو سال پہلے رسول کریمؐ نے فرمایا کہ جس مسلمان نے تین بیٹیوں کی صحیح پرورش اور تربیت کی وہ جنتی ہے ایک صحابیؓ نے سوال کیا کہ یا رسول اللہؐ اگر کسی کی دو بیٹیاں ہوں تو آپؐ نے فرمایا کہ وہ بھی جنت کا حق دار ہے ایک اور اصحابیؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کہ اگر کسی کی ایک ہی بیٹی ہو تو آپؐ نے جواب دیا کہ وہ بھی جنتی ہے یعنی عورت اسلامی معاشرہ میں باعث رحمت ہے۔

آگے بڑھیں جب وہ جوان ہوتی ہے تو اس کی شادی ہوتی ہے تو دولہا کے لئے فرض ہے کہ وہ اس کو حق مہر دے۔

وَ اٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحۡلَةً ؕ ○

سورۃ نسا 4 آیت -4 اور عورتوں کو ان کا حق مہر خوشی سے دو رسولؐ خدا نے انتہائی سادہ زندگی گزاری شائد اس کا تصور کرنا اور پیروی کرنا ناممکن ہوگا اس کے باوجود آپؐ نے اپنی اکثر بیویوں کو 400 درہم حق مہر دیا جو آج کل چھ لاکھ روپے بنتے ہیں (سیرت نبوی ابن اسحاق) اور حضرت عمرؓ نے بی بی کلثومؓ کو 40,000 درہم حق مہر دیا جو آج کل چھ کروڑ روپیہ بنتا ہے (حیات عمر مولانا شبلی) اور بلاناغہ تہجد پڑھنے اور مسواک کرنیوالے صاحبان سے یہ سوال کرنا نامناسب نہیں ہوگا کہ انہوں نے سنت نبوی کی پیروی کرتے ہوئے اپنی بیوی کو کتنا حق مہر دیا۔ شادی ہونے پر خاوند پر فرض ہے کہ وہ اپنے بیوی کی جائز خواہشات اور ضروریات پوری کرے۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوۡنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعۡضَهُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ وَّ بِمَاۤ اَنۡفَقُوۡا مِنۡ اَمۡوَالِهِمۡ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلۡغَيۡبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ ○

سورۃ النساء 4 آیت 34 مرد عورتوں کے نگہبان ہیں اور ان کی دیکھ بھال کے ذمہ دار ہیں اس لئے کہ خداوند تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور مرد اپنی بیویوں کی خاطر اپنا

مال و دولت (کمائی) خرچ کرتے ہیں تو نیک عورتیں اپنے خاوندوں کی خواہش کے مطابق رہتی ہے اور ان کی غیر حاضری میں مال و آبرو کی حفاظت کرتی ہیں جس کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے ان کو ذمہ دار بنایا ہے اور آگے پڑھیں:

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا ۖ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۚ وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِن فَضْلِهِ ۝

سورۃ النساء 4 آیت 32 جو مرد کماتے ہیں وہ ان کا حصہ ہے اور جو عورتیں کماتی ہیں تو وہ ان کا حصہ ہے اور خداوند تعالیٰ سے فضل و کرم مانگتے رہو (ہوسکتا ہے کوئی عورت کاروبار کرتی ہو یا کوئی عورت ملازمت کرتی ہو جیسے کہ وکیل ہو جج ہو وزیر ہو یا بنک میں ملازمت کرتی ہو یا پروفیسر ہو یا ٹیچر ہو یا ڈاکٹر ہو تو جو کچھ اپنی ملازمت یا کاروبار سے کمائے گی اسی پر اس کا اپنا ذاتی حق ہے مرد کا کسی قسم کے دخل کی اجازت نہیں) اور جب عورت کے والدین کی وفات ہوتی ہے تو اس کا وراثت میں حصہ مقرر ہے۔

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ ۚ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ۝

سورۃ النساء 4 آیت 7 اور جو مال ماں باپ اور رشتہ دار چھوڑ مریں تھوڑا ہو یا بہت اس میں مردوں کا بھی حصہ ہے اور عورتوں کا بھی یہ حصے (خداوند تعالیٰ کے) مقرر کیے ہیں۔

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ۚ ۝

سورۃ النساء 4 آیت-11 اور خداوند کریم تم کو اولاد کے متعلق ارشاد فرماتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے۔

الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ ۖ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا ۝

سورۃ النساء 4 آیت 176 اور اگر (وارثوں میں) بھائی اور بہن یعنی مرد اور عورتیں بھی ہوں تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصے کے برابر ہے اور خداوند کریم ہر بات سے بخوبی واقف ہے۔

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ

ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيرًا ٥ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا٥

سورۃ بنی اسرائیل 17 آیت 23,24 اور خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ بھلائی کرتے رہو اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اُف تک نہ کہنا اور نہ ہی ان کو جھڑکنا اور ان کے ساتھ ادب سے بات کرنا اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرتے رہو کہ اے پروردگار جیسے انہوں نے مجھے بچپن میں (محبت اور شفقت سے) پرورش کی تو بھی ان (کے حال) پر رحمت فرما۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ط قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَ الْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ط٥

سورۃ بقرہ 2 آیت 215 (اے رسول کریمؐ) لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر کیا کچھ خرچ کریں آپ فرمادیں کہ (جو چاہو خرچ کرو لیکن) جو مال خرچ کرنا چاہو وہ ماں باپ کو رشتہ داروں کو یتیموں کو محتاجوں (سب) کو دو۔

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ۚ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ٥

سورۃ بقرہ 2 آیت 245 کون ہے جو خدا تعالیٰ کو قرض حسنہ دے کہ وہ اس کو کئی گنا بڑھا چڑھا کر دے گا اور خداوند کریم ہی روزی کو گھٹاتا اور بڑھاتا ہے اور تم کو لوٹ کر اسی کے حضور میں جانا ہے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ط وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ٥

سورۃ بقرہ 2 آیت 261 جو لوگ اپنا مال خداوند تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر خرچ کرتے ہیں ان کے (مال) کی مثال اس دانے کی طرح ہے جس سے سات بالیاں اُگیں اور ہر بالی میں سو سو دانے ہوں اور خداوند تعالیٰ جس (کے مال) کو چاہتا ہے بڑھاتا ہے وہ بڑی کشائش والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

سبحان اللہ ماں باپ کی خدمت اولاد پر فرض ہے اور خوش قسمتی ہے لیکن ملاحظہ فرمائیں خداوند کریم کی کرم نوازی کہ اس کو بھی اپنے اوپر قرض قرار دیتا ہے اور قرض بھی ایسا کہ اس کا بدلہ سات سو گنا جو آدمی کے عقل اور سوجھ بوجھ سے باہر ہے۔

نبی کریمؐ سے کسی اصحابیؓ نے پوچھا کہ سب سے زیادہ کس کا حق ہے کہ میں اس سے اچھا سلوک کروں تو آپ نے جواب دیا کہ تیری ماں کا اس نے دوبارہ پوچھا تو آپؐ نے دوبارہ فرمایا کہ تیری ماں کا اُس نے پھر پوچھا تو آپ نے پھر فرمایا کہ تیری ماں کا جب اس نے چوتھی دفعہ پوچھا تو آپ نے جواب دیا کہ تیرے باپ کا - صحیح بخاری جلد 3 پارہ 24 اور رسول کریم کا فرمان سب مسلمانوں کو خوب معلوم ہے کہ جنت ماں کے پاؤں کے نیچے ہے جہاد سب عبادتوں سے افضل ہے اور رسولؐ کریم کا فرمان ہے کہ اگر کسی مسلمان کے والدین بوڑھے ہیں کہ ان کی دیکھ بھال اور خدمت کی ضرورت ہے تو اس مسلمان کے لئے جہاد سے رخصت ہے صحیح بخاری جلد 3 پارہ 24 اور حضرت اویس قرنی کا قصہ بیان کرنا لازم اور برمحل ہے کہ آپ کی والدہ محترمہ بوڑھی اور اپاہج تھی اور ہر وقت دیکھ بھال اور خدمت کی ضرورت تھی حضرت اویس قرنی نے گو رسولؐ کریم کی حیات مبارک میں اسلام قبول کیا لیکن والدہ محترمہ کی دیکھ بھال کی وجہ سے حضور نبی کریم کی زیارت سے محروم رہے رسول کریمؐ نے حضرت عمرؓ کو فرمایا کہ تمہارے عہد خلافت میں اس حلیہ کا ایک شخص آئے گا اس کو میری طرف سے کہنا کہ میری اُمت کے لئے دعا کرے اور پھر ایسا ہی ہوا کہ حضرت عمر کے عہد خلافت میں اسی حلیہ کا ایک شخص مسجد نبوی میں حاضر ہوا کہ حضرت اویس قرنی کی والدہ محترمہ وفات پا چکی تھی اصحابہؓ کرام بڑے حیران تھے کہ عجب شخص ہے کہ رسول کریمؐ کی حیات مبارک میں اسلام قبول کیا لیکن آپؐ کی زیارت سے محروم رہا - حضرت اویسؓ قرنی نے اصحابہ کرامؓ سے رسولؐ مقبول کے چہرہ مبارک کی تفصیل پوچھی تو اصحابہ کرامؓ نے جواب دیا کہ ہم نے تو کبھی دیکھا ہی نہیں تھا ہم تو ہمیشہ ادب سے گردنیں نیچے جھکائے رہے حضرت اویسؓ قرنی نے فرمایا کہ میں نے تو ہمیشہ رسول کریمؐ کا چہرہ مبارک سامنے پایا سوائے جب میں اپنی ماں کی خدمت میں حاضر ہوتا سبحان اللہ اسلام نے جو مقام ماں کو عطا کیا ہے وہ صرف رسول کریمؐ اور اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں عام مسلمان میں نہ اتنی سمجھ بوجھ ہے اور نہ ہی عقل دنیا کے کسی مذہب یا معاشرہ میں عورت کا وہ مقام نہیں جو اسلام میں ہے بدقسمتی سے سارے مسلمان ملکوں میں عورت کی حالت ناگفتہ بہ ہے ایک طرف تو خود عورتوں کو معلوم ہی نہیں کہ خداوند کریم نے ان کو کیا کیا حقوق مرحمت فرمائے ہیں دوسری طرف آمرانہ حکمرانوں نے ان

کو جاہل اور ان پڑھ رکھا ہے ساتھ ہی ساتھ علما حضرات نے قرآن کریم کی غلط تاویلیں کر کے حاکموں کا حق نمک ادا کیا ہے دکھ تو اس بات کا ہے کہ خود تعلیم یافتہ عورتوں نے اس معاملہ میں کوئی جدوجہد نہیں چلائی لازم ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل راہنمائی کرے اور عملی اقدام اٹھائے یہ عین مناب موقع اور محل ہے کہ لگے ہاتھوں اسی سلسلے میں کچھ اور باتوں کا بھی ذکر کیا جائے جن کا اس موضوع سے گہرا تعلق ہے نواز شریف اور جنرل پرویز مشرف کے آپس میں جھگڑے میں جنرل پرویز مشرف نے نواز شریف کی حکومت کا تختہ الٹ دیا اور خود حکومت پر قبضہ کر لیا اور بعد میں جو کچھ ہوا تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں جنرل پرویز مشرف نے صدارت سنبھالنے کے بعد L.F.O یعنی LEGAL FRAMWORK ORDER جاری کیا کہ حکومت کا اقتدار واپس عوام اور منتخب پارلیمنٹ کو کیسے اور کس طریقہ سے منتقل کیا جائے گا۔

L.F.O کے مطابق ملک میں اکتوبر 2002ء میں انتخاب ہوئے۔ پارلیمنٹ اور مرکزی حکومت صوبائی اسمبلیاں اور صوبائی وزارتیں قائم ہوئیں اور اپنا اپنا کام اپنے اپنے دائرہ عمل کے مطابق شروع کر دیا۔

مذہبی جماعتوں نے پارلیمنٹ میں L.F.O کے خلاف اودھم اور ہلڑ بازی شروع کر دی حالانکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ واضح فرماتا ہے۔

وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ٥

سورۃ اعراف 7 آیت 56: ملک میں امن اور سلامتی قائم ہونے کے بعد دنگا فساد مت پھیلاؤ ڈرتے رہو اور اس کی جناب میں امید رکھ کر پکارو بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت نیکی کرنے والوں کے قریب ہی ہے۔

لیکن ان کے اسلام میں شاید ایسی کوئی آیت ہی نہ ہو ایک محاورہ ہے بغل میں چھری منہ میں رام رام شاید انہی علماء حضرات کے بارے میں یہی علماء حضرات اسلام پاکستان اور جمہوریت کی کشتیوں میں پتھر بھرنے کے مجرم ہیں خداوند تعالیٰ نے پاکستان اور تمام دنیائے اسلام کو ایسے علماء حضرات کے سائے سے بچائے آمین ثم آمین۔

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسمان کیوں ہو

اگر ان کے اس دعوے کی کوئی دلیل یا حجت ہے کہ LFO 1973ء کے آئین اور جمہوریت کے خلاف ہے تو انہی مذہبی جماعتوں نے انتخاب میں حصہ کیوں لیا اپنے ممبروں کو انتخاب کے لئے

کیوں نامزد کیا اور رائے دہی میں کیوں حصہ لیا وہ LFO کو ناجائز قرار دیتے ہیں تو ان کو چاہئے کہ پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں سے استعفیٰ دے دیں صوبائی حکومت کے وزرا استعفیٰ دے دیں یہ تو بغض معاویہ کی بدترین مثال ہے قارئین کو یاد ہوگا کہ انہی مذہبی جماعتوں نے 76-1977ء میں 1973ء کے آئین اور جمہوریت کے روح رواں ذوالفقار علی بھٹو وزیراعظم پاکستان کے خلاف ایک (رسوائے زمانہ) بیرونی جاسوسی ادارے کے توسط سے مہم چلائی اور بھٹو حکومت کا تختہ الٹ دیا اور مارشل لا ڈکٹیٹر ضیاء الحق کا ناجائز اقدام پر پورا پورا ساتھ دیا۔ قرآنی احکام کی کھلم کھلا خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنے یارلوگوں کو حکومت کے خرچ پر حج کو بھیجا۔ عورتوں کے حقوق غصب کئے۔ اقلیتی فرقوں کے خلاف قوانین وضع کئے رشوت ستانی غبن۔ بددیانتی اور سمگلنگ کو کھلی چھٹی دے انہوں نے اس وقت جموریت اور 1973ء کے آئین کی خلاف ورزی کو روکنے کی خاطر مہم کیوں نہ چلائی دراصل ہمارے علماء حضرات کو جمہوریت اور 1973ء کے آئین سے نہ کوئی تعلق ہے اور نہ ہی کوئی واسطہ ابھی 2002ء کے انتخابات میں انہوں نے عورتوں کو نامزدگی اور حق رائے دہی سے روکنے کی خاطر ہرطرح کا ناجائز خاندانی اور قبائلی اثر ورسوخ اور دباؤ استعمال کیا اور یہ صرف ان پندرہ بیس سالوں کی بات نہیں اوائل 1965ء میں جب ایوب خاں اور محترمہ فاطمہ جناح کے درمیان صدر پاکستان کے انتخاب کے لئے مقابلہ ہوا تو انہی لوگوں نے فتویٰ جاری کیا کہ کوئی عورت ملک کی صدر کی نہیں بن سکتی یہ کہاں کا اسلام ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کے احکام ملاحظہ فرمائیں۔

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَ مَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ○

سورۃ نسا 4 آیت 122 اور جولوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے (مرد ہو یا عورت) ان کو ہم بہشتوں (باغوں) میں داخل کریں گے جن میں نہریں رواں ہیں ہمیشہ وہاں رہیں گے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کون اپنے قول کا سچا اور پکا ہوسکتا ہے۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

سورۃ نحل 16 آیت 97 جوکوئی نیک عمل کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ مومن بھی ہوگا تو ہم اس کو دنیا میں پاک اور آرام کی زندگی عطا کریں گے اور آخرت میں ان کے اعمال کا نہایت اچھا بدلہ دیں گے۔

مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى

وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ٥

سورۃ غافر 40 آیت 40 اور جو شخص بُرے کام کرے گا اس کو ویسا ہی بدلے ملے گا اور جو نیک کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ صاحب ایمان بھی ہو گا تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہوں گے وہاں ان کو بے شمار رزق ملے گا۔

یہ معاملہ ہمیشہ کے لئے صاف اور طے کر دیا گیا ہے کہ اسلامی معاشرے میں عورت اور مرد کی حیثیت بالکل برابر ہے اس باب میں کسی حجت یا دلیل کی گنجائش نہیں۔

ان علما حضرات نے محترمہ فاطمہ جناح امیدوار صدر پاکستان کے خلاف کن قرآنی احکام کی بنیاد پر فتویٰ دیا یقیناً یہ وہ قرآنی احکام تو نہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول کریمؐ پر نازل کیا انہوں نے اپنے لئے ایک الگ اسلام درہ آدم خیل سے بنوا لیا ہے جب چاہا جس طرح چاہا معنی گھڑ لئے آج وہ امریکہ کے خلاف نعرے لگا رہے ہیں 1976ء سے 1986ء تک وہ امریکہ کا کلمہ پڑھتے تھے۔

امریکہ کو افغانستان میں القاعدہ کے خلاف پاکستان کی طرف سے تعاون کی ضرورت تھی لہذا انہوں نے صدر جنرل پرویز مشرف کی طرف رجوع کیا اور اس نے اپنے فائدہ کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے امریکہ کو عملی تعاون کا یقین دلایا امریکہ اور جنرل پرویز مشرف. میں من ترا حاجی بگو کے بصداق دوستی ہے۔

جنرل پرویز مشرف ہو یا مذہبی جماعتوں کے علما حضرات یا نواز شریف ہو یا جنرل ضیاء الحق یا ایوب خاں اور لیاقت علی اگر یہ لوگ یا ان کے حواری یہ سمجھتے ہیں کہ امریکہ کی دوستی یا امداد پاکستان کی جہالت تنگ دستی غربت پسماندگی بے چارگی یا ذلالت کو دور کر سکتی ہے تو یہ محض خیال خام ہے خوش فہمی ہے امریکہ نے آج تک پاکستان ہی نہیں بلکہ ساری دنیائے اسلام اور مسلمانوں کو سوئی بنانا بھی نہیں سکھایا ہاں وہ آپ کو قرض دیں گے اور قرض میں اپنی فالتو گندم سویابین تیل یا پھر اپنا پرانا استعمال شدہ ناکارہ اسلحہ پاکستان کا اپنا 55 سال کا تجربہ اس بات کی صداقت کا گواہ ہے اگر مسلمانوں کی جہالت پسماندگی بے کسی یا ذلالت کے گڑھے سے نکلنا ہے اس کا علاج تو پہلے ہی سے ان کے پاس ہے دور جانے یا وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں خداوند کریم کی جانب سے بھیجا ہوا قرآن کریم مراکو سے لے کر انڈونیشیا تک ہر گھر میں موجود ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان اس کو سمجھ کر پڑھیں اور اس کے مطابق عمل کریں۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ

تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۝

سورۃ آل عمران 3 آیت 26 (اے رسول کریمؐ) آپ فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ہی دنیا جہاں کا مالک ہے تو جسکو چاہے اختیار بخش دے اور جس سے چاہے اختیار چھین لے جسکو چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے ہر طرح کی بھلائی تیرے اختیار میں ہے اور بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝

سورۃ احزاب 33 آیت 2,3 : جو احکام تم کو تمہارے پروردگار کی طرف سے بھیجے گئے ہیں اُن پر عمل کرو بے شک خداوند کریم تمہارے سارے اعمال سے باخبر ہے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھو خداوند تعالیٰ ہی کارساز کافی ہے۔ اور سونے پر سہاگہ کہ مسلمانوں کے پاس رسول کریمؐ کا بہترین کردار (تقلید کی خاطر) بطور نمونہ سامنے موجود ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝

سورۃ احزاب 33 آیت 2 : رسول کریمؐ کا بہترین کردار اور پیروی اور تقلید کے تمہارے سامنے نمونہ (موجود) ہے (یعنی) اس شخص کے لئے جو خداوند کریم سے ملنے کی امید رکھتا ہو اور روز قیامت کے آنے پر ایمان اور یقین ہو اور جو اللہ تعالیٰ کی کثرت سے حمد و ثنا کرتا ہو۔

دیر کا ہے کی آیئے بسم اللہ کریں قارئین حیران ہوں گے کہ کس موضوع پر بات شروع ہوئی اور کہاں ختم ہوئی یہ بالکل بجا ہے لیکن خداوند کریم فرماتا ہے کہ تمہارے دلوں میں تمہاری سب بیماریوں (عقیدہ ایمان) اور کمزوریوں کا علاج قرآن کریم میں موجود ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝

سورۃ یونس 10 آیت 57 اے لوگو تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے نصیحت اور دلوں میں بیماریوں (عقیدہ اور ایمان کی کمزوریوں) کی شفا اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت آگئی ہے (اب غلطی کا کوئی جواز یا حجت قبول نہیں)

☆☆

قرض کے بارے میں اللہ تعالیٰ ہدایت فرماتے ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ وَلْيَكْتُبْ
بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۚ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ۚ
فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا ۚ
فَاِنْ كَانَ الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ
فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ۚ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا
رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰهُمَا
فَتُذَكِّرَ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى ۚ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ۚ وَلَا تَسْـَٔمُوْٓا
اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ؕ ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 282 اے ایمان والو جب تم آپس میں کسی معیاد معین کے لئے قرض (لین دین) کا معاملہ کرنے لگو تو اس کو لکھ لیا کرو اور لکھنے والا تم میں سے کسی کا نقصان نہ کرے بلکہ انصاف سے لکھے نیز لکھنے والا جیسا اس کو خدا نے سکھایا ہے لکھنے سے انکار بھی نہ کرے اور دستاویز لکھ دے اور جو شخص قرض لے وہ دستاویز کا مضمون لکھوائے اور خداوند تعالیٰ سے کہ اس کا مالک ہے ڈرتا رہے اور قرض کی رقم سے کم نہ لکھوائے اور اگر قرض لینے والا بے عقل یا ضعیف ہو یا مضمون لکھوانے

کی اہلیت نہ رکھتا ہو تو جو اس کا ولی ہو وہ انصاف کے ساتھ مضمون لکھوائے اور اپنے میں سے دو مردوں کو ایسے معاملے میں گواہ بنالیا کرو اور اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور عورتیں جن کو تم گواہ پسند کرو کہ اگر ان میں سے ایک بھول جائے گی تو دوسری اس کو یاد دلائے گی اور جب گواہ گواہی کے لئے طلب کئے جائیں تو انکار نہ کریں اور اگر قرض تھوڑا ہو یا بہت اس (دستاویز) کے لکھنے میں کاہلی نہ کرنا۔

کچھ لوگ اس سے یہ مطلب اخذ کرتے ہیں کہ عورت ناقص العقل ہے یا اس میں ذہانت کی کمی ہے یہ تو سراسر حماقت اور جہالت کا ثبوت ہے حضرت عمرؓ اپنے عہد خلافت میں ایک جھونپڑے پر گئے اور دروازے پر دستک دی گھر کے مالک نے دروازہ کھولا۔ حضرت عمرؓ امیر المومنین کو سامنے کھڑا پایا حیران اور ششدر رہ گیا حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں اپنے بیٹے کے لئے تمہاری بیٹی کا رشتہ لینے حاضر ہوا ہوں اس شخص نے کہا کہ جناب میری بیٹی تو اندھی ہے حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ مجھے منظور ہے اس شخص نے کہا کہ میری بیٹی تو لولی اور اپاہج بھی ہے حضرت عمرؓ نے کہا کہ ہمیں منظور ہے شادی ہوگئی تو حضرت عمرؓ نے اس شخص کو کہا کہ خدا کے بندے دلہن تو بالکل ٹھیک ہے نہ ہی اندھی ہے اور نہ ہی اپاہج اس شخص نے جواب دیا کہ حضور میری بیٹی نے شادی سے پہلے اپنے گھر سے باہر کچھ نہیں دیکھا اور نہ گھر کے باہر قدم رکھا میں کیا کہوں میرے حساب سے تو وہ اندھی اور اپاہج ہے تفصیل اس واقعہ کی یوں ہے کہ حضرت عمرؓ رات کے پچھلے پہر مدینہ منورہ کے اردگرد چکر لگا رہے تھے کہ دو عورتوں کی آواز سنائی دی والدہ صاحبہ نے بکریوں کا دودھ دوہا لیکن ضرورت سے کم تھا اس نے کہا کہ اس میں تھوڑا پانی ملا دیتے ہیں کہ گاہکوں کو پورا ہو جائے بیٹی نے کہا کہ یہ غلط بات ہوگی والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ بیٹا اس وقت کوئی دیکھ نہیں رہا بیٹی نے جواب دیا کہ خدا تعالیٰ بے شک دیکھ رہا ہے۔

رسول کریمؐ کا فرمان ہے شادی کے موقع پر عورت سے اجازت لینا ضروری ہے صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ کنواری لڑکیاں پوچھنے پر شرم و حیا کی بنا پر خاموش رہتی ہیں (وہ عورتیں جن کی پہلے شادی ہو چکی ہے (بیوہ یا مطلقہ) بغیر جھجک 'ہاں' کہتی ہیں) رسول کریمؐ نے فرمایا کہ کنواری لڑکیوں کا خاموش رہنا ہی 'ہاں' تصور کیا جائے اگر وہ نہ کر دیں تو شادی نہیں ہوگی صحیح بخاری جلد 3 پارہ 28 صفحہ-770

اس زمانے میں معاشرہ میں حالات ایسے تھے کہ عورتوں کے لئے گھر سے باہر قدم رکھنا خطرناک تھا لہذا گھر کے باہر کی دنیا کی ان کو کوئی خبر یا مسلم نہیں تھا آج پندرہ سو سال بعد شاید وہی

کوئی ایسی لڑکی ملے جس نے گھر سے باہر قدم نہ نکالا ہو آج آپ کو بہت عورتیں ملیں گی جو سرجن ہیں ڈاکٹر ہیں۔ پروفیسر ہیں ٹیچر ہیں وکیل ہیں عدالتوں میں ججوں کے عہدوں پر فائز ہیں اور قریباً قریباً ہر پیشہ اور کاروبار میں بڑی اچھی پوزیشن میں ہیں بی بی عائشہؓ کا فرمان ہے کہ رسول کریمؐ قرآن کریم کی چلتی پھرتی تفسیر تھے لہٰذا آج کی زمانہ عورتوں کو ثیبہ کے زمرے میں شمار کرنا عین مناسب ہوگا کہ انہوں اردگرد کی دنیا خوب دیکھی ہے اور اپنے بُرے بھلے کو خوب سمجھتی ہیں اور اپنی رائے کے اظہار میں کوئی جھجک یا مسئلہ نہیں ان کی تعلیم تجربے اور معاشرہ انسانیت اور قوم کے مفاد میں خدمات کا تقاضا ہے کہ ان کو معاشرے میں ان کا جائز مقام دیا جائے اور ان کی عزت و احترام کیا جائے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنی جناب سے جو حقوق عورتوں کو عنایت کئے ہیں اور اسلامی معاشرہ میں عورت کو ماں کا مرتبہ عطا کیا ہے وہ ہمیشہ کے لئے مسلمانوں کے سامنے ہے۔

بیواؤں اور یتیموں کی دیکھ بھال اور دو تین یا چار شادیوں کی ہدایت

کسی ملک یا خطہ زمین میں معاشرہ کی تشکیل اور ترقی میں اس کے جغرافیہ کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے کہ وہ ملک یا خطہ کرۂ ارض میں کہاں واقع ہے خط استوا سے دور ہے یا نزدیک ساحل سمندر کے پاس پاس ہے یا دور پہاڑی علاقہ ہے یا میدانی ہموار بارش کتنی ہوتی ہے دریا سیلاب میں پہاڑوں سے زرخیز مٹی لاتے ہیں گرمی کتنی پڑتی ہے سردی کیسی ہوتی ہے آب و ہوا کیسی ہے علاقہ اگر ساحلی ہوگا تو لوگ عموماً ماہی گیری کریں گے اگر سیلاب کی زد میں ہوگا تو بنگلہ دیش کی طرح عموماً چاول کاشت کیا جائیگا گرمی زیادہ ہوگی تو اناج اور پھل اچھے پیدا ہوتے ہیں اور پک کر خوب میٹھے ہوتے ہیں۔

جزیرہ نما عرب کی بہت تھوڑی زمین کاشت کا قابل ہے اور بارش بھی شاذو نادر لہٰذا وہاں کے باشندوں کے لئے کھیتی باڑی کرنا ممکن نہیں ماسوا جہاں جہاں نخلستان میں لوگ عموماً بھیڑ بکریوں اور اونٹ پال کر گزر اوقات کرتے تھے لوٹ مار اور قتل و غارت زندگی کا عام چلن تھا۔ اپنے اپنے علاقوں میں قبیلوں کی حکومت تھی اور مختلف قبائل میں دشمنی اور قتل و غارت نسل در نسل چلتی رہتی۔ لڑائیوں میں مرد مارے جاتے جس کے نتیجے میں عورتیں بیوہ اور بچے یتیم ہوجاتے قبیلوں کی اپنی بقا کے لئے بیواؤں اور یتیموں کی دیکھ بھال اولین ذمہ داری تھی لہٰذا لوگ کئی کئی شادیاں کر لیتے۔ شادیوں کی حد یا تعداد مقرر نہ تھی نفسانی اور حیوانی خواہشات کی تکمیل مقصود اول نہ تھی اور نہ ہی عورتوں کے حقوق کا تصور یا خیال تھا ہر طرف جہالت ہی جہالت تھی لڑائی جھگڑوں میں عورتوں اور بچوں کی سلامتی اور دفاع دوسری ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ مزید اضافہ تھا کہ لڑکے تو بڑے ہو کر

لڑائی میں مدد کرتے لیکن لڑکیاں مزید بوجھ بنتیں لہذا لڑکیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ درگور کردیا جاتا خداوند تعالیٰ کی رحمت نے جوش مارا عربوں میں ایک مبارک ہستی کو ان کی ہدایت کی خاطر مبعوث کیا۔ اور لوگوں کو سیدھا راستہ دکھانے کی خاطر اس پیغمبرؐ کے ذریعے اپنا پیغام پہنچایا کہ لوگوں میں محبت۔ اخوت اور شفقت پیدا ہو گناہوں کو چھوڑ کر سیدھا راستہ اختیار کریں اور پاک اور صاف زندگی گزاریں لیکن کافروں کو بہت بُرا لگا کہ بت پرستی اور طرز رہائش (معاشرت) کے خلاف تھا قبائلی برتری اور تکبر کی نفی کرتا تھا۔ لہٰذا انہوں نے ہر ممکن مخالفت کی بلکہ اسلام اور مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی بار بار کوشش کی اور مسلمانوں پر ایک وقت ایسا بھی آیا (جنگ احد) کہ بہت سے اصحابہ کرامؓ شہید ہو گئے اور بہت عورتیں بیوہ اور بچے یتیم ہو گئے۔

عام حالات میں مسلمانوں کے لئے ایک ہی وقت میں دو تین یا چار بیویاں ایک ساتھ رکھنے کا کوئی جواز نہیں اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی حکم ہے اور نہ کوئی ہدایت یا اجازت لیکن غیر معمولی حالات میں بڑی تفصیل سے احکام بیان واضح کئے ہیں اگر کسی وجہ سے مسلمان مردوں کی بڑی تعداد شہید ہو جائے نتیجہ بہت سی عورتیں بیوہ ہو جائیں گی اور بچے یتیم ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے حکم ہے کہ بیواؤں اور یتیموں کی مناسب دیکھ بھال کی جائے جیسے کہ حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں شام اور فلسطین میں طاعون پھیلی اور پچیس ہزار فوجی شہید ہو گئے حضرت عمرؓ نے بذات خود موقع پر جا کر بیواؤں اور یتیموں کی دیکھ بھال کا تسلی بخش بندوبست کیا اور ایک واقعہ بھی مثال کے طور پر نہیں ملتا کہ کسی نے دوسری شادی کی ہو (حیات عمر از مولانا شبلی) کی تیسری اور چوتھی شادی اور آج کل اگر کوئی فوجی شہید ہوتا ہے تو حکومت اس کے ورثاء کے لئے مناسب مکان تعلیم علاج معالجہ اور پنشن کا بندوبست کرتی ہے۔

ہاں اللہ تعالیٰ کی جانب سے حکم ہے کہ اگر تم (ملت اسلامیہ) کا ڈر ہو کہ بیواؤں اور یتیموں کی مناسب دیکھ بھال نہیں کر سکو گے تو بیواؤں اور یتیموں کی مناسب دیکھ بھال نہیں کر سکو گے تو بیواؤں اور یتیموں سے دو تین یا چار شادیاں مناسب اور جائز حق مہر دے کر کرلو لیکن شرط یہ ہے کہ برابر کا سلوک کرو ورنہ ایک ہی بیوی کافی ہے۔ سن 3 ہجری میں جنگ احد ہوئی جس میں تین ہزار کافر تھے اور قریباً ایک ہزار مسلمان جن میں سے قریباً تین سو منافق جنگ شروع سے پہلے واپس لوٹ گئے لڑائی میں رسول کریم ﷺ کے احکام کی خلاف ورزی کے نتیجہ میں مسلمانوں کا بہت نقصان ہوا رسول کریمؐ کی ذات مبارک کو زخم آئے قریباً 65 مسلمان شہید ہو گئے اس طرح بہت سارے بچے یتیم اور عورتیں بیوہ ہو گئیں ان حالات کو بطور احسن سنبھالا دینے کی خاطر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت

(ہدایت) کریمہ نازل فرمائی۔

وَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تُقۡسِطُوۡا فِى الۡيَتٰمٰى فَانْكِحُوۡا مَا طَابَ لَـكُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ مَثۡنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ‌ ۚ فَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تَعۡدِلُوۡا فَوَاحِدَةً ؕ o

پارہ 4 سورۃ النسا 4 آیت 3 اور اگر تم کو اس بات کا خوف ہو کہ یتیموں کی مناسب دیکھ بھال اور پرورش نہیں کر سکو گے تو جو عورتیں تم کو پسند ہوں دو دو یا تین تین یا چار چار ان سے نکاح کر لو اور اگر اس بات کا اندیشہ ہو کہ ان کے ساتھ یکساں سلوک نہیں کر سکو گے تو ایک عورت ہی کافی ہے اس آیت کریمہ میں بے سہارا بیواؤں اور یتیموں کی مناسب دیکھ بھال پر زور دیا گیا ہے لیکن بڑے دکھ کی بات ہے کہ کچھ لوگوں کی نفسانی اور حیوانی خواہشات کی تکمیل کی خاطر علما حضرات نے قرآن کریم کی آیت مبارکہ کو غلط رنگ میں پیش کیا ہے اور وہ منہ مانگے دام وصول کر رہے ہیں دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے غلط معنی یا رنگ دینے کی واضح طور پر سزا بیان کی ہے کہ توبہ توبہ پڑھتے ہوئے جگر کانپ اٹھتا ہے ساتھ ہی ساتھ ان واضح احکام کی خلاف کرنے اور ایک سے زیادہ شادی کرنے والا اور نکاح پڑھانے والا برابر کے شریک گناہ اور عذاب میں اس کی سیدھی سادھی مثال ہمارے سامنے قرآن کریم میں ہمارے سامنے موجود ہے کہ اگر کبھی بُرا وقت آ جائے کہ کھانے کو کچھ نہ ہو تو اللہ تعالیٰ نے اتنا حرام کھانے کی اجازت دی ہے کہ زندگی کا رشتہ قائم رہے لیکن حرام کھانے کو جائز قرار نہیں دیا۔

اسی طرح اگر پانی ملنے کی امید یا صورت نہ ہو تو مٹی یا ریت سے تیمم کرنے کی ہدایت ہے کہ نماز ادا کر سکیں لیکن اس کو معمول بنایا نہیں جا سکتا ایسے ہی قرآن کریم میں غیر معمولی حالات سے نبرد آزما ہونے کی خاطر اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور چھوٹ دی ہے یہ اس کی عنایت اور مہربانی کا ثبوت ہے۔

دنیا بھر میں تمام مذاہب اور معاشروں میں شادی بیاہ کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے کہ شادی بیاہ کا مقصد اولین نسل انسانی کی بقا معاشرے میں فحاشی اور بے راہ روی کو روکنا اور آپس میں محبت اور اخوت کے رشتوں کو استوار کرنا ہے لیکن مذہب اسلام ان سب باتوں کے ساتھ ساتھ ایک اور زاویے سے بھی شادی بیاہ کو اہمیت دی گئی جس کا مقصد نہایت اعلیٰ اور ارفع ہے جس کے مدنظر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں واضح احکام نازل فرمائے۔ سورۃ نسا 4 آیہ 3 :

وَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تُقۡسِطُوۡا فِى الۡيَتٰمٰى فَانْكِحُوۡا مَا طَابَ لَـكُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ مَثۡنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ‌ ۚ o

پارہ 4 سورۃ النسا 4 آیت 3 : اور اگر تم کو اس بات کا خوف ہو کہ یتیموں کی مناسب دیکھ بھال

اور پرورش نہیں کرسکو گے تو جو عورتیں تم کو پسند ہوں دو دو یا تین تین یا چار چار ان سے نکاح کرلو۔
اور رسول کریمؐ نے جو شادیاں ان احکام کے نزول سے پہلے کیں وہ بھی ان احکام کی عین تعمیل تھی کہ بے سہارا اور محتاج یتیم بچوں اور بیواؤں کی سرپرستی قبول فرمائی آپ کا کام اللہ تعالیٰ کا پیغام انسانوں کو پہنچانا، حضرت آدمؑ کی نسل کو نیک کاموں کی نصیحت اور ہدایت کرنا اور بُرے کاموں سے روکنا تھا۔ ساتھ ہی ساتھ خود اپنی جناب سے مثال پیش کرنا تھا انہوں نے جو شادیاں کیں وہ ہم سب کے لئے مشعل راہ ہیں ہمیں چاہئے کہ ان سے سبق حاصل کریں اور اپنی زندگیاں معاشرہ اور عاقبت سنواریں۔ آپ کی پہلی بیوی حضرت خدیجہؓ مکہ مکرمہ کی بڑی مالدار تاجر تھیں شادی کے وقت آپؓ کی عمر 40 سال تھی جب کہ رسول کریم کی عمر 25 سال تھی رسول کریم نے شادی کے موقع پر 20 اونٹنیاں حضرت خدیجہؓ کو حق مہر پیش کیں آپ سب سے پہلے رسول کریمؐ کے ہاتھ پر ایمان لائیں اس طرح آپ کو پہلا مسلمان ہونے کا شرف حاصل ہے آپ کے چھ بچے ہوئے دو بیٹے الطیب اور المطاہر جو بچپن میں ہی فوت ہو گئے اور چار بیٹیاں رقیہ، زینب، ام کلثوم اور فاطمہ آپ نے اپنی ساری دولت رسول کریم پر نچھاور کردی۔ آپ نے حضرت زید بن حارثؓ کی پرورش اور تربیت کی اور ہجرت سے تین سال قبل آپ فوت ہوئیں اور جنت المعلیٰ میں دفن کیا گیا آپ کی حیات میں رسول کریمؐ نے دوسری شادی نہیں کی۔

2 حضرت عائشہؓ رسول کریم کے یار غار اور وہ ہستی مبارک جس کو جنت الفردوس کے سب دروازوں سے بلاوا دیا جائے گا اور حضرت خدیجہ کے بعد دوسرے نمبر پر جن کو اسلام کے دائرہ میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہے جنہوں نے اپنا من تن دھن اسلام کی خاطر پیش کر دیا جن کا لقب صدیق ہے اور جن کو مسلمان کے پہلے خلیفہ ہونے کا شرف حاصل ہے کہ بیٹی تھیں چھوٹی عمر میں ہی رسول کریم سے شادی ہوئی اور رسول کریم نے 400 درہم حق مہر دیا سب سے زیادہ حدیث آپ سے مروی ہیں۔ رسول کریمؐ کے ساتھ اپنی باری پر جہاد میں زخمیوں کی مرہم پٹی، پانی پدر نالہ اور کھانا بنانے کی خاطر جاتیں عورتوں اور اسلام کی تعلیم پھیلانے میں آپ کا سب سے بڑا کردار ہے یہ اعزاز صرف آپ کو ہی حاصل ہے کہ جب رسول کریمؐ آپ کے ہاں قیام فرماتے تو وحی نازل ہوتی اور مسلمانوں کی راہنمائی اور ہدایت کی خاطر آپ آپ کی نسبت سے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے احکام صادر فرمائے۔

3۔ سودہ بنت زمعہ بیوہ تھیں آپ کے چار بچے یتیم تھے جن کی دیکھ بھال اور پرورش ضروری تھی رسول کریم نے آپ سے شادی کی اور 400 درہم حق مہر دیا عورتوں میں اسلام کی تعلیم پھیلانے

میں بہت کام کیا اور اپنی باری پر دوسری بیبیوں کی طرح آپ رسول کریمؐ کے ہمراہ جہاد پر جاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی، پانی پینا اور کھانا بنانے میں مدد کرتیں۔

4 زینبؓ بنت جحش حضرت زیدؓ بن حارث کی مطلقہ تھیں۔ رسول کریمؐ نے شادی پر 400 درہم حق مہر دیا۔ آپ کی ذات مبارک کی نسبت قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی راہنمائی فرمائی آپ کھالوں کی دباغت کرتیں اور آمدنی سے غریبوں کی مدد کرتیں آپ نے بھی دوسری بیبیوں کی طرح عورتوں میں اسلام کی تعلیم پھیلانے کا کام کیا اور اپنی باری پر رسول کریمؐ کے ہمراہ جہاد پر جاتیں کہ زخمیوں کی مرہم پٹی، پانی پلانا اور کھانا بنانے میں مدد کرتیں۔

5 حفصہؓ بنت عمرؓ آپ کے خاوند جنگ احد میں شہید ہو گئے بیوہ ہونے پر رسول کریم نے آپ سے شادی کی اور 400 درہم حق مہر دیا آپ بھی اپنی باری پر رسول کریم کے ہمراہ جہاد پر جاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی، پانی پلانا اور کھانا بنانے میں مدد کرتیں عورتوں میں اسلام کی تعلیم پھیلانے اور سمجھانے کا کام کیا۔

6 ہند بنت ابوامیہ آپ بھی بیوہ تھیں - رسول کریمؐ نے شادی کے موقع پر آپ کو بستر کے لئے گرہ، پانی پینے کے لئے پیالہ، کھانے کا برتن طباخ (رکابی) اور چکی حق مہر میں دی آپ نے بھی جہاد میں رسول کریمؐ کے ہمراہ اپنی باری پر شرکت کی اور زخمیوں کی مرہم پٹی، پانی پلانا اور کھانا بنانے میں مدد کی عورتوں میں اسلام کی تعلیم پھیلانے اور سمجھانے کا کام کیا۔

7 ام حبیبہؓ بنت ابوسفیان آپ بھی بیوہ تھیں۔ اپنے خاوند کے ہمراہ پہلی ہجرت میں حبشہ گئیں وہاں آپ کے خاوند فوت ہو گئے تو بیوہ ہونے پر رسول کریمؐ نے آپ سے شادی کی اور حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے آپ کو رسول کریمؐ کی جانب سے 400 درہم حق مہر دیا آپ بھی اپنی باری رسول کریمؐ کے ہمراہ جہاد پر جاتیں کہ زخمیوں کی مرہم پٹی، پانی پلانے اور کھانا بنانے میں مدد کرتیں اور عورتوں میں اسلام کی تعلیم پھیلانے میں بہت کام کیا۔

8 جویریہؓ بنت الحارث بنو مطلق (یہودی) قبیلہ سے قید ہو کر آئیں بیوہ تھیں رسول کریم نے شادی پر 400 درہم حق مہر دیا اپنے آپ کو بڑا خوش نصیب سمجھتی تھیں اور بڑا فخر کرتیں کہ رسول کریم نے آپ کی خاطر بنو مطلق کے 100 خاندان رہا کئے، اپنی باری پر دوسری بیبیوں کی طرح رسول کریمؐ کے ہمراہ جہاد میں شرکت کرتیں کہ زخمیوں کی مرہم پٹی، پانی پلانا اور کھانا بنے میں مدد کرتیں اور عورتوں میں اسلام کی تعلیم پھیلانے میں بہت کام کیا۔

9 صفیہؓ بنت حی، بیوہ تھیں خیبر کی جنگ میں رسول کریمؐ کے حصہ نہیں آئیں رسول کریمؐ نے

آپکو شادی کے موقع پر 400 درہم حق مہر دیا، آپ نے خواب میں دیکھا تھا کہ آپکی گود میں چاند گرا، آپ کی وجہ سے آپکے والد اور بھائیوں نے شرف براسلام ہونے کی سعادت حاصل کی آپ بھی اپنی باری پر دوسری بیوی کی طرح رسول کریمؐ کے ہمراہ جہاد میں شرکت کرتیں کہ زخمیوں کی مرہم پٹی، پانی پلانا اور کھانا بنانے میں مدد کرتیں اور عورتوں میں اسلام کی تعلیم پھیلانے میں بہت کام کیا۔

10 میمونہؓ بنت الحارث بیوہ تھیں آپ نے خود اپنے آپ کو حضور نبی کریم کے حضور میں فتح مکہ کے موقع پر پیش کیا۔ حضرت عباسؓ نے رسول کریمؐ کے جانب سے شادی پر 400 درہم حق مہر ادا کیا آپ بھی اپنی باری پر دوسری بیبیوں کی طرح حضور اکرمؐ کے ہمراہ جہاد میں شرکت کرتیں کہ زخمیوں کو مرہم پٹی، پانی پلانے اور کھانا بنانے میں مدد کرتیں اور عورتوں میں اسلام کی تعلیم پھیلانے میں کام کیا اور زینبؓ بنت خزیمہ بیوہ تھیں، ام الغربا کے نام سے مشہور تھیں غریبوں کی بہت مدد اور دیکھ بھال کرتیں۔ اپنی باری پر دوسری بیبیوں کی طرح رسول کریمؐ کے ہمراہ جہاد میں شرکت کرتیں کہ زخمیوں کی مرہم پٹی، پانی پلانا اور کھانا بنانے میں مدد فرماتیں اور عورتوں میں اسلام کی تعلیم پھیلانے میں کام کیا۔ حضورؐ نبی کریم کی شادیوں میں حکمت تو عالم حضرات روز قیامت تک بیان کرتے رہیں گے لیکن ایک بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ یہ قرآن کریم کی سورۃ نسا41 آیہ 3 کی صحیح صحیح تفسیر اور تصویر ہے آپ کا معمول تھا کہ عصر کی نماز کے بعد سب بیبیوں کے گھروں میں جاتے اور ہر بی بی کے ہاں دس پندرہ منٹ قیام فرماتے اور عشاء کے بعد جس بی بی کی باری ہوتی وہاں رات آرام فرماتے (سیرت نبوی ابن اسحاق) عام مسلمان اچھی طرح جانتے ہیں کہ رسولؐ مقبول پیٹ پر ایک پتھر باندھے رہتے اور جب خندق کھودی جارہی تھی تو دو پتھر باندھے تھے یہ حقیقت بھی سب جانتے ہیں کہ رسول کریمؐ کی ازدواج مطہرات کے ہاں دو دو مہینہ چولہا نہ جلتا اور نہ ہی کبھی چکی پسی گندم کے آٹے کی روٹی کھائی جزیرہ نما عرب میں تھوڑی زمین قابل کاشت ہے اوپر سے بارش اور پانی کی کمی لہٰذا عموماً جو ہی کاشت ہوتا ہے جس کو کوٹ کر ستو بناتے یا موٹی روٹی، کبھی چند کھجوریں تحفہ میں ملیں تو کھالیں ورنہ ستو پھانک لئے۔

خیبر کی جنگ میں جب فدک کی زمین آپ کے حصے آئی اور پیداوار بھی آپ کے حصے آئی لیکن جب بانٹنے کا وقت آتا تو اپنی بیبیوں کا سال بھر کا خرچ رکھ کر باقی سب بنو ہاشم کے مستحق افراد اور دوسرے مسکینوں اور غریبوں میں بانٹ دیتے اور آخری وقت ساری زمین ملت اسلامیہ میں غریبوں اور مسکینوں کے لئے وقف کر دی۔

اور ہم سب کو علم ہے کہ آپ کی بیبیاں اپنی ضروریات کے بارے آپ سے مطالبات کرتیں

اور آپ نے اپنی بیبیوں سے ایک ماہ کے لئے علیحدگی بھی اختیار کی اور قرآن کریم پڑھیں۔

یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًاo

سورۃ احزاب 33 آیت 28: اے رسول کریمؐ آپ نے اپنی بیبیوں سے کہہ دیں کہ اگر تم اسی دنیا کی زندگی اور آرام و آسائش کی طالب ہو تو میں تم کو تمہارے آرام و آسائش کا سب ساز و سامان دے کر اچھی طریقے سے رخصت کر دوں گا۔

رسول کریمؐ کے وصال کے بعد حضرتؓ ابوبکر خلیفہ بنے تو انہوں نے آپ کی بیبیوں کو حصہ دینا شروع کیا تو ان کے حالات کچھ بہتر ہوئے۔

رسول کریمؐ نے اپنی بیویوں کو 400 درہم حق مہر ادا کیا آج کل کچھ لوگوں نے جو شرعی حق مہر کی اصطلاح گھڑلی ہے اگر شرعی حق مہر سے ان کا مطلب 400 درہم ہے تو مناسب ہوگا کہ موجودہ حلات میں 400 درہم کے معنی سمجھے جائیں۔ حضرت عائشہؓ کا فرمان ہے کہ آپ کے زمانے میں بکری ایک درہم میں ملتی تھی اور اونٹ دس درہم میں ملتا تھا اگر آج کل بکری کی قیمت 1500 روپے روپے ہے تو 400 درہم کے چھ لاکھ روپے بنتے ہیں جو یقیناً عامتہ المسلمین کی حیثیت اور مقدور سے باہر ہے لہذا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا:

وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِo

سورۃ نساء 4 آیت 25 (دونوں فریقوں کے) وقار اور حیثیت کے مطابق مناسب حق مہر دو یقیناً قارئین کرام کے لئے یہ بات بڑی دلچسپی کا باعث ہوگی۔ حضرت عمرؓ جو اسلامی تاریخ میں سب سے بڑے حکمران گزرے ہیں ان کی سادگی کا یہ عالم تھا کہ ایک وقت میں صرف ایک جوڑا کپڑے ہوتے وہ بھی پیوند (چندیاں) لگے روکھی سوکھی روٹی تیل یا سرکہ لگا کر کھاتے گھر میں ڈیوڑھی نہیں ہوتی نہ ہی کوئی دربان اور نوکر تھا آپ نے جب حضرت علیؓ اور فاطمۃ الزہرہؓ کی بیٹی ام کلثوم سے شادی کی تو چالیس ہزار درہم 40,000 حق مہر دیا (حیات عمر از مولانا شبلی نعمانی کا مطلب یہ ہے کہ حق مہر اتنا ضرور اور مناسب ہو کہ دلہن کی عزت نفس وقار اور حیثیت کے ملحوظ رکھنا لازم ہے۔

آج بہت سارے مفتیان دین اور علما حضرات دعوی کرتے ہیں کہ وہ رسول کریم کی سنت کی پیروی کرتے ہیں داڑھی اس طرح رکھتے ہیں مسواک کرتے ہیں شلوار تین انچ ٹخنے کے اوپر رکھتے ہیں سنتیں اور تہجد باقاعدگی سے پڑھتے ہیں یہ سب باتیں اپنی جگہ بجا ہیں لیکن یہ سوال کرنا بھی عین مناسب ہوگا کہ کتنے حضرات ہیں کہ پیٹ پر پتھر باندھے ہوتے ہیں جنہوں نے بیواؤں سے شادی

کی ہے اور شادی پر کتنا حق مہر دیا ہے۔

سورۃ نسا 4 آیت 25 میں واضح حکم ہے کہ دونوں فریقوں کے وقار اور حیثیت کے لحاظ کے مطابق عورت کو حق مہر دیا جائے علما حضرات اور مفتیان دین نے 40 سے 50 روپے شرعی حق مہر کی اصطلاح کہاں سے گھڑی ہے اگر شرعی حق مہر کا جواز پیش کرنا ہے تو جو رسول کریمؐ نے اپنی ازواج مطہرات کو دیا یعنی 400 درہم (پاکستانی روپے آج قریباً 6 لاکھ) تو شائد مناسب قرار دیا جائے غلط معنی کرنے یا اپنی طرف سے معنی گھڑنے کے متعلق حکم ملاحظہ فرمائیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

سورۃ فصلت 41 آیت 40 اور جو لوگ ہمارے احکام کا غلط مطلب لیتے ہیں وہ ہم سے پوشیدہ نہیں ہیں بھلا جو شخص دوزخ میں ڈالا جائے وہ بہتر ہے یا وہ جو قیامت کے روز خداوند تعالیٰ کی جانب سے امن وسلامتی میں ہو۔ جو چاہو سو کرو۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ سب دیکھ رہا ہے۔

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚ وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا م بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ ۝

سورۃ بقرہ 2 آیت 235,236 اور اگر تم عورتوں کو ان کے پاس جانے یا حق مہر مقرر کرنے سے پہلے طلاق دے دو تو تم پر کچھ گناہ نہیں ہاں ان کو وقار اور حیثیت کی مناسبت سے تحفہ دے دو۔ امیر آدمی اپنی حیثیت کے مطابق اور غریب اپنی حیثیت کے مطابق نیک لوگوں پر وقار اور حیثیت کے مطابق تحفہ دینا فرض ہے اور اگر تم عورتوں کے پاس جانے سے پہلے طلاق دے دو لیکن حق مہر مقرر کر چکے ہو تو آدھا حق مہر دینا ہوگا۔

اب حق مہر کا معاملہ بالکل واضح کر دیا گیا ہے اور اپنی طرف سے غلط معنی گھڑنے کی وعید بیان کر دی گئی ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝

سورۃ احزاب 33 آیت 49 مومنو جب تم مومن عورتوں سے نکاح کر کے مباشرت سے پہلے (کسی حربہ سے) طلاق دے دو تو تم کو کچھ اختیار نہیں کہ ان سے عدت پوری کرواؤ۔ ان کو تحفہ دے دو اور خوش خلقی سے رخصت کرو۔

غریبوں، مسکینوں محتاجوں اور بے سہارا افراد کی دیکھ بھال کے بارے میں

(1) جس زمانے میں رسول کریمؐ اس دنیا میں تشریف لائے ان دنوں جزیرہ نما عرب میں جاہلیت کا دور دورہ تھا عرب معاشرہ عجیب وغریب رسموں میں جکڑا ہوا تھا۔ لوگ اپنی اولاد یعنی معصوم بچیوں کو زندہ قبروں میں گاڑ دیتے تھے قبیلوں کی اپنے اپنے علاقوں میں حکومت تھی۔ ڈاکے لوٹ مار اور قتل و غارت گری زندگی کا چلن تھا خانہ کعبہ میں جسے خداوند تعالیٰ نے مسجد الحرام قرار دیا ہے 360 بت رکھے تھے گو حج کی روایت ہزار ہا سال سے چلی آ رہی تھی لیکن عورت اور مرد ننگے خانہ کعبہ کا طواف کرتے اور سیٹیاں بجاتے تھے شراب کا دور عموماً چلتا رہتا۔ انگور، جو، کھجور اور شہد کی بہترین شراب کشید کی جاتی۔

(2) معاشرے میں چند لوگ خاصے دولت مند تھے تجارت اور مختلف کاروبار کرتے لوگوں کی ضروریات پوری کرتے اور خاصی دولت کماتے لیکن ایک خاصی تعداد غریب آدمیوں کی بھی تھی جو چھوٹا موٹا کام اور محنت مزدوری کرتے کہ جزیرہ نما عرب کی صرف تھوڑی سی زمین کاشت کے قابل ہے لہٰذا مستقل آمدنی کا ذریعہ نہیں تھا اور کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو معذور بے کس اور بے سہارا تھے جن میں بیواؤں اور یتیموں کو بھی شمار کیا جاسکتا ہے جن کیلئے اپنی روزی کمانے کیلئے محنت مشقت کرنا بھی بہت مشکل مرحلہ تھا لہٰذا ان کے پاس بھیک مانگنے یا قرض لینے کے سوا دوسرا کوئی چارہ نہیں تھا۔ اور کچھ دولت مند عناصر ایسے بھی تھے جو انسانی ہمدردی کے جذبے سے بالکل عاری تھے اور بے سہارا لوگوں کی حالت زار کا ناجائز فائدہ اٹھاتے انکو سود پر قرض دیتے اور انکا خون چوستے۔

(3) ان حالات میں رسول کریمؐ اس دنیا میں تشریف لائے اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل و کرم کیا اور قرآن کریم تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کرنا شروع کیا۔ سورۃ بقرہ 2 آیت 245 سے آیت 274 میں خداوند کریم نے اپنے بندوں کو زکوٰۃ۔ خیرات اور صدقات کا حکم دیا ہے کہ معذور بے کس اور بے سہارا افراد کی دیکھ بھال ہو سکے جن میں چند آیات پیش ہیں۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةً ؕ وَ اللّٰهُ یَقْبِضُ وَ یَبْصُۜطُ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ○

سورۃ بقرہ2 آیت 245 کوئی ہے جو خداوند تعالیٰ کو قرض حسنہ (زکوۃ خیرات صدقات) دے وہ اس کے بدلے میں اس کو کئی گنا زیادہ دے گا اور اللہ تعالیٰ ہی روزی گھٹاتا اور بڑھاتا ہے اور تم سب اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ O

سورۃ بقرہ2 آیت 261 جو لوگ اپنا مال اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر خرچ کرتے ہیں ان کے مال کی مثال دانے کی طرح ہے جس سے سات بالیں اُگیں اور ہر ایک بالی میں سو دانے ہوں اور خداوند تعالیٰ جس کے مال کو چاہتا ہے بڑھاتا ہے وہ بڑی کشائش والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ ۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ O

سورۃ بقرہ2 آیت 265 اور جو لوگ خداوند کریم کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اور خلوص نیت سے اپنا مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایک باغ کی طرح ہے جو اونچی جگہ پر واقع ہو جب اس پر بارش پڑے تو دگنا پھل لائے اور اگر بارش نہ پڑے تو پھوار ہی کافی ہے اور خداوند تعالیٰ تمہارے سب کام دیکھ رہا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّاۤ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ؕ O

سورۃ بقرہ2 آیت 267 اے ایمان والو جو حلال اور پاک مال و دولت تم کماتے ہو اور جو چیزیں ہم تمہارے لئے زمین سے اگاتے ہیں ان میں سے راہ خدا میں خرچ کرو۔ اور ناپاک اور حرام مال خیرات زکوۃ یا صدقات دینے کا ارادہ نہ کرنا کہ (اگر وہ چیزیں تمہیں دی جائیں تو) بجز اس کے کہ (لیتے وقت) آنکھیں بند کر لو ان کو کبھی نہ لو۔

وَمَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ O

سورۃ بقرہ2 آیت 270 جو کچھ تم خدا کی راہ میں زکوۃ خیرات یا صدقات کرو خدا اس کو خوب

جانتا ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝

سورۃ بقرہ 2 آیت 274 اور جو لوگ اپنا مال اور دولت رات کو اور دن کو چوری چھپے یا کھلم کھلا (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں ان کا بدلہ ان کے پروردگار کے پاس ہے اور ان کو قیامت کے دن نہ کسی طرح خوف ہوگا اور نہ ہی وہ پریشان ہوں گے اور پھر فرمایا:

اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ط ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا م وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ط فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ط وَ مَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ ط وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِیْمٍ ۝

سورۃ بقرہ 2 آیت 275 جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ قیامت کے دن ایسے اٹھیں گے جیسے شیطان نے ان کو پاگل کردیا ہو۔ یہ اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ سود تو ایک قسم کا کاروبار ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے کاروبار حلال کیا ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے پھر جو لوگ اپنے رب تعالیٰ کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے باز آجائیں گے تو جو پہلے ہو چکا اس کے لئے معاف کردیئے جائیں گے ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے اور جو اپنی (پہلے والی) روش پر قائم رہیں گے وہ جہنمی ہیں اور وہاں ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالیٰ سود کے معاملے میں اپنی برکتیں نازل نہیں کرتا لیکن خیرات کے کاموں میں برکت کرتا ہے کیونکہ وہ کافروں اور گناہگاروں سے محبت نہیں کرتا اللہ تعالیٰ نے محتاجوں معذوروں اور بےکسوں پر مزید مہربانی کی اور فرمایا۔

وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَیْسَرَةٍ ط وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

سورۃ بقرہ 2 آیت 280: اگر قرض لینے والا مشکل حالات میں ہو تو اس کو بہتر دن آنے تک مہلت دو کہ وہ آسانی سے اپنا قرض ادا کرسکے لیکن اگر تم خیرات کے طور اس کو معاف کردو یہ تمہارے لئے بہت اچھا ہوگا اگر تم سمجھ سکو۔

آیت کریمہ 275 میں سود لینے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

اور آیت 280 میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ اگر قرض لینے والا مشکل حالات میں ہو تو قرض کی ادائیگی کی مہلت بڑھا دو اور اگر خیرات کے طور پر معاف کر دو تو یہ تمہارے لئے اچھا ہے۔

(4) یہ مسئلہ تو بالکل صاف اور واضح کر دیا گیا ہے کہ محتاجوں معذوروں اور بے سہارا یعنی بیواؤں اور یتیموں کو سود پر قرض دینا قبیح اور قابل مذمت فعل ہے اس میں کسی حجت یا دلیل کی گنجائش نہیں۔

(5) دوسری طرف معاشرے میں جو دولت مند تاجر اور کاروباری حضرات تھے وہ لوگوں کی سارے سال کے لئے طرح طرح کی ضروریات پوری کرنے کے لئے مختلف اشیاء یمن فلسطین اور دوسرے ملکوں سے درآمد کرتے جس کی خاطر ان کے اونٹوں کے قافلے آتے جاتے رہتے کبھی کبھار ان تاجروں کو قرض کی ضرورت پیش آتی اس سلسلے میں خداوند کریم نے ہدایت فرمائی۔

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَأْكُلُوا۟ ٱلرِّبَوٰٓا۟ أَضْعَـٰفًا مُّضَـٰعَفَةً ۖ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○

پارہ 4 سورۃ آل عمران 3 آیت 130: اے ایمان والو دگنا اور چوگنا سود مت کھاؤ اور خدا سے ڈرو تاکہ نجات حاصل کرسکو۔

اب نئی ہدایت آیت کریمہ 130 میں نازل ہوئی کہ دگنا اور چوگنا سود کھانا حرام ہے لیکن اس سے کم سود لینا حرام نہیں قرار نہیں دیا گیا (دگنا اور چوگنا سود لینا) آج کل LOAN SHARKING شمار کیا جاتا ہے جو دنیا کے اکثر ممالک میں قانوناً جرم ہے اس سے یہ معنی بھی اخذ کئے جاسکتے ہیں کہ اگر کبھی تجارتی اور کاروباری ضروریات کی وجہ سے قرض لینے کی نوبت آجائے سود کی شرح دگنی اور چوگنی کی بجائے جہاں تک ممکن ہو تھوڑی رکھی جائے کہ مہنگائی پر قابو رہے اور لوگوں کو ضرورت کی اشیاء قدرے سستی ملتی رہیں اور کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔

(6) ان دونوں آیات مبارکہ یعنی سورۃ بقرہ 2 آیت 275 اور سورۃ آل عمران آیت 130 کو سامنے رکھا جائے تو ان میں کوئی مطابقت نہیں ملتی بلکہ صاف صاف تضاد اور ٹکراؤ دکھائی دیتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہر بات مثالیں دے کر واضح اور صاف طور پر بیان کردی ہے تضاد اور ٹکراؤ کی بالکل گنجائش نہیں ہاں ضروری ہے کہ غور کیا جائے اور مسئلے کو صحیح طور پر سمجھا جائے آیت 275 سورۃ بقرہ 2 کا اور مقام ہے اور آیت 130 سورۃ آل عمران کا اپنا الگ محل ہے۔

(7) دوسری طرف دھیان کریں خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَأَعِدُّوا۟ لَهُم مَّا ٱسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ ٱلْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِۦ عَدُوَّ ٱللَّهِ

وَ عَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ○

سورۃ انفال 8 آیت 60 اور جہاں تک ہو سکے دشمن کے خلاف اپنی طاقت زیادہ سے زیادہ بڑھاؤ بشمول لڑائی کے گھوڑے (ہر قسم کے جدید اور بہترین ہتھیار) اس طرح خداوند کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں اور ان کے سوا اور لوگوں پر جن کو تم نہیں جانتے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے تمہاری دہشت بیٹھی رہے گی اور تم جو کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو گے اس کا ثواب تمہیں پورا پورا دیا جائے گا اور تمہارا ذرہ برابر نقصان نہیں کیا جائے گا۔

(8) لہٰذا ضروری ہے کہ ملک کی معشیت کو ترقی دی جائے ملک بھر میں کارخانوں اور صنعتوں کا جال بچھایا جائے ریلوے۔ ٹرکوں۔بسوں۔ہوائی اور بحری جہازوں کی ضرورت ہے عوام کو علاج معالجہ کی سہولت مہیا کرنے کے لئے ہسپتالوں کی ضرورت بارش کے موسم میں سیلاب آجاتے ہیں ہزاروں جانیں ضائع ہوجاتی ہیں مال مویشی سیلاب کی نذر ہوجاتے ہیں اناج اور فصلیں تباہ ہوجاتی ہیں اس تباہی سے بچنے کے لئے دریاؤں پر بند باندھنے کی ضرورت ہے۔ پانی سے بجلی گھر چلانا اور بجلی پیدا کرنا ضروری ہے کہ صنعتوں اور کارخانوں کو چلانے میں ضرورت ہے بلکہ زندگی کے شعبے میں بجلی کو بنیادی جزو شمار کیا جاتا ہے خام روئی برآمد کرنے کی بجائے بین الاقوامی معیار کے مطابق کپڑا تیار کرنا اور بین الاقوامی منڈیوں کی ضرورت کے مطابق تیار شدہ ملبوسات کی برآمد ضروری ہے۔ خام روئی کے بجائے ملبوسات برآمد کرنے سے دس گنا زیادہ زرمبادلہ حاصل ہوگا اور ساتھ ہی ساتھ لاکھوں آدمیوں کو ملازمت ملے گی اور ان سب منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اعلیٰ تعلیم یافتہ سائنسدانوں انجنیروں کاریگروں اور ڈاکٹروں کی ضرورت ہے جن کو تیار کرنے کے لئے سکولوں کالجوں اور یونیورسٹیوں کی ضرورت ہے۔

(9) ان سب منصوبوں پر عمل کرنے کے لئے ارب ہا روپے کی ضرورت ہوگی جو نہ حکومت مہیا کرسکتی ہے اور نہ ہی کوئی سرمایہ دار یہ ذمہ داری پوری کرنے کے قابل ہے یہ کام یعنی سرمایہ مہیا کرنے کا کام صرف بنک ہی کرسکتے ہیں ان منصوبوں سے ملک کی معیشت ترقی کرے گی لوگوں کو روزگار ملے گا غربت ختم ہوگی اور لوگوں کے رہنے سہنے کا معیار بہتر ہوگا۔

(10) جب ملک میں تعلیم عام ہوگی اور اعلیٰ تعلیم یافتہ سائنسدانوں انجنیر کاریگر اور ڈاکٹر حاضر ہوں گے تو صنعتیں قائم ہوں گی تو فوجوں کے لئے جدید ہتھیار یعنی ٹینک توپیں ہوائی اور بحری جہاز آبدوزیں اور دوسرا ضروری سامان بھی تیار کیا جاسکے گا۔ اغیار کا محتاج رہنے کا نتیجہ تو پچھلے پچاس

سال سے ہمارے سامنے ہے جب ان کا اپنا مفاد ہوتا ہے تو اپنی مرضی کے ہتھیار مہیا کرتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ قرضہ ہمارے سر پر جمع کرتے جاتے ہیں۔

(11) ایک اور پہلو بھی قابل توجہ ہے۔ ملک کو اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے سینکڑوں اشیاء کی درآمد کرنا ضروری ہے کبھی اناج اور آٹے کی ضرورت ہے کبھی چینی کی ضرورت ہے چائے کی ہمیشہ کے لئے ضرورت ہے تیل پڑول اور خوردنی تیل کی درآمد کی ضرورت ہمیشہ کے لئے رہے گی کہ کارخانوں اور صنعتوں میں لگی مشینری چلتی رہے ریل گاڑیاں۔ کاریں بسیں ٹرک اور جہاز چلتے رہے اور ان سب درآمدات پر خرچ پورا کرنے اور رقم کی ادائیگی کے لئے اپنے ملک سے برآمد بھی ضروری ہے اور یہ سب کام صرف بنکوں کے ذریعے ہی کئے جاسکتے ہیں۔ اس طرح ملک کی معیشت میں بنکوں کا کردار ایسے ہی لازمی ہے جیسے انسانی جسم میں دل ادا کرتا ہے۔

(12) اب اس مسئلہ کے دوسرے پہلو پر بھی غور کرنا ضروری ہے سورۃ آل عمران 3 آیت 130 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دگنا اور چوگنا سود مت لو تو بنک کتنا سود لیتے ہیں۔ بنک عموماً 15 فیصد شرح سود پر سرمایہ فراہم کرتے ہیں اور اس 15 فی صد آمدنی میں سے اپنے کھاتے داروں اور سرمایہ لگانے والوں کو 6 یا 7 فی صد منافع ادا کرتے ہیں اس طرح بنک اپنی خدمات کا معاوضہ 7 یا 8 فی صد خود اپنے پاس رکھتے ہیں جو کہ دگنی اور چوگنی شرح سود سے کہیں کم ہے۔

(13) ایک اور بات سامنے رکھنا ضروری ہے۔ آپ کہیں عمارت بنوانا چاہیں۔ کہیں پل بنوانا چاہیں ملکی ہو یا غیر ملکی وہ کم از کم 20 یا 25 فی صد منافع کی امید اور اندازہ رکھ کر کام انجام دیں گے اور بنک تو اپنی خدمات کا معاوضہ صرف 6 یا 7 فی صد لیتے ہیں اس لئے وہ خداوند کریم کے حکم کی خلاف ورزی کے مرتکب نہیں ہوسکتے بلکہ ایسی ترقی پذیر معیشت میں نہایت اہم کردار ادا کرتے ہیں کہ اپنے آپ کو طاقتور بناؤ کہ دشمن پر تمہارا دبدبہ اور رعب قائم رہے اور ملک کی معیشت کو رواں دواں رکھنے عوام کو روزگار مہیا کرنے اور لوگوں کی زندگی کا معیار بہتر بنانے اور فوجوں کو جدید ترین اسلحہ سے لیس کرنے اور صنعتیں اور کارخانے لگانے کیلئے تھوڑی شرح سود پر سرمایہ مہیا کرتے ہیں۔

(14) ہم سب کو خوب معلوم ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی دوسرا نبی ہوتا تو وہ حضرت عمرؓ کی ذات تھی آپؐ نے حضرت عمرؓ کو علم کا شہر فرمایا۔ آپؐ جب معراج پر گئے تو آپؐ نے جنت الفردوس میں حضرت عمرؓ کا محل دیکھا یہ بات بھی سب کو معلوم ہے کہ حضرت عمرؓ کا شمار عشرہ مبشرہ میں ہوتا ہے جن اصحاب کو ان کی دنیاوی زندگی میں جنت کی بشارت دی گئی۔ حضرت عمرؓ نے رسول خداؐ کو عبداللہ بن ابی منافق کے مرنے پر دعا نہ پڑھنے کی درخواست کی رسول کریمؐ نے فرمایا

کہ اگر مجھے ریت کے ذرے کے برابر بھی امید ہو کہ میرے دعا کرنے سے عبداللہ بن ابی منافق دوزخ میں جانے سے بچ جائے گا تو میں ضرور دعا کروں گا اور ہم سب اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان قرآن کریم میں پڑھتے ہیں کہ آپؐ منافق کے مرنے پر دعا نہ کریں آپؐ کی ازواج مطہرات کے گھر مسجد نبوی کے ساتھ ساتھ تھے جب بھی کسی بی بی کو باہر جانا پڑتا تو وہ مسجد کے راستے باہر جاتیں

حضرت عمرؓ نے رسول خداؐ سے عرض کیا کہ اپنی بیوی کو پردہ کرنے کی ہدایت کریں تو خداوند کریم نے قرآن مجید میں فرمایا کہ اے رسول خداؐ مسلمان بیویوں کو حکم دیں کہ وہ پردہ کریں عراق کی فتح کے موقع پر بڑے بڑے جید صحابہ کرامؓ فوج میں زمین تقسیم کرنے پر مصر تھے کیونکہ رسول کریمؐ کی حیات مبارک میں مفتوحہ علاقوں کی زمین لڑائی میں شامل اصحابہ کرامؓ میں تقسیم کی جاتی لیکن حضرت عمرؓ نے عراق میں مفتوحہ علاقے کی زمین کی تقسیم روک دی اور اس سلسلے میں قران کریم سے جواز پیش کیا۔

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيٰرِهِمْ وَاَمْوٰلِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝

سورۃ حشر 59 آیت 8(کچھ حصہ ان لوگوں کا بھی ہے) جو غریب مہاجروں کا ہے جو اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے اور جن کا مال واسباب چھین لیا گیا جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور خوشنودی کے آرزومند ہیں اور خداوند کریم اور رسول کریم اور رسول خدا کے مددگار ہیں اور یہی لوگ مخلص ہیں۔

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۗ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

سورۃ حشر 59 آیت 9 اور ان کے لئے جن کے پہلے سے (مدینہ منورہ میں) گھر تھے اور دین اسلام قبول کیا اور جو لوگ ہجرت کر کے ان کے پاس آئے ان سے محبت کرتے ہیں اور جو کچھ ان (مہاجرین) کو اور اس کی خاطر اپنے دل میں کچھ خواہش نہیں رکھتے بلکہ اپنی ذات پر مہاجرین کو ترجیح دیتے ہیں حالانکہ خود حاجتمند ہیں اور جو ذاتی لالچ سے بچا لئے گئے وہی کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمٰنِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ○

سورۃ حشر 59 آیت 10: (اس گروہ میں ان سب کا شمار ہوتا ہے جو بعد میں اسلام لائیں گے) اور ان لوگوں کے لئے بھی جو مہاجرین کے بعد آئے اور دعا کرتے رہیں کہ اے پروردگار ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے جو ہم سے پہلے ایمان لائے گناہ معاف فرما اور مومنوں کے لئے ہمارے دل میں کینہ اور حسد نہ پیدا ہونے دے اے ہمارے پروردگار تو بڑا شفقت والا اور مہربان ہے اور کسی ایک صحابیؓ نے بھی سوال نہ اٹھایا بلکہ ساری کی ساری فوج نے مکمل اتفاق کیا اور اس کے بعد مفتوحہ زمین کی تقسیم ہمیشہ کے لئے روک دی گئی حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کو ان کے عہد خلافت میں قران کریم جمع کرنے کا نہ صرف مشورہ دیا بلکہ اصرار کیا (صحیح بخاری) اور اسی وجہ سے ہم سب مسلمان آج قران کریم کی تلاوت سے فیضیات ہورہے اور رہتی دنیا تک مسلمان فیضیاب ہوتے رہیں گے اور اتنا ہی ثواب حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو جنت میں ملتا رہے گا حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں اسلامی ریاست کی جتنی توسیع ہوئی اس کے بعد پھر کبھی نہ ہوئی تاریخ گواہی دے رہی ہے۔

(15) اگر اسی طرح حضرت عمرؓ کے بارے لکھا جائے تو یقیناً لکھتے لکھتے ایک الگ کتاب بن جائے گی اور ہم اپنے زیر بحث مسئلے سے دور ہٹ جائیں گے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ رسول کریمؐ سے کلام متعہ اور سود کے بارے پوچھ گچھ کرلیتا اور آپ نے حتمی رائے دینے سے اعتراز کیا صحیح بخاری پارہ 23 صفحہ 277 حیات عمر از مولانا شبلی نعمانی صفحہ 407 اس میں کوئی شک نہیں کہ لڑائی میں حصہ لینے والے مسلمانوں کا حق تھا کہ زمین ان میں تقسیم کی جاتی لیکن اور (مستقبل) میں آنے والے مسلمانوں یعنی ملت اسلامیہ کے مفاد کو ترجیح دی گئی اور مقدم سمجھا گیا حضرت عمر نے سود کے خلاف بیان نہیں دیا بلکہ فرمایا کہ کاش میں رسول کریمؐ کی وفات سے پہلے متعہ کلام اور سود کے بارے مزید پوچھ گچھ کرلیتا (صحیح بخاری جلد 3 پارہ 23 صفحہ 277 مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور) ان حقائق کو سامنے رکھتے ہوئے کسی مسلمان کے لئے یہ مناسب نہیں کو وہ سود کے خلاف حتمی بیان یا فتوی دے بلکہ ایسا بیان جہالت کوتاہی اور تنگ نظری کی چغلی کھائے گا۔

کچھ لوگوں نے بلاسود بنکاری کے متعلق غور وخوض کیا ہے اور اس سلسلہ میں کئی کتابیں بھی

لکھیں ان حضرات کے لئے لازم ہے کہ وہ میدان میں آئیں اور بلا سود بنک قائم کریں نہ صرف بیان بازی اور فتوا پر اکتفا کریں حکومت پاکستان کو چاہے کہ سٹیٹ بنک آف پاکستان سے کچھ تجربہ کار فنی ماہرین ان حضرات کو تھوڑے عرصہ کے لئے مدد کی خاطر پیش کریں اگر ان کا تجربہ چار پانچ سال تک کامیابی سے چلتا ہے تو حکومت پاکستان اور دوسرے مسلمان ممالک اس طریقہ کار کو اپنا سکتے ہیں۔

اپنے اردگرد نظر گھمائیں قریباً قریباً سارے مسلمان ممالک پسماندہ ہیں عوام میں تعلیم کی کمی سے صنعتیں نہ ہونے کے برابر ہیں عوام کا معیار زندگی نہایت گرا ہوا ہے کہ ملک میں ملازمتیں ہی نہیں دنیا میں کوئی عزت ہے اور نہ ہی وقار۔ دوسری طرف غیر مسلمان ممالک کو دیکھیں سوئٹرز لینڈ کو لیں قدرتی وسائل نہ ہونے کے باوجود انتہائی ترقی یافتہ ہے۔ فرانس کو دیکھیں نہ گیس ہے نہ تیل نہ کوئلہ ہے نہ لوہا اس کے باوجود ترقی یافتہ ممالک میں اگلی صفوں میں شمار ہوتا ہے جاپان کی طرف دیکھیں نہ گیس نہ تیل نہ کوئلہ نہ لوہا نہایت ترقی یافتہ ہے خام مال درآمد کرتے ہیں اور تیار کرتے ہیں اور تیار مال برآمد کرتے ہیں اس کے خلاف مسلمان ممالک قدرتی وسائل سے مالا مال ہیں لیکن ایک طرف تو حکمران آمر ہیں کہ عوام کو تعلیم دینے کے خلاف ہیں کہ وہ جالت میں گھیرے رہیں اور حکمرانوں کی حکمرانی قائم رہے دوسری طرف علما حضرات نے سود کے خلاف فتویٰ دے کے صنعت کاری کے خلاف محاذ قائم کیا ہے اور جاہل عوام ان کے پیچھے پیچھے اپنی زندگی جہنم بنائے ہیں۔

کسی قسم کی صنعت لگانے کے لئے خام مال مشینری تعلیم یافتہ ہنر مند اور تجربہ کار افراد اور انجینئر اور بجلی پانی کی ضرورت ہے لیکن اس سے پہلے بنک کا ہونا لازم ہے کہ صنعت کار کو سرمایہ مہیا ہو علما حضرات نے سود کے بغیر بنکنگ کے متعلق اپنے نظریات پیش کئے ہیں اور بہت کتابیں لکھی ہیں لیکن وہ اس بات کے مجرم ہیں کہ انہوں نے عملی اقدام نہیں اٹھائے اور سرمایہ حاصل کرنے میں صنعتکار کے راستے میں روڑے اٹکائے ہیں۔ بڑی حیرانگی کی بات ہے کہ سعودی عرب میں جہاں اسلامی شریعت نافذ ہونے کا دعویٰ کیا جاتا ہے ایسا کوئی بنک معرض وجود میں نہیں کہ صنعتکار کو سود کے بغیر سرمایہ فراہم کرے مارشل لاء ڈکٹیٹر ضیاء الحق کے دور میں جب حکومت کے باگ دوڑ اسلامی جماعت کے پاس بھی اور ضیاء الحق اور اسلامی حکومت دن رات اسلام نافذ کرنے کا ڈھنڈوا پیٹ رہے تھے سود کے بغیر بنک قائم کیوں نہ کئے گئے کہ صنعتیں قائم ہوں لوگوں کو ملازمتیں ملتیں اور ملک ترقی کرتا اور ملت اسلامیہ طاقتور ہوتی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ

علما حضرات کو نہ تو ملت اسلامیہ کا مفاد عزیز ہے اور نہ اسلام سے لگاؤ ہے بلکہ صرف اپنی دکان چمکانے کی خاطر سود کے خلاف نعرے لگاتے ہیں اور صدیوں سے امت مسلمہ کی قسمت کو اپنی جہالت کا یرغمال بنا رکھا ہے۔

میں نے آپ کا خط پڑھا ہے مجھے بڑی خوشی ہے کہ آپ بڑے غور سے یہ کتاب پڑھ رہے ہیں مجھے بھی رسول کریمؐ کے حجتہ الوداع پر دیئے گئے خطبہ کا علم ہے اور میں اسے اپنے ایمان کا حصہ سمجھتا ہوں اس کے مضمون پر آمنا وصدقنا کہتا ہوں اور دوسری آیت کریمہ جو آپ نے لکھی ہیں میں نے اپنی کتاب میں خود لکھی ہیں اس میں ذرہ برابر شک نہیں مجھے ایسے معلوم ہوتا ہے کہ کتاب میں کچھ حصے آپ نے ابھی نہیں پڑھے اور علما حضرات نے بھی وہ آیات اور حقائق سامنے نہیں رکھے جو اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے مجھے پڑھنے کا موقع ملا۔

آپ صحیح بخاری پارہ 23 صفحہ 277 اور حیات عمرؓ (از مولانا شبلی) صفحہ 407 پڑھیں تو پتہ چلے گا کہ حضرت عمرؓ نے سود کے معاملے میں فتویٰ دینے سے گریز کیا اور فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ رسول کریمؐ سے متعہ کلالہ اور سود کے بارے مزید پوچھ کر لیتا حضرت عمرؓ حجتہ الوداع پر موقع پر گواہ تھے ان کے مقابلے پر دوسرا کوئی عالم فاضل بہتر نہیں جانتا میں بھی مانتا ہوں جو رسول کریمؐ نے سود کے متعلق اپنے خطبہ میں فرمایا حضرت عمر کے گریز کی بنا پر میں سمجھتا ہوں کہ رسول کریمؐ نے سود کے متعلق جو کچھ فرمایا سورۃ بقرہ کی آیات کے مطابق ہے آپ کو شاید علم ہوگا کہ رسول کریمؐ نے حضرت عمرؓ کے بارے میں فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمرؓ ہوتا اور حضرت عمرؓ کو علم کا شہر قرار دیا رسول کریمؐ کی حیات مبارک کے دوران لڑائی میں جیتا ہوا مال غنیمت تقسیم ہوتا تو ساتھ زمین بھی تقسیم ہوتی لیکن جب عراق فتح ہوا تو حضرت عمرؓ نے سورۃ فتح کی آیات مبارکہ 9 اور 10 کے مطابق زمین کی تقسیم ہمیشہ کے لئے روک دی اور کسی اصحابیؓ اور فوج نے سوال یا اعتراض نہیں کیا آپ جانتے ہیں کہ قرآن کریم میں طلاق کے طریقہ کے بارے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عورت کو ہر ماہ پاک ہونے پر ایک بار طلاق دی جاسکتی ہے لیکن حضرت عمرؓ نے طلاق طلاق طلاق کا طریقہ جاری کیا اور آج تک علما حضرات اسی کے مطابق قرآن کریم کی واضح خلاف ورزی کرتے آرہے ہیں حضرت عمرؓ کے مقرر کردہ گورنر مدینہ منورہ نے ایک عیسائی عورت سے شادی کی اور قرآن کریم میں اس کی کھلم کھلا اجازت ہے لیکن حضرت عمرؓ نے اس کو حکم دیا کہ عیسائی عورت کو طلاق دو تو صرف سود کے بارے میں حضرت عمرؓ کی رائے سے کیوں اختلاف کیا جائے آپ سے میری عرض ہے کہ باب قرآن کریم کو سمجھنا صفحہ 109V سے صفحہ 109 تک اور

باب غریبوں اور مسکینوں کی دیکھ بھال صفحہ 392 سے صفحہ 395 تک دوبارہ غور سے پڑھیں تو آپ کو بہت فائدہ ہوگا اور پتہ چلے گا کہ حضرت عمرؓ نے اور بہت سے احکام جاری کئے جو ظاہراً تو قران کریم کی خلاف ورزی دکھائی دیتے ہیں لیکن درحقیقت میں قران کریم کی روح کے مطابق ہیں حضرت عمرؓ ان دس ہستیوں میں سے ہیں جن کا حساب کتاب نہیں ہوگا میرا یقین ہے کہ حضرت عمرؓ کے بعد ان کے برابر کا اسلام کا عالم امت مسلمہ میں پیدا نہیں ہوا اور علما حضرات بیشک کتنے لائق اور فائق ہوں حضرت عمرؓ کے برابر نہیں ہوں گے اس وجہ سے میں ذاتی طور پر حضرت عمرؓ کی رائے صحیح اور مقدم سمجھتا ہوں۔

اور سورۃ آل عمران کی آیت 130 کا ترجمہ میں نے جو لکھا ہے وہ کسی نسخہ میں آپ دیکھ سکتے ہیں ممکن ہے کسی میں کئی گنا لکھا ہو تو دوسروں میں بڑھا چڑھا کر لکھا ہو:

1 اب چونکہ ملک کی معیشت کو مضبوط بنانے کارخانے اور صنعتیں قائم کرنے لوگوں کو روزگار مہیا کرنے اور ان کی روزمرہ کی زندگی کا معیار بہتر بنانے اور بنکوں سے قرض کا ذکر چل پڑا ہے تو مناسب ہوگا اگر ان سب معاملات پر گہری نظر سے غور کیا جائے اور سب سے پہلے یہ بھی سامنے رکھنا ضروری ہوگا کہ پاکستان میں پچھلے 53 سال میں معاشی برتری کی طرف توجہ دی جائے یہ بات سچ ہے اور کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ پاکستان میں قائداعظم کے سوا خودغرض لالچی بددیانت رشوت خور اور بدکردار کے ہاتھوں میں حکومت پہ اختیار رہا ہے صدر کے عہدے کا ذکر کیا جائے یا وزیروں کا اور پھر ان کے نیچے اعلیٰ احکام کا مشکل سے شاید ہی کوا کا دکا مخلص فرد آیا ہو اس طرح پاکستانی معیشت کو ہر دور میں نہایت بے دردی سے لوٹا گیا کبھی پاکستان کے نام پر کبھی جمہوریت کے نام پر اور کبھی اسلام کے نام پر حکومت کا بجٹ بھی لوٹ کھسوٹ میں ختم کیا گیا اور جب حکومت کا خزانہ خالی ہوگیا تو عوام کی خون پسینے کی کمائی بنکوں میں جمع شدہ سرمایہ بددیانت چوروں اور لیٹروں کو بغیر مناسب لکھا پڑھی کے بانٹ دیا گیا۔

2 اپنے ذاتی مفاد کو سامنے رکھ کر بددیانت افراد کو اربہا روپے قرض کے نام پر لٹائے گئے اور بعد میں قانون سے بالا بالا معاف بھی کر دیئے گئے اور کچھ افراد نے قرض کے نام پر کروڑہا روپے لئے لیکن واپس نہیں کئے کہ جب وزیر کبیر اور ذمہ دار احکام ہی بددیانت اور چور ہیں تو کون پیچھا کرے گا۔

3 دنیا کے کسی ملک میں ایسی لوٹ کھسوٹ کی اجازت نہیں کی جائے کہ ایک اسلامی ملک پاکستان میں لہذا ضروری ہے کہ جو سرمایہ اپنے ذاتی مفاد کی خاطر بددیانت اور لیٹروں کو قرض

کے نام بانٹا گیا اور بعد میں معاف کیا گیا اس کو واپس حاصل کیا جائے اس کی تمام تفصیل سٹیٹ بینک آف پاکستان کے پاس موجود ہے حکومت کے لئے لازم ہے یہ تفصیل حاصل کرے اور لوٹی ہوئی دولت حاصل کرنے کے لئے قانونی چاری جوئی کرے اور جن افراد نے قرض جاری کرنے کے احکام جاری کئے اور جن افراد نے یہ قرض لیا اور جن افراد نے یہ قرض معاف کرنے کے حکم دیا ان سب لیڈروں کے خلاف عدالتوں میں قانونی چارہ جوئی کرے اور ساتھ ہی ساتھ ان سب لیڈروں یعنی قرض جاری کرنے کا حکم دینے والوں قرض حاصل کرنے والوں اور قرض معاف کرنے والوں کے نام کی اخباروں میں تشہیر کرے کہ عوام کو پتہ چلے کہ کون کون سے بھیڑے بھیڑ کی کھال پہنے ان کے راہنما بنے ہوئے ہیں۔

4 قرضوں سے ملک کی معیشت پر برا اور اچھا دونوں سرح سے اثر پڑتا ہے گو قرضہ جاری کرنا بینک کے احکام کی صوابدید پر ہے لیکن قرض کی واپسی کو یقینی بنانے کے لئے مرکزی حکومت کی طرف سے عمل اور راہنمائی لازمی ہے لہٰذا ضروری ہوگا کہ ان سب مسائل کے مستقل حل کے لئے ضروری قانون بنائے اور مستقل بنیادوں پر عدالتیں اور ادارے تشکیل دے بہتر ہوگا کہ حکومت پاکستان ایک کمیشن تشکیل کرے جو ان سب معاملات پر ہر زاویے سے خوب سوچ بچار کرکے حکومت کی راہنمائی کے لئے اپنی تجاویز پیش کرے کمیشن کے ممبر حضرات -1 وزات قانون کا نمائندہ -2وزارت خزانہ کا نمائندہ -3 وزارت صنعت کا نمائندہ -4 وزارت تجارت کا نمائندہ -5 وزارت زراعت کا نمائندہ 6 ہر صوبے کا ایک ایک نمائندہ -7 سٹیٹ بنک آف پاکستان کا نمائندہ -8 بینکوں اور دوسرے مالیاتی اداروں سے تین نمائندے -9 پاکستان چیمبر آف کامرس اور انڈسٹری سے تین نمائندے -10 ماحولیاتی ادارے کا نمائندہ۔

صنعت کارخانہ یا دوسرا کاروبار لگانے سے پہلے چند باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

ا۔ بڑے بڑے شہروں میں یا ان کے نزدیک نزدیک مزید کارخانے نہ لگائے جائیں کہ آبادی پانی بجلی سڑکوں اور ذرائع رسل و سائل پر مزید بوجھ نہ بڑھے اور گاؤں سے شہروں کی طرف آبادی کا انتقال کم سے کم ہو۔

ب۔ کپڑا بنانے کے کارخانے (ٹیکسٹائل) چینی بنانے، چمڑہ صاف کرنے کے کارخانے اور ایسے ہی دوسرے کارخانے جن کا ذراعت سے تعلق ہو وہ حتی الامکان شہروں سے دوبارہ کھیتوں سے نزدیک ہوں کہ سڑکوں پر رسل ورسائل کا بوجھ کم ہو اور آبادی شہروں کو منتقل نہیں ہوگی۔

منصوبوں کا جائزہ لیتے وقت اور لاگت کا تخمینہ بناتے وقت کارخانوں سے نکلے ہوئے فضلہ کو

شمار کرنا ضروری ہے اور مالکوں کی ذمہ داری ہوگی اور جب وزارت صنعت کے نمائندہ کارخانہ شروع کرنے کی اجازت دے تو یہ ضروری دیکھے کہ فضلہ ٹھکانے لگانے کا انتظام بھی چالو حالت میں ہے۔

بینکوں اور دوسرے مالیاتی اداروں سے قرض حاصل کرنے کے لئے درخواست کا متن ایک جیسا ہونا ضروری ہے کہ مستقبل میں اگر عدالتی کاروائی ضروری ہو جائے تو فیصلہ کرنے میں عدالت کو ہر ممکن سہولت ہو متن کی شکل۔

1A قرضہ حاصل کرنے والے والے کا نام

2 شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی

3 والد کا نام

4 رہائش کا مقام

5 تعلیمی قابلیت اور ٹیکنیکل تجربہ

6 جائیداد اور آمدنی کی تفصیل اور کیا یہ جائیداہ جائز آمدنی کے مطابق ہے یا لوٹ کھسوٹ کا نتیجہ ہے۔

حصہ داروں کی تفصیل میں بھی یہ ساری معلومات مہیا کی جائیں گی اگر حصہ داروں میں بیوی بچے یا رشتہ دار شامل ہیں تو عین ممکن ہے کہ یہ منصوبہ اور درخواست فراڈ پر مبنی ہو۔

1B- پچھلے پانچ سال میں ادا کیا ہوا انکم ٹیکس اور اس کا ثبوت

2 پراپرٹی ٹیکس اور اس کا ثبوت

3 دولت (WEALTH) ٹیکس اور اس کا ثبوت

4 بجلی کے بل کی مقررہ وقت میں ادائیگی

5 گیس کے بل کی مقررہ وقت میں ادائیگی

6 ٹیلیفون کے بل کی مقررہ وقت میں ادائیگی

یہ ساری تفصیلات ان محکموں اور CBR سے تصدیق کرنا ضروری ہے۔

1 پچھلے قرضوں کی تفصیل کیوں لئے گئے کب لئے گئے کب اور کیسے ادا کئے گئے

2 بینکوں اور دوسرے مالیاتی اداروں سے قرض کے معاملے میں کوئی قانونی کاروائی ہوئی اس کی تفصیل:

1 اگر قرضہ کی رقم ایک کروڑ تک ہے تو ضلعی صدر مقام سے منظور اور جاری کیا جائے۔

2 اگر قرض کی رقم دس کروڑ تک ہے تو صوبائی دارالحکومت سے منظور اور جاری کیا جائے

3 دس کروڑ سے زائد مالیت کا قرضہ مرکزی دارالحکومت سے مرکزی وزارت صنعت تجارت یا زراعت منظور کرے گی۔

قرضہ منظور کرنے اور جاری کرنے کیلئے زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ کافی ہے اگر سب معلومات کی تفصیل اوران کی نقول مہیا کی جائیں قرض جاری کرنے کے لئے بینک کی انتظامیہ کے پاس ان سب معلومات کا ہونا ضروری ہو اور ساتھ ہی ساتھ ایک کاپی سٹیٹ بنک آف پاکستان کو بھیجنا لازم ہے قرض کی درخواست پر سب سے اوپر دو چار باتیں جلی حروف میں واضح کرنا ضروری ہے۔

1 قرض لینے والے کو ثابت کرنا ہوگا کہ یہ صنعت یا کاروبار ملک کی معیشت کے ضروری ہے یا اشد ضروری اور وہ قرض واپس کر سکے گا۔

2 اگر متعلقہ محکموں کے حکام نے درخواست میں فراہم کی گئی تفصیلات کو جھوٹ قرار دیا تو قرض جاری انہیں کیا جائے گا اور ساتھ ساتھ دھوکہ دہی پر 5 سال جیل اور 50 لاکھ روپیہ جرمانہ یا دونوں ساتھ ساتھ ہوسکتی ہیں۔ جرمانہ کی رقم میں کم از کم 20% اضافی انتظامیہ اور عدالتوں کا خرچ شامل ہونا چاہیے۔ جرمانہ کی رقم زیادہ رکھی جائے اور جیل کا دورانیہ کم کہ معصوم اور غریب پاکستانی عوام کے خرچ پر بد دیانت اور لیٹروں کو مہمان بنانا زیادتی ہوگی بد دیانت ثابت ہونے پر اس کو آئندہ قرض نہیں دیا جائے گا اور نہ وہ خود یا اس کا قریبی رشتہ دار 21 سال تک ووٹ دینے یا نمائندہ کھڑا ہونے کا مجاز ہوگا۔

☆☆

قرض لینے اور دینے والے کیلئے ہدایات

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ۭ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۠ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ۚ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـــًٔـا ۭ فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ ھُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ۭ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاۗءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىھُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ۭ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَاۗءُ اِذَا مَا دُعُوْا ۭ وَلَا تَسْـَٔـــمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْھَا ۭ وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۠ وَلَا يُضَاۗرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ڛ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ط وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

پارہ3 سورۃ بقرہ آیت 282: اے ایمان والو جب تم آپس میں کسی معیاد معین کے لئے

قرض (لین دین) کا معاملہ کرنے لگو تو اس کو لکھ لیا کرو۔ اور ر لکھنے والا تم میں سے کسی کا نقصان نہ کرے بلکہ انصاف سے لکھے نیز لکھنے والا جیسا اس کو خدا نے سکھایا ہے لکھنے سے انکار بھی نہ کرے۔ اور دستاویز لکھ دے اور جو شخص قرض لے وہ دستاویز کا مضمون لکھوائے۔ اور خدا سے کہ اس کا مالک ہے خوف کرے اور قرض کی رقم سے کم نہ ہو تو جو اس کا ولی ہو وہ انصاف کے ساتھ مضمون لکھوائے اور اپنے میں سے دو مردوں کو ایسے معاملے میں گواہ بنالیا کرو۔ اور اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جن کو تم گواہ پسند کرو کافی ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھول جائے گی تو دوسری اس کو یاد دلا دے گی۔ اور جب گواہ گواہی کے لئے طلب کئے جائیں تو انکار نہ کریں۔ اور قرض تھوڑا ہو یا بہت اس کی دستاویز لکھنے لکھانے میں کاہلی نہ کرنا یہ بات خدا کے نزدیک نہایت قرینِ انصاف ہے اور شہادت کے لئے بھی یہ بہت درست طریقہ ہے اس سے تمہیں کس طرح کا شک وشبہ نہیں پڑے گا۔ ہاں اگر سودا دست بدست ہو جو تم آپس میں لیتے دیتے ہو تو اگر ایسے معاملے کی دستاویز نہ لکھو تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔ اور جب بھی خرید و فروخت کیا کرو تو بھی گواہ کر لیا کرو۔ اور کاتب دستاویز اور گواہ معاملہ کرنے والوں کا کسی طرح کا نقصان نہ کریں اگر تم ایسا کرو گے تو یہ تمہارے لئے گناہ کی بات ہے اور خدا سے ڈرو اور دیکھو کہ وہ تم کو کسی مفید باتیں سکھاتا ہے اور خدا ہر چیز سے خوب واقف ہے (قرض لینا منع نہیں کیا گیا قرض لینے کا طریقہ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے لیکن بے سہارا یتیموں مسکینوں اور محتاجوں کی مجبوری اور تکلیف کا فائدہ اٹھانا منع قرار دیا گیا ہے دوسری طرف اگر دوسرے مقاصد اور ضروریات کی خاطر قرض لیا جائے تو سود کی شرح کم سے کم رکھی جائے نہ کہ دگنی یا چوگنی ورنہ مہنگائی اور دوسری مشکلات پیدا ہو۔

وَ اِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّ لَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِىْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝

پارہ 3 سورۃ 2 بقرہ آیت 283: اور اگر تم سفر پر ہو اور دستاویز لکھنے والا نہ مل سکے تو کوئی چیز رہن یا گروی رکھ کر قرض لے لو۔ اور اگر کوئی کسی کو امین سمجھے یعنی رہن کے بغیر قرض دے تو امانتدار

کو چاہیے کہ صاحب امانت کی امانت واپس کرنے اور خدا سے کہ اس کا پروردگار ہے ڈرے اور دیکھنا شہادت کو مت چھپانا اور جو اس کو چھپائے گا وہ دل گنہگار ہوگا اور خدا تمہارے سب کاموں سے خوب واقف ہے۔

☆☆

عدل و انصاف کے بارے احکام

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ نِعِمَّا یَعِظُکُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیْعًا م بَصِیْرًا ○

سورۃ 4 النساء آیت 58 : خداوند کریم تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کر دیا کرو اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف کے مطابق فیصلہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں بہت اعلیٰ نصیحت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتا اور خوب دیکھتا ہے۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْکُمَ بَیْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىکَ اللّٰہُ ؕ وَلَا تَکُنْ لِّلْخَآئِنِیْنَ خَصِیْمًا ○

پارہ 5 سورۃ النساء 4 آیت 105 اے پیغمبر ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے تاکہ خدا کی ہدایت کے مطابق لوگوں کے مقدمات کا فیصلہ کرو۔ اور دیکھو دغا بازوں کی حمایت میں کبھی بحث نہ کرنا۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰہِ وَلَوْ عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ ۚ اِنْ یَّکُنْ غَنِیًّا اَوْ فَقِیْرًا فَاللّٰہُ

اَوْلٰی بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓی اَنْ تَعْدِلُوْا وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا
فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝

پارہ 5 سورۃ النساء 4 آیت 135- اے ایمان والو انصاف پر قائم رہو اور خدا کے لئے سچی گواہی دو خواہ اس میں تمہارا یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کا نقصان ہی ہو یا کوئی امیر ہے یا غریب تو خدا ان کا خیر خواہ ہے تو تم خواہش نفس کے پیچھے چل کر عدل کو نہ چھوڑنا۔ ذاتی لالچ کے پیچھے مت بھاگو کہ عدل کو چھوڑ دو۔ اگر تم پیچ دار شہادت دو گے یا شہادت سے بچنا چاہو ہو تو جان رکھو کہ خدا تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ
شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ
اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

پارہ 6 سورۃ مائدہ 5 آیت 8: اے ایمان والو خدا تعالیٰ کے لئے انصاف کی گواہی دینے کے لئے کھڑے ہو جایا کرو۔ اور لوگوں کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف چھوڑ دو۔ انصاف کیا کرو کہ یہی پرہیز گاری اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو کچھ شک نہیں کہ خدا تمہارے سب اعمال کو خوب جانتا ہے۔

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا
وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

سورۃ 5 مائدہ آیت 2 اور لوگوں کی دشمنی اس وجہ سے کہ انہوں نے تم کو عظمت والی مسجد سے روکا تھا تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کردے کہ تم ان پر زیادتی کرنے لگو اور دیکھو نیکی اور پرہیز گاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کرنا اور خدا سے ڈرتے رہو کچھ شک نہیں کہ خداوند تعالیٰ کا عذاب بڑا سخت ہے۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ
الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝ يَّهْدِيْ
بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ
بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

پارہ 6 سورۃ مائدہ 5 آیت 15: اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارے پیغمبر (آخرالزمان) آگئے ہیں کہ جو کچھ تم کتاب الٰہی میں چھپاتے ہو وہ اس میں سے بہت کچھ تمہیں کھول کھول کر دیتے ہیں اور تمہارے بہت سے قصور معاف کر دیتے ہیں بے شک تمہارے پاس خدا کی طرف نور (رسول کریمؐ) اور روشن کتاب (قرآن مجید) آچکی ہے جس سے خدا تعالیٰ اپنی راہ پر چلنے والے کو نجات کے رستے دکھاتا ہے اور اپنے حکم سے (جہالت اور کفر کے) اندھیرے سے نکال کر روشنی (اسلام) کی طرف سے جاتا اور ان کو سیدھے راستے پر چلاتا ہے۔

فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ط وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ o

سورۃ 5 مائدہ آیت -44 خداوند کریم نے فرمایا ہے) کہ لوگوں سے مت ڈرنا بلکہ مجھی سے ڈرتے رہو اور تھوڑی سی قیمت کے عوض میرے احکام نہ بیچنا اور جو خداوند تعالیٰ کے بتائے ہوئے احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں۔

وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَ احْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ط فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ط وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ o

پارہ 6 سورۃ مائدہ 5 آیت -49 اور ہم پھر تاکید کرتے ہیں کہ جو حکم خدا نے نازل فرمایا ہے اسی کے مطابق ان میں فیصلہ کرنا اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا۔ اور ان سے بچتے رہنا کہ کسی حکم سے جو خدا نے تم پر نازل فرمایا ہے یہ کہیں تم کو بہکا نہ دیں اگر یہ نہ مانیں تو جان لو کہ خدا یہ چاہتا ہے ان کے بعض گناہوں کے سبب ان پر مصیبت نازل کرے اور اکثر لوگ تو نافرمان ہیں۔

اِنَّ هٰذَآ اَخِيْ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ o قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ط وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ط وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ o

پارہ 23 سورۃ ص 38 آیت -23 (حقیقت اس معاملہ کی یوں ہے کہ) یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک دنبی ہے یہ کہتا ہے کہ یہ ایک دنبی بھی میرے

حوالہ کردو اور بات بات پر مجھ پر زبردستی کرتا ہے (حضرت داؤد) انہوں نے فرمایا کہ یہ جو تیری دنبی مانگتا ہے کہ اپنی دنبیوں میں شامل کرنے بے شک تم پر ظلم ہوا ہے اور اکثر حصہ دار ایک دوسرے پر زیادتی ہی کرتے ہیں ہاں جو ایمان لائے اور عمل لائے اور عمل نیک کرتے رہے اور ایسے لوگ بہت کم ہیں اور داؤد سمجھ گئے کہ ہم نے ان کا امتحان لیا ہے تو انہوں نے اپنے پروردگار سے معافی مانگی اور جھک کر سجدے میں گر پڑے اور خدا کی طرف رجوع کیا تو ہم نے ان کو بخش دیا بے شک ان کے لئے ہمارے ہاں قرب اور عمدہ مقام ہے۔

يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ o

سورۃ 38ص آیت-26 اے داؤد ہم نے تم کو زمین پر اپنا نائب بنایا ہے تو لوگوں میں انصاف کے ساتھ فیصلے کیا کرو۔ اور اپنی ذاتی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا کہ وہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے راستے سے بھٹکا دیں گی جو اللہ تعالیٰ کے راستے سے بھٹک جاتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب تیار ہے کہ انہوں نے حساب و کتاب کے دن (روز قیامت) کو بھلا دیا ہے۔

وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ج فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ o وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ o اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ط اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ o وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ o

پارہ 25 سورۃ شوریٰ 421 آیت-40 اور برائی کا بدلہ تو اسی طرح کی برائی ہے مگر جو درگزر کرے اور معاملے کو درست کردے تو اسکا بدلہ خدا کے ذمے ہے اس میں شک نہیں کہ وہ ظلم کرنیوالوں کو پسند نہیں کرتا اور جس پر ظلم ہوا ہو اگر وہ اسکے بعد انتقام لے تو ایسے لوگوں پر کچھ الزام نہیں الزام تو ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ملک میں ناحق فساد پھیلاتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کو تکلیف دینے والا عذاب ہوگا اور جو صبر کرے اور قصور معاف کردے تو ہمت کے کام ہیں۔

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ج فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ج فَاِنْ فَآءَتْ

فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ○

پارہ 26 سورۃ حجرات 44 آیت -9 اور اگر مومنوں میں سے دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرادو۔ اور اگر ایک فریق دوسرے فریق پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ خدا کے حکم (صلح دامن) کی طرف رجوع کرے پس جب وہ صلح کی طرف رجوع کرے تو دونوں فریقوں میں مساوات کے ساتھ صلح کروا دو اور انصاف سے کام لو کہ خدا انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

خداوند کریم نے بار بار تاکید کی ہے کہ مساوات کے ساتھ انصاف کیا جائے۔ امانت داروں پر فرض ہے کہ وہ امانتیں واپس کریں اور جو کوئی وعدہ کرے پورا اور ہر آدمی پر فرض ہے کہ اپنی ذمہ داریاں نبھائے۔

عدالت میں انصاف کی خاطر گواہی دینا فرض ہے اس بات کا خیال کرنے منع کیا ہے کہ یہ گواہی میرے خلاف ہوگی یا میرے رشتہ داروں اور عزیزوں کے خلاف۔

وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ○ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ○ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ○

پارہ 27 سورۃ رحمان 55 آیت 7 : اور خداوند تعالٰی نے انصاف کا حکم دیا ہے اور تم انصاف کرتے وقت حد سے نہ بڑھنا انصاف کے ساتھ ٹھیک ٹھیک تولو اور تول میں کمی مت کرو۔

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ○ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ○ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ○ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ○ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ○ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

پارہ 30 سورۃ مطففین 83 آیت-1 ناپ اور تول میں کمی کرنے والوں کے لئے خرابی ہے جو لوگوں سے تول ناپ کر پورا پورا لیں اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دینا ہو تو کم دیں کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ قیامت کے روز یہ دوبارہ زندہ کئے جائیں یعنی ایک بڑے سخت عذاب والے ان کو رب العلمین کے سامنے کھڑا ہی ہے۔

خداوند کریم نے بار بار واضح فرمایا کہ ناپ تول میں انصاف سے کام لو کسی کا حق نہ مارو۔ دھوکا دینا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے اور ملک میں فساد مت پھیلاؤ۔ کسی کا حق مار کر کھانا حرام کھانے کے مترادف ہے۔

☆☆

تجارت اور ناپ تول

يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۗ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا○

سورۃ 4 النساء آیت 29 مومنو ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ ہاں اگر آپس کی رضا مندی سے تجارت کا لین دین ہو (اور اس سے مالی فائدہ حاصل ہو جائے تو وہ جائز ہے) اور اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو بے شک خداوند تعالیٰ تم پر بہت مہربان ہے۔

فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ○

پارہ 8 اعراف 7 آیت 85 تم ناپ اور تول پورا پورا دیا کرو۔ اور لوگوں کو چیزیں کم نہ دیا کرو۔ اور زمین میں امن قائم ہو جانے کے بعد دنگا فساد مت پھیلاؤ اگر تم صاحب ایمان ہو تو سمجھ لو یہ بات تمہارے حق میں بہتر ہے۔

وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۭ ذٰلِكَ

خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَأْوِيْلًا ٥

پارہ 15 سورۃ بنی اسرائیل 17 آیت 35 اور جب کوئی چیز ناپ یا تول کر دینے لگو تو پیمانہ پورا بھرا کرو۔ اور جب تول کر دو تو ترازو سیدھی رکھ کر تولا کرو۔ یہ بہت اچھی بات ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی بہتر ہے۔

وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ٥ اَلَّا تَطْغَوْا فِى الْمِيْزَانِ ٥ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ٥

پارہ 27 سورۃ رحمان 55 آیت 7 : اور خداوند تعالیٰ نے انصاف کا حکم دیا ہے اور تم انصاف کرتے وقت حد سے نہ بڑھنا انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو اور تول میں کمی مت کرو۔

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ٥ اَلَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ٥ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ٥ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ٥ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ٥ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥

پارہ 30 سورۃ مطففین 83 آیت 1 : ناپ اور تول میں کمی کرنے والوں کے لئے خرابی ہے جو لوگوں سے تول ناپ کر پورا پورا لیں اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دینا ہو تو کم دیں کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ قیامت کے روز یہ دوبارہ زندہ کئے جائیں یعنی ایک بڑے سخت عذاب والے ان کو رب العلمین کے سامنے کھڑا ہی ہے۔

خداوند کریم نے بار بار واضح فرمایا کہ ناپ تول میں انصاف سے کام لو کسی کا حق نہ مارو۔ دھوکا دینا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے اور ملک میں فساد مت پھیلاؤ۔ کسی کا حق مار کر کھانا حرام کھانے کے مترادف ہے۔

حلال وحرام کا بیان

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِى الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ
الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ
تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا
بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّلَا
يَهْتَدُوْنَ ○ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِىْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً
وَّنِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ
طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ○ اِنَّمَا حَرَّمَ
عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ
غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

پارہ 2 سورۃ 2 بقرہ آیت 168 :اے لوگوں جو چیزیں زمین میں حلال اور پاک ہیں وہ کھاؤ
اور شیطان کی پیروی مت کرو- وہ تمہارا صاف صاف دشمن ہے- وہ تو تم کو برائی اور بے حیائی ہی

کے کام کرنے کو کہتا ہے اور یہ بھی کہ خداوند تعالیٰ کے متعلق ایسی باتیں کہو جن کا تم کو (کچھ بھی) علم نہیں۔ اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ جو (کتاب) خدا نے نازل فرمائی ہے اس کی پیروی کریں تو کہتے ہیں (نہیں) بلکہ ہم تو اسی چیز کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔ اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ سمجھتے ہوں اور نہ سیدھے راستے پر ہوں۔ جو لوگ کافر ہیں ان کی مثال ایسی ہے کہ ایک آدمی کسی کو بلا رہا ہو۔ جو چیخ و پکار کے سوا کچھ سمجھتا ہی نہ ہو (اسی طرح یہ کفار) بہرے ہیں گونگے ہیں اور اندھے ہیں کچھ نہیں سمجھ سکتے۔ اے ایمان والو جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تم کو عطا فرمائی ہیں ان کو کھاؤ اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔ اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو۔ اس نے تم پر مرا ہوا جانور اور لہو اور سور کا گوشت اور جس جانور پر خدا کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے حرام کر دیا ہے پھر جو کوئی بھوک کی وجہ سے جان بوجھ کر نافرمانی سے بچ کر اور حدود کو توڑے بغیر مجبور ہو جائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۠ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ حَمِيْدٌ ۝

پارہ 3 سورۃ 2 بقرہ آیت 267: اے ایمان والو جو پاکیزہ اور حلال مال تم کماتے ہو اور جو چیزیں ہم تمہارے لئے زمین سے پیدا کرتے ہیں ان میں سے راہ خدا میں خرچ کرو۔ اور بُری اور ناپاک چیزیں دینے کا ارادہ نہ کرو۔ کہ اگر وہ چیزیں تم کو دی جائیں تو بجز اس کے کہ لیتے وقت آنکھیں بند کر لو ان کو کبھی نہ لو۔ اور جان رکھو کہ خدا بے نیاز اور قابل ستائش ہے۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۭ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

سورۃ 5 مائدہ آیت 3: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین (اسلام) مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمتوں کی انتہا کر دی ہے اور تمہارے لئے دین اسلام پسند کیا ہے۔ اور اگر کوئی بھوک کی وجہ سے (حرام کھانے پر) مجبور ہو جائے بشرطیکہ گناہ کی طرف مائل نہ ہو تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور مہربان ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ o وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ o

پارہ 7سورۃ مائدہ 5 آیت -87 اے مومنو جو پاکیزہ چیزیں خدا نے تمہارے لئے حلال کی ہیں ان کو حرام مت کرو۔ اور حد سے نہ بڑھو کہ خدا حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور جو حلال اور طیب روزی خدا نے تم کو دی ہے اسے کھاؤ اور خدا ڈرتے رہو جس پر ایمان رکھتے ہو۔

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ o

سورۃ 5مائدہ آیت -100 کہہ دو کے ناپاک اور پاک چیزیں برابر نہیں ہوتیں گو ناپاک چیزوں کی کثرت تم کو حیرت میں ڈال دے اے عقل والو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰۤى اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ o

سورۃ 6انعام آیت -139 اور یہ بھی کہتے ہیں کہ جو بچہ ان جانوروں کے پیٹ میں ہے وہ خاص ہمارے مردوں ہی کے لئے ہے اور ہماری عورتوں کو اس کا کھانا حرام ہے اور اگر وہ بچہ مرا ہوا ہو تو سب اس میں شریک ہیں (ایسے مردا ور عورتیں سب کھا سکتے ہیں) عنقریب خداوند تعالیٰ ان کو ان ڈھکوسلوں کی سزا دے گا بے شک وہ حکمت والا اور خبردار ہے۔

قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِيْ مَاۤ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ o

سورۃ 6انعام آیت -145 جو وحی مجھ پر نازل ہوئی ہے اس میں تو کھانے والے کو کوئی چیز منع نہیں سوائے مردہ جانور، بہتا ہوا خون سور کا گوشت کہ وہ ناپاک ہے یا حرام چیز ہو یا وہ جس کو ذبح کرتے ہو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کا نام لیا گیا ہو اور اگر کوئی شخص مجبور ہو جائے اور نافرمانی نہ کرے اور نہ ہی حدود کی خلاف ورزی کرے تو تمہارا خدا معاف کرنے والا اور مہربان ہے۔

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْۤ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِيَ

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○

پارہ 8 سورۃ اعراف 7 آیت 32 : پوچھو کہ جو زینت اور آرائش اور کھانے پینے کی پاکیزہ چیزیں خدا نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کی ہے ان کو کس نے حرام کیا ہے کہہ دو کہ یہ چیزیں دنیا کی زندگی میں ایمان والوں کے لئے ہیں اور قیامت کے دن خاص انہی کا حصہ ہوں گی اسی طرح خدا تعالیٰ اپنے احکام سمجھنے والوں کے لئے صاف صاف بیان کرتا ہے۔

فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ○ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

پارہ 14 سورۃ نحل 16 آیت 114 : خدا نے جو تم کو حلال اور پاک رزق (مال و دولت) عطا کیا ہے تم کو چاہیے اسے کھاؤ اور اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو۔ اگر اس پر ایمان رکھتے ہو۔ اس نے تم پر مردار اور لہو اور سور کا گوشت حرام کر دیا ہے اور جس چیز پر خدا کے سوا کسی دوسرے کا نام پکار جائے۔ ہاں اگر کوئی ناچار ہو جائے بشرطیکہ گناہ کرنے والا نہ ہو اور نہ حد سے نکلنے والا تو خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

پارہ 28 سورۃ تحریم 66 آیت 1 : اے پیغمبر جو چیز تمہارے لئے خدا نے جائز قرار دی ہے تم کنارہ کش کیوں کرتے ہو کیا اس سے اپنی بیبیوں کی خوشنودی چاہتے ہو اور خداوند کریم تو بخشنے والا اور مہربان ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بار بار پاک اور حلال رزق کھانے کے احکام نازل کئے ہیں جو رزق اپنی محنت اور جائز طریقے سے کمایا ہو۔ اور اس میں سے زکواۃ اور خیرات ادا کی ہو کہ حرام اور ناجائز کمائی سے زکواۃ اور خیرات اور مسجد بنوانے میں خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول نہیں۔ پاک اور حلال رزق کمانے پر زکواۃ اور خیرات ادا کرنا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے ہی کمائی حلال ہوگی۔

قارئین کو یہ جان کر یقیناً علم میں اضافہ ہوگا کہ رسول مقبولؐ نے راستے میں ایک مری ہوئی بکری دیکھی لوگوں سے پوچھا کہ تم اس کی کھال کیوں کام میں نہیں لاتے (کھال سے جوتے اور

تنبوں اور کوئی دوسرا کام لیا جاسکتا ہے) لوگوں نے جواب دیا یا رسول اللہؐ یہ تو مردار ہے (حرام) آپ نے فرمایا کہ مردار کا صرف کھانا حرام ہے صحیح بخاری پارہ-23

جزیرہ نما عرب کا نقشہ صحیح طور پر سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ جن حالات میں حضرت ابراہیمؑ نے اپنی بیوی بی بی حاجرہؓ اور بیٹے اسمٰعیلؑ کو وہاں چھوڑا ان کو غور سے سمجھا جاتے ہر طرف لق ودق صحرا اور چٹیل پہاڑ تھے کسی طرف نظر اٹھائیں کسی قسم کے سبزہ کا نام ونشان نہیں تھا اور نہ ہی آدم یا آدم زاد بی بی ہاجرہؓ نے حضرت ابراہیمؑ سے پوچھا کہ ہمیں یہاں کس وجہ سے چھوڑے جارہے ہو حضرت ابراہیمؑ نے کوئی جواب نہیں بی بی ہاجرہ نے جب تیسری دفعہ کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے تو حضرت ابراہیمؑ نے ہاں کہاں- بی بی ہاجرہؓ نے صبر وشکر کیا چھاگل میں کچھ پانی تھا اور کچھ کھجوریں اور اللہ تعالیٰ کی ذات کا سہارا حضرت ابراہیمؑ نے دعا کی-

رَّبَّنَآ إِنِّیٓ أَسۡكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيۡرِ ذِي زَرۡعٍ عِندَ بَيۡتِكَ ٱلۡمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ فَٱجۡعَلۡ أَفۡـِٔدَةً مِّنَ ٱلنَّاسِ تَهۡوِيٓ إِلَيۡهِمۡ وَٱرۡزُقۡهُم مِّنَ ٱلثَّمَرَٰتِ لَعَلَّهُمۡ يَشۡكُرُونَ ○

سورۃ ابراہیم 14 آیت 37 اے میرے پروردگار میں نے اپنی اولاد کو میدان (مکہ) میں جہاں کسی قسم کی کاشت یا کھیتی باڑی اور فصل نہیں ہوتی تیرے مکرم ومحترم گھر کے پاس لا بسایا ہے اے میرے مولا کہ یہ نماز پڑھیں تو لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کردے اور ان کو پھلوں اور میوں کی روزی دے کہ تیرا شکر کریں اس علاقے کی مزید تفصیل خداوند کریم بیان فرماتا ہے-

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَقۡتُلُواْ ٱلصَّيۡدَ وَأَنتُمۡ حُرُمٞ ○

سورۃ مائدہ 5 آیت 95 : اے ایمان والو جب تم احرام پہنے ہو تو شکار نہ کرنا صرف کچھ جنگلی جانور تھے یعنی اس علاقے میں کھانے پینے کی اشیاء میسر نہیں تھیں اور حضور نبی کریمؐ جب مکہ مکرمہ میں تھے تو بہت عرصہ کے لئے قحط پڑا- جب آپؐ مدینہ ہجرت کر گئے تو مکہ مکرمہ میں بھی قحط پڑا اور مدینہ منورہ میں لوگ زندگی کا رشتہ قائم رکھنے کی خاطر گوہ اور ٹڈیاں ککڑی کھاتے اچھے دنوں میں جو کی کاشت ہوتی لوگ عموماً اونٹ پالتے اور کھجور اور تھوڑی سبزیاں کہ زمین بنجر اور بارش عنقا ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ نے احکام جاری کئے-

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيۡكُمُ ٱلۡمَيۡتَةَ وَٱلدَّمَ وَلَحۡمَ ٱلۡخِنزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ لِغَيۡرِ ٱللَّهِ بِهِۦ ۖ فَمَنِ ٱضۡطُرَّ غَيۡرَ بَاغٖ وَلَا عَادٖ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٞ رَّحِيمٌ ○

سورۃ نحل 16 آیت 115 :اس نے تم پر مردار لہو اور سور کا گوشت حرام کردیا ہے اور جس جانور پر (ذبح کے موقع پر) خداوند تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کا نام گیا ہو ہاں اگر کوئی مجبور ہوجائے بشرطیکہ گناہ کی نیت نہ ہو اور حد سے نکلنے والا تو خدا کریم بخشنے والا اور مہربان ہے آدمی کے لئے سوچنے کا مقام ہے کہ اگر حرام گوشت کھانے کی اجازت نہیں تو دوسرا اناج یعنی دالیں سبزی چاول کیوں نہیں کھاتے لیکن وہاں تو کچھ بھی نہیں تھا نہ درخت اور نہ درختوں کے پتے ایسی صورت حال میں محتاجوں اور بے سہارا افراد کو سود پر قرض دینا حرام قرار دیا گیا کھاتے پیتے اور متمول لوگ تو باہر سے اناج منگوا کر کھاتے لیکن غریب اور بے سہارا کہاں جائیں جو تھوڑا بہت جو پیدا ہوتا اسی پر صبر و شکر کرتے یا کھجوریں کھاتے ساتھ ہی ساتھ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ممکن ہو تو قرض کی اصل رقم بھی معاف کردی جائے۔

اور آج کل کے زمانے سے پہلے تو ایسے واقعات پیش نہیں آتے کہ دنیا میں زراعت کی سائنس بہت ترقی کرگئی ہے اناج کی پیداوار ضرورت سے زیادہ ہوگئی ہے ذرائع نقل وحمل ترقی کرگئے ہیں تین چار ہفتوں میں اناج دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے میں پہنچ جاتا ہے پاکستان سندھ میں تھرپارکر کی مثال ہمارے سامنے ہے وہاں کی زمین اور آب وہوا اور بارش کی حالت جزیزہ نما عرب کی ہو بہو مثال ہے لیکن لوگ پندرہ میل دور سے خوراک خرید لاتے ہیں لہذا ایسے حالات ہی اب پیدا ہونے کا موقع ختم ہوگیا ہے کہ ایسی صورت حال سے کبھی واسطہ پڑے لیکن اللہ تعالیٰ کی جانب سے قرآن حکیم میں اور بہت احکام ہیں جو حلال وحرام اور جائز ناجائز کی تفصیل واضح کرتے ہیں ان پر بھی غور کرنا ضروری ہے۔

حلال اور حرام کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس میں حلال وحرام یا جائز و ناجائز کا دخل نہیں اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں باربار مثالیں دے سب پہلو واضح کردیئے ہیں۔

وَ لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَ تُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

سورۃ بقرہ 2 آیت 188 :ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ ہی حاکموں کو رشوت دو کہ لوگوں کا مال ناحق ہڑپ کر جاؤ اور یہ بات تم اچھی طرح جانتے بھی ہو۔

یہ آیت کریمہ بڑی وسیع المعنی ہے اگر آپ ملازمت کرتے ہیں تو یہ دیکھنا لازم ہے کہ آپ نے ملازمت رشوت یا اثر ورسوخ سے نہیں بلکہ اپنی قابلیت کی بنا پر حاصل کی ہے اور پورا وقت آپ

محنت اور دل لگا کر کام کرتے آپکے ماتحت اور حکام بالا آپ سے خوش ہیں اور اگر آپ کاروبار کر رہے ہیں تو یہ لازم ہے کہ آپ لیتی دفعہ ناپ تول کر لیتے ہیں تو دیتے وقت بھی بددیانتی نہ کریں۔

وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَo بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْo

سورۃ ہود 11 آیت 85 اے میری قوم ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پورا پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں (حق) کم نہ دو۔ اور زمین پر فساد لڑائی جھگڑا (ہڑتالیں جلسہ جلوس) مت کرو خداوند کریم کی جانب سے دیا ہوا منافع ہی تمہارے لئے بہتر ہے۔

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ o الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ o وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ o اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ o لِيَوْمٍ عَظِيْمٍo يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَo

سورۃ مطففین 83 آیت 6-1 ناپ تول میں بددیانتی کرنے والوں کے لئے خرابی (عذاب) ہے جو لوگوں سے ناپ (گن) کر پورا پورا لیں اور جب ان کو ناپ تول کر دیں تو تھوڑا دیں کیا وہ نہیں جانتے کہ قیامت کے دن وہ دوبارہ زندہ کئے جائیں گے جب ساری مخلوق خداوند تعالیٰ کے سامنے پیش ہوگی۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِo

سورۃ نسا 4 آیت 58 : خداوند تعالیٰ تم کو حکم دیتا کہ امانت والوں کی امانتیں ان کو (پوری دیانتداری کے ساتھ) واپس کردو چاہے تم بجلی کا بل دینا یا ٹیلیفون۔ گیس اور پانی کا بل دینا یا تم نے کسی کا قرض دینا ہے چاہے وہ کسی بنک یا ادارے سے لیا ہو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْo

سورۃ نسا 4 آیت 59 : مومنو تم خداوند تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کی تعمیل کرو اور حکومت کے قانون کی بھی تعمیل کرو یعنی انکم ٹیکس پراپرٹی ٹیکس اور دوسرے واجبات وقت پر پوری دیانت داری سے ادا کرو یہی سلسلے میں خداوند کریم مزید فرماتا ہے۔

وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْاo

سورۃ بقرہ 2 آیت 177۔ جب عہد کرو تو پورا کرو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِo

سورۃ مائدہ 5 آیت 1 : اے ایمان والو اپنے وعدے فرائض اور ذمہ داریاں (دیانت داری) پوری کرو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ مِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَ لَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ؕ O

سورۃ بقرہ 2 آیت 267 : مومنو جو پاک اور صاف مال تم کماتے ہو اور جو چیزیں ہم تمہارے لئے زمین سے پیدا کرتے ہیں ان میں سے (راہ خدا میں) خرچ کرو اور بڑی اور ناپاک (حرام) مال دینے کا ارادہ نہ کرنا کہ اگر وہ چیزیں تمہیں دی جائیں تو بجز اس کے کہ لیتے وقت آنکھیں بند کرلو ان کو کبھی نہ لو اور یاد رکھو کہ خداوند کریم بے نیاز اور لائق حمد و ثنا ہے۔

یعنی جو حلال مال آپ نے کمایا ہے اور اپنے ضروری اخراجات پورے کرنے کے بعد جو کچھ بچ گیا ہے اس پر زکواۃ اور خیرات واجب ہے۔ حرام مال پر زکواۃ خیرات واجب ہوگی نہ مسجد اور نہ کسی اور نیک کام پر خرچ کر سکتے ہیں نہ والدین کی خدمت میں استعمال کی اجازت ہے اور نہ ہی بیوی بچوں اور اپنے پر خرچ کر سکتے ہیں۔

حکومت کی جانب سے لگائے ہوئے مختلف ٹیکس اور واجبات کی پوری پوری وقت پر ادائیگی بہت ضروری ہے اس معاملہ میں کسی طرح سے چوری یا بددیانتی کرنے کی کوئی گنجائش نہیں یہی رقم قومی مزانیہ بجٹ یا بیت المال کہا جاسکتا ہے جس سے ملک کا دفاع اور دوسرے اہم محکمے تعلیم و رسائل اور حکومت چلتی ہے ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ حضرت ابوبکرؓ نے زکواۃ حاصل کرنے کے جنگ کی۔

وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌO

پارہ 9 سورۃ انفال 8 آیت 28 : اور جان رکھو کہ تمہارا مال اور اولاد بڑی آزمائش ہے اور بلاشبہ خدا تعالیٰ کے ہاں نیک کاموں کا بڑا ثواب ہے۔

وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍO

سورۃ 21 انبیاء آیت 111 (رسول کریمؐ فرماتے ہیں) اور میں نہیں جانتا شاید وہ (دنیاوی مال و دولت بیوی بچے لواحقین تمہارے لئے آزمائش ہو کہ تم تھوڑے وقت کے لئے اس سے دنیاوی فائدہ حاصل کرلو۔

اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًاO

سورۃ 25 فرقان آیت 43: آپ نے ایسے شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی ذاتی خواہشات کو خدا بنا رکھا ہے کیا تم اس کے ذمہ دار ہو سکتے ہو (جو حرام و حلال اور جائز و ناجائز اور خداوند کریم کے احکام کی تعمیل کی پرواہ نہیں کرتا۔ وہ اسلام کے دائرے سے باہر اور مشرک تصور کیا جائے گا۔)

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ۝

سورۃ 3 لقمان آیت 13: اور (اس وقت کو یاد کرو) جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ بیٹا خداوند کریم ساتھ (کسی دوسرے کو) شریک نہ کرنا بے شک شرک بڑا بھاری گناہ ہے۔

وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۡ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ۝

سورۃ حب 34 آیت 37: اور تمہاری مال و دولت اور اولاد ایسی چیز نہیں کہ تم کو ہمارا مقرب بنا دیں ہاں (ہمارا مقرب تو وہ ہے) جو ایمان لایا اور عمل نیک کرتا رہا ایسے لوگوں کو ان کے نیک عمل کی وجہ سے کئی گناہ زیادہ انعام و اکرام عطا کیا جائے گا۔ اور وہ آرام اور سکون سے اونچے اونچے عالی شان محلوں میں رہیں گے۔

لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۝

پارہ 24 سورۃ زمر 39 آیت 65 : اگر تم نے شرک کیا تو تمہاری نیکیاں برباد ہو جائیں گی اور تم نقصان اٹھانے والوں میں شامل ہو جاؤ گے۔

لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ۝

سورۃ ممتحنہ 60 آیت 3: قیامت کے دن نہ ہی تمہارے عزیز و اقربا اور نہ ہی تمہارے بیوی بچے تمہارے کام آئیں گے اس روز وہی (خداوند تعالیٰ) تمہارے ساتھ انصاف کے ساتھ فیصلہ کرے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا تعالیٰ اچھی طرح دیکھ رہا ہے۔

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ۝

پارہ 25 سورۃ جاثیہ 45 آیت 23: بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو معبود

بنا رکھا ہے اور باوجود جاننے بوجھنے کے گمراہ ہو رہا ہے تو خدا نے بھی اس کو گمراہ کر دیا ہے اور اس کے کانوں اور دل پر مہر لگا دی ہے اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے اب خدا کے سوا کون اس کو سیدھے راہ پر لگا سکتا ہے بھلا تم لوگ کیوں نصیحت نہیں پکڑتے (جو شخص اپنی خواہشات لالچ اور طمع کی بنا پر حلال و حرام جائز و ناجائز اور خداوند کریم کے احکام کو نظر انداز کر دیتا ہے وہ مشرک تصور کیا جائے گا اور اسلام کے دائرے سے خارج کر دیا جائے گا۔

وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَاللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

پارہ 20 سورۃ قصص 28 آیت 60 :اور جو چیزیں تم کو دی گئی ہیں وہ اس دنیاوی زندگی کی دولت اور اس کی زنیت ہیں اور جو کچھ خدا کے پاس ہے وہ بہت عمدہ اور ہمیشہ کے لئے باقی رہنے والی ہیں تم کیوں نہیں سمجھتے۔

دنیاوی مال دولت اور بیٹے صرف چند روز کی زنیت ہیں اس پر اترانا۔ تکبر کرنا یا پھولنا عین حماقت اور جہالت ہے۔ بیوی بچوں کی خواہشات پوری کرنے کے لئے خداوند تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کرنا۔ جائز و ناجائز اور حلال حرام میں تمیز نہ کرنا بہت بڑا گناہ ہے جس کا نتیجہ جہنم کی آگ ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

سورۃ منافقون 63 آیت 9 :اے مومنو ایسا نہ ہو کہ تمہارا مال و دولت اور تمہارے بیوی بچے تم کو خداوند تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے سے روک دیں (حرام و حلال اور جائز و ناجائز کی تمیز اور فرق بھول جاؤ اور لالچ طمع اور عیش و آرام میں گھر جاؤ) اور جو کوئی ایسا کرے گا وہ نقصان اٹھانے والوں میں شامل ہوگا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

سورۃ تغابن 64 آیت 14 : مومنو تمہاری عورتیں اور اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن بھی ہیں (یعنی ان کی ضرورتیں پوری کرنے اور خواہشات کی تکمیل کی خاطر تم خداوند تعالیٰ کے احکام کے

خلاف کر گزرے ہو اس طرح تم اپنی عاقبت کا نقصان کر لیتے ہو) سو ان سے بچتے رہو اور اگر معاف کرو۔ درگزر کر دو اور بخش دو (خداوند کریم کے احکام کی پابندی اور تعمیل ہر صورت لازم ہے) تو خداوند کریم بھی بخشنے والا اور مہربان ہے تمہارا مال و دولت اور بیوی بچے تو تمہاری آزمائش ہے (کہ خداوند تعالیٰ دیکھے کہ کون ان سب ذمہ داریوں کو پورا کرتے احکام خداوندی کی پابندی کرتا ہے اور کون احکام خداوندی پر عمل کرنا بھلا دیتا ہے) اور خداوند کریم کے ہاں بڑا انعام واکرام ہے۔

ذَرۡنِیۡ وَمَنۡ خَلَقۡتُ وَحِیۡدًاۙ۝ وَّجَعَلۡتُ لَهٗ مَالًا مَّمۡدُوۡدًاۙ۝ وَّبَنِیۡنَ شُهُوۡدًاۙ۝

پارہ 29 سورۃ مدثر 74 آیت 11: میں اس شخص کو ٹھکانے لگادوں گا جس کو میں نے اکیلا ہی پیدا کیا اور جس کو میں نے بہت زیادہ مال و دولت عطا کیا اور مدد کرنے کی خاطر بیٹے عطا کئے۔

یہ آیات کریمہ قریش کے ایک سردار ولید بن مغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی ہیں خداوند کریم فرماتا ہے کہ میں نے اس شخص کو بہت مال و دولت اور بیٹے عطا کئے ہیں اس وجہ سے وہ بہت مغرور ہو گیا ہے۔ اس کو خبر نہیں کہ میں اس کو دوزخ میں جھونک دوں گا۔

قیامت تک ہر مغرور کا یہی انجام ہوگا سب لوگوں خصوصاً مسلمانوں کیلئے عبرت اور سبق ہے۔

اَلۡهٰكُمُ التَّكَاثُرُۙ۝ حَتّٰی زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَؕ۝ كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَۙ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَؕ۝ كَلَّا لَوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عِلۡمَ الۡيَقِيۡنِؕ۝ لَتَرَوُنَّ الۡجَحِيۡمَۙ۝ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيۡنَ الۡيَقِيۡنِۙ۝ ثُمَّ لَتُسۡـَٔـلُنَّ يَوۡمَئِذٍ عَنِ النَّعِيۡمِ۝

پارہ 30 سورۃ تکاثر 102 آیت 1: اے لوگو تم کو مال و متاع جمع کرنے کی حرص اور لالچ کی وجہ نے سب کچھ بھلا دیا آپ میں مقابلے باقی ہے یہاں تک کہ تم قبروں تک پہنچ گئے لیکن جلد ہی (حقیقت) تم پر واضح ہو جائے گی اور دوبارہ (کہے دیتے ہیں) کہ جلد ہی (حقیقت) تم پر واضح ہو جائے گی اگر صحیح معنوں میں تم عقل رکھتے (تو غفلت نہ کرتے) تم ضرور دوزخ کو دیکھو گے پھر اس کو (ایسا) دیکھو گے کہ تم کو یقین واقعی آجائے گا پھر اس روز تم سے پوچھ گچھ کی جائے گی جو تم نے عیش منائی اس کے (متعلق)۔

سورۃ بقرہ 2 آیت -173 سورۃ انعام 6 آیت 145 اور سورۃ نحل 16 آیت -115 کے مطابق مردار اور سور کا گوشت حرام قرار دیا گیا ہے دوسری طرف صحیح بخاری پارہ 23 صفحہ 258 پڑھیں رسول کریمؐ نے مردہ بکری کی کھال استعمال میں لانے کی ہدایت کی ہے کہ مردہ بکری کا کھانا حرام ہے لیکن کھال کسی دوسرے کام لائی جا سکتی ہے۔

اور بی بی عائشہؓ کا فرمان ہمارے سامنے ہے کہ ر ل کریمؐ قران کریم کی چلتی پھرتی تفسیر

تھے۔ مزید اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے لئے رسول کریمؐ کی پیروی اچھی بات ہے۔

مسلمانوں کے لئے شکاری جانوروں کا کھانا منع ہے لیکن شیر اور چیتوں کی کھالیں گھر میں سجاوٹ اور خوبصورتی کی خاطر رکھی جاتی ہے مردہ شاہین اور عقاب میں بھوسہ بھر کر سجاوٹ اور خوبصورتی کے لئے گھر میں رکھا جاتا ہے مسلمانوں کو سمدار جانور کا گوشت کھانا منع ہے لیکن ہم سب جانتے ہیں کہ گھوڑے اور گدھے کو زراعت سواری اور مال برداری کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

مسلمانوں پر لازم ہے کہ قران کریم پڑھیں غور کریں اور سمجھیں اور رسول کریمؐ کی سنت اور حدیث مبارک روشنی میں خداتعالیٰ کے احکام کی تعمیل کریں۔ یقیناً کامیابی ان کے قدم چومے گی۔

☆☆

اسلام اور جمہوریت

وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ مَنْ أَنْبَأَكَ هَٰذَا قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ o

سورۃ تحریم 66 آیت-3 اور یاد کرو جب پیغمبر نے اپنی ایک بی بی سے ایک راز کی بات کہی (تو اس نے دوسری کو بتادی) جب اس نے اُس (راز) کو افشا کیا اور خداوند تعالیٰ نے اس (افشائے راز) سے پیغمبر کو آگاہ کیا تو پیغمبر نے اس بی بی کو کچھ بتایا اور کچھ نہ بتایا تو جب وہ بات اس کو بتائی گئی تو وہ پوچھنے لگی کہ آپ کو یہ کس نے بتایا تو رسول کریمؐ نے جواب دیا کہ مجھے اس نے بتایا جو بہت بڑا جاننے والا اور بہت زیادہ خبردار ہے۔

اس واقعہ کی تفصیل یوں ہے کہ ایک دفعہ حضور نبی کریمؐ اپنی بی بی زینب بنت جحش کے پاس معمول سے کچھ زیادہ بیٹھے کہ بی بی زینبؓ کے پاس کہیں سے تحفۃً شہد آیا تھا اور رسول کریمؐ کو شہد بہت مرغوب تھا اور پیا تو میں (بی بی عائشہؓ) نے بُرا منایا اور میں (بی بی عائشہؓ) بی بی حفصہؓ ۔بی بی سودہؓ اور بی بی صفیہؓ نے آپس میں مل کر منصوبہ بنایا کہ جب رسول کریمؐ ہم میں سے کسی کے پاس ملنے

آئیں تو وہ کہے گی کہ آپ کے منہ سے بو آرہی ہے آپ کے (کچھ) کھانے کی وجہ سے کیونکہ ہمیں خوب پتہ تھا کہ آپ کو بو سے خاص نفرت تھی تو جب آپ کی بیبیوں نے بو کے متعلق بات کہی تو آپ نے قسم کھائی کہ آئندہ کبھی شہد نہیں کھائیں گے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبردار کیا خاص بات یہ ہے کہ رسول کریم کو ہر پل اور ہر گھڑی اللہ تعالیٰ کی نگہبانی۔ حفاظت ہدایت اور راہنمائی حاصل تھی ملاحظہ فرمایئے۔

جنگ بدر میں جب حضرت عباسؓ قریش کے کفار قیدیوں کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار ہوئے تو رسول کریمؐ نے ان سے فرمایا کہ تاوان کی رقم ادا کرو اور گلو خلاصی حاصل کرو۔ حضرت عباسؓ نے جواب دیا کہ آپ تو جانتے ہیں کہ میرے پاس رقم نہیں تو رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ جو رقم تم نے ام الفضل بنت الحارث کے حوالے کی ہے وہ لاؤ تم صرف دونوں ہی تھے جب تم نے اس کو کہا کہ اگر میں مارا جاؤں تو تم عبیداللہ قثم اور عبیداللہ آپس میں بانٹ لینا تو حضرت عباسؓ نے جواب دیا کہ خدا تعالیٰ کی قسم میرے اور ام الفضل کے سوا اس کو دوسرا کوئی نہیں جانتا اور میں ایمان لاتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول برحق ہیں (سیرت النبوی ابن اسحاق)

موتہ کی جنگ میں رسول کریمؐ نے رومنوں کے خلاف فوج بھیجی جس کا کمانڈر زیدؓ بن حارث کو مقرر کیا اور فرمایا کہ اگر وہ شہید ہوجائیں تو جعفرؓ بن ابی طالب کمانڈ سنبھالیں اور اگر وہ بھی شہید ہوجائیں تو عبداللہؓ بن رواحہ کمانڈ سنبھالیں۔ مسلمان فوجیوں کی تعداد تین ہزار تھی دوسری طرف دشمن کی فوج میں ایک لاکھ رومن سپاہی تھے ساتھ ہی اردگرد مفتوحہ علاقے سے ایک لاکھ فوجی تھے لڑائی ہوئی بڑے زور سے ہوئی مسلمانوں کے تینوں کمانڈر یکے بعد دیگرے شہید ہوگئے آخر خالد بن ولید نے کمانڈ سنبھالی اور بڑی حکمت عملی سے باقی ماندہ فوج کو بچا کر لے آئے ادھر مسجد نبوی میں رسول کریمؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور آپ نے اصحابہ کرامؓ کو لڑائی کے بارے میں تفصیل بتائی اور یہ بھی فرمایا کہ لوگو جعفر کے گھر والوں کو مت بھولنا اس دن سے یہ روایت قائم ہے کہ جس گھر میں موت واقع ہو تو ہمسائیوں اور عزیزوں پر فرض ہے کہ کھانا مہیا کریں (سیرت النبوی ابن اسحاق)

جب رسول کریمؐ مکہ پر چڑھائی کرنے کی تیاریوں میں مصروف تھے تو ایک صحابی حاطبؓ بن بلتہ نے (کہ ان کے بیوی بچے مکہ میں تھے) جو بہت اچھے مسلمان تھے اور بدر کی جنگ میں شامل تھے مکہ کے قریش کافروں کو خبردار کرنے کی خاطر ایک خط لکھا (اس خیال میں کہ مکہ کے کفار قریش ان کے بیوی بچوں سے اچھا سلوک کریں) اور ایک عورت کو دیا جو مکہ جارہی تھی۔ رسول کریمؐ نے

حضرت علیؓ اور اور زبیرؓ بن عوام کو بھیجا کہ عورت سے خط لے لیں انہوں نے اس عورت کو بنوابواحمد کے الخلیفہ میں جا پکڑا اور اس سے خط مانگا پہلے تو اس نے انکار کر دیا کہ اس کے پاس کوئی خط نہیں لیکن حضرت علیؓ اور ربیرؓ بن عوام کو یقین تھا کہ رسول خداؐ نے بھیجا ہے اس میں شک نہیں ہوسکتا وہ تو بالکل سچے ہیں انہوں نے عورت کو دھمکی دی کہ ہم تمہاری تلاشی لیں گے تو اس عورت نے وہ خط اپنے بالوں کے جوڑے سے نکال دیا (سیرت النبوی ابن اسحاق) آپ جب تبوک کی لڑائی کے لئے جا رہے تھے تو راستے میں الحجر (بدائن صالح) رکے تو اونٹ چرنے کے لئے چھوڑ دیئے آپ کے اونٹ کی نکیل ایک درخت کی ٹہنی میں اٹک گئی اور وہ وہاں پھنس گیا ایک منافق نے دیکھا تو کہا کہ محمدؐ کہتا ہے کہ وہ خدا کا پیغمبر ہے اور خدا اس سے باتیں کرتا ہے لیکن وہ نہیں جانتا کہ اس کا اونٹ کہاں پھنسا ہے رسول کریمؐ نے اپنے ڈیرے میں ایک صحابی حضرت عمارہؓ بن ہزم کو کہا کہ ایک آدمی نے ایسی ایسی بات کہی ہے جاؤ اس کو بتاؤ کہ یہ بات سچ ہے کہ محمدؐ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں اور خداوند کریم ان سے ہم کلام ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبرؐ کو بتایا ہے کہ اس کا اونٹ فلاں مقام پر پھنسا ہے کہ اس کی نکیل ٹہنیوں میں اٹک گئی ہے (سیرت النبوی ابن اسحاق)

ایسے بے شمار واقعات ہیں اگر لکھنے لگیں تو ایک اچھی خاصی کتاب بن جائے اور ہم اپنے موضوع سے ہٹ جائیں گے ان واقعات کو سامنے رکھیں تو ثابت ہوتا ہے کہ ہر پل ہر گھڑی اللہ تعالیٰ رسول کریم کا نگہبان تھا ان کو ہر موقع پر ہدایت دیتا اور راہنمائی کرتا اور آپؐ کو کسی دنیاوی سہارے اور مشورے کی ضرورت نہیں تھی لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے آپ کو اُمت سے مشورہ کرنے کا حکم دیا۔

فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۝

سورۃ آل عمران 3 آیت -159 اے رسول کریمؐ ان کو معاف کردو ان کے لئے خداوند کریم سے معافی مانگو اور اپنے کاموں میں ان سے مشورہ لیا کرو۔

وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۝

سورۃ الشورا 42 آیت -38 اور جو لوگ اپنے پروردگار کے احکام پر ایمان لاتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور اپنے کام مشورہ سے انجام دیتے ہیں اور رسول کریمؐ نے ساری عمران احکام پر حرف بحرف عمل کیا۔

آپؐ جب مدینہ منورہ پہنچے اور مسجد نبوی بنالی تو مسلمانوں کو نماز کے لئے جمع کرنے کا مسئلہ درپیش آیا۔ کسی نے مشورہ دیا کہ یہودیوں کی طرح سنکھ بجائے جائیں۔ کسی نے مشورہ دیا کہ

عیسائیوں کی طرح گھنٹیاں بجائی جائیں لیکن حضرت عمرؓ نے مشورہ دیا کہ اذان دی جائے جو رسول کریمؐ نے قبول کیا (سیرت النبوی ابن اسحاق)

پھر جنگ بدر کے موقع پر حضور انورؐ اپنے مہاجر اور انصار صحابہؓ کرام سے مشورہ کیا اور سب نے حضور نبی کریمؐ کے منصوبہ کے مطابق لڑائی کرنے پر اتفاق کیا۔ پھر قیدیوں کے متعلق بھی رسول کریمؐ نے صحابہ کرامؓ سے مشورہ کیا اور حضرت ابوبکرؓ صدیق کے مشورہ پر عمل کیا (سیرت النبوی ابن اسحاق)

جنگ احد میں بھی رسول کریمؐ نے صحابہ کرامؓ سے مشورہ کیا چند اصحابہ کا خیال تھا کہ شہر کے اندر رہ کر لڑائی کی جائے جبکہ اکثریت کا خیال تھا کہ شہر سے باہر نکل کر لڑا جائے تو آپؐ نے شہر سے باہر نکل کر لڑنے کا فیصلہ کیا (سیرت النبوی ابن اسحاق)

اور جنگ خندق کے بارے میں تو تمام مسلمانوں کو خوب معلوم ہے کہ حضرت سلمانؓ فارسی نے مشورہ دیا کہ خندق کھودی جائے جسے رسول کریمؐ نے قبول فرمایا اور رسول کریمؐ کے ساتھ مل کر سب مسلمانوں نے خندق کھودی جس کے نشان پندرہ سو سال گزرنے کے بعد آج بھی موجود ہیں اور دشمنوں کو ناکام واپس لوٹنا پڑا۔

آج دنیا کے نقشہ پر نظر ڈالیں تو پتہ چلتا ہے جہاں جہاں پر مشورہ کا عمل وسیع اور عریض ہے وہی ملک طاقتور اور ترقی یافتہ ہیں اور عوام کو زندگی کی ساری سہولتیں کھانا پینا۔ رہائش۔ تعلیم علاج معالجہ۔ ملازمت اور بڑھاپے کی پنشن میں ہے مسلمان ملک پسماندہ ذلیل اور بھیک مانگ رہے ہیں کیونکہ وہاں مشورہ اور جمہوریت ناپید ہے اور ذاتی اور خاندانی مفاد کے پیش نظر آمر حکمرانوں نے والی سلطان۔ شہنشاہ امیر اور خلافت کا چغہ پہن لیا ہے (خلفائے راشدین کو چھوڑ کر) اصل میں یہ سب بھیڑیے ہیں جو بھیڑ کی کھال میں عوام کو لوٹ رہے ہیں۔

صحیح بخاری پڑھیں جلد 2 پارہ 17 صفحہ۔719 حضرت جریرؓ بن عبداللہ صحابی نے بیان کیا کہ ذرعمرو یمنی (جو رسول کریمؐ کے زمانہ مبارک میں اسلام لائے) مجھ سے ملے اور کہنے لگے کہ جریر تمہارا مجھ پر بہت بڑا احسان ہے (کہ وہ جریر کے کہنے پر اسلام لائے تھے) میں تم کو ایک بات بتاتا ہوں دیکھو عرب کے لوگو تم ہمیشہ اچھے رہو گے تمہاری حکومت قائم رہے گی جب تک تم ایسا کرتے رہو گے ایک امیر کے مرنے کے بعد دوسرے کو امیر بناؤ (چنو) گے پھر جب تلوار کے زور سے بادشاہت ہونے لگے گی تو یہ امیر بھی دوسرے بادشاہوں کی طرح غصہ کریں گے (حکم چلائیں گے انہی کی طرح (خوشامد سے) خوش ہونگے۔ اب ذرا مسلمان ملکوں کا نقشہ ملاحظہ فرمائیے نیم حکیم علما

حضرات آمر حکمرانوں کے کلمہ گو ہیں اور دن رات ان کے نام کا خطبہ پڑھتے آرہے ہیں ابھی دور کی بات نہیں کہ علما حضرات نے ایک غیر ملکی جاسوسی ادارے کے توسط سے اپنی حکومت کا تختہ الٹ دیا حالانکہ قران کریم میں پھوٹ ڈالنے کے خلاف واضح احکام موجود ہیں۔

يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوٓا اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝

پارہ 5 سورۃ النساء4 آیت 59 :اے مومنو خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو۔ اور حکومت کے قانون کی بھی اور اگر کسی بات پر تم میں اختلاف واقع ہو تو اگر خدا اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہو اس میں خدا اور اس کے رسولؐ کے حکم کی طرف رجوع کرو۔یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا مال بھی اچھا ہے (یعنی جھگڑا۔ فساد ہڑتالیں اور بدامنی اور پھوٹ سے اجتناب کرو) عوام کو بری طرح لوٹا اور ملک کی معیشت کو تباہ و برباد کردیا ہم بخوبی جانتے ہیں کہ حضرت عمرؓ اکثر اصحابہؓ کرام (مہاجرین اور انصار) سے مشورہ کرتے اور آپ کا تو فرمان ہے کہ مشورہ کے بغیر خلافت جائز ہی نہیں (سوانح حضرت عمر از مولانا شبلی) علما حضرات اور مفتیان دین کو یہ معلوم ہی نہیں کہ اسلام میں سے آمریت کی بو آتی ہو یعنی بادشاہ۔ شہنشاہ۔ والی۔ امیر۔ سلطان ۔ حضورؐ کا فرمان ہے کہ قیامت کے دن وہ شخص نہایت ذلیل ہوں گے جن کا نام بادشاہ۔ شہنشاہ۔ سلطان یا آمر مطلق ہوگا (صحیح بخاری جلد-3 پارہ25 صفحہ 475) آقا۔ سلطان اور غلام ۔ محمود اور ایاز یہ سب کچھ من گھڑت اور جہالت کی نشانیاں ہیں حقیقت خداوند کریم نے واضح کردی ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ۚ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝

سورۃ حجرات 49 آیت -13 اے لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے کہ تم ایک دوسرے کو پہچان لو (نہ تم میں کوئی سلطان ہے اور کوئی غلام) صرف تقوی اور پرہیز گاری ہی عزت اور تعظیم کی بنیاد ہے ۔ اسلام کا تو ضمیر اور خمیر ہی جمہوریت ہے اور مشورے کا عمل جتنا زیادہ وسیع ہوگا جمہوریت اتنا ہی مستحکم ہوگی۔

اب چونکہ جمہوریت کی بات چل پڑی ہے تو انتخاب کا عمل اور ذکر برمحل ہے لیکن ایک شرط ہے کہ تمام شہریوں کے لئے انتخاب کا میدان ہموار ہونا لازم ہے ہاری اور وڈیرہ یا جاگیر دار اور مزارع موجودہ معاشرہ میں برابر نہیں کہ ان کے مفادات آپس میں ٹکراتے ہیں لہذا نہ ہی وہ برابر

برابر اپنا فرض ادا کریں گے اور نہ ہی برابر فائدہ اٹھائیں گے اور انتخاب کے میدان کو ہموار کرنے کے لئے ضروری شرط ہے کہ وڈیرہ شاہی اور جاگیرداری نظام ختم کیا جائے۔ یہ نظام مغل شہنشاہوں نے قائم کیا تھا۔ جاگیرداروں کے مرتبے پانچ ہزاری یا دس ہزاری تھے۔ جب مغل شہنشاہوں کو ضرورت پڑتی تو جاگیردار اور وڈیرے پانچ یا دس ہزار غریب کسان اور ہاری مرنے کی خاطر پیش کرتے اور پھر انگریز سامراج نے یہ نظام جاری رکھا کہ جاگیرداروں اور وڈیروں نے اپنے مفاد کی حفاظت کی خاطر اپنی وفاداریاں انگریزوں کو بیچ دیں کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ طبقہ ضمیر فروش ہے اور کچھ کہتے ہیں کہ یہ طبقہ ملک کا غدار ہے کہ انگریزی راج کا کلمہ گو رہا ہے انگریزی مفادات کا چوکیدار رہا ہے اس طبقے نے پاکستان حاصل کرنے کی تحریک میں اگر کوئی قابل ذکر کردار کیا ہے تو وہ یقیناً منفی تھا اور پاکستان بننے پر انہوں نے سازشی طریقوں سے حکومت اور سیاست پر قبضہ کرلیا۔

منزل انہیں ملی جو شریک سفر نہ تھے

حقیقت یہ ہے کہ جب سے پاکستان بنا ہے سیاست اور حکومت پر بددیانت بدمعاش اور بدکردار عناصر کا قبضہ رہا ہے اور ملک کی معیشت کے تمام شعبے اور عوام کی حالت روز بروز بگڑتی چلی گئی کاغذوں کی حد تک گو حکومت کا نظام جمہوری رہا لیکن قانون ایسے واضح کئے گئے کہ ہمیشہ بدکردار اور بددیانت افراد ہی حکومت اور سیاست پر چھائے رہے وہ جیسے چاہتے اپنے مفاد کے تحفظ کی خاطر قانون بناتے چاہے پاکستان کی جڑیں کھوکھلی ہوں چاہے پاکستان تباہ ہوجائے۔ سب سے پہلے جیتا ہوا کشمیر ہندوستان کو تحفہ عنایت کیا پھر پاکستانی فوج پر حملہ کیا گیا کچھ تجربہ کار پرانے جرنیل مروا دیئے گئے کچھ کو جھوٹے الزامات لگا کر نکال دیا گیا پھر آگے دیکھا نہ پیچھے - چاہے پی آئی اے ہو۔ چاہے پاکستان سٹیل مل ہو چاہے پاکستان کی سالمیت ہی کیوں نہ ہو۔ یہ مجیب الرحمٰن مکتی باہنی یا ہندوستان کی حکومت اور افواج کا کارنامہ نہیں تھا بلکہ یہ پاکستانی بھیڑیوں کی کارستانی تھی جنہوں نے اپنے مفاد کی خاطر پاکستان کی سالمیت کو داؤ پر لگانے سے دریغ نہ کیا۔ ان افراد کا مفاد اسی میں مضمر ہے کہ پاکستان بہر حال پسماندہ رہے ڈاکے قتل بدامنی اور فساد ہوتا رہے عوام غریب اور مفلس رہیں تعلیم حاصل نہ کرسکیں انہیں کی طرح کی سہولت میسر نہ ہو نہ کالا باغ ڈیم بنے نہ بجلی ہو۔ نہ صنعتیں لگیں اور نہ غریب عوام کو ملازمتیں ملیں۔ ان بدقماش عناصر نے پاکستان کے غریب اور سادہ لوح عوام کی بھلائی اور بہتری کے نام پر بیرونی ملکوں سے اربوں ڈالر قرضے لئے اور اپنے کھاتوں میں بیرون ملک جمع کرتے رہے اور قرضے کا بوجھ غربت کے مارے عوام کے نازک کندھوں پر ڈالا گیا۔

ممکن ہے کہ مفاد پرست عناصر اور ان کے کلمہ گو حواری ان حقائق کے خلاف دلائل اور فلسفہ

پیش کریں اول تو متذکرہ بالا حقائق کے پیش نظر سب دلائل اور فلسفہ بالکل حجت اورعذر لنگ ہیں دوسری طرف دین اسلام میں اللہ تعالیٰ کے فرمان اور رسول کریمؐ کے کلام کو سامنے رکھنا لازم ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ معاشرتی نظام ایسا تشکیل دو کہ دولت صرف امیر طبقہ کے درمیان ہی نہ گھومتی رہے۔

كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ۝

سورۃ حشر 59 آیت -7 یعنی کوئی ایسا معاشی نظام جس میں دولت اقتدار اثر ورسوخ اور طاقت پر چند افراد کا قبضہ ہو خداوند کریم کے ہاں قابل قبول نہیں اسلام میں سب مسلمان بھائی بھائی ہیں اور سب کے حقوق اور فرائض برابر ہیں اس سلسلہ میں حضرت عمرؓ کے فیصلوں سے بھی استفادہ حاصل کرنا مناسب ہوگا۔رسول کریمؐ کی حیات مبارک میں سارے اصحابہ کرام جہاد میں شرکت کرتے اور مال غنیمت میں سب کو حصہ ملتا۔ حضرت عمرؓ کے عہد میں جب عراق فتح ہوا تو فوج نے زمینوں کی تقسیم کے لئے آواز بلند کی حضرت عمر نے تین دن کی مہلت مانگی اور تین دن کے بعد سورۃ حشر 59 کی 10,9,8 آیات مبارکہ پڑھی خاص کہ آیت مبارکہ 10 (کہ ان زمینوں پر) ان لوگوں کا بھی حصہ ہے جو مہاجرین کے بعد آگے (اور اس گروہ میں سب کا شمار ہے جو مستقبل میں مشرف بہ اسلام ہونے کی سعادت حاصل کریں گے) ساری فوج اور اصحابہ کرام نے اتفاق کیا اور آئندہ ہمیشہ کے لئے زمین کی تقسیم روک دی گئی توجہ طلب خاص بات یہ ہے کہ یہ آیات مبارکہ حضور اکرمؐ کی حیات مبارک میں 4 ہجری میں نازل ہوئیں اور عراق 16 ہجری میں فتح ہوا اور حضرت عمرؓ کی تفسیر پر سب نے رسول کریمؐ کی حدیث مبارک ہے جس کے پاس زمین ہو وہ خود اس میں کھیتی کرے یا اس کو (مفت) اپنے بھائی مسلمان کو دے نہیں تو خالی پڑے رہنے دے (صحیح بخاری جلد اول پارہ 9 صفحہ 1043,923 مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں جاگیر داری اور وڈیرہ شاہی کے لئے کوئی معاشرتی اخلاقی یا مذہبی جواز ہیں بلکہ حقیقت میں اس سرطان کو نکال پھینکے کے لئے ہر قسم کا جواز موجود ہے چاہے تو یہ تھا کہ پاکستان وجود میں آتے ہی یہ نظام دریا برد کر دیا جاتا لیکن ابھی بھی۔

دیر آید درست آید کے بمصداق حکومت پر لازم ہے کہ وہ فوراً سے پہلے جاگیر داری اور وڈیرہ شاہی ختم کرنے کا فی الفور قانون نافذ کرے معاوضہ کی بالکل گنجائش نہیں کہ یہ نظام تو شروع دن سے غیر اخلاقی اور غیر اسلامی ہے جو غیر ملکی استعمار کو قائم و دائم رکھنے کے لئے ستونون کا کام دیتا تھا لہذا پاکستان اور اسلامی معاشرے میں اس کے لئے قطعی کوئی جگہ نہیں۔ حکومت کے لئے ضروری ہے کہ ایک مرکزی لینڈ کمیشن دے جو سپریم کورٹ آف پاکستان کے ریٹائرڈ چیف جسٹس ریونیو ممبر اور

کسی یونیورسٹی سے سوشیالوجی پروفیسر پر مشتمل ہو اسی طرح ہر صوبہ میں اپنا صوبائی لینڈ کمیشن ہو اور نچلی سطح پر اس کی شاخیں ہوں یہ کمیشن حاصل شدہ زمین کو بے زمین کسانوں اور ہاریوں میں بانٹنے کے لئے متعلقہ قانون بنانے اور نافذ کرنے کا مجاز ہوگا۔ پہلی مشق یہ ہوگی کہ قانون کے نفاذ کی تاریخ سے تین ماہ پہلے کے تمام بیعنامے منسوخ ہیں قانون نافذ ہونے کے پندرہ دن کے اندر اندر پٹواری اور تحصلیدار اپنے اپنے علاقے کے لینڈ کمیشن کے سامنے حاصل شدہ اور ہاریوں اور مزارعوں زمینوں کے سارے کاغذات اور تفصیلات پیش کریں اور بے زمین ہاری اور کسان کو جو پچھلے پانچ سال سے کاشت کرتا چلا آرہا ہے اس کو بارہ ایکڑ نہری یا بیس ایکڑ باڑی زمین دی جائے اور ہر ضرورت مند ہاری اور کسان کو پندرہ ہزار روپیہ ADBP قرض دے گا کہ وہ سال بھر کے لئے اپنے خاندان کے گھریلو اور کاشت کے اخراجات پورے کرسکیں زمین پر قبضہ کے پروانہ کی بنیاد پر ضرورت مند ہاریوں اور کسانوں کو قرض حاصل کرنے کے لئے پاس بک جاری کی جائے۔ قرض کی واپسی پانچ سال بعد شروع ہوگی اور دس سال میں مکمل ہوگی سود کی رقم حکومت پاکستان POVERTY ALLEVIATION PROGRAMME کی مدد سے ADBP کو ادا کرے گی سود کی رقم کا بوجھ ہاریوں اور کسانوں پر نہیں ڈالا جائے گا انتخاب کی تاریخ کا اعلان کرنے سے کم از کم چھ مہینے پہلے اس قانون کا لاگو کرنا ضروری ہے کہ اب زمین ہاری اور کسان اپنی اپنی زمینوں کا قبضہ حاصل کرلیں۔

2 اس قانون کی زد میں آنے والے وڈیروں زمینداروں جاگیرداروں ان کی بیوی بچوں اور ان کے لواحقین کو کم از کم 3 انتخاب میں حصہ لینے سے روک دیا جائے کہ وہ کسی طریقہ سے ان اصلاحات پر اثر انداز نہ ہوسکیں ان عناصر کا کردار ہمیشہ سے سازشی اور مشکوک رہا ہے ان کے ہاتھ بڑے لمبے ہوتے ہیں ان کے علاقوں میں وہی ڈپٹی کمشنر سپرینڈنٹ پولیس بنک منیجر ان کی خوشی سے تعین کئے جاتے ہیں جو نہ صرف سر تسلیم خم کرتے ہیں بلکہ ان کے مفادات کی کماحقہ حفاظت کرتے ہیں عین ممکن ہے جمہوریت کو کامیاب بنانے کے لئے ضروری قوانین واضح کرنے ہوں گے اور سختی سے نافذ کرنے ہوں گے کہ انہوں نے کروڑہا روپیہ قرض ہڑپ کیا ہو۔ اس کی چھان بین ضروری ہے ان کی حویلیاں اور محلات میں یقیناً انہوں نے دولت ٹیکس اور پراپرٹی ٹیکس کبھی نہیں دیا۔ پچھلے پانچ سال کا عدالت دیکھنا لازم ہے۔

آج تک تو جب انتخاب کا موسم آتا ہے بدقماش بدکردار اور بددیانت عناصر گٹھ جوڑ کرلیتے ہیں اور اخباروں میں بیانات کے سہارے رہنماؤں کی کھال پہن کر برساتی مینڈکوں کی طرح عوام

کے سامنے آتے ہیں اور قوانین کی کمزوری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کبھی کوئی وزیراعظم بن جاتا ہے اور کبھی دوسرا لیکن آئندہ ہمیں یقینی بنانا ہوگا کہ اس وضع قطع کے لوگ دوبارہ سیاست میں نہ آسکیں اور جہاں تک ممکن ہو معاشرے میں ان پر زمین تنگ کردی جائے۔

1 جو بددیانت ۔رشوت خور اور جرائم پیشہ عناصر NAB سے سزا پاچکے ہیں وہ ان کے بیوی بچے یا لوحقین تین انتخاب میں حصہ نہیں لے سکتے۔

2 غلط اور جھوٹی اطلاع فراہم کرنے پر پانچ سال قید اور 5لاکھ روپیہ جرمانہ ہوگا۔

3 جو آدمی انتخاب میں کھڑا ہو رہا ہے اور جو تائید کر رہا ہے ان کا نام پتہ اور شناختی کارڈ نمبر

4 ان کی ذاتی اور ان کے بیوی بچوں کی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کی تفصیل

5 یہ جائیداد انہوں نے ان کے بیوی اور بچوں نے کیسے حاصل کی

6(a) پچھلے پانچ سال میں انہوں نے کتنا انکم ٹیکس دیا رسید کا منسلک ہونا ضروری ہے سی بی آر سے تصدیق

(b)............پراپرٹی ٹیکس............

(c)............دولت ٹیکس............

7(a) پچھلے چھ ماہ میں انہوں نے جو بجلی کا بل دیا............محکموں کے نمائندوں سے تصدیق

(b)............ٹیلیفون............

(c)............گیس............

(d)............پانی............

8 پچھلے 5سالوں میں جو قرضے حاصل کئے اور جو قسطیں ادا کیں انکی تفصیل بینک کی تصدیق

9 پچھلے 5سالوں میں جو عوام یا ملک کی ترقی کی خاطر کام انجام دیئے ان کی تفصیل تحصیل ناظم سے تصدیق اگر اصلی اور دکھاوے کے دانتوں کی شناخت ہوسکے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ انتخاب کی وجہ سے ملک اور عوام کی خدمت کا بھوت اچانک ان پہ چھا گیا ہے۔

اور پندرہ دن کے لئے سی بی آر مختلف محکموں کے نمائندے اور تحصیل ناظم الیکشن کمیشن کے دفتر میں بیٹھیں گے کہ تمام درخواستوں کی موقع پر چھان بین کرسکیں اور پندرہ دن کے اندر اندر یہ کام مکمل کرنا ہوگا۔ اور ہر درخواست کے ساتھ 5ہزار روپیہ کا ڈرافٹ الیکشن کمیشن آف پاکستان کے نام آنا لازم ہے کہ الیکشن کا خرچ پورا ہوسکے۔ یہ ڈرافٹ ناواپسی ہوگا چاہے درخواست کے اندراجات غلط ثابت ہوں یا صحیح۔

انتخاب کے بعد کامیاب ہونے والے تمام لوگ اور تمام اپنی بیوی اور بچوں کے نام منقولہ اورغیر منقولہ جائیداد کی تفصیل پارلیمنٹ کے سپیکر کے دفتر میں مہیا کریں گے جو گورنمنٹ آف پاکستان کے پاس رہے گی کہ ضرورت پڑنے پر آئندہ کام آئے گی۔

پارلیمنٹ ملک کا سب سے بڑا مجاز ادارہ ہے جو ملک کے تمام عوام کے نمائندوں پر مشتمل ہے اسکو جلسہ کرنے کو بلانے یا برخواست کرنے کا صدر یا وزیراعظم کو اختیار دینا غیر قانونی ہے پارلیمنٹ کم از کم 200 دن سال میں اجلاس کرے گی اور صرف اسپیکر ہی مجاز ہوگا کہ کب چھٹی کرے۔

اگر کوئی ممبر اپنی پارٹی کے لیڈر کی ہدایات کے خلاف ووٹ دے تو اس کی ممبری ختم نہیں ہوسکتی اگر ایسا قانون ہے تو سپریم کورٹ اس کے خلاف قرار دے سکتا ہے کہ ممبر تو اپنے وڈیروں کی رائے کو ملحوظ رکھتے ووٹ دے گا۔ ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ حلقہ کے وڈیروں کی 1/4 تعداد 2 لاکھ روپیہ کے ساتھ الیکشن کمیشن کو درخواست دے کہ ان کے حلقہ میں دوبارہ انتخاب ہو۔

نوٹ:۔ ملک کی پارلیمنٹ کے ساتھ ساتھ صوبائی اسمبلیوں اور شہر میونسپلٹیوں کے لئے بھی انہی اصولوں کی بنیاد ہر قانون بنانا مناسب ہوگا۔

کچھ اور قوانین بھی بنانے ضروری ہے کہ ملزم (چور۔ بد دیانت یا رشوت خور) پر عدالت میں مقدمہ دائر ہوتا ہے اور وہ عدالت میں پیش ہونے کی بجائے بھاگ جاتا ہے ایسے بھگوڑے مجرموں۔ ان کے بیوی بچوں کی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد بحق سرکار ضبط کرلی جائے ان کا پاسپورٹ ضبط کرلیا جائے اور بھگوڑے مجرموں کے مقدمہ کی پیروی کرنے کی کسی وکیل ایڈوکیٹ کو اجازت نہیں ہوگی۔

آج کل گاڑیوں کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے اور روز بروز بڑھ رہی ہے ساتھ ہی ساتھ گاڑیوں کی قیمتیں بھی 5 سے 50 لاکھ تک پہنچ گئی ہیں لیکن ٹریفک قوانین کی خلاف کے جرمانے وہی پرانے ہیں ضروری ہے کہ ان پر نظر ثانی کی جائے۔ ٹریفک کے قانون کی خلاف ورزی جرمانہ 500 روپیہ اور حادثے میں ڈرئیوار کو 3 سال جیل اور ساتھ ہی ساتھ 5 سے 15 لاکھ جرمنہ عموما۔ حادثے کی صورت میں ڈرائیور موقع واردات سے بھاگ جاتا ہے۔ گاڑی کا مالک ڈرائیور پولیس حوالے کرنیکا ذمہ دار ہے جب تک ڈرائیور پولیس میں پیش نہیں ہوتا۔ گاڑی پولیس کی تحویل میں رہے گی اور دس دن کے بعد مالک گاڑی واپس حاصل کرنے کا مجاز نہیں ہوگا اور پولیس کو اختیار ہے کہ گاڑی نیلام کردے عدالتوں کی رہنمائی کرنا بڑا ضروری ہے کہ جرمانہ کی رقم زیادہ سے زیادہ رکھی جائے اور جرمانے میں 20 فی صد رقم عدالتوں اور پولیس کا خرچ بھی جمع کیا جائے اور جیل کی مدت کم سے کم

کہ مجرم کو مہمان بنانے کا خرچ ملک کے معصوم اور بے قصور عوام کے کندھوں پر نہ ڈالا جائے۔
حکومت کی تشکیل کے لئے اسمبلیوں کے ممبروں سے وزیر لینے کی بجائے اپنے اپنے شعبوں میں اعلیٰ تعلیم یافتہ اور تجربہ کار ماہرین وزیر بنایا زیادہ مناسب ہے جو ملک کے بہتر مستقبل کے لئے زیادہ کار آمد اور فائدہ مند ہو سکتے ہیں۔ اسمبلیاں اور جمہوریت اپنے اپنے مقام پر ضروری ہیں کہ حکومت پہ کڑی نگرانی لازم ہے اور اسمبلی کی دو تہائی اکثریت کو صدر کو ہٹانے کا اختیار ہونا چاہیے پانچ سال صدراتی طرز حکومت پر ریفرنڈم ہوگا اور اس کے نتیجہ پر عمل ہوگا۔ مختلف معاملات کے بارے پارلیمنٹ اور سینٹ کی کمیٹیاں ہونگی جو اپنے اپنے دائرہ میں مسائل پر غور کریں گے اور حکومت کے اقدام پر غور کریں گی۔
جمہوریت کا کوئی خاص ناک نقشہ نہیں ہر ملک کے عوام نے اپنے حالات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے بڑی سوچ بچار کے بعد اپنے بہتر مستقبل کی خاطر نظام اور آئین تشکیل دیا ہے امریکہ میں صدراتی نظام کامیابی سے چل رہا ہے ساتھ ہی کینیڈا میں پارلیمنٹری نظام نافذ ہے ادھر انگلینڈ میں شہنشاہیت کے ساتھ ساتھ پارلیمنٹ بھی ہے جو عوام کے سامنے جوابدہ ہے اور ہر چوتھے سال انتخاب بھی ہو رہے ہیں فرانس کا نظام الگ ہے جرمنی کا الگ اور سوئٹزرلینڈ کا الگ بھارت کا الگ اور جاپان کا الگ لیکن جو بات مشترک ہے کہ حکومت عوام کو ہر وقت جوابدہ ہے اور مقررہ وقت پر عوام کو انتخاب کا حق حاصل ہے۔
اب اسلام کی طرف نگاہ پھیریں پہلے خلیفہ ابوبکرؓ نے رسول کریمؐ کی حیات مبارک میں ہی آپ کے فرمان پر مسجد نبوی میں امامت کے فرائض انجام دیئے اور سب مسلمانوں کو خوب معلوم ہے کہ تبوک کی لڑائی کے موقع پر رسول کریمؐ نے صدقات اور خیرات کے لئے اعلان کیا تو حضرت ابوبکرؓ اپنا گھر کا سارا سامان نقدی اور سواری کے جانور سب کچھ لے آئے اور خود بھی تبوک کی مہم میں شرکت کی یعنی من تن دھن سب کچھ قربان کر دیا لہٰذا ان کے خلیفہ مقرر ہونے پر کوئی اعتراض نہ اٹھا۔ رسول کریمؐ کا فرمانا تھا کہ حضرت ابوبکرؓ کو جنت کے سب دروازوں سے بلایا جائے گا۔
حضرت عمرؓ کو حضرت ابوبکرؓ نے نامزد کیا تھا اور وہ اس وقت روئے زمین پر بہترین مسلمان تھے جو اسلامی امت کے مفاد کی حفاظت کر سکتے تھے اور دنیا کی تاریخ نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ان جیسا حکمران دنیا کے نقشے پر دوبارہ پیدا نہیں ہوا حضرت عثمانؓ کا انتخاب ہوا تھا حضرت عمرؓ نے چھ اصحابہ کرام کی ایک کونسل قائم کی آج سے 1500 سال پہلے اس وقت وہی بہترین طریقہ اور انتخاب تھا۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد اور حضرت علیؓ ہی بہترین ہستی تھے۔ جو ان ابتر حالات کو

سنبھال سکتے تھے ہاں ایک طرف منافقوں نے اور دوسری طرف امیر معاویہ نے ملت اسلامیہ کے مفاد کو ذاتی فائدہ پر قربان کر دیا۔

اس کے بعد آمرانہ حکومتیں قائم ہوتی رہیں اور ملت اسلامیہ خاندانوں اور قبائل میں تقسیم کر دی گئی نتیجہ ساری دنیا دیکھ رہی ہے تفصیل میں جانا تضیع اوقات ہوگا یہ بات حقیقت ہے کہ آج سے 1500 سال پہلے مسلمانوں میں کوئی خاص طرز حکومت نہیں تھا صرف یہ دیکھا جاتا کہ کون زیادہ پرہیز گار ہے کون زیادہ متقی ہے مسلمانوں میں رسول کریمؐ کے نائب (خلیفہ) نہ ہی فرمانبردار تھے اور نہ ہی حاکم تھے وہ اپنے اعمال کے لئے ہر وقت مسلمانوں اور اللہ تعالیٰ کو جوابدہ تھے ان کا فرض تھا کہ وہ اپنے ذاتی کردار میں قرانی احکام کی تعمیل کریں ساتھ ہی ساتھ ملت اسلامیہ اور اسلامی معاشرہ کے مفاد کی حفاظت کریں حضرت ابوبکرؓ نے اپنے پہلے خطاب ہی میں فرمایا کہ میں اپنے آپ کو اس عہدہ اور اعتماد کا حقدار نہیں سمجھتا میرا فرض ہے کہ میں خداوند تعالیٰ کے احکام کی پابندی کروں تو آپ مسلمان میرے کہنے پر عمل کریں اور اگر میں قران کریم کی خلاف ورزی کروں تو آپ مسلمان میرے کہنے پر عمل نہ کریں۔

حضرت عمرؓ بھی خلیفہ مقرر ہونے کے بعد خطاب کرنے کے لئے جب کھڑے ہوئے تو ایک اصحابیؓ نے ان کو پہلا جملہ مکمل کرنے سے پہلے روک دیا کہ پہلے یہ بتائیں کہ آپ نے اس کپڑے کا کرتا کیسے بنالیا جب کہ میں بھی اس لڑائی میں شامل تھا جس میں یہ کپڑا تقسیم ہوا تھا اور میرا قد اور بت بھی آپ سے خاصا چھوٹا ہے (حضرت عمر خاصے دراز قد تھے) اس مال غنیمت میں ملنے والے کپڑے سے میرا کرتا نہیں بنا۔ حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ میں اور میرا بیٹا اس لڑائی میں شامل تھے اور ہم دونوں کو اپنا اپنا حصہ ملا باقی بات میرا بیٹا بتائے گا بیٹے صاحب نے کہا کہ میں نے اپنا حصہ اپنے بابا کو دیا ہے کہ وہ اپنا کرتا بنالیں اور مسلمانوں کو خوب معلوم ہے کہ حضرت عمرؓ عام مسلمانوں کی طرح قاضی کے بلاوے پر عدالت میں حاضر ہوتے حضرت علیؓ کے متعلق بھی مسلمانوں کو معلوم ہے کہ آپ قاضی کے بلانے پر عدالت میں پیش ہوئے جب آپ اپنا بیان دے چکے تو قاضی نے پوچھا کہ آپ کا گواہ کون ہے حضرت علیؓ نے جواب دیا ک میرا بیٹا حسینؓ قاضی صاحب نے گواہ کو قبول کرنے سے انکار کر دیا کہ بیٹا باپ کا گواہ نہیں ہوسکتا بات یہ نہیں کہ حضرت علیؓ کے سچ بولنے پر کسی کو شک تھا یا ان کے بیٹے حسینؓ پر شک تھا کہ وہ سچ نہیں بولیں گے یہاں معاملہ سچ اور جھوٹ کا نہیں تھا بلکہ انصاف کے تقاضے پورے کرنا تھا حضرت علیؓ نے بالکل برا نہیں منایا بلکہ قاضی صاحب کی بات کو پسند کیا 1500 سال پہلے اسلام نے مسلمانوں میں جوابدہی کا جذبہ پیدا کیا۔ مغربی

معاشرہ میں جمہوریت کا تصور تو زیادہ پرانا نہیں قریباً 200 سال ہوئے ہیں ہاں جب مسلمان ملکوں میں آمرانہ حکومتیں خاندانی اورقبائلی بنیادوں پر قائم ہوئیں جوابدہی کا عمل ختم ہوگیا امت مسلمہ کا مفاد پس منظر میں چلا گیا اور ساتھ ہی مسلمانوں کا تنزل بھی شروع ہوگیا۔

اس حقیقت میں کسی کو شک نہیں کہ آمرانہ حکومت چاہے سربراہ بادشاہ ہو شہنشاہ ہو والی ہو یا سلطان یا کسی حیثیت میں ڈکٹیٹر ہو غیر اسلامی ہے کچھ لوگ اس عقیدے کے حامل میں کہ جمہوریت یا پارلیمنٹ کا قران کریم میں کہیں ذکر نہیں یہ سراسر حماقت اور جہالت پر مبنی ہے ہم سب کو معلوم ہے کہ رسول کریمؐ کی حیات مبارک میں لڑائی کے بعد مال غنیمت اور زمین لڑائی میں حصہ لینے والوں میں تقسیم کی جاتی حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں جب عراق فتح ہوا تو مال غنیمت اور زمین کی تقسیم کو سوال اٹھایا گیا حضرت عمرؓ نے فیصلہ دینے کے لئے تین دن کی مہلت مانگی اور تین دن بعد سورۃ حشر کی آیت 9,10 پڑھی اور زمین کی تقسیم کو آئندہ ہمیشہ کے لئے ختم کردیا ملاحظہ فرمائے (اس میں کوئی شک نہیں کہ لڑائی میں حصہ لینے والے مسلمانوں کا حق تھا کہ زمین ان میں تقسیم کی جاتی لیکن بعد میں آنے والے مسلمانوں یعنی ملت اسلامیہ کے مفاد کو ترجیح دی گئی اور مقدم سمجھا گیا)

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُو الدَّارَ وَالْإِيْمٰنَ مِن قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِي صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ أُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَأُوْلٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ o وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمٰنِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ إِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌo

سورۃ حشر 59 آیت 9,10- اور ان کے لئے جن کے پہلے سے (مدینہ منورہ میں) گھر تھے اور دین اسلام قبول کیا اور جو لوگ ہجرت کرکے ان کے پاس آئے ان سے محبت کرتے ہیں اور جو کچھ ان (مہاجرین) کو ملا اس کے متعلق اپنے دل میں کچھ لالچ نہیں رکھتے بلکہ اپنی ذات پر مہاجرین کو ترجیح دیتے ہیں حالانکہ خود حاجتمند (غریب) ہیں اور جو ذاتی لالچ سے بچا لئے گئے وہی کامیابی حاصل کرنیوالے ہیں اور ان لوگوں کے لئے بھی جو مہاجرین کے بعد آئے (اس گروہ میں ان سب کا شمار ہوتا ہے جو بعد میں اسلام لائیں گے) اور دعا کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہمارے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے گناہ معاف فرما اور مومنوں کے لئے ہمارے دلوں میں کینہ اور حسد نہ پیدا ہونے دے ہمارے پروردگار تو بڑا شفقت والا اور مہربان ہے۔

کسی صحابی نے نکتہ چینی نہیں کی اور نہ ہی اختلاف کیا۔ حالانکہ سب کو خوب معلوم تھا کہ رسول

کریمؐ کی حیات مبارک میں مال غنیمت کے ساتھ ساتھ زمین بھی برابر تقسیم ہوتی سب نے متفق اور یک زبان ہو کر امنا وصدقنا کہا کہ ملت اسلامیہ کے مفاد کا تقاضا ہے۔ حضرت عمرؓ نے اور بہت اصلاحات نافذ کیں اور بہت سے محکمے قائم کئے جن کا قرآن کریم میں ذکر نہیں۔ ملاحظہ فرمایئے۔

1- مسلم امتہ کے تحفظ اور دفاع کی خاطر مستقل بنیادوں پر (DEFENCE DEPARTMENT) محکمہ دفاع قائم کیا۔
2- مستقل فوج کی تشکیل اور تنظیم کی۔
3- عیسائیوں اور یہودیوں کو فوج میں بھرتی کیا۔
4- فوجی چھاونیاں قائم کیں۔
5- رضا کار فوجیں تشکیل دیں جو آڑے اور مشکل وقت پر بلائی جاتیں۔
6- عدالتیں قائم کیں۔
7- سنہ ہجری قائم کیا۔
8- بیت المال قائم کیا۔
9- محکمہ مال قائم کیا۔
10- اراضی کا بندوبست کیا اور مالگذاری کے اصول مقرر کئے۔
11- مفتوحہ اراضی کے متعلق فیصلہ۔
12- دریائی پیداوار پر محصول لگایا۔
13- غیر قوموں کو ملک میں تجارت کی اجازت دی۔
14- مفلوک الحال عیسائیوں اور یہودیوں کے روزینے مقرر کئے۔
15- پولیس کا محکمہ قائم کیا۔
16- جیل خانے بنوائے۔
17- تعزیرات میں اصلاح کی۔
18- عیسائیوں اور یہودیوں سے جزیہ لینا بند کر دیا۔

الغرض اور بھی ایسی بہت اصلاحات نافذ کیں لکھنے لگیں تو فہرست بہت لمبی ہو جائے گی ملت اسلامیہ کے مفاد میں کوئی کام کرنا شریعت اور قرآن احکام کی پیروی ہے لہٰذا سڑکیں بنانا۔ نہریں بنانا فوجوں کو جدید تریں اسلحہ فراہم کرنے کے لئے کالج اور یونیورسٹیاں قائم کرنا۔ انجینئرنگ اور سائنس کی تعلیم حاصل کرنا۔ کارخانے قائم کرنا ہسپتال بنانا کہ عوام کا معیار زندگی بہتر ہو ان کو ملازمت ملے

اور پڑھ لکھ جائیں ملک میں انتخاب کرائے جائیں پارلیمنٹ قائم کی جائے کہ جمہوریت پروان چڑھے یہ سب اعمال شریعت اور قرآنی احکام کی تعمیل کے زمرے میں شمار ہوں گے۔

اس کو مزید سمجھنے کے لئے ہمارے سامنے قرآن کریم میں سیدھی سادی مثال موجود ہے خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگ دور دراز سے اونٹوں پر بیٹھ کر حج کے لئے آئیں۔ آج کل تو جزیرہ نما عرب میں اونٹ دیکھنے کو نہیں ملتا۔ بلکہ قربانی کے لئے بھی اونٹ آسٹریلیا سے منگوائے جاتے ہیں لوگ حج کرنے کاروں، بسوں اور ہوائی جہازوں پر آتے ہیں اس کا یہ مطلب نہیں کہ کاروں بسوں اور ہوائی جہاز پر بیٹھ کر حج کو جانا منع ہے اور ان کا حج قبول نہیں ہوتا۔ بلکہ اونٹوں پر بیٹھ کر حج پر جانے سے مراد ہے کہ لوگ دور دراز سے سواری پر بیٹھ کر حج کے لئے جائیں گے لہٰذا کاروں، بسوں یا ہوائی جہاز پر بیٹھ کر حج کی خاطر جانے میں کسی قسم کی ممانعت نہیں لہٰذا جو عمل امت مسلمہ کے مفاد اور مسلمانوں کے فائدہ کی خاطر کیا جائے گا وہ شریعت اور قرآنی احکام کی تعمیل شمار کیا جائے گا اور جموریت بھی اسی زمرے میں شمار ہوگی۔

یہ حقیقت دنیا کی تاریخ میں مسلم ہے کہ آج سے 1500 سال پہلے جب ہر طرف جہالت اور صرف جہالت تھی اسلام ہی نے انسانیت کو جموریت کا تحفہ دیا اور یہ بات ماننا بھی لازم ہے کہ آج کسی نام و نہاد مسلمان ملک میں جمہوریت نہیں اس میں اسلام کا قصور نہیں بلکہ مسلمانوں کے نام و نہاد علماء حضرات کے سر پر سہرا ہے جنہوں نے قرآن کریم کی غلط تاویلیں کیں اور ہر ایرے غیرے فرعون کے نام کا خطبہ مسجدوں میں پڑھتے ہیں اور مسلمانوں کو اپاہج، لہولہا، لنگڑا، پسماندہ، بے کس اور جاہل بنا دیا ہے اگر مسلمان عزت چاہتے ہیں اور جہالت، افلاس، پسماندگی اور ذلالت کے گڑھے سے نکلنا چاہتے ہیں تو ان کے لئے لازم ہے کہ جتنا جلدی ہو سکے ان کو نام و نہاد علماء حضرات اور فرعون سے پیچھا چھڑانا ہوگا اور اسلام کو صحیح صحیح سمجھنا اور قرآن کریم کے احکام پر عمل کرنا ہوگا۔ کامیابی اور عروج ان کے منتظر ہیں حضرت علامہ اقبال رحمتہ کی روح مسلمانوں کا استقبال کرنے کی خاطر بیتاب ہے۔

پردہ چہرے سے اُٹھا انجمن آرائی کر
چشم مہر و مہ انجم کو تماشائی کر

اسی سلسلہ میں کچھ مزید مواد قارئین کی معلومات اور دلچسپی کے لئے پیش خدمت ہے ہندوستان میں صدیوں پہلے لوگوں نے اپنے جغرافیائی اور موسمی حالات کے مدنظر اپنے رہنے کے لئے مناسب طرز رہائش اختیار کی اور ان اصولوں کو ہندومت کا نام دیا بارش بہت ہوتی پہاڑوں سے

دریاؤں میں سیلاب کے دوران زرخیز مٹی آتی زمین بہت تھی اور آبادی تھوڑی۔ لہٰذا مشقت اور پریشانی کا سامان نہیں تھا کھانے پینے اور زندگی کے لئے دوسرا ضروری سامان کافی میسر تھا لہٰذا لڑائی جھگڑے کا کوئی مسئلہ نہ تھا کھیتی باڑی اور گھر کی دوسری ضروریات کے لئے گائے اور بیل سے کام لیا جاتا لہٰذا گائے کو بہت عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا چنانچہ گائے کا گوشت کھانا منع قرار پایا ویسے بھی چونکہ کھانے پینے کا سامان وافر میسر تھا لہٰذا جانوروں کا مارنا یا شکار کرنا ناپسند کیا جاتا دوسری طرف لوگ جنگلی جانوروں سے ڈرتے تھے کہ قدرتی امر ہے لہٰذا اُن کی پوجا کی جاتی۔

ایسے معاشرے میں عقلمند اور دانشمند لوگوں نے کام کو تقسیم کردیا جو لوگ پوجا پاٹ یا شادی بیاہ یا مرنے پر رسمیں یا فرائض انجام دیتے ان کو برہمن قرار دیا گیا ان کی معاشرے میں بڑی عزت و توقیر ٹھہری۔ معاشرے کے دفاع کا کام بھی کچھ لوگوں کے ذمے تھا جنہوں نے ہتھیار استعمال کرنا اور لڑائی کی حکمت عملی کو سیکھا اور مہارت حاصل کی یہ لوگ کھشتری کہلائے۔ اور کھیتی باڑی اور زراعت کا کام بھی کچھ لوگوں نے سنبھالا کہ لوگوں کو کھانے پینے اور زندگی کی دوسری ضروریات کا سامان مہیا کیا جائے یہ کاشتکار لوگ ویش کہلائے اور کئی اور چھوٹے موٹے گھٹیا کام باقی تھے گھروں اور گاؤں کی گندگی کو ٹھکانے لگانے کا کام کچھ لوگوں کے حصے آیا یہ لوگ شودر کہلائے۔

اس تقسیم کار میں یہ خرابی ہے کہ برہمن کا بیٹا گو نالائق ہو بدکردار ہو کام چور ہو یا بددیانت ہو معاشرے میں اس کے مقام باعزت کو کوئی خطرہ نہیں اس کی وہی عزت ہوئی دوسری طری شودر کا بیٹا اگر محنتی ہے دیانتدار ہے۔ ذہین ہے تو بھی وہ شودر ہی رہے گا اس کو وہی گھٹیا اور گندے کام کرنا ہوں گے نہ ہی معاشرہ میں اس کی عزت ہوگی نہ ہی وہ مندر میں عبادت اور پوجا کے لئے جاسکتا ہے ہاں ملک کے آئین اور دستور میں اس کے لئے کالجوں اور ملازمتوں کی تعداد اور کوٹہ مقرر ہے اس کو انتخاب میں رائے وہی کا برابر حق ہے انتخاب میں اسمبلی اور پارلیمنٹ کے ممبر نامزد ہونے کا حق ہے اور حکومت میں وزیر بھی ہوگا ملک میں قانون کی نظر میں دوسرے شہریوں کے برابر ہے۔

ادھر مغربی ملکوں میں سینکڑوں سالوں کی جدوجہد اور ہزاروں جانوں کے نقصان کے بعد تمام شہریوں کو رائے وہی اور منتخب ہونے کا برابر حق ہے ملک کے تمام شہری قانون کی نظر میں برابر ہیں بلکہ سب غریبوں اور بوڑھوں کو وظیفہ اور پنشن کا بندوبست ہے کہ عزت کی زندگی گزار سکیں۔

اب ذرا مشرقی وسطی کے نام ونہاد مسلمان ملکوں کی طرف دیکھیں جن کو خداوند کریم نے دنیا کی ہدایت کا کام سونپا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا

زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَ لُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًاo

سورۃ نسا 4 آیت -1 اے لوگو اپنے پروردگار سے ڈور جس نے تم کو ایک شخص (آدم) سے پیدا کیا پھر اس سے اس کا جوڑا بنایا اور پھر ان دونوں سے بے شمار مرد اور عورتیں پیدا کر کے روئے زمین پر پھیلا دیئے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جس کے نام پر تم ایک دوسرے پر اپنا حق جتاتے ہو اور اپنے رشتہ داروں کی قدر کرو (ان کا حق ان کو دو) بے شک اللہ تم کو دیکھ رہا ہے۔

يَآيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌo

سورۃ حجرات 49 آیت -13 اے لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے کہ تم ایک دوسرے کو پہچانو (تم میں سے نہ کوئی سلطان ہے اور نہ ہی کوئی غلام) خداوند تعالیٰ کے حضور میں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے خداوند کریم سب کچھ جاننے والا اور سب سے زیادہ خبردار ہے۔

اور سب مسلمانوں کو رسول کریمؐ کا حجتہ الوداع کا خطبہ خوب یاد ہے کہ سب مسلمان بھائی بھائی ہیں گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں (تم میں سے نہ کوئی آقا ہے نہ کوئی سلطان نہ کوئی شہنشاہ اور نہ ہی کوئی غلام) صرف تقویٰ اور پرہیز گاری ہی عزت اور تعظیم کی بنیاد ہے۔ مسجد نبوی میں کھانا آتا تو سب حاضرین ایک جگہ بیٹھ کر کھاتے انہی دنوں کی یاد ہے ہم نوالہ اور ہم پیالہ کہ ایک ہی برتن سے کھانا کھاتے اور ایک ہی برتن سے پانی پیتے چھوٹے بڑے کا تصور ہی نہیں تھا اور تھوڑا عرصہ عرب معاشرہ ان سنہری اصولوں اور اللہ تعالیٰ کے احکام پر کار بند رہا۔ کامیابی اور عروج ان کے قدم چومتے رہے حضرت علامہ اقبال رحمتہ نے ان دنوں کا ذکر بیان کیا ہے۔

آ گیا عین لڑائی میں اگر وقت نماز
قبلہ روہو کے زمین بوس ہوئی قوم حجاز
ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز
بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

اور بارہ تیرہ سو سال سے زیادہ عرصہ گزرا کہ مسلمان دوبارہ دور جہالت کی طرح خاندانی اور قبائلی مفاد کے چکر میں پڑ گئے ملت اسلامیہ کے مشترکہ مفاد کا تصور ہی جاتا رہا لوگوں کو شہری اور انسانی حقوق کا علم ہی نہیں کہ کس جانور کا نام ہے اول تو سب ملکوں میں آمر اور مطلق العنان حکمرانوں کا عمل دخل ہے جو صرف اپنے خاندانوں اور قبیلوں کے مستقبل کو مدنظر رکھے ہیں عوام کی رائے یا مفاد کا کہیں ذکر یا فکر نہیں نہ کہیں انتخاب ہے اور نہ ہی پارلیمنٹ شائد قارئین کو مشکل سے یقین آئے کہ سعودی عرب میں شاہ فیصل کے دور حکومت میں 1974 میں پہلا ہائی سکول قائم ہوا پتہ نہیں وہاں کے علما حضرات ان فرعونوں کے نام کا خطبہ مسجدوں میں کس عقیدہ کے مطابق پڑھتے ہیں ایک طرف تو حکمران خاندانی اور قبائلی مفاد اور مستقبل کو سینے سے لگائے ہیں دوسری طرف ملک بے کسی پسماندگی اور ذلت کے گڑھے میں گرتے جا رہے ہیں نکلنے کی راہ سجھائی نہیں دیتی۔

راہ دکھاتے جو ستاروں کو
ترس رہے ہیں مرد راہ دان کے لئے

پاس ہی اسرائیل میں یہودی باشندوں کے ساتھ ساتھ بدوؤں اور عرب اقلیت کو تمام شہری اور انسانی حقوق حاصل ہیں ملازمتوں میں برابر کا حق ہے انتخاب کے وقت حق رائے دہی اور منتخب ہونے کا حق ہے۔ کئی عرب نسل باشندے اسرائیل کی پارلیمنٹ کے ممبر ہیں۔ مسلمانوں ملکوں کی حالت ایسی غیر اور ابتر ہے کہ ڈوب مرنے کا مقام اور موقع ہے دوسروں کو بھی شرم آتی ہے۔

وضع میں تم نصارا ہو تو تمدن میں ہنود
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

☆☆

حصول علم

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ o اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ o الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ o عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ o

سورۃ علق 96 آیت-1 اللہ تعالیٰ کا نام لے کر پڑھو جس نے ساری کائنات کو پیدا کیا اور بندے کو خون کی پھٹکی سے پیدا کیا پڑھو تمہارا پروردگار بڑا رحیم وکریم ہے جس نے انسان کو قلم کے ذریعے علم سکھایا اور انسان کو وہ باتیں بتائیں جن کا اس کو کچھ علم نہ تھا۔

اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات نے بذات خود حضرت انسان کو علم سکھایا اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کی خاطر پیغمبران کرام مبعوث کیے اور تورات زبور انجیل اور سب سے آخر قران کریم نازل کیا علم کی اہمیت کا صحیح اندازہ کرنے کے لئے ایک عظیم واقعہ پیش کیا جاتا ہے 2 ہجری میں مکہ کے ایک ہزار کافروں نے پوری طرح مسلح ہو کر مسلمانوں پر چڑھائی کردی۔ مسلمانوں کی تعداد کل 131 تھی ہتھیار بھی ناکافی تھے بلکہ زور کی لڑائی ہوئی خداوند کریم نے مسلمانوں کی مدد کی اور کافر اپنے سرداروں کی لاشیں چھوڑ کر بھاگ گئے کچھ قیدی بن گئے جن کو آزادی حاصل کرنے کے لئے 4000 درہم تاوان دینا قرار پایا جن کے پاس تاوان ادا کرنے کی خاطر رقم نہی تھی ان کو کہا گیا کہ دس دس مسلمان بچوں کو چھ ہفتے کیلیے پڑھائیں (سیرت النبوی اسحاق بن) دو باتیں قابل غور ہیں۔

1 پڑھانے والے کافر تھے لہذا ایک بات صاف صاف ظاہر ہے کہ انہوں نے قران کریم کی

تعلیم نہیں دی۔

2 6 ہفتے کی قلیل مدت میں ممکن ہے پچاس تک گنتی سکھائی ہو اور ابتدائی قاعدہ کے آٹھ یا دس ورق پڑھائے ہوں غور کرنے کا مقام ہے کہ رسول کریمؐ کی ذات مبارک نے خود ان چند الفاظ کی قیمت چھ لاکھ روپے (4000درہم) چکائی۔ بہتر ہوگا کہ ہم مسلمان اس پر غور اور عمل کریں۔

رسول کریمؐ نے اپنے اصحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ علم حاصل کرو چاہے اس سلسلے میں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے اور چند عاشقان رسولؐ نے رخت سفر باندھا اور چین چل دیئے اور کچھ خوش قسمت لوگ ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے موقع دیا کہ انہوں نے ان جلیل القدر صحابہ کرامؓ کی قبروں کی زیارت کی اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیں اور یہ بات یقیناً سچ ہے کہ ان اصحابہ کرامؓ نے چین میں مذہبی تعلیم حاصل نہیں کی اور دوسری بات جاننا بہت اہم ہے کہ رسول کریمؐ کی حیات مبارک میں جزیرہ نما عرب کے باہر چین میں مذہب اسلام پہنچ گیا جس کی وجہ سے آج چین میں مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد ہے۔

کچھ نیم حکیم لوگوں نے علم کو تقسیم کر دیا ہے دینی علم اور دنیاوی علم اس تقسیم سے وہ کیا واضح کرنا چاہتے ہیں کیا ان کے خیال میں دنیاوی علم حاصل کرنا ضروری نہیں یا وہ ڈرتے ہیں کہ دنیاوی علم حاصل کرنے پر ان کے معتقدین کی تعداد کم ہو جائے گی کیا ایسے نیم حکیم علما حضرات نعوذ باللہ اپنے آپ کو رسول کریمؐ سے زیادہ عقلمند سمجھتے ہیں ہمارے لئے لازم ہے کہ رسول کریمؐ نے جو علم کو اہمیت دی ہے اس کو جنگ بدر کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کریں۔

شیخ سعدی رحمتہ فرماتے ہیں کہ بے علم نتواں خدارا شناخت۔ خداوند تعالیٰ کی شان اور قدرت ہر سو دکھائی دے رہی ہے جس طرف بھی آنکھ اٹھائیں یا گھمائیں اللہ تعالیٰ کی شان کا ظہور ہے لیکن بے علم اتنا اندھا ہے کہ خداوند کریم کو سمجھنے سے عاری ہے یعنی اگر وہ تعلیم یافتہ نہیں تو یہ مناسب نہیں کہ اس کو مسلمان کہا جائے اور رسول کریم کا فرمان تو سب مسلمانوں کو خوب معلوم ہے کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے اس میں دینی علم کی تخصیص نہیں کی گئی اور نہ ہی دنیاوی علم کی تحقیر کی گئی ہے بلکہ علم اور مسلمان لازم و ملزوم ہیں جیسے روح اور قالب کا تعلق ہے۔

علامہ اقبال رحمتہ فرماتے ہیں۔

تیرے علم و محبت کی نہیں ہے انتہا کوئی
نہیں ہے تجھ سے بڑھ کر ساز فطرت میں نوا کوئی
خدائے لم یزل کا دست قدرت تو زباں تو ہے
خدا کا آخری پیغام تو ہے جاوداں تو ہے

رسول خداؐ سے لے کر حضرت علیؓ تک کسی ایک صحابیؓ کے کردار پر نظر ڈالیں تو ان اشعار میں قران کریم کے صحیح صحیح معنی سمجھ آئیں گے نہ ہی مبالغہ ہے اور نہ ہی شاعری۔

اب آپ اپنے اردگرد نظریں گھمائیں مسلمان دنیا کا پانچواں حصہ ہیں لیکن ان کی پسماندگی ذلالت اور جہالت کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ کسی دوسری دنیا میں رہتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو طرح طرح کی نعمتوں سے نوازا ہے لیکن انہوں نے قران کریم کو سمجھنا۔ اس پر عمل کرنا اور اپنے کردار کو سنوارنے کی طرف توجہ نہیں کی اور کیسے سمجھیں اور کیسے عمل کریں جبکہ مسلمانوں میں تعلیم کا فقدان ہے شائد کل آبادی کا 15 فی صد حصہ تعلیم یافتہ ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمان دوسری اقوام کی طرح ذہین اور محنتی ہیں اور تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی قربانی کے موقع کا سامنا ہوا انہوں نے سامنا کرنے سے گریز نہیں کیا لیکن کچھ عناصر ایسے ہیں جیسے پیرو مرشد جاگیردار اور وڈیرے نواب اور راجے۔ سلطان اور والی جو اپنے اور اپنے خاندان کے مفاد کے پیش نظر مسلمانوں کو جاہل اور پسماندہ رکھے ہیں۔

مسلمانوں کو اپنی پسماندگی اور جہالت سے نجات حاصل کرنے کی خاطر جتنا جلدی ہو سکے تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنا انتہائی ضروری ہے کہ دنیا کی دوسری قوموں کی برادری میں عزت اور وقار کا مقام حاصل کریں اور اس کام کو انجام دینے کے ضروری ہے کہ ایسے تمام عناصر یعنی پیرو مرشد جاگیردار وڈیرے۔ راجے اور نواب والی اور سلطان کے پیچھے سے نجات دلائی جائے خداوند تعالیٰ کا قران کریم میں فرمان ہے۔

يَآاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً ۚ ○

سورۃ نسا 4 آیت-1 اے لوگو اپنے رب تعالیٰ سے ڈرتے رہو جس نے تم کو ایک شخص (آدم) سے تخلیق کیا اور پھر اس سے اسکا جوڑا بنایا اور پھر بہت سے مرد اور عورتیں (دنیا میں) پھیلا دیئے۔

هُوَ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا○

سورۃ اعراج آیت-18 وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تم کو ایک شخص (آدم) سے پیدا کیا اور پھر اس کا جوڑا بنایا۔

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ○

سورۃ زمر 39 آیت-6 (اللہ تعالیٰ نے ض تم کو ایک شخص (آدم) سے بنایا پھر اس سے اس کا

جوڑا بنایا اور پھر تمہارے لئے اور نر مادہ جانوروں کے جوڑے بنائے۔

يَآيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ○

سورۃ حجرات 49 آیت-13 اے لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور عورت سے کیا اور تم کو قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کر دیا کہ ایک دوسرے کو پہچانو۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیکو کار ہی معزز ہوگا اور جاننے والا اور باخبر ہے۔رسول کریم نے اپنے حجتہ الوادع کے خطبے میں فرمایا کہ سب مسلمان بھائی بھائی ہیں عربی کو عجمی پر کوئی برتری نہیں اور گورے کو کالے پر نہیں تو ایسے تباہ کن عناصر مسلمان معاشرے میں کہاں سے آگئے حقیقت یہ ہے کہ مسلمان معاشرہ ان عناصر سے بالکل پاک صاف تھا۔ ذاتی مفاد پرست عناصر نے یہ سب بیماریاں غیر ملم معاشروں سے آہستہ آہستہ اختیار کرلیں جبکہ غیر مسلم معاشروں نے ان عناصر کو اپنے درمیان سے نیست و نابود کر دیا۔

لازم ہے کہ مسلمان ممالک جہالت پسماندگی اور ذلالت سے نجات حاصل کرنے کے لئے جتنا جلدی ممکن ہو تعلیم حاصل کریں اور ساتھ ہی ساتھ پیر و مرشد۔ وڈیروں جاگیرداروں راجے نوابوں والی اور سلطان جیسے تباہ کن عناصر سے نجات حاصل کریں کہ دنیا میں عزت اور آبرو حاصل کر سکیں۔

انجینئرنگ اور سائنسی علوم کی اہمیت اور افادیت ہم سب کی آنکھوں پر روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ حجت اور دلیل کی گنجائش نہیں ابھی یہ بات زیادہ پرانی نہیں ہوئی کہ دوسری جنگ عظیم کے نتیجہ میں انگلینڈ فرانس جرمنی اٹلی پولینڈ روس اور جاپان ملبے کا ڈھیر بن گئے لیکن ان ملکوں کے عوام نے دن رات کی محنت شاقہ سے اپنی قسمت بدل ڈالی آج کہیں بھی ملبے کا نشان نہیں ملتا بلکہ ان سب ملکوں کی معیشت اور اقتصادی حالت 1938 کے مقابلے پر آج کہیں زیادہ ترقی یافتہ ہے اور عوام کو زندگی کی سب سہولتوں میسر ہیں۔

جاپان کو دیکھیں دنیا بھر میں کاریں برآمد کر رہا ہے نہ وہاں لوہا ہے نہ کوئلہ اور نہ ہی تیل پٹرول اور گیس دوسرے ملکوں سے سب خام مال درآمد کرتے ہیں اور مال تیار کر کے برآمد کرتے ہیں کمپیوٹر ٹی وی۔ وی سی آر۔ کیمرے اور سینکڑوں دوسری چیزیں برآمد کرتے ہیں۔ عوام کو روزگار میسر ہے زندگی کا معیار بہت اعلیٰ ہے۔ ادھر ناروے کو دیکھیں یخ بستہ شمالی سمندر سے تیل نکال رہے ہیں اور ملک میں الیکٹرانک کی صنعت ترقی کر کے کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہے۔ فرانس کی طرف دیکھیں نہ گیس ہے نہ لوہا اور نہ کوئلہ سب خام مال درآمد کرتے ہیں دفاعی اسلحہ کی صنعت نہایت ترقی یافتہ ہے

الیکٹرانک کی صنعت بہت ترقی کر گئی ہے اور ایسی طرح زراعت بھی بہت ترقی یافتہ ہے سوئٹزلینڈ کو دیکھیں ہر طرف پہاڑ ہی پہاڑ ہیں اور برف لیکن اپنے جغرافیائی محل وقوع کے مطابق انہوں نے گھڑیوں۔دوائیوں۔الیکٹرانک اور دوسری اسی صنعتوں کوترقی دی ہے کہ عوام کو روزگار میسر ہے زندگی کی ہر سہولت میسر ہے مرغبانی اور ڈیری اور فارمنگ کی صنعت نہایت ترقی یافتہ ہے پنیر کی سینکڑوں قسمیں تیار کرتے ہیں لیکن گھاس۔بھوسہ اور اناج اور زندگی کی بہت سی دوسری ضروریات کا سامان دوسرے ملکوں سے درآمد کرتے ہیں اور ملک کو زرمبادلہ کا مسئلہ در پیش نہیں قارئین یہ پڑھ کر حیران ہوں گے کہ بہت سے ملک جن میں میکسیکو اور فلپائن بھی شامل ہیں امریکہ کو پھول اور پودے لگانے کے گملے درآمد کرتے ہیں اور اٹلی اور جرمنی تو مٹی کے بنے ہوئے گملے برآمد کرتے ہیں اور یہ بات تو دنیا بھر پر عیاں ہے کہ ہالینڈ دنیا بھر کو خوبصورت پھول اور پودے برآمد کرتا ہے فلپائن بنگلہ دیش اور دوسرے کئی ممالک پاکستان سے کپاس درآمد کرتے ہیں نہایت عمدہ قسم کا کپڑا تیار کرتے ہیں اور پھر بین الاقوامی منڈیوں کی ضرورت کے مطابق ملبوسات تیار کر کے برآمد کرتے ہیں کہ عوام کو روزگار بھی ملتا ہے اور ملک کو زرمبادلہ کی آمدنی بھی ہوتی ہے اسی طرح ہر میک اپنی افرادی قوت کو دانشمندی اور عقلمندی سے استعمال میں لاکر اور سائنسی اور انجینئرنگ علوم کا فائدہ اٹھانے سے اپنی قسمت اور تقدیر بدل سکتا ہے۔

تو ان ملکوں کے پاس کونسا گر ہے کون سی کرامات ہے کہ قدرتی وسائل کی کمی کے باوجود ترقی کر گئے کہ عوام کو روزگار بھی مہیا ہے زندگی کا معیار بھی بہت اعلیٰ ہے ضرورت کی سب آسائشیں میسر ہیں اور خود ملکو کو زرمبادلہ کا کوئی مسئلہ نہیں اور نہ ہی کبھی قرضے لینے کی نوبت آئی حقیقت ہے کہ ان کے ذمہ دار رہنماؤں نے بڑی سوچ بچار اور غور وخوض کے بعد منصوبہ بندی کی کہ جغرافیائی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کا ملک کون کونسی مصنوعات نفع بخش تیار کر سکتا ہے اور بین الاقوامی منڈیوں میں کامیابی سے مقابلتاً سستی اور اچھی بیچ سکتا اس کے مطابق عوام (افرادی قوت) کو تعلیم کی سہولت مہیا کی اور صنعتیں قائم کیں اور ترقی کے راستے پر جادہ پیما ہو گئے۔

اب تھوڑی دیر کے پاکستان کی حالت پر غور کریں شمالی علاقہ جات گلگت سے لے کر ٹھٹہ (سندھ) تک اللہ تعالیٰ نے طرح طرح کے وسائل سے نوازا ہے زمین سونا اگلتی ہے سال میں پانچ فصلیں پیدا ہوتی ہیں سارا سال تازہ سبزیاں اور تازہ پھل طرح طرح کا ذائقہ لئے میسر ہیں قسم قسم کی معدنیات تیل گیس لوہا کوئلہ سونا چاندی موجود ہے لیکن پھر بھی جہالت۔بے روزگاری اور غربت کی چکی میں عوام پس رہے ہیں کیا وجہ ہے کہ عوام کو تعلیم دینے کی مناسب کوشش نہیں کی گئی اور

وسائل کو مصنوعات کی شکل میں برآمد کرنے کی بجائے بڑے فخر سے خام صورت میں برآمد کیا جارہا ہے دراصل قائداعظم کی رحلت کے بعد جو لوگ یعنی زمیندار وڈیرے نواب زادے اور پیرومرشد قسم کے لوگ محلاتی سازشوں کے ذریعے حکومت پر قابض رہے ہیں ان میں شائد کوئی اکادکا ہی دیانت دار ہوگا۔ سب کے سب بددیانت۔ بدقماش چور اور رشوت خور تھے حقیقت میں بھیڑوں کی کھال پہنے بھیڑیے تھے اور اپنی اپنی تجوریاں بھرنے کی منصوبہ بندی کرتے رہے جذبہ حب الوطنی اور دیانتداری سے بالکل پاک اور صاف تھے انہوں نے جان بوجھ کہ ہر ممکن کوشش کی کہ عوام تعلیم حاصل نہ کریں کہ ورنہ ان کو خدمتگار نہیں ملیں گے اور ان کی زمینوں پر بیکار کام کرنے والے نہیں ملے گے دوسری طرف مذہب کا چغہ پہنے ہوئے لوگوں نے اپنا دربار سجا رکھا ہے اور لوگوں میں دنیاوی اور دینی علم کا شوشہ چھوڑ دیا ہے اور موجودہ سائنسی اور انجیرنگ علوم کو مغربی تہذیب کی پیداوار قرار دے رہے ہیں حالانکہ دنیا کے بڑے بڑے عجائب گھروں میں جائیں تو معلوم ہوگا کہ انہوں نے مسلمان سائنسدانوں انجیرنوں علوم فلکیات کے ماہروں حساب دانوں جغرافیہ دانوں حکما اور جراحوں (سرجنز) کے لئے ایک الگ حصہ مختص ہے وہ خود اقرار کرتے ہیں کہ انہوں نے مسلمانوں کے دیئے ہوئے علوم کو ترقی دی لیکن بدقسمتی سے ہمارے مسلمان علما حضرات اس حقیقت کو ماننے سے انکار کرتے ہیں بلکہ ان علوم کی تعلیم حاصل کرنے کی مختلف حیلوں اور بہانوں سے حوصلہ شکنی کرتے ہیں نتیجتاً عوام جاہل پسماندہ اور غربت کی چکی میں پس رہے ہیں اور ملک کی اقتصادی حالت اور معیشت ترقی کرنے کی بجائے روز بروز پیچھے ہی پیچھے تنزل پذیر ہے۔

ہمارے علما حضرات اور مفتیان دین اسلام کی دعوت زبانی زبانی دیتے ہیں لیکن جہاں موقع ملا دن رات جائز ناجائز کی پرواہ کئے دونوں ہاتھوں سے مال و متاع سمیٹا۔ زمینداروں وڈیروں نوابزادوں اور علما حضرات کے گٹھ جوڑنے جہاں تک ہوسکا لوٹ مچائی پہلے ملک کا خزانہ خالی کردیا پھر بین الاقوامی اداروں سے عوام کی بھلائی کے نام پر ارب ڈالر قرض حاصل کئے جو اپنے اور اپنے عزیزوں کے کھاتوں میں جمع کرائے اور ملک کا بچہ بچہ مقروض ہو چکا ہے۔

پاکستان سال ہا سال سے تیار ملبوسات کی بجائے کپاس برآمد کررہا ہے خام چمڑا برآمد کررہا ہے کرومائٹ برآمد کررہا ہے سنگ مرمر پتھر کی شکل میں برآمد کررہا ہے اور فخر سے سراونچا کئے ہے ملک میں بے روزگاری ہے غربت ہے جہالت ہے۔ خود کھانے کا تیل درآمد کرتے ہیں ارب ہا ڈالر کی چائے درآمد کرتے ہیں تیل اور پٹرول درآمد کرتے ہیں ہر قسم کی مشینری درآمد کرتے ہیں ملک کی فوجوں کے لئے اسلحہ درآمد کرتے ہیں اور وہ ممالک جب چاہیں اپنی مرضی اور اپنے مفادات

کے مدنظر اسلحہ اور فالتو پرزے بیچنا بند کر دیتے ہیں ہمارے حال کے مدنظر ہی شائد مرزا غالب نے فرمایا تھا۔

قرض کی پیتے تھے اور سمجھتے تھے یہ ہم
رنگ لائی گی ہماری فاقہ مستی ایک دن

عوام کو بے روزگاری اور غربت سے نجات دلانے اور جہالت کے گڑھے سے نکالنے کے لئے ضروری ہے کہ ملک کہ اقتصادی حالت بہتر بنائی جائے اور ملک کی ضروریات اور قدرتی وسائل کو مدنظر رکھتے طویل المیعاد صنعت کاری کی خاطر منصوبہ بندی کی جائے۔

یہ بات ممکن ہے کہ صحیح ہو کہ حکومت کے اعلیٰ اور ذمہ دار حکام اور افسران اپنے اپنے شعبہ جات میں بہت ماہر اور قابل ہیں لیکن سارے ملک کی ضروریات اور طویل المیعاد صنعتی منصوبہ بندی کو صرف ان حکام اور افسران پر چھوڑ دینا دانشمندی سے بعید ہوگا۔ مناسب ہوگا کہ منصوبہ بندی کمیشن۔ وزارت تجارت۔ وزارت تعلیم۔ وزارت صنعت اور وزارت مالیات مل کر ایک جلسہ بلائیں جس میں مشہور سائنسدانوں تعلیم کے ماہرین ٹیکنیکل ماہرین اور انجنیر مالی اداروں کے ذمہ دار افسر انشورنس کمپنیوں کے ذمہ دار حضرت مشہور صنعت کار چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹریز کے نمائندے اور برآمد کنندگان کے نمائندے شامل ہوں خوب سوچ بچار اور غور و خوض کر کے ملک میں مختلف صنعتیں قائم کرنے کا منصوبہ بنائیں۔

ملک میں بجلی کی اشد ضرورت ہے صنعت و حرفت کے ساتھ ہر شخص کی زندگی میں بجلی بنیادی جزو شمار ہوتی ہے۔ بیرونی کمپنیوں نے بجلی گھر لگائے اور پاکستانی وزرا اعلی حکام اور واپڈا کے افسروں نے خوب رشوت لی اب ہر تیسرے یا چوتھے مہینے بجلی کے نرخ بڑھا دیتے ہیں پاکستانی معیشت اور عوام کی معیار زندگی کی چولھیں ڈھیلی کردی ہیں ہر ممکن کوشش کی جائے کہ پاکستان اپنے وسائل کو بروے کار لائے تھرمل پاور ہاؤس لائے اور بند (ڈیم) بنائے کہ سیلاب میں جانی اور مالی نقصان سے عوام نجات پائیں اور موسم اور موقع کے مطابق فصلوں کے لئے پانی میسر ہو اور ساتھ ہی ساتھ بجلی پیدا کی جاسکے۔

اسی طرح سیمنٹ بھی بنیادی جزو ہے کارخانہ بنانا ہو۔ دفتر کیلئے عمارت کھڑی کرنا ہو یا گھر بنانا ہو سیمنٹ کی ہر جگہ اور ہر موقع پر ضرورت ہے۔ مناسب ہوگا کہ سیمنٹ کے کارخانے پہاڑوں کے دامن میں لگائے جائیں کہ پتھر ڈھونے میں خرچ کم اور علاقہ کے مالیوں کو ملازمت بھی ملے۔

لوہا بھی صنعت کا بنیادی جزو شمار ہوتا ہے ہمارے ملک میں پرانے جہازوں کو توڑنے کی

صنعت نفع بخش ہے کم خرچ ہے اور عوام کے لئے روزگار کا باعث ہے اور ستا لوہا دستیاب ہو جاتا ہے مناسب ہے کہ گڈانی ساحل کے قریب ہی لوہا ڈھالنے کے کارخانے لگائے جائیں کہ مقامی لوگوں کو ملازمت اور روزگار ملے۔

تیل گیس اور دوسری معدنیات کی تلاش بھی بہت ضروری ہے۔ پاکستان کا بین الاقوامی برادری میں ماشاء اللہ بہت اچھا اور اہم مقام ہے بین الاقوامی کمپنیوں کے ساتھ خوب سوچ بچار کے بعد معاہدے کئے جاسکتے ہیں ہمارے سمندر میں تیل اور گیس تلاش کرنا دوسرے ملکوں کی نسبت بہت آسان اور ستا ہے اس سلسلے میں چین اور ناروے سے مدد حاصل کی جاسکتی ہے۔

بسیں۔ٹرک اور گاڑیاں بنانا بہت ضروری اور اس کے لئے کوئی زیادہ ٹیکنیکل مہارت بھی ضروری نہیں ہے اور یہ صنعت فوجوں کے لئے مال تیار کرسکتی ہے اس سلسلہ مین جنوبی کوریا سے مشورہ کیا جاسکتا ہے اور مدد لی جاسکتی ہے۔

ٹیکسٹائل کے لئے مشینری تیار کرنے کے لئے کارخانے لگانے کے لئے چین سے مشورہ اور مدد حاصل کرسکتے ہیں یہ کارخانے کراچی میں قائم کرنے کی بجائے اندرون ملک قائم کرنا زیادہ مناسب ہوگا۔ پھلوں کو ضائع ہونے بچانے کے لئے جہاں پھلوں کے باغات ہیں مناسب ہوگا کہ وہیں ڈبوں میں بند کرنے کے کارخانے لگائیں جائیں مقامی لوگوں کو روزگار ملے گا اور شہروں کی طرف نقل مکانی کا رجحان کم ہوگا۔

پاکستان میں ماشاء اللہ اتنی کپاس ہوتی ہے کہ ہر سال کپڑے کے دس کارخانے لگائے جاسکتے ہیں بڑے شہروں میں لگانے کی بجائے اسی علاقہ میں لگائے جائیں جہاں کپاس پیدا کی جاتی ہے کہ رسل و رسائل کا خرچ کم ہو۔ ٹیکسٹائل کے ماہرین کو بین الاقوامی منڈیوں کا تجربہ ضروری ہے کہ وہ ان منڈیوں کی ضرورت اور معیار کے مطابق کپڑا تیار کریں اور ملبوسات ڈیزائن کرنے والے اداروں اور ماہرین کو دوسرے ملکوں کی معاشرت اور موسموں کو سامنے رکھنا ضروری ہے بلکہ ہر سال جیسے جیسے فیشن بدلتے ہیں ان کو بھی اپنے ڈیزائن بدلنے ہوں گے اور ملبوسات تیار کرکے بیرون ملک برآمد کریں۔

چمڑے کی دباغت بین الاقوامی معیار کے مطابق ہونا بہت ضروری ہے اور بین الاقوامی منڈیوں کی مانگ کے مطابق مصنوعات تیار کرکے برآمد کی جاسکتی ہیں جوتے بنانے کے لئے چمڑا ضائع کرنا تو زرمبادلہ لٹانے کے مترادف ہے پاکستان جیسا غریب اور مقروض ملک یہ ظلم برداشت نہیں کرسکتا ہے لازم ہے کہ بڑے بڑے شہروں میں دباغت اور مصنوعات تیار کرنے کی تعلیم دینے

کے ادارے حکومت قائم کرے ہاں دفاعی افواج کے لئے چمڑے کے بنے ہوئے جوتے اس پابندی سے مستثنیٰ ہوگا۔

بڑا افسوس ہے کہ پاکستان سنگ مرمر چٹانوں کی شکل میں برآمد کررہا ہے مال تیار کرنے کے لئے کوئی ہنر، کاریگری اور مہارت ایسی نہیں کہ پاکستان میں دستیاب نہ ہو جہاں سنگ مرمر نکالا جاتا ہے نزدیک ہی کارخانے قائم کئے جائیں اور ڈیزائنر کے لئے بین الاقوامی منڈیوں کا علم اور تجربہ ہونا ضروری ہے کہ کس قسم کے مال کی مانگ ہے۔

منصوبہ بندی کرتے وقت اس بات کا دھیان رکھنا لازم ہے پانچ یا سات سال بعد خام مال کی برآمد مکمل طور پر بند کردی جائے گی اس طرح اگر منصوبہ بندی کے مطابق ملک میں صنعتیں اور کارخانے لگائے جائیں اور اپنے خام مال اور دیگر وسائل کو بروئے کار لایا جائے تو یقیناً دس سال کے اندر اندر بے روزگاری غربت اور جہالت سے نجات حاصل ہوسکتی ہے۔

وزارت صنعت کے لئے ضروری ہے کہ کارخانہ لگانے کی اجازت کی درخواست کے آخری حصہ میں فضلہ ٹھکانے لگانے کی تفصیل کا حصہ ضرور ہو جس میں کارخانے کی لاگت کے ساتھ فضلہ ٹھکانے لگانے کا خرچ بھی دیا ہو اور اگر عملہ اور دفتر کی تفصیل ہو اور مختار اور مجاز افسر کو دستخط اور مہر ثبت کرنے سے پہلے خوب غور سے تفصیل دیکھنا ضرور ہوگا بلکہ کارخانہ شروع کرنے یعنی چالو کرنے سے پہلے جو بھی آدمی یا افسر موقع کا معائنہ کرے وہ یقین کرلے کہ فضلہ ٹھکانے کا نظام تسلی بخش چالو حالت میں ہے اگر ایکسپورٹ پروموش بیورو اور پاکستان کی وزارت تجارت کے خداوندان تھوڑی زحمت گوارا کریں اور گجرات کے لوگوں کو تھوڑی سی رہنمائی اور مدد کریں تو اٹلی اور جرمنی کی طرح پاکستان بھی مٹی کے بنے ہوئے گملے اور دوسری بہت سی اشیاء برآمد کرسکتا ہے اور گجرات پاکستان کا دوسرا سیالکوٹ بن سکتا ہے اور گجرات میں پہلے سے ہی ہوائی اڈہ موجود ہے۔

ہونا تو یہ چاہیے کہ بڑے بڑے ملکوں میں پاکستانی سفارت خانہ میں ایک تجارتی سیکرٹری بھی ہو جس کا فرض ہوگا کہ وہ پاکستان کی طرف سے اس ملک میں برآمدات بڑھائے یہ صاحب ایکسپورٹ پروموش بیورو کے نمائندہ ہوں گے اور تقرر سے پہلے بیورو کو چاہیے کہ اپنے سینئر افسروں کا امتحان لے کہ کونسا آدمی ہے جس کو پاکستان اور نمائندگی کے ملک کی اقتصادیات اور منڈیوں کا زیادہ علم ہے اور ہر سال یہ دیکھا جائے گا کہ اس افسر نے برآمد کنندگان اور صنعتکاروں کی کیسی رہنمائی کی اور برآمدی تجارت میں کتنا اضافہ ہوا اور جو اچھا کام کرے گا صدر پاکستان اس کو تمغہ دیں گے۔

آج پاکستان میں 11000 سے زیادہ دینی مدارس ہیں جہاں سے فارغ التحصیل طلباء مسجدوں میں امامت اور خطیب کا کام تو کرتے ہیں لیکن معاشرے اور ملک و ملت میں کوئی سود مند حصہ نہیں لیتے مناسب ہوگا کہ ملت ملک اور معاشرہ کی بہتری اور مفاد کو سامنے رکھتے ہوئے ان کے لئے نصاب تیار کیا جائے قرآنی تعلیم ضرور حاصل کریں ساتھ ہی ساتھ حساب الجبر- جیومیٹری- تاریخ- جغرافیہ سائنس اور فزکس کی تعلیم دی جائے اور جب تعلیم مکمل کرلیں تو دوسرے طلبا کی طرح فوج میں رضاکار خدمات کے لئے ڈیڑھ سال کی تربیت حاصل کریں اس کے بعد ان کو میٹرک کا سرٹیفکیٹ جاری کیا جائے-

آج کل حالات کو ذرا غور سے دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ مسلمان ملکوں کے درمیان تجارت بہت تھوڑی ہے O.I.C کے وزرا تجارت اور وزرا خارجہ اور وزرا دفاع کو مل بیٹھ کر ایک گروپ قائم کرنا چاہیے جو وقتاً فوقتاً مل بیٹھے اور غور کرے اور ہر ممکن کوشش کرے آپس میں جہاں تک ممکن ہو تجارت بڑھائی جائے-

جیسے جیسے سائنسدانوں -انجینئروں اور ٹیکنیکی ماہرین کی تعداد بڑھے گی ملک کی اقتصادی حالت بہتر ہوگی عوام کا معیار زندگی بہتر ہوگا تو جدید ترین اسلحہ کے کارخانے قائم ہوں گے کہ ملک کی افواج کو مختلف اقسام کے جدید ترین اسلحہ سے مسلح کیا جاسکے تاکہ ملک کے تسلی بخش دفاع کا بندوبست یقینی بنایا جائے-

اور یہی تفسیر ہے قرآن کریم کی آیت 60 سورۃ انفال کی-

وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ○

اور جہاں تک ممکن ہو دشمن کے خلاف اپنی طاقت زیادہ سے زیادہ بڑھاؤ بشمول لڑائی کے گھوڑے (فی زمانہ میں ہر قسم کے جدید اور بہترین ہتھیار) اس طرح خداوند تعالیٰ کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں اور لوگوں پر جن کو تم نہیں جانتے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے تمہاری دہشت بیٹھی رہے گی اور تم جو کچھ مال خدا تعالیٰ کی راہ (فوجوں کو منظم اور مسلح کرنے) میں خرچ کرو اس کا ثواب تمہیں پورا پورا دیا جائے گا اور تمہارا ذرہ برابر نقصان نہیں کیا جائے گا-

اور یہی علامہ اقبال کے فلسفہ خودی کی روح اور شاعری کا نچوڑ ہے-

آیئے اس مسئلہ کے ایک اور اہم پہلو پر غور کریں-

مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنی زندگی میں ہر مسئلہ اور ہر کام میں اللہ تعالیٰ کے فرمان اور رسول کریم کے کردار کو سامنے رکھے خداوند کریم فرماتا ہے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ○

سورۃ بقرہ 2 آیت -172 اے ایمان والو جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تم کو عطا فرمائی ہیں ان کو کھاؤ اور خداوند تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ تم اس کی عبادت کرتے ہو اور۔

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ○

سورۃ الاعراف 7 آیت -33 پوچھو جو زینت (وآرائش) اور کھانے (پینے) کی پاکیزہ چیزیں خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کی ہیں ان کو حرام کس نے قرار دیا ہے۔ کہہ دو کہ یہ چیزیں دنیا کی زندگی میں ایمان والوں کے لئے ہیں خداوند تعالیٰ کو ایسی طرز رہائش قبول نہیں جو اس کی عطا کردہ نعمتوں کو ٹھکرائے اور ان سے کنارہ کشی کی جائے۔

وَجَعَلْنَا فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً وَرَهْبَانِیَّةَ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَیْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَایَتِهَا فَاٰتَیْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ وَكَثِیْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ○

سورۃ الحدید 57 آیت -27 اور جن لوگوں نے ان (حضرت عیسیٰ) کی پیروی کی ان کے دلوں میں شفقت اور مہربانی ڈال دی اور رہبانیت (یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے کنارہ کشی) تو خود انہوں نے (اپنی طرف سے) ایک نئی بات نکال لی تھی ہم نے ان کو اس کا حکم نہیں دیا تھا مگر انہوں نے (اپنے خیال میں) خداوند کریم کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ایسا کیا پھر جیسے اس کو نبھانا چاہیے تھا وہ بھی نہ کر سکے پس ان میں سے جو لوگ ایمان لائے ان کو ہم نے اس پر انعام دیا اور ان میں بہت لوگ تو گنہگار ہیں۔

یعنی معاشرہ میں رہ کر اپنی ذمہ داریاں اور فرائض ادا کرنا نعمتوں سے مراد یا مدعا صرف یہ نہیں کہ شادی بیاہ رچایا یا تین چار وقت پیٹ بھر کر کھا لیا۔ معاشرہ میں سینکڑوں قسم کے کاروبار ہیں صنعتیں ہیں مختلف پیشے ہیں جن کا معاشرہ اور ملت اسلامیہ کے مفاد سے گہرا تعلق ہے اور سب سے اعلیٰ خدمت اور اعزاز فوجی خدمت ہے۔ رسول کریمؐ مدینہ منورہ میں ہجرت کے دس سال رہے اور اس

عرصہ میں 55 لڑائیاں کے لئے فوجوں کو منظم کیا اور صحابہ کرام کی سرکردگی میں روانہ کیا اور فتح کے لئے دعا دی۔

ہمارا فرض ہے کہ رسول کریم کے کردار کی پیروی کریں نماز روزہ کے ساتھ ساتھ فوجی خدمت کا اعزاز بھی حاصل کریں بلکہ فوجی خدمت تو کلمہ شہادت کے بعد پہلے نمبر پر لازم ہوجاتی ہے خیبر کی لڑائی میں ایک یہودی کے ملازم نے اس کی بھیڑ بکریوں کو چھوڑ کر حضور اکرمؐ کے دست مبارک پر کلمہ شہادت پڑھا اور بیعت کی اور لڑائی میں شامل ہو کر شہادت کی عظیم سعادت حاصل کی ادھر رسولؐ خدا صحابہ کرامؓ کو اس عظیم شہید کی جنت کی زندگی کا نقشہ بیان کر رہے ہیں سبحان اللہ۔

موجودہ دینی درسگاہیں تو صحت مند بچوں کو بہرہ۔ اندھا مفلوج اور اپاہج بنا رہی ہیں ایسی تعلیم کو مذہبی تعلیم سمجھنا عین حماقت ہے اگر کوئی تعلیم مذہبی کہلانے کے قابل ہو تو پہلے وہ لوگوں کو رسول کریمؐ کے نقش قدم پر فوجی خدمت کے اہل بنائے دوسرے نمبر پر معاشرہ مختلف پیشوں اور کاروبار کی تعلیم اور ملت اسلامیہ کی ترقی میں کار آمد اور بھرپور کردار کے قابل بنائے فی الحال مذہبی یا دینی درسگاہوں سے تعلیم یافتہ طلبا کا معاشرہ میں کیا کردار ہے آیئے ذرا غور کریں وہ مسجدوں میں امامت کرتے ہیں یا پھر اپنے وعظ اور خطاب کے ذریعے عوام میں تعصب اور نفرت کی آگ بھڑکاتے ہیں کسی کارخانے میں کسی کاروبار میں کسی صنعت میں کام کے قابل نہیں نہ صرف وہ عضو معطل ہیں بلکہ غریب عوام کے کندھوں پر مزید بوجھ ہیں۔

لہٰذا ان درسگاہوں کا نصاب بڑے غور خوض کرنے کے بعد نئے سرے سے تشکیل کرنا لازم ہے اول قران کریم کی تعلیم اور ساتھ ہی ساتھ حساب سائنس فزکس اور دوسرے سائنسی علوم جو فوجی خدمات کے لئے کار آمد اور ضروری ہیں اور پھر معاشرے اور ملت میں ضروری پیشوں۔ کارخانوں اور صنعتوں کی ضرورت کے مطابق دیگر علوم کی تعلیم۔

جو مسلمان تہجد کی نماز ادا کر رہے ہیں اور انہوں نے فوجی خدمات ادا نہیں کی وہ گویا اسلام اور رسول کریمؐ کے کردار کا بھونڈا مذاق اڑا رہے ہیں آپ رسول کریم کی سیرت کا مطالعہ کریں اور واضح ہوجائے گا کہ سب عبادات پر جہاد کی فضیلت اور اولیت حاصل ہے تو تہجد اس کو پڑھنا مناسب ہوگا جو فوجی خدمات ادا کرچکا ہو۔ فوجی خدمت سے بھاگنا اور جی چرانا اور تہجد ادا کرنا پرلے درجے کی عیاری ہے اور اسلام دشمنی ہے اور دھوکہ بازی ہے جس سے خداوند تعالیٰ کو سخت نفرت ہے۔

ملت اسلامیہ اور معاشرے کی طرف سے کچھ دوسری قسم کی ذمہ داریاں شہریوں پر عائد ہوتی ہیں مثلاً جہاں اور جس علاقے میں رہیں وہاں کے مسائل کو گاؤں اور محلے کے دوسرے لوگوں کے

ساتھ مل کر حل کرنا جیسے علاقے کی صفائی پینے کے لئے صاف پانی اور بجلی کا حصول۔ بچوں کی تعلیم کے لئے مناسب بندوبست علاقے کی پیداوار کی مناسبت سے صنعت کا قیام مثلاً اگر پھل پیدا ہوتے ہیں تو پھلوں سے جام۔مربے۔اچار بنانے کی صنعت کا قیام اور علاقے کے لوگوں کے لئے روزگار مہیا کرنا۔ اگر مکئی اور کپاس پیدا ہوتی ہے تو تیل نکالنے کے کارخانے۔ کپاس بیلنے کے کارخانے اور کپڑا بنانے کے کارخانے اگر گنے کی کاشت ہوتی ہے تو چینی اور شکر بنانے کے کارخانے کہ لوگوں کو روزگار مہیا ہو اور شہروں کی طرف آبادی کے انتقال کا رجحان ختم ہو۔

دیانتدار اور با اعتبار آدمیوں کو شہری صوبائی حکومتوں کے لئے انتخاب بڑا ضروری ہے یہ نظریہ کہ اسلام آباد پہنچ کر حکومت پر قبضہ کر کے سب کام ٹھیک کرلیں گے بڑا غلط نظریہ ہے اصل مقصد عوام کی خدمت اور ان کے روزمرہ کے مسائل کا حل ان کو روزگار مہیا کرنا اور ملک کی سلامتی کی خاطر ملک میں ضروری صنعتیں لگانا اور دفاع کا مناسب بندوبست کرنا ہر شہری اور ہر مسلمان کا برابر فرض ہے اور یہ سب فرائض کی ادائیگی عبادت کا اولین جزو ہیں اور ان مسائل کے حل کی خاطر علم حاصل کرنا بھی عین عبادت ہے۔

دنیا کے نقشے پر نظر ڈالیں غیر مسلم ممالک کی حالت ہر سال بہتر سے بہتر ہوتی جا رہی ہے اب ذرا مسلم ملکوں کی طرف دھیان کریں ہر قسم کے قدرتی مسائل کی فراوانی کے باوجود سارے سارے ملک پسماندہ دوسرے ملکوں کے محتاج اور ذلیل ہو رہے ہیں وجہ سمجھنے کی کوشش کریں تو معلوم ہوگا کہ مسلم عوام اگرچہ دوسرے لوگوں کی طرح محنت کش ہیں لیکن ایک طرف کرتا دھرتا عناصر جان بوجھ کر عوام کو تعلیم حاصل کرنے سے روک رکھا ہے تو دوسری طرف مسلمانوں کے نام نہاد علماء نے قرآن کریم کی غلط تاویلیں اور علم کو دین اور دنیوی تقسیم کر کے عوام کو جاہل بنا رکھا ہے ان علما حضرات پر ملت اسلامیہ کی پسماندگی غربت اور ذلالت کے جرم میں مسلم امت کی عدالت کے کٹہرے میں مقدمہ چلانا چاہیے ساتھ ہی ساتھ یہ ضروری ہے کہ عوام کو موجودہ حالات سے برد آزما ہونے کے قرآن کریم کی صحیح تعلیم دی جائے۔

☆☆

قتل و غارت دہشت گردی دنگا فساد کے باب میں

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَئًا ج وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَئًا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ط فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ط وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ج فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ز تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا o وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا o

پارہ 5 سورۃ النسا4 آیت 92 :ایک مومن کو دوسرے مومن کا مارنا ہر حالت میں منع ہے ماسوا غلطی سے اور جو بھول/غلطی سے مومن کو مار ڈالے تو ایک مسلمان غلام آزاد کرے اور مقتول کے وارثوں کو خون بہا دے ہاں اگر وہ معاف کر دیں تو ان کو اختیار ہے اگر مقتول تمہارے دشمنوں کی جماعت میں سے ہو اور خود مومن ہو تو صرف ایک مسلمان غلام آزاد کرنا چاہیے۔ اور اگر مقتول ایسے لوگوں میں سے ہو جن میں اور تم میں صلح کا عہد ہو تو وارثان مقتول کو خون بہا دیں اور ایک مسلمان غلام آزاد کرنا چاہیے اور جس کی بسر نہ ہو وہ متواتر دو مہینے کے روزے رکھے یہ کفارہ خدا کی طرف

سے قبول توبہ کے لئے ہے - اور خدا سب کچھ جانتا اور بڑی حکمت والا ہے- اور جو شخص قصداً مسلمان کو مار ڈالے تو اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ جلتا رہے گا- اور خدا اس پر غضبناک ہوگا اور اس پر لعنت کرے گا اور ایسے شخص کے لئے اس نے بڑا سخت عذاب تیار کر رکھا ہے-

كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًاۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَ لَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ○

پارہ 6 سورۃ مائدہ 5 آیت 32: ہم نے بنی اسرائیل پر یہ حکم نازل کیا کہ جو شخص کسی کو ناحق قتل کرے گا یعنی بغیر اس کے کہ جان کا بدلہ لیا جائے یا ملک میں فساد پھیلانے کی سزا دی جائے اس نے گویا تمام لوگوں کو قتل کیا اور جو کسی کی زندگی بچانے کا موجب ہوا تو گویا تمام لوگوں کی زندگی بچانے کا موجب ہوا اور ان لوگوں کے پاس ہمارے پیغمبر روشن دلیلیں لا چکے ہیں- پھر اس کے بعد ان میں سے بہت سے لوگ زیادتیاں کرتے پھرتے ہیں-

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ○

پارہ 15 سورۃ بنی اسرائیل 17 آیت 33: جس جاندار کا مارنا خدا نے حرام قرار دیا ہے اس کو ہرگز ہرگز مت قتل کرنا سوائے شرعی احکام کے مطابق اور جو شخص ظلم سے قتل کیا جائے ہم نے اس کے وارث کو اختیار دیا کہ بدلہ لے تو اس کو چاہیے کہ قتل قصاص میں زیادتی نہ کرے کہ قانون اس کی حمایت کا پابند ہے-

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۪ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○

سورۃ بقرہ 2 آیت -27 جو لوگ خداوند تعالیٰ کے ساتھ وعدہ پکا کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور جن اعمال کو جوڑنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اس کو قطع کرتے ہیں اور زمین پر فساد پھیلاتے ہیں یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں-

وَ الْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 217- فتنہ فساد قتل و غارت کے مقابلہ پر بہت بڑا ہے قتل و غارت تو ایک

یا دو سے بڑھ کر جان لیتا ہے لیکن فتنہ فساد ہڑتالیں جلوس بدامنی تو معاشرے میں سرطان کی بیماری ہے بڑا افسوس کا مقام ہے کہ خود علما کرام اس فتنہ وفساد کی راہنمائی کر رہے ہیں اور ملت اسلامیہ کے وجود میں بدامنی دہشت گردی اور غنڈہ گردی جیسے سرطان کے جراثیم داخل کر رہے ہیں۔

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ٥

سورۃ نساء4 آیت-85 جو شخص برے (گناہ) کام کی سفارش کرے گا اس کو عذاب میں برابر حصہ ملے گا اور خداوند تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

خداوند تعالیٰ نے فتنہ فساد کی وسعت اور سزا کا خود اعلان کر دیا ہے۔ فتنہ فساد کرنے والا اور فتنہ فساد کروانے والے برابر برابر سزا کے حق دار ہے۔

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ۫ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ٥

سورۃ مائدہ5 آیت-32 اس وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ جو شخص کسی کو (ناحق) قتل کرے گا یعنی بغیر اس کے کہ جان کا بدلہ لیا جائے یا ملک میں خرابی پھیلانے کی سزا دے جائے اس نے گویا تمام لوگوں کو قتل کیا اور جو اس کی زندگی بچانے کا موجب ہوا تو گویا تمام لوگوں کی زندگی (بچانے) کا موجب ہوا اور ان لوگوں کے پاس ہمارے پیغمبر واضح دلیلیں لا چکے ہیں پھر اس کے بعد اس میں سے بہت لوگ ملک میں (ظلم) زیادتی کر رہے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؕ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ٥

سورۃ انعام6 آیت-159 اور جن لوگوں نے اپنے دین میں پھوٹ ڈالی اور کئی فرقے نکالے ان سے تم کو کوئی سروکار نہیں ان کا معاملہ خداوند تعالیٰ کے حوالے چھوڑ دو پھر جو جو کچھ وہ کر رہے تھے وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو سب بتا دے گا۔ (توبہ توبہ استغفر اللہ خدا تعالیٰ رسول کریمؐ کو حکم دے رہا ہے کہ جن لوگوں نے مسلمانوں میں تفرقہ ڈالا ہے تم اپنے آپ کو ان سے لاتعلق سمجھو یعنی وہ لوگ ملت اسلامیہ کے دائرے سے باہر ہیں اور اللہ تعالیٰ خود ان کے معاملے کا فیصلہ کریگا)

أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ o وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ o

سورۃ الشعرا 26 آیت 181-183 اور ٹھیک ٹھیک ناپ تولا کرو۔ اور کسی کا نقصان نہ کرو۔ ترازو سیدھا رکھا کرو تو لو۔ دوسروں کا حق نہ مارو۔ اور روئے زمین پر فساد مت پھیلاؤ۔

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ o وَلَا تُطِيعُوا أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ o الَّذِينَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ o

سورۃ الشعرا 26 آیت 151-152 خداوند تعالیٰ سے ڈرو اور میرا کہنا مانو اور خداوند تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کرنے والوں کے کہنے پر عمل نہ کرو جو روئے زمین پر فساد پھیلاتے ہیں اور اپنے کردار کی صلاح نہیں کرتے۔

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبِّي عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ o

سورۃ الشوریٰ 42 آیت 10 اور جس معاملے کے بارے میں تم میں اختلاف ہو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دو (آپس میں لڑائی جھگڑا یا قتل و غارت نہ کرنا) یہی خدا تعالیٰ میرا پروردگار ہے اور میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں (میں اپنے سارے معاملات اس پر چھوڑتا ہوں)۔

ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ o وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا ۚ إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ o

سورۃ اعراف 7 آیت 55-56 اور اپنے پروردگار سے عاجزی سے خلوت میں دعائیں مانگو کہ اللہ تعالیٰ اپنے احکام کی خلاف ورزی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور ملک میں امن و سلامتی قائم ہونے پر دنگا فساد مت پھیلاؤ اور ڈرتے ڈرتے امید رکھو کر اس کی جناب میں پکارو بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت نیکی کرنے والوں کے قریب ہی ہے۔

قُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ o مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ o

سورۃ جاثیہ 45 آیت 14-15 (اے رسول کریمؐ) آپ مومنوں بتادیں کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی امید نہیں رکھتے ان کو (کافروں) نظر انداز کردیں (اللہ تعالیٰ) لوگوں کو اعمال کے مطابق بدلہ دے گا جو کوئی نیک عمل کرے وہ اس کے اپنے لئے ہے اور جو برے کام کرے گا اس کا

نقصان اسی کو ہوگا پھر تم کو اپنے پروردگار کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔

دنیا کے نقشے پر نظر ڈالیں آپ دیکھیں گے کہ دنیا روز بروز ترقی کر رہی ہے غیر مسلم ممالک نے اپنے وسائل کے مدنظر تعلیم سائنس اور ٹیکنالوجی کو ترقی دی ہے اور اپنے وسائل کو کام میں لانے کے لئے صنعتیں قائم کی ہیں عوام کو اچھی ملازمتیں اور روزگار مہیا کیا ہے جس کی وجہ سے ان کا رہنے سہنے کا معیار بلند ہوگیا ہے اور زندگی کی ضروری سہولتیں ان کو میسر ہیں۔

اب ذرا اسلامی ممالک پر نظر ڈالیں اللہ تعالیٰ نے اپنی جانب سے ان کو بے انتہا اور بے شمار قدرتی وسائل سے نوازا ہے لیکن انتہائی پسماندہ ہیں محتاج ہیں زبوں حال ہے ذلیل ہیں روزمرہ کی ضروریات پوری کرنے کے لئے دوسروں ملکوں کے محتاج ہیں ذرا غور کریں کہ وجہ کیا ہے حکمران طبقہ غیر ذمہ دار ہے غیر نمائندہ ہے اور غاصب ہے ان کا مفاد اسی میں ہے کہ عوام محتاج رہیں غریب رہیں اَن پڑھ رہیں تاکہ حکمران طبقہ کی گرفت مضبوط رہے اور عوام حکمرانوں کی طرف رحم وکرم کے لئے تکتے رہیں اور ساتھ ہی ساتھ حکمرانوں کی سرپرستی میں نیم ملا حضرات نے اپنے مفاد اور اپنی دکان چمکانے کے لئے عوام کو انٹ شنٹ مذہبی تعلیم دے رہے ہیں اور تفرقہ بازی گروہ بندی پھوٹ نفرت تعصب اور دنگا فساد کا زہر معاشرہ کی رگوں میں گھول دیا ہے اپنے پیروکاروں۔ جانبازوں اور قاتلوں کو جدید ترین آتشیں اسلحہ سے لیس کر دیا ہے آئے دن مذہب کے نام پر قتل و غارت۔ دنگا فساد۔ دہشت گردی۔ ہڑتالیں اور جلسے جلوس نکلتے رہتے ہیں اقلیتی فرقوں کی جان و مال کو ہر وقت خطرہ لگا رہتا ہے۔

نتیجتاً اس وقت ملت اسلامیہ کے اکثر ممالک میں جہالت ہے بے روزگاری ہے بدامنی ہے اور صنعتوں کا فقدان ہے ان حالات میں کوئی بھی سرمایہ دار وصنعت کار مقامی ہو یا بین الاقوامی صنعت کاری اور سرمایہ کاری کرنے کو تیار نہیں۔ صنعتیں لگانے کے لئے امن وسلامتی اشد ضروری ہے اور عوام کا تعلیم یافتہ ہونا ضروری ہے کہ صنعت اور کاروبار چلانے میں حالات سازگار ہوں۔ عوام کو روزگار ملے اور ان کی غربت اور پریشانی کو دور کیا جائے۔

حکومت کے امن اور سلامتی کے ذمہ دار ادارے کوشش کر رہے ہیں لیکن موذی سرطان کی شدت میں افاقہ دکھائی نہیں دیتا۔ وجہ ظاہر ہے کہ افسر شاہی ایک ہی سوچ کی حامل ہے پولیس مزید پولیس زیادہ پولیس۔ ان کا بھیجا مزید غوروخوض اور سوچ بچار کرنے سے محروم اور عاری ہے ایک طرف حکمران طبقہ کی عوام دشمن کارستانیاں اور نیم ملا حضرات کا اپنے مفاد اور دکان چمکانے کی خاطر نفرت۔ تعصب۔ پھوٹ۔ فساد۔ دہشت گردی پر اکسانے کیلئے سادہ لوح عوام کو روزمرہ کے واعظ

اور ساتھ ہی ساتھ عوام کی جہالت۔ سادہ لوحی اور بے روزگاری اور غربت کہ نقد رقم کی خاطر اور مذہب کے نام پر قتل و غارت پر مجبوری اور افسر شاہی کا پولیس اور صرف پولیس پر انحصار کامیابی ہو تو کیسے ہو۔

مسلمانوں کے لئے شرم سے ڈوب مرنے کا موقع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بار بار قرآن مجید میں ان کو محبت۔ شفقت۔ رحمدلی۔ اخوت۔ یگانگت اور اتحاد کا حکم دیا ہے اور وہ خود مسلمان ہو کر مسلمانوں میں قتل و غارت دہشت گردی اور دنگا فساد کر رہے ہیں۔

اور تفرقہ بازی۔ گروہ بندی۔ نفرت اور تعصب کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ پاکستان دو ٹکڑے ہو گیا کچھ عرصہ پہلے فلسطینی اپنا ملک یہودیوں کے ہاتھ کھو بیٹھے۔ فلسطینیوں میں گروہ بندی۔ تفرقہ بازی اور تعصب تھا جب کہ ان کے درمیان رہتے ہوئے یہودی اپنے آپ کو منظم اور مسلح کر رہے تھے اور وقت آنے پر چند ہی روز میں ملک پر قابض ہو گئے کچھ اور پیچھے جائیں تو پتہ چلے گا کہ مسلمانوں نے ساڑھے سات سو سال حکومت کرنے کے بعد سپین بھی تفرقہ بازی اور گروہ بندی کی نذر کر دیا۔

ہم سب کو مل بیٹھ کر غور خوض کرنا چاہیے اسلام امن اور سلامتی کا دوسرا نام ہے مسلمانوں نے خود اپنے ہاتھوں اسلام کے ماتھے پر کلنک کا ٹکہ لگا دیا ہے باعث شرم ہے کہ اسلام کے نام پر قتل و غارت دنگا فساد اور دہشت گردی کی جائے ہم سب کا مذہبی اور قومی فریضہ ہے کہ امن و سلامتی جلدی سے جلدی بحال کی جائے چاہے سیاسی راہنما ہو مذہبی جماعت کا راہنما۔ علما حضرات ہوں۔ اہل قلم۔ٹی وی ڈرامے لکھنے والوں ہوں یا مختلف کردار کرنے والے آرٹسٹ ہوں۔

حکومت کو چاہیے کہ مشہور اہل قلم حضرات۔ ٹی وی کے لئے ڈرامہ لکھنے والوں۔سیاسی راہنما مذہبی جماعتوں کے راہنما۔ علما حضرات بین الاقوامی اسلامک یونیورسٹی سے پروفیسر صاحبان اقلیتی فرقوں کے نمائندگان اور امن اور سلامتی کے ذمہ دار سربراہ۔ ٹی وی اور ریڈیو کے اعلیٰ حکام کا اسلام آباد میں تین یا چار دن کے لئے جلسہ بلائے وہ سب مل کر بیٹھ کر سوچ بچار کریں۔

اہل قلم حضرات اخبارات کے لئے مضامین لکھیں گے جو سارے ملک کے مشہور اخباروں میں ہفتہ وار چھاپے جائیں جن میں دنگا و فساد کو مسترد کیا گیا ہو اور امن و سلامتی کی اپیل ہو۔

علما حضرات ریڈیو اور ٹی وی پر عوام کے سامنے آ کر امن و سلامتی کے بارے میں خداوند تعالیٰ کے احکام سے روشناس کرائیں یہ پروگرام پرائم ٹائم یعنی خبروں کے ساتھ ہی نشر کیا جائے۔

علما حضرات کا فرض ہے کہ وہ ہفتہ میں کم از کم ایک بار جمعہ کو یا جب بھی وہ مناسب سمجھیں

مسجدوں میں امن وسلامتی کے بارے میں وعظ نصیحت کریں اگر ایک سے زیادہ دن کریں تو زیادہ مناسب ہوگا۔

ٹی وی اور ریڈیو کے لئے ڈرامے اور پروگرام لکھنے والے حضرات کا بھی فرض ہے کہ وہ گروہ بندی نفرت۔ اور تعصب کے خلاف لکھیں تا کہ عوام کو صحیح راہنمائی حاصل ہو سکے۔

سیاسی اور مذہبی جماعتوں کو یقین دہانی کرانا ہوگی اور ذمہ داری لینا ہوگی کہ انکے ممبر اور پیروکار آتشیں اسلحہ استعمال نہیں کرینگے اگر وہ آتشیں اسلحہ کیساتھ پکڑے گئے تو اس ممبر یا پیروکار کے ساتھ مقامی راہنما بھی گرفتار کیا جائیگا اور سزا میں برابر کا حصہ دار سمجھا جائیگا یعنی 3 سال قید بامشقت۔

چار یا چھ مہینے کے عرصے بعد پھر ایک جلسہ اسلام آباد میں بلایا جائے اور حالات اور امن کا دوبارہ جائزہ لیا جائے کہ کتنا فائدہ ہوا اور کہاں کہاں کارکردگی میں تبدیلی کی ضرورت ہے امید ہے کہ اس طریقہ کار پر عمل کرنے دہشت گردی اور قتل و غارت ہمیشہ کیلئے ختم کیا جاسکتا ہے اسلام سلامتی اور امن کا دوسرا نام ہے اور اسلام امن اور سلامتی کا ضامن ہے بڑے دکھ اور رنج کا مقام ہے کہ کچھ گمراہ لوگ اسلام کے نام پر جرائم پیشہ عناصر کی مدد اور پشت پناہی کر رہے ہیں اور دنگا فساد قتل وغارت ۔ دہشت گردی ۔ ہڑتالوں اور جلسے جلوسوں پر اکسا رہے ہیں امت مسلمہ کیلئے یہ بڑا خطرناک موڑ ہے سب پاکستانیوں کو مل جل کر سارے ذرائع ابلاغ کو بروئے کار لاتے ہوئے ایسے اسلام اور پاکستان دشمن عناصر کے خلاف اجتماعی اور متحدہ مہم چلانا چاہیے صرف پولیس پر انحصار کرنا حماقت اور بے وقوفی ہوگی۔

پولیس کا کام مجرموں کے خلاف کاروائی کرنا ہے لیکن دو اور محاذ بھی ہے یعنی کچھ لوگ نفرت تعصب اور دہشت گردی کا زہر پھیلا رہے ہیں اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جن میں یہ زہر سرایت کر چکا ہے ایک طرف پولیس مجرموں کیخلاف کاروائی جاری رکھے اور دوسری طرف ہر ممکن کوشش کی جائے کہ اس نفرت اور تعصب کے زہر کا تریاق کیا جائے۔ ریڈیو۔ ٹی وی علما حضرات اور اہل قلم و دانشمند حضرات سب کو میدان میں آکر کوشش کرنا لازم ہے اور زہر اگلنے والے عناصر کا قلع قمع ضروری ہے جہاں جہاں ممکن ہو ریلوے سٹیشنوں اور دوسری جگہوں پر اشتہاری بورڈ لگائے جائے۔ دنگا فساد جلسے جلوسوں اور ہڑتال کا جب بھی موقع نظر آئے ریڈیو۔ ٹی وی پر ہر گھنٹے دو گھنٹے اور خبریں نشر کرنے کیساتھ ساتھ دہشت گردی۔ فساد۔ ہڑتالوں اور جلسے جلوسوں کیخلاف پروگرام نشر کرنے لازم ہے۔

☆☆

مذہب میں زبردستی منع ہے

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۖ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ o اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۗ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۗ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ o

پارہ 3 سورۃ 2 بقرہ آیت 256 : مذہب کے معاملے میں کسی قسم کی زبردستی نہیں حقیقت میں صاف طور پر ظاہر اور گمراہی (کو) ہے جدا ہو چکی ہے تو جو شخص بتوں کو ماننے سے انکار کرے اور خدا پر ایمان لائے اس نے ایسی مضبوط رسی (دین اسلام) ہاتھ میں پکڑ لی ہے جو کبھی ٹوٹنے والی نہیں۔ خدا سب کچھ سنتا اور سمجھتا ہے جو لوگ ایمان لائے اللہ تعالیٰ ان کا دوست ہے کہ ان کو اندھیرے (کفر) سے نکال کر روشنی (دین اسلام) میں لے جاتا ہے اور جو کافر ہیں ان کو دوست شیطان ہیں کہ ان کو روشنی (دین اسلام) سے نکال کر اندھیرے (کفر) میں لے جاتے ہیں یہی لوگ اہل دوزخ ہیں کہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ۗ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۗ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۗ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ۗ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝

پارہ 25 سورۃ شوریٰ 42 آیت 15 :(اے نبی کریمؐ) آپ فرما دیں کہ جو کتاب (قران کریم) خدا نے نازل فرمائی ہے میں اس پر ایمان رکھتا ہوں۔ اور مجھے حکم ہوا ہے کہ تم میں انصاف کروں۔ خدا ہی ہمارا اور تمہارا پروردگار ہے۔ ہم کو ہمارے اعمال کا بدلہ ملے گا۔ اور تم کو تمہارے اعمال کا ہم میں اور تم میں کچھ بحث وتکرار نہیں ہم سب کو اکٹھا کریگا اور اسی کیطرف لوٹ کر جانا ہے۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝

پارہ 30 سورۃ کافرون 109 آیت 1 : اے پیغمبر کہہ دو کے اے کافرو جن بتوں کو تم پوجتے ہو ان کو میں نہیں پوجتا اور جس خدا کی میں عبادت کرتا ہوں اس کی تم عبادت نہیں کرتے جن کی تم پرستش کرتے ہو ان کی میں پرستش نہیں کروں گا نہ تم اس کی بندگی کرنے والے ہو جس کی میں بندگی کرتا ہوں تم اپنے دین پر قائم ہو اور میں اپنے دین پر اور تمہارے اور ہمارے درمیان جھگڑا فساد کی گنجائش اور ضرورت نہیں۔

☆☆

اسلام میں رواداری کا تصور اور مثالیں

10 ہجری میں نجران کے عیسائیوں کا وفد رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا جب ان کی عبادت کا وقت آیا تو حضور اکرمؐ نے ان سے فرمایا کہ تم مسجد نبوی میں ہی اپنے طور طریقے سے خداوند کریم کی عبادت کر سکتے ہو وہ لوگ مدینہ منورہ میں تین دن رہے اور اپنے روایتی طریقے سے عبادت کرتے رہے رسول کریمؐ سے بحث مباحثہ بھی ہوا لیکن وہ ایمان نہ لائے اور جزیہ دینے پر رضامند ہو گئے (سیرت النبوی ابن اسحاق)

حضرت عمرؓ 16 ہجری میں عیسائیوں کے ساتھ صلح نامے پر دستخط کرنے یروشلم گئے آپ عیسائیوں کے عبادت گھر چرچ میں تھے کہ نماز کا وقت آ گیا پادری صاحب نے کہا کہ آپ یہاں نماز پڑھ سکتے ہیں کہ یہ چرچ بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے مخصوص ہے لیکن حضرت عمرؓ نے معذرت کی اور دوسری جگہ نماز پڑھی کی کہ کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ بعد میں عامتہ المسلمین یہاں ہی نماز پڑھنا شروع کر دیں اور عیسائیوں کو ان کے چرچ سے باہر نکال دیں (حیات عمر از مولانا شبلی)

عام آدمی کے خیال میں رواداری کا یہ مطلب ہے کہ ایک آدمی دوسرے سے اچھا سلوک کرے تو دوسرے کو بھی اچھی طرح جواب دینا چاہئے لیکن اسلامی رواداری کی مثال ہمیں رسول کریمؐ اور حضرت عمرؓ نے سکھائی ہے کہ ہمارے یہودی اور عیسائی بھائیوں کو اجازت ہے کہ وہ مسلمانوں کی

مسجدوں میں اپنے طور طریقے کے مطابق خداوند تعالیٰ کی عبادت کریں لیکن خود مسلمانوں کو جائز نہیں کہ وہ یہودی اور عیسائیوں کی عبادت گاہ میں نماز پڑھیں مسلمانوں کے لئے لازم ہے کہ وہ رواداری رسول کریمؐ اور ان کے اصحابہ کرامؓ سے سیکھیں اور تابعداری کریں۔

اقلیتوں کا جان و مال مسلمانوں کے پاس خداوند کریم کی جانب سے امانت ہے مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ ہر قیمت پر جان و مال، عزت و آبرو کی حفاظت کریں اور حکومت کے لئے لازم ہے کہ ایسے ادارے تشکیل کرے جو اس ذمہ داری کو بخوبی سنبھالے مسلمانوں کو چاہئے وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں اقلیتی فرقہ کی جانوں اور مال کو نقصان پہنچانے کی اجازت نہیں کہ یہ خداوند کریم کی جانب سے حفاظت کرنا فرض عائد ہے۔

اور آئے دن جو عیسائیوں کے گھروں کو جلایا جارہا ہے ان کے چرچوں کو نقصان پہنچایا جارہا ہے یہ کبیرہ گناہ اور خداوند کریم کے احکام کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔

خداوند کریم کا حکم ہے۔

كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًاۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ۫ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ○

پارہ 6 سورۃ مائدہ 6 آیت 32- ہم نے بنی اسرائیل پر یہ حکم نازل کیا کہ جو شخص کسی کو ناحق قتل کرے گا یعنی بغیر اس کے کہ جان کا بدلہ لیا جائے یا ملک میں فساد پھیلانے کی سزا دی جائے اس نے گویا تمام لوگوں کو قتل کیا اور جو کسی کی زندگی بچانے کا موجب ہوا تو گویا تمام لوگوں کی زندگی بچانے کا موجب ہوا اور ان لوگوں کے پاس ہمارے پیغمبر روشن دلیلیں لا چکے ہیں۔ پھر اس کے بعد ان میں سے بہت سے لوگ زیادتیاں کرتے پھرتے ہیں۔

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ○

پارہ 15 سورۃ بنی اسرائیل 17 آیت 33 جس جاندار کا مارنا خدا نے حرام قرار دیا ہے اس کو ہرگز ہرگز مت قتل کرنا سوائے شرعی احکام کے مطابق اور جو شخص ظلم سے قتل کیا جائے ہم نے اس کے وارث کو اختیار دیا ہے کہ بدلہ لے تو اس کو چاہئے کہ قتل کے قصاص میں زیادتی نہ کرے کہ

قانون اس کا طرفدار بنے حکومت اور قانون پر مظلوم کی طرفداری اور حمایت کرنا لازماً فرض ہے۔

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ۝

سورۃ نسا 4 آیت 85 اور جو کوئی بُرے کام کا مشورہ دیتا ہے اور مدد کرتا ہے تو اس کی سزا کا حصہ دار بن جاتا ہے اور خداوند کریم کو ہر چیز پر مکمل قدرت اور اختیار ہے۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۝

سورۃ نسا 4 آیت 80 جس نے رسول کریمؐ (کے فرمان کردار اور سنت) کی پیروی کی گویا اس نے خدا تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کی (لیکن اگر کچھ لوگ نیک عمل کرنے کی بجائے برے کام کریں تو آپ پریشان نہ ہوں) ہم نے آپ کو اُن کا ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ ۝

سورۃ نسا 4 آیت 59 اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ رسول کریمؐ اور حکومت کے احکام وقوانین کی تعمیل کرو۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

سورۃ آل عمران 3 آیت 132 اللہ تعالیٰ اور رسول کریمؐ کے احکام وفرمان کی تعمیل کرو کہ تم پر (اللہ تعالیٰ اپنی داد سے) فضل وکرم نچھاور کرے۔

اِن احکامات کی روشنی میں مسلمانوں کے پاس کوئی دلیل یا بہانہ نہیں کہ کسی اقلیتی فرقہ کے افراد کو ذہنی، مالی یا جانی تکلیف دے یا نقصان پہنچائے۔

لہٰذا حکومت کے ساتھ ساتھ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اقلیتی فرقوں کی جان و مال کی ہر قیمت پر حفاظت کریں خداوند تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق جرائم پیشہ افراد کو کڑی سزا دیں اور اگر مناسب ہو تو پاکستان پینل کوڈ میں اصلاح کریں اس معاملہ میں اسلامی نظریاتی کونسل پر لازم ہے کہ وہ اپنا فرض ادا کرے۔

اور اگر کسی شخص کے ساتھ ظلم ہوا ہے یا کسی طرح کی تکلیف یا اذیت پہنچی ہے تو اس کو چاہئے کہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی بجائے انصاف اور قانون نافذ کرنے والے اداروں یا عدالتوں

میں اپنا معاملہ پیش کرے۔

قارئین کے لئے یہ بات جاننا یقیناً دلچسپی کا باعث ہوگا کہ حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں عیسائیوں اور یہودیوں نے مسلمان فوجیوں کے ساتھ مل کر شانہ بشانہ لڑائی میں حصہ لیا۔ حضرت عمرؓ نے ان سے جزیہ لینا ختم کر دیا بلکہ ان کے لئے وظیفے مقرر کئے اور چھاؤنیوں میں ان کے مناسب حصے مختص کئے (حیات عمر از مولانا شبلی)

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۠ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

سورۃ انعام 6 آیت 108 ان بتوں کو تم برا نہ کہو جن کو کافر اللہ تعالیٰ کی بجائے پوجتے ہیں ایسا نہ ہو کہ وہ غصہ میں آکر جہالت کی بنا پر اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کریں اس طرح ہم نے ہر امت کو اس کے اعمال پسندیدہ کر دیئے ہیں آخر کار وہ سب خداوند تعالیٰ کے حضور پیش ہوں گے اور پھر ہم ان کو جو (برے) اعمال کرتے تھے ان کی حقیقت بتائیں گے اللہ تعالیٰ نے طرح طرح سے جھگڑا فساد کرنے سے منع کیا ہے۔

وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝

سورۃ اعراف 7 آیت 87 اور اگر تم میں ایک گروہ ایسا ہے جو اُس پیغام رشد و ہدایت پر ایمان رکھتا ہے جس کو دے کر میں بھیجا گیا ہوں اور ایک گروہ اس کو نہیں مانتا تو تم صبر کرو (آپس میں دنگا فساد اور لڑائی جھگڑا مت کرو) کہ خداوند کریم اپنی جانب سے ہم میں فیصلہ کرے کہ وہ سب سے بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

ان احکامات کی روشنی میں دنگا فساد یا لڑائی جھگڑے کی بالکل گنجائش نہیں لہٰذا اسلامی نظریاتی کونسل، فیڈرل شریعت کورٹ، علماء حضرات، مفتیان دین اور حکومت پر لازم ہے کہ وہ فرقہ وارانہ بدامنی پھیلانے والوں کو سختی سے کچل دیں۔

حضرت عمرؓ کے احکام کی روشنی میں اگر اسلامی ملک کے غیر مسلم شہری ملک کی سلامتی اور دفاع کی خدمت میں شامل ہوتے ہیں تو ان سے جزیہ لینا نا مناسب اور غلط ہوگا۔

بڑا پریشان کن اور حیران ہونے کا مقام ہے کہ ہمارے علماء حضرات اور مفتیان کرام نے کبھی دنگا فساد اور بدامنی پھیلانے والوں اور اقلیتی فرقوں پر ظلم ڈھانے والوں کے خلاف بیان نہیں دیا اور

نہ ہی ایسے شرمناک واقعات کی مذمت کی ہے کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ علماء حضرات اور مفتیان کرام خود در پردہ ایسے قانون شکن عناصر کی پشت پناہی کر رہے ہیں اگر اس بات میں تھوڑی حقیقت بھی ہے تو عین ممکن ہے کہ مفتیان کرام اور علماء حضرات نے اپنا الگ اسلام گھڑ لیا ہے یقیناً وہ اسلام نہیں ہوسکتا جو صلح و آشتی قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں رسول کریم کو مبعوث کیا۔

☆☆

غیر مسلمانوں سے سلوک کے بارے مسلمانوں کو ہدایات

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّخِذُوا۟ عَدُوِّى وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَآءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم
بِٱلْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا۟ بِمَا جَآءَكُم مِّنَ ٱلْحَقِّ يُخْرِجُونَ ٱلرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ ۙ
أَن تُؤْمِنُوا۟ بِٱللَّهِ رَبِّكُمْ إِن كُنتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَـٰدًا فِى سَبِيلِى وَٱبْتِغَآءَ
مَرْضَاتِى ۚ تُسِرُّونَ إِلَيْهِم بِٱلْمَوَدَّةِ وَأَنَا۠ أَعْلَمُ بِمَآ أَخْفَيْتُمْ وَمَآ أَعْلَنتُمْ ۚ وَمَن
يَفْعَلْهُ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ ٱلسَّبِيلِ ۝

سورۃ ممتحنہ 60 آیت 1 اے مومنو (اگر تم میری خوشنودی حاصل کرنے کی تمنا رکھتے ہو) تو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ تم تو ان کو دوستی کا پیغام بھیجتے ہو اور وہ دین (اسلام) سے جو تمہارے پاس آیا ہے منکر ہیں اور اس وجہ سے کہ تم خداوند کریم پر ایمان لائے ہو رسول کریمؐ اور تم کو جلاوطن کرتے ہیں تم ان کی طرف پوشیدہ پوشیدہ دوستی کا پیغام بھیجتے ہو جو کچھ مخفی طور پر اور جو علی اعلان کرتے ہو وہ مجھے معلوم ہے اور جو کوئی تم میں سے ایسا کرے گا وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا۔

لَّا يَنْهَىٰكُمُ ٱللَّهُ عَنِ ٱلَّذِينَ لَمْ يُقَـٰتِلُوكُمْ فِى ٱلدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَـٰرِ
كُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوٓا۟ إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُقْسِطِينَ ۝ إِنَّمَا يَنْهَىٰكُمُ

اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَأَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيٰرِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى إِخْرَاجِكُمْ أَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ○

سورۃ ممتحنہ 60 آیت 8,9 جن لوگوں نے دین (اسلام) کی بنا پر تم سے جنگ نہیں کی اور نہ تم کو تمہارے گھروں سے نکالا اُن کے ساتھ بھلائی اور انصاف کا سلوک کرنے سے خداوند تعالیٰ تم کو منع نہیں کرتا خداوند تعالیٰ تو انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے (اللہ تعالیٰ اُنہی لوگوں سے تم کو دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جنہوں نے تم سے دین (اسلام) کی وجہ سے لڑائی کی اور تم کو تمہارے گھروں سے نکالا۔

إِنَّمَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَأَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيٰرِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى إِخْرَاجِكُمْ أَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ○

سورۃ ممتحنہ 60 آیت 9 اور تمہارے نکالنے میں دوسروں کی مدد کی جو لوگ ایسے (اسلام دشمن) عناصر سے دوستی کریں گے وہ یقیناً ظالم ہیں)

اس آیت کریمہ میں بالکل صاف اور صریح بیان کیا گیا ہے کہ جن لوگوں نے تم کو گھروں سے نکالا یا تم کو ایذا دی یا تم پر ظلم کیا ویسا ہی سلوک تم ان کے ساتھ کر سکتے ہو لیکن جن لوگوں نے تمہارے ساتھ کسی قسم کی زیادتی نہیں کی اللہ تعالیٰ تم کو صاف صاف حکم دیتا ہے کہ ان پر کسی قسم کی زیادتی نہ کرنا بلکہ حسن سلوک سے پیش آنا اور صلح و آشتی کے ساتھ ان کے ساتھ رہیں۔

☆☆

غلامی کو ختم کرنے کی ہدایت

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْۤ اٰتٰىكُمْ ؕ ۝

پارہ 8 سورۃ نور 24 آیت 33 اور جن کو شادی بیاہ کا مقدور نہ ہو وہ پاکدامنی اختیار کئے رہیں یہاں تک کہ خدا ان کو اپنے فضل سے غنی کردے اور اگر تمہارا کوئی غلام آزادی کا پروانہ حاصل کرنا چاہے تو اس کو پروانہ دے دو اگر اُس میں کچھ صلاحیت دیکھو اور خدا نے جو مال تم کو عطا کیا ہے اس میں سے ان کو بھی دو۔ (تا کہ اس کو نئی زندگی شروع کرنے میں کسی قسم کی دِقت نہ ہو)

غلامی کی قبیح رسم کو ختم کرنے کی خاطر خداوند تعالیٰ کی جانب سے یہ واضح حکم ہے محبت یا بحث کی گنجائش نہیں۔

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْۤا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِى الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ؕ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَاۤ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

سورۃ احزاب 33 آیت 3 (مومنو) لے پالک بیٹوں کو ان کے اصلی باپوں کی نسبت سے پکارا کرو کہ خداوند کریم کی نگاہ میں یہ بہتر ہے اور اگر تم ان کے اصلی باپوں کے نام نہ معلوم ہوں تو وہ دین میں تمہارے بھائی اور دوست ہیں اور تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم سے بھولے سے کوئی غلطی ہو گئی ہو لیکن اگر سوچ سمجھ (جان بوجھ کر کرو گے اس پر پوچھ گچھ ضرور ہو گی) اور خداوند تعالیٰ تو بہت بخشنے والا اور مہربان ہے۔ کچھ نا سمجھ نام ونہاد علماء حضرات زید بن حارثؓ کو رسول کریم کا غلام تصور کرتے ہیں یہ بہت بڑا ظلم ہے حضرت زید بن حارثؓ تو رسول کریم صلعم کے لے پالک بیٹے تھے رسول کریم صلعم نے سب سے زیادہ غزووں میں فوجوں کی قیادت کی جس نے دوسرے نمبر پر قیادت کی وہ حضرت زید بن حارث تھے رسول کریم کی بعثت سے پہلے زمانہ جاہلیت میں جزیرہ کا عرب قبائل میں بٹا ہوا تھا اکثر لوٹ مار، جنگ و جدل اور قتل و غارت ہوتا رہتا۔ ہارنے والوں میں ہتھیار اُٹھانے کے قابل اشخاص کو قتل کر دیا جاتا اور عورتیں بچے اور بوڑھے مرد غلام بنالئے جاتے یا بیچ دیئے جاتے مکہ کے کافروں نے جب مسلمانوں سے بدر کے مقام پر لڑائی کی تو کافروں کی تعداد ایک ہزار تھی اور پوری طرح مسلح تھے۔ دوسری طرف مسلمان کل 313 تھے وہ پوری طرح مسلح بھی نہیں تھے دنیا نے بڑی عجب اور انہونی بات دیکھی کہ کافر میدان چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے ان کے سارے بڑے بڑے سردار میدان جنگ میں مارے گئے 50 کافر جہنم رسید ہوئے اور 43 نے ہتھیار ڈال دیئے اور قیدی بن گئے اور تاوان ادا کرنے پر چھوڑ دیئے گئے۔

رسول مقبولؐ نے حکم دیا کہ عورتوں بچوں اور بوڑھوں کو نہیں مارا جائے گا۔ عورتوں کو اپنے بچوں کے ساتھ ہی رکھا جائے گا اور اگر دشمن دین اسلام قبول کر لے تو ان کے پچھلے سارے گناہ اور تقصیریں معاف اُن کی جائیداد اور زمین سب اُن کے پاس رہے گی اور ملت اسلامیہ میں وہ دوسرے مسلمانوں کے برابر تصور کئے جائیں گے۔

لیکن اگر وہ اسلام قبول نہ کریں اور مسلمانوں کے ساتھ امن کے ساتھ رہنا پسند کریں تو ان میں سے صحت مند جوانوں کو جو کام کاج کر کے اپنی روزی کمانے کے قابل ہوں جزیہ دینا ہو گا جو علاقے علاقے کی مالی حالت پر منحصر ہو گا کہیں ایک دینار فی کس سالانہ کہیں دو یا تین یا زیادہ سے زیادہ چار دینار ہو سکتا ہے۔

قرآن کریم میں ایسا کوئی مقام نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے غلام بنانے کی اجازت یا ہدایت کی ہو بلکہ کئی مقام پر غلام آزاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ خداوند کریم فرماتا ہے۔

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ

اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ لا وَ السَّآئِلِيْنَ وَ فِى الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَ الصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِيْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ٥

سورۃ بقرہ 2 آیت 177 نیکی یہی نہیں کہ تم (نماز ادا کرتے وقت قبلہ سمجھ کر) مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرلو بلکہ اصل نیکی یہ ہے کہ لوگ خداوند تعالیٰ پر اور روز آخرت پر اور فرشتوں پر اور خدا کی کتاب (تورات، انجیل اور قرآن کریم) اور پیغمبروں پر ایمان لائیں اور مال باجود عزیز رکھنے کے رشتہ داروں، اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو دیں اور گردنوں کے چھڑانے (جس میں غلاموں کو غلامی سے آزادی دلوانا بھی شمار ہوتا ہے) پر خرچ کریں اور نماز پڑھیں زکوٰۃ ادا کریں اور جب عہد کریں تو اس کو پورا کریں اور سختی اور تکلیف میں اور لڑائی کے میدان میں ثابت قدم رہیں یہی لوگ جو ایمان میں سچے ہیں اور یہی لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔

وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ؕ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ط وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا٥

سورۃ النسا 4 آیت 92 اور کسی مومن کو اجازت نہیں کہ اپنے بھائی مومن کو قتل کرے سوائے بھول چوک کر اور جو بھول کر مومن کو مار ڈالے تو ایک مسلمان غلام کو آزاد کرے اور ساتھ ہی ساتھ مقتول کے وارثوں کو خون بہا دے ہاں اگر وہ معاف کردیں (تو ان کو اختیار ہے) اگر مقتول تمہارے دشمنوں کی جماعت میں سے ہو اور وہ خود مومن ہو تو صرف ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا کافی ہے اور اگر مقتول ایسے لوگوں میں سے ہو جن میں اور تم میں صلح کا عہد ہو تو وارثوں کو خون بہا دینا اور ایک مسلمان غلام آزاد کرنا چاہئے اور جس کو یہ میسر نہ ہو وہ دو مہینے کے لگا تار روزے رکھے یہ کفارہ خدا کی طرف سے قبول توبہ کے لئے ہے اور خداوند تعالیٰ سب کچھ جانتا اور حکمت والا ہے۔

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○

سورۃ مائدہ 5 آیت 89 اور خداوند کریم تمہاری بے ہودہ قسموں پر تم سے مواخذہ نہیں کرے گا لیکن جان بوجھ کر صدق دل سے قسموں پر (جن کی خلاف ورزی کرو گے) ضرور مواخذہ کرے گا تو اس کا کفارہ دس محتاجوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے اہل وعیال کو کھلاتے ہو یا ان کے کپڑے دینا یا ایک غلام آزاد کرنا اور جس کو یہ میسر نہ ہو وہ تین روزے رکھے۔ یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم کھالو (اور اسے توڑ دو) اور تم کو چاہئے کہ اپنی قسموں کی حفاظت کرو اس طرح خداوند تعالیٰ تمہارے سمجھنے کی خاطر اپنے احکام صاف صاف بیان کرتا ہے کہ تم شکر کرو۔

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○

سورۃ توبہ 9 آیت 60 صدقات (یعنی زکوٰۃ اور خیرات) تو مفلسوں اور محتاجوں اور کارکنان صدقات کا حق ہے اور ان لوگوں کا جن کی دلجوئی منظور ہو اور غلاموں کے آزاد کرانے میں اور قرضداروں کے قرض ادا کرنے میں اور خدا تعالیٰ کی راہ میں اور مسافروں کی مدد کے لئے یہ مال خرچ کرنا چاہئے یہ فرائض اللہ تعالیٰ کی جانب سے مقرر ہیں خداوند تعالیٰ سب کچھ جانتا اور حکمت والا ہے۔

أَيَحْسَبُ أَنْ لَّنْ يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ○ يَقُوْلُ أَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ○ أَيَحْسَبُ أَنْ لَّمْ يَرَهُ أَحَدٌ ○ أَلَمْ نَجْعَلْ لَّهُ عَيْنَيْنِ ○ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ○ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ○ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ○ وَمَا أَدْرٰكَ مَا الْعَقَبَةُ ○ فَكُّ رَقَبَةٍ ○ أَوْ إِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ○ يَتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ○ أَوْ مِسْكِيْنًا ذَا ○

سورۃ 90 آیت 5-15- کیا انسان اس غلط فہمی میں مبتلا ہے کہ اس پر کسی کو اختیار نہیں پہنچیاں

مارتا ہے کہ اس نے بہت سارا مال عیش وعشرت میں اڑا دیا کیا وہ یہ سمجھے بیٹھا ہے کہ اس کو کسی نے دیکھا نہیں- کیا ہم نے اس کو دو آنکھیں نہیں دیں اور زبان اور دو ہونٹ (بولنے کے لئے نہیں دیئے) یہ چیزیں بھی عطا کیں اور ساتھ ہی ساتھ (نیکی اور برائی کے) دونوں راستے بتا دیئے مگر وہ مشکل راستے سے نہ گزرا اور تم کیا جانو کہ مشکل راستہ کیا ہے غلام کا آزاد کروانا بھوک کے دن کھانا کھلانا یتیم رشتہ دار کو یا فقیر غریب کو رسول کریمؐ کی حیات مبارک میں کئی جلیل القدر اصحابہ کرامؓ کو خرید کر آزاد کیا گیا اور سب مسلمان اچھی طرح جانتے ہیں کہ حضرت بلالؓ اور حضرت سلیمان فارسیؓ اور دوسرے کئی برگزیدہ اصحابہ کرامؓ کو مسلمانوں نے خرید کر آزاد کیا حضرت ابوبکرؓ نے سات غلاموں کو خرید کر آزاد کیا- اور پھر غلاموں کو آزاد کرنے کا واضح حکم دیا-

وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ۝

سورۃ توبہ 24 آیت-33 اور جو غلام تم سے آزادی مانگیں اگر تم ان میں صلاحیت اور نیکی دیکھو تو ان کو آزادی کا پروانہ دو اور خداوند تعالیٰ نے جو مال تم کو عطا کیا ہے اس میں سے ان کو دو (کہ ان کو نئی زندگی شروع کرنے میں کسی طرح سے دقت نہ پیش آئے)

یہ واقعہ قارئین کے یقیناً دلچسپی کا باعث ہوگا حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں ایک شخص سیرن نے اپنے مالک و آقا انس سے آزادی حاصل کرنے کے لئے کہا لیکن وہ نہ مانا- سیرن حضرت عمرؓ کی خدمت حاضر ہوا اور اپنا قصہ بیان کیا حضرت عمرؓ نے اس کے مالک انس کو بلایا اور تفصیل دریافت کی کہ اس نے خداوند کریم کے واضح حکم کی خلاف ورزی کی (حیات عمر از مولانا شبلی) کچھ جاہل اور احمق اور عقل سے محروم لوگ حضرت زید بنؓ حارث کو رسول کریمؐ کا غلام بیان کرتے ہیں نبی کریمؐ نے زید بنؓ حارث کی بچپن ہی سے خود نگہداشت کی ام المومنین خدیجۃ الکبریٰؓ نے ان کی پرورش کی آپ (زید بن حارثؓ) تو رسول کریمؐ کے لے مالک بیٹے تھے ایسا خوش قسمت انسان تو اس دنیا میں ڈھونڈنے سے نہیں ملے گا آپ بہت بڑے جرنیل تھے رسول کریمؐ نے اپنے بعد سب سے زیادہ جنگوں کی کمان حضرت زید بنؓ حارث کو دی اور خداوند کریم نے آپ کو جنگ موتہ میں شہادت کے اعلیٰ اعزاز سے نوازا جو ہمیشہ زندہ رہیں گے نہ ان کو کفن کی ضرورت ہے- اور نہ ہی حساب کتاب ہوگا ایسی ہستی کے ساتھ غلام کا لفظ جوڑنا عین جہالت حماقت اور زیادتی ہے قرآن کریم میں سورۃ 33/37 میں خداوند کریم نے حضرت زید بنؓ حارث کو رسول اللہ کا بے پالک بیٹا قرار دیا ہے حضرت عائشہ کے بیان کے مطابق رسول کریمؐ اپنے گھر کا سب کام خود کرتے نہ کوئی ملازم تھا اور نہ ہی

خادم- یہ بات الگ ہے کہ کچھ مسلمان اپنی دنیا اور عاقبت سنوارنے کی خاطر حضور نبی کریمؐ کی خدمت میں جہاں تک ہوسکتا حاضر رہتے اور حضور اکرمؐ ان خوش قسمت صحابہ کرامؓ کو اپنا مولا (یعنی مددگار یا معاون) خطاب کرتے کبھی غلام کا لفظ استعمال نہیں کیا اور حضرت فاطمۃ الزہرہؓ کے ہاتھوں پر گھر کے کام کاج کی وجہ سے گٹے پڑے ہوئے تھے۔ حضرت عمرؓ کے گھر نہ کوئی نوکر تھا اور نہ ہی کوئی خادم اور نہ ہی کوئی ملازم یا غلام جس طرح کی سادہ زندگی انہوں نے بسر کی الفاظ میں سمونا ممکن نہیں نہ کوئی مسلمان یا عالم دین یا مفتی صاحب ان کی مثال پیش کرسکتے ہیں جب عیسائیوں سے صلح وامن کے معاہدہ پر دستخط کرنے آپ یروشلم گئے تو آخر میں آپ کے گھوڑے نے آگے بڑھنے سے انکار کردیا کہ لمبے سفر سے اس کے کھر زخمی ہوگئے تھے آخر اپنے نائب کے ساتھ باری باری اونٹ پر سواری کرتے اور ان کا استقبال کرنے والوں نے دیکھا کہ مسلمانوں کے خلیفہ نے اونٹ کی مہار پکڑ لی ہے اور ان کا نائب اپنی باری کے مطابق اونٹ پر سوار ہے۔

قادسیہ کی جنگ ہو رہی تھی آپ بہت فکرمند تھے کہ مقابلے پر فارسیوں کا پوری طرح مسلح بے شمار لشکر تھا آپ ہر روز تہجد کی نماز کے بعد اس راستے پر جاتے کہ شائد کوئی قاصد خبر لائے آخر ایک دن ایک شخص اونٹ دوڑاتا آیا۔ وہ شخص اونٹ دوڑا رہا تھا اور ساتھ ساتھ اسلامی حکومت کا سربراہ خلیفہ حضرت عمرؓ جس کی مثال پیش کرنے سے تاریخ قاصر ہے اونٹ کے ساتھ ساتھ دوڑ رہا تھا۔ جب فتح کی خبر سنی تو خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور قاصد کو خلیفہ صاحب اپنے گھر کھانے پر لائے کھانے کے لئے سوکھی روٹی تھی اور ساتھ کچھ سرکہ اور زیتون کا تیل تھا پھر امیر معاویہ نے ہر عرب کو ایک عجمی بطور خادم یا غلام رکھنے کی اجازت دی اور اس عجمی کو مولا خطاب کیا جاتا لیکن حضرت علیؓ نے اپنے زیر اثر علاقے میں اس مکروہ رسم پر پابندی لگادی اور یہ حقیقت اپنی جگہ قائم اور دائم ہے کہ اسلام میں غلام کی کوئی جگہ نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يَآاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً ۚ ○

سورۃ انسا 4 آیت 1 :اے لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک شخص (آدم) سے پیدا کیا پھر اس سے اس کا جوڑا بنایا اور پھر ان دونو سے بے شمار مرد اور عورتیں پیدا کرکے روئے زمین پر پھیلا دیئے۔

هُوَ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا○

سورۃ الاعراف 7 آیت-189 اور وہ خدا ہی تو ہے جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا اور

اس سے اس کا جوڑا بنایا۔

اس میں کچھ بڑھانے یا گھٹانے کی گنجائش نہیں کہ سارے مرد اور عورتیں ایک ہی آدم کی نسل سے ہیں نہ کوئی بادشاہ نہ کوئی سلطان اور نہ ہی کوئی خدمت گار اور نہ ہی کوئی غلام رسول کریمؐ نے اپنے حجتہ الوداع میں خطبہ کے دوران فرمایا کہ عربی کو عجمی پر کوئی فضلیت۔ فوقیت یا برتری نہیں اور نہ ہی گورے کو کالے پر تم سب بھائی بھائی ہو۔ لہذا آقا اور سلطان کا تصور بنیادی طور اسلامی احکام کی نفی کرتا ہے ایسی سوچ رکھنے والے گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

فَلَمَّا قَضٰى زَيۡدٌ مِّنۡهَا وَطَرًا زَوَّجۡنٰكَهَا لِكَىۡ لَا يَكُوۡنَ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ حَرَجٌ فِىۡۤ اَزۡوَاجِ اَدۡعِيَآئِهِمۡ اِذَا قَضَوۡا مِنۡهُنَّ وَطَرًا ‌ؕ وَكَانَ اَمۡرُ اللّٰهِ مَفۡعُوۡلًا ۝

سورۃ احزاب 33 آیت -37 اور جب زیدؓ نے اس سے (زینبؓ) کوئی تعلق نہ رکھا (طلاق دے دی تو ہم نے اس (زینبؓ) کا نکاح آپؐ سے کر دیا کہ مومنوں کے لئے ان کے لے پالک بیٹوں کی مطلقہ بیویوں سے نکاح کرنے میں کوئی مشکل نہ رہے اور خداوند تعالیٰ کا حکم تو واقع ہو کر رہتا ہے کچھ احمق لوگ جو معمولی سمجھ بوجھ سے بھی محروم ہیں حضرت زید بنؓ حارث کو رسول کریمؐ کا غلام سمجھتے ہیں کتنا بڑا ظلم ہے کہ خداوند کریم تو حضرت زیدؓ بن حارث کو رسول کریمؐ کے لے پالک بیٹا خطاب کر رہا ہے اللہ تعالیٰ کے کلام کو توڑنا۔ موڑنا اور غلط معنی دینے کی سخت وعید ہے حضرت زیدؓ بن حارث کی بی بی خدیجۃ الکبریٰؓ نے پرورش کی اور رسول کریمؐ نے تربیت کی ایسا خوش قسمت انسان تو تاریخ میں ڈھونڈنے سے بھی شائد نہ مل سکے۔ حضرت زیدؓ بن حارث بہت بڑے جرنیل تھے رسول کریمؐ نے بذات خود 27 لڑائیوں میں اسلامی فوج کی قیادت اور کمان کی ان کے بعد دوسرے نمبر پر حضرت زید بن حارث ہیں۔ رسول کریمؐ خدا کا حضرت زید بن حارث کے مرتبہ کے متعلق فرمان ہے (صحیح بخاری پارہ 4) عین ممکن ہے کہ بہت لوگ حضرت زید بن حارثؓ کے عظیم مرتبہ کے متعلق لاعلم اور جاہل ہوں۔

☆☆

قرآن کریم سے غلام سے مراد بیٹا یا لڑکا

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ غُلٰمٌ وَّ قَدْ بَلَغَنِىَ الْكِبَرُ وَ امْرَاَتِىْ عَاقِرٌO

سورۃ 3 عمران آیت 40 :اس (زکریا) نے کہا اے میرے خدا میرے بیٹا کیسے ہوگا میں بہت بوڑھا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے۔

وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَO

سورۃ 12 یوسف آیت 19 اور پھر وہاں ایک قافلہ آیا اور انہوں نے اپنا پانی لانے والا ملازم (پانی لانے کو) بھیجا اس نے اپنا ڈول لٹکایا وہ بول اٹھا بڑی خوشی کی بات ہے (دیکھو) یہ ہے نہایت حسین لڑکا اس کو دھن دولت سمجھ کر چھپا لیا اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو وہ کر رہے تھے۔
(حضرت یوسف کو ان کے بھائیوں نے کنوئیں میں ڈال دیا یہ اُس واقعہ کی طرف اشارہ ہے)

قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍO

سورۃ حجر 15 آیت 53 اور انہوں (فرشتوں) نے کہا آپ ڈریں نہیں (حضرت ابراہیمؑ) آپ کو بیٹے کی خوش خبری دیتے ہیں جو بڑا علم والا ہوگا۔

وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِى الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِىْ ۚ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ

تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا٥

سورۃ کہف 18 آیت 82 اور وہ جو دیوار تھی دو یتیم لڑکوں کی تھی جو شہر میں رہتے تھے اور اس (دیوار) کے نیچے خزانہ دبا ہوا تھا اور ان کا باپ ایک نیک آدمی تھا تو تمہارے پروردگار نے چاہا کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائیں اور پھر اپنا خزانہ حاصل کر لیں یہ تمہارے پروردگار کی مہربانی ہے اور یہ کام میں نے اپنی طرف سے نہیں کئے یہ ان باتوں کا راز ہے جن پر تم صبر نہ کر سکے۔

يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۨ اسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ٥ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّ كَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ٥

سورۃ 19 مریم آیت 7 اے زکریا ہم تمہیں ایک بیٹے کی خوشخبری دیتے ہیں اس کا نام یحیٰی ہو گا ہم نے یہ نام پہلے کسی کا نہیں رکھا اس نے عرض کیا اے میرے خدا مجھے بیٹا کیسے ہو گا جب کہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کی وجہ سے بہت ضعیف ہو گیا ہوں۔

قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا٥ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا٥

سورۃ مریم 19 آیت 19 اس (ہمارے فرشتے) نے کہا کہ میں تو تمہیں ایک پرہیزگار بیٹے کی خوشخبری سنانے والا تمہارے رب کی جانب سے پیغام رساں ہوں۔ اس (مریم) نے کہا کہ مجھے لڑکا کیسے ہو گا جب کہ مجھے کسی مرد نے چھوا تک نہیں اور میں بدکار بھی نہیں۔

فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ٥

سورۃ صفات 37 آیت 101 تو ہم نے اس (ابراہیمؑ) کو ایک رحم دل اور صابر بیٹے کی خوشخبری دی۔

فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ۭ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۭ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ٥

سورۃ 51 ذاریات آیت 28 (جب انہوں (فرشتوں نے کھانا نہ کھایا) تو اس (ابراہیمؑ) کو ان سے خوف لگا۔ انہوں نے کہا کہ آپ ڈریں نہیں اور انہوں نے اس (ابراہیمؑ) کو ایک دانشمند لڑکے کی بشارت دی)۔

لفظ غلام عربی لغت سے نکلا ہے اور اس سے لڑکا یا بیٹا مراد لی جاتی ہے قرآن مجید سے بار بار مثالیں پیش کر کے اس کے معنی واضح کئے گئے۔ بڑا ظلم اور رنج ہے کہ برصغیر میں مسلمانوں کے علماء حضرات اور مفتیان دین نے اس لفظ کے معنی اپنی طرف سے بدل دیئے ہیں۔

دوسروں کی جان بچانے کیلئے خون اور پیوند کاری کی خاطر اعضا کا عطیہ کرنا

ہر سال سری لنکا سے ہزاروں پاکستانی اندھوں کے لئے آنکھیں بطور عطیہ بھیجی جاتی ہیں کہ اندھوں کو دوبارہ زندگی ملے اس میں کونسی حکمت اور دانش پوشیدہ ہے کہ خود پاکستانی اپنے اندھے بھائیوں کو آنکھیں عطیہ کیوں نہیں دیتے بڑائی حیرانی اور اچنبھے کی بات ہے کہ مسلمان تو کافر سے آنکھیں عطیہ قبول کرنے اور خود مسلمان اپنے مسلمان بھائیوں کو آنکھیں عطیہ نہ دیں جو اندھے لوگ آنکھیں حاصل کرتے ہیں ان کے عزیز و اقارب پر واجب اور فرض ہے کہ وہ بھی اخلاقاً ایسا ہی نیک کام کریں کہ اپنا خون، آنکھیں اور دوسرے اعضاء پیوند کاری کی خاطر عطیہ کریں۔

لیکن عام مسلمان جان لیوا بیماریوں میں گرفتار لوگوں کی جان بچانے کے لئے پیوند کاری کی خاطر اعضا یا خون عطیہ کرنے سے کتراتے ہیں ہوسکتا ہے کہ وہ اس کام کو شرع اسلامی کے خلاف سمجھتے ہوں کہ نعش کی بے حرمتی ہوتی ہے اور نعش مسخ ہو جاتی ہے نعش کی بے حرمتی اس وقت ہو گی جہاں نفرت اور حقارت کا جذبہ ہو اور لاش کو مسخ کرنا مقصود ہو جیسے جنگ اُحد کے موقع پر حضور نبی کریمؐ کے چچا امیر حمزہؓ کی نعش کے ساتھ ابو سفیان کی بیوی ہندہ نے کیا۔

پہلے یہ دیکھنا لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس سلسلے میں کیا فرمایا ہے۔

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰى تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَىۡءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيۡمٌ○

سورۃ آل عمران 3 آیت 92 (مومنو) جب تک تم ان چیزوں میں سے جو تم کو بہت پیاری ہیں (راہ خدا میں) خرچ نہیں کرو گے کبھی نیکی حاصل نہ کرسکو گے اور جو کچھ تم خرچ کرو گے خدا اس کو خوب جانتا ہے اپنے جسم کے حصہ سے اور کون سا مال زیادہ پیارا ہوسکتا ہے لہٰذا یہ واضح اشارہ ہے کہ جان لیوا بیماریوں میں مبتلا لوگوں کی جان بچانے کے لئے اعضا اور خون کا عطیہ کیا جائے۔

وَ لَكُمۡ فِى الۡقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰۤاُولِى الۡاَلۡبَابِ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 179 اے عقلمند لوگو قصاص سے تمہارے لئے زندگی کا بچانا مقصود ہے اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہو۔

خون یا آنکھیں یا پیوند کاری کی خاطر اعضا کا عطیہ یقیناً زندگی بچانے کے مترادف ہے۔

مزید دیکھئے:

وَلَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ فِيۡمَاۤ اَخۡطَاۡتُمۡ بِهٖ وَلٰكِنۡ مَّا تَعَمَّدَتۡ قُلُوۡبُكُمۡ○

سورۃ احزاب 33 آیت 5 اگر تم بھول چوک سے غلطی یا گناہ کر بیٹھو گے تو تم سے پوچھ گچھ نہیں کی جائیگی لیکن جو تم جان بوجھ کر صدق دل سے کرو گے اُس پر تمہارا حساب و کتاب ضرور ہوگا۔

اور رسول مقبولؐ کی حدیث مبارک ملاحظہ ہو جیسے آدمی کی نیت ہوگی ویسا ہی اس کو اجر ملے گا (صحیح بخاری جلد اول پارہ 1 صفحہ 130، پارہ 10 صفحہ 1001)

رہا نعش کی بے حرمتی کا سوال تو اس میں نفرت اور حقارت کا جذبہ نہیں بلکہ انسان کی جان بچانا مقصود ہے شاید لوگوں کا خیال ہو کہ پیوند کاری کی خاطر اعضاء حاصل کرنے سے نعش کا حلیہ بگڑ جاتا ہے اور نعش مسخ ہو جاتی ہے یہ خیال محض لاعلمی پر مبنی ہے اس معاملے میں کسی سرجن سے رجوع کرنا زیادہ مناسب ہوگا وہ ضرور بتائے گا کہ اعضاء حاصل کرنے کا یہ طریقہ نہیں کہ نعش کو مسخ کیا جائے بلکہ اعضاء حاصل کرنے کے بعد اگر عام آدمی نعش کو دیکھے تو اس کے لئے یقین کرنا مشکل ہوگا کہ اس نعش سے کچھ اعضاء پیوند کاری کی خاطر حاصل کئے گئے ہیں یہ سرجری کی مہارت اور کاریگری ہے پیوند کاری کی خاطر اعضا حاصل کرنے کے بعد نعش کو اس طرح درست کر دیا جاتا ہے کہ نہ حلیہ بگڑتا ہے اور نہ ہی نعش مسخ ہوتی ہے۔

کئی ملکوں میں مرنے والے کی نعش کا پوسٹ مارٹم ضروری اور قانونی ہے تاکہ پتہ چلایا جائے کہ کسی کی لاپرواہی بھول چوک یا زیادتی اور ظلم کی وجہ سے موت واقع ہوئی ہے یا اگر کسی بیماری سے

موت ہوئی تو اس کے علاج و تدارک یا دوا کے لئے تحقیق کی جائے اس پوسٹ مارٹم میں بھی نعش کو مسخ نہیں کیا جاتا بلکہ بھلائی مقصود ہے لہٰذا لاش کی بے حرمتی نہیں ہوئی۔ کئی اداروں اور بیمہ کمپنیوں میں قانون ہے کہ ڈاکٹری سٹوفکیٹ کے بغیر واجبات کی ادائیگی نہیں کی جائے گی۔ لہٰذا خون یا پیوند کاری کی خاطر اعضاء کا عطیہ خداوند کریم کے احکام کی عین تعمیل ہے کچھ کام یا اعمال صدقہ جاریہ کا مقام رکھتے ہیں کہ آدمی کے مرنے کے بعد بھی اس کی روح کو ثواب پہنچتا رہتا ہے جیسے درخت لگانا کنویں کھدوانا۔ سکول یا کالج یا ہسپتال قائم کرنا بالکل یہی مقام پیوند کاری کی خاطر اعضاء یا خون کا عطیہ کرنے کا ہے مرنے کے بعد نعش دفن کر دی جاتی ہے اگر چند دنوں میں نہیں تو یقیناً تھوڑے ہی عرصہ میں گوشت۔ پوست آنکھیں کیڑے کھا جاتے ہیں ایسے حالات میں خون یا اعضاء کا عطیہ کرنا یقیناً بڑی عقلمندی اور بڑا کار ثواب ہے۔

1- جب تک خون یا اعضاء حاصل کرنے والا زندہ ہے عطیہ کرنے والے کو ثواب ملے گا۔

2- اعضاء حاصل کرنے والا جب بھی عطیہ کرنے والے کی روح کے لئے دعا کرے گا عطیہ کرنے والے کو ضرور ثواب ملے گا۔

3- عطیہ حاصل کرنے والا جب بھی کوئی نیک کام کرے گا اس کا اتنا ہی ثواب عطیہ کرنے والے کو ملے گا۔

بلکہ حقیقت میں تو اس کار خیر کے ثواب کا اندازہ لگا بندوں کیلئے ممکن نہیں کہ یہ تو یقیناً قرض حسنہ میں شمار ہوگا جس کا ثواب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات مبارک ہی جانتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

سورۃ مائدہ 5 آیت 32:

وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۝

جس شخص نے کسی ایک بندے کی جان بچائی گویا اس نے سب لوگوں کی جان بچائی۔

لہٰذا خون کا عطیہ دینا اور کسی کی جان بچانا اتنا زیادہ ثواب کا حامل عمل ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کریم ہی جانتی ہے کسی بندے کی ناقص عقل اور سمجھ سے یہ کہیں بالاتر ہے۔

شناختی کارڈ کی درخواست دینے والے سے پوچھنا چاہئے کہ اگر خدانخواستہ زندگی میں کبھی ایسا مشکل مرحلہ آئے جیسے بینائی ختم ہو جائے یا گردہ، دل یا جگر یا کوئی دوسرا عضو جواب دے جائے کیا وہ مناسب سمجھے گا کہ ناکارہ عضو تبدیل کر کے اس کو نئے سرے سے زندگی مل جائے یقیناً ہر شخص ہاں جواب دے گا تو اس کو بتایا جانا لازم ہے کہ عضو کی تبدیلی اور عطیہ کے لئے رضامندی اور ہاں کے لئے درخواست میں دستخط کرنا ضروری ہیں۔

گاڑی چلانے کا لائسنس حاصل کرنے کے لئے جب کوئی شخص درخواست دے تو اس کو خبردار کرنا لازم ہے کہ گاڑی چلانے کا پیشہ ایسا ہے کہ کسی وقت بھی اپنی یا دوسرے شخص کی غلطی یا گاڑی میں نقص آجانے کی وجہ سے حادثہ ہوسکتا ہے عین ممکن ہے کہ کبھی اس کو آنکھ، گردے، دل، جگر یا کسی دوسرے عضو کی تبدیلی کی ضرورت پڑ جائے لہٰذا یہ مناسب ہوگا کہ وہ پہلے اپنی جانب سے اعضا کے عطیہ کی خاطر رضامندی کے لئے ہاں دستخط کرے جو لوگ لائسنس کو نئے سرے سے جاری کروانے آئیں ان سے بھی درخواست نئے سرے سے داخل کروائی جائے۔ اس طرح سب شناختی کارڈ اور ڈرائیور لائسنس پر ایک لال پٹی ہونا ضروری ہے کہ جس سے پتہ چلے کہ شناختی کارڈ یا ڈرائیور لائسنس کا حامل اعضاء کا عطیہ کرنے پر رضامند ہے ہر شہر میں ایسے اصحاب کے نام کمپیوٹر بنک میں بڑے ہسپتالوں میں ہر وقت دستیاب ہونا ضروری ہیں کہ ان کو ہر وقت پوری اطلاع ہو۔

اس کام کو کامیابی سے ہم کنار کرنے کی خاطر شناختی کارڈ اور ڈرائیور لائسنس کے لئے درخواستوں میں مناسب ردو بدل کرنا چاہئے اور حکومت کے لئے لازم ہے کہ مناسب قانون وضع کرے۔

☆☆

نشے اور جوئے کے حرام ہونے کا بیان

يَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ ط قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا o

سورۃ بقرہ 2 آیت 219 لوگ آپ سے نشے اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ بتا دیں کہ ان میں لوگوں کیلئے بڑا گناہ ہے اور تھوڑا فائدہ بھی ہے لیکن گناہ فائدے سے کہیں زیادہ ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ o

سورۃ النسا 4 آیت 43 اے ایمان والو، نشے کی حالت میں نماز نہ پڑھو جب تک تم سمجھتے نہیں جو کچھ تم کہتے ہو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ o

پارہ 7 سورۃ مائدہ 5 آیت -90 اے ایمان والو، نشہ، جوا بت اور پاسے یہ سب ناپاک شیطانی کام ہیں سو ان سے بچتے رہنا تا کہ نجات پاؤ۔

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ

وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ○

سورۃ مائدہ 5 آیت 91 شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ نشے اور جوئے سے تم میں نفرت اور دشمنی ڈال دے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور نماز ادا کرنے سے تم کو روکے۔ کیا (اس وجہ سے) تم (نشہ اور جوئے سے) باز نہ آؤ گے۔

نشے اور جوئے کے بارے میں آیت کریمہ 219 سورۃ بقرہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَ اِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا○

ان میں لوگوں کے لئے بڑا گناہ ہے اور تھوڑا فائدہ بھی ہے لیکن گناہ فائدے سے کہیں زیادہ ہے پھر آیت 43 سورۃ النسا 4 میں فرمایا کہ:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ○

نشے کی حالت میں نماز نہ پڑھو جب تک تم سمجھتے نہیں جو کچھ تم پڑھتے ہو اور شراب، جوئے بت اور پاسے کو حرام نہیں قرار دیا آیت 99 سورۃ مائدہ 5 میں فرمایا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ○

یعنی نشہ، جوا، بت اور پاسے یہ سب ناپاک شیطانی کام ہیں سو ان سے بچتے رہنا کہ نجات پاؤ آیت 90 سورۃ مائدہ 5 یہ سارے کام حرام قرار دیئے گئے۔

نشہ چاہے شراب کا یا افیم، بھنگ، چرس یا کسی اور ذریعہ یعنی مال و دولت یا حسب و نسب سے یہ سب حرام اور ناجائز ہیں۔

سورۃ مائدہ 5 آیت 90 میں بتایا گیا ہے کہ نشہ جوا اور پاسے یہ سب ناپاک شیطانی کام ہیں ان سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔

جوا اور پاسے چاہے گھوڑ دوڑ کی صورت میں یا تاش کے پتوں سے کھیلے جارہے ہوں چاہے کسی اور شکل میں سب حرام ہیں اسی طرح نشہ کیلئے کوئی مواد استعمال کیا جائے یعنی افیم، بھنگ، چرس، مال و دولت کا نشہ یا حسب نسب کا نشہ (کہ غرور اور تکبر کا باعث ہوتا ہے) یا شراب کا نشہ سب حرام ہیں کہ نشہ کی حالت میں خدا تعالیٰ کا خوف جاتا رہتا ہے آدمی کو بُرے بھلے جائز ناجائز حرام حلال کی تمیز جاتی رہتی ہے آدمی اپنی اصلیت بھول جاتا ہے کہ وہ کس طرح حقیر مادہ سے پیدا ہوا ہے۔

شراب میں الکحل ہوتی ہے لیکن پینے کے لئے شراب میں کئی دوسرے اجزاء بھی شامل کئے جاتے ہیں کہ خوش ذائقہ ہو خوش گوار ہو اور دیکھنے میں آنکھوں کو بھلی لگے۔

اُدھر کچھ ادویات بناتے وقت الکحل کی تھوڑی مقدار بھی ملائی جاتی ہے کہ دوا بنانے کے عمل کے دوران ضروری ہوتا ہے جس کا مقصد نشہ نہیں ہوتا۔ آج کل تو سرجری کے دوران بے ہوش کرنے کی خاطر الکحل استعمال نہیں ہوتی لہٰذا الکحل ملی دوائیوں کو نشہ کے زمرے میں شمار کرنا عین جہالت اور حماقت ہے۔

☆☆

غیب کا علم

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّیْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤى اِلَیَّ ؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَالْبَصِیْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۝

پارہ 7 سورۃ انعام 6 آیت 50 کہہ دواے پیغمبر کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالٰی کے خزانے ہیں اور نہ (یہ کہ) میں غیب جانتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں میں فرشتہ ہوں میں تو صرف اس حکم پر چلتا ہوں جو مجھے خدا کی طرف سے آتا ہے کہہ دو کہ بھلا اندھا (کافر) اور آنکھوں والا (مومن) برابر ہوتے ہیں تو پھر تم غور کیوں نہیں کرتے۔

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ ۚ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ ۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝

سورۃ اعراف 7 آیت 188 آپ بتا دیں کہ میرے پاس تو اپنا بھلا یا نقصان کرنے کا بھی اختیار نہیں۔ ہاں جو اللہ تعالٰی چاہے اگر مجھے غیب کا علم ہوتا تو میں اپنا بہت فائدہ کر لیتا اور تکلیف سے بچ گیا ہوتا۔ میں تو برائی سے ڈرانے والا ہوں اور ایمان لانے والوں کو خوشی کی خبر دینے والا ہوں۔

وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ o

سورۃ یونس 10 آیت 20 اور (کافر) کہتے ہیں کہ اس (رسول کریمؐ) پر اس کے رب تعالیٰ کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نازل نہیں ہوتی آپ فرما دیں کہ غیب کا علم تو صرف خداوند تعالیٰ ہی کو ہے سوتم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ o

سورۃ نحل 16 آیت 77 اور آسمان اور زمین میں غیب کا علم تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہی ہے اور قیامت کا آنا تو آنکھ جھپکنے کی طرح ہے یا اس سے بھی جلدی اور خداوند کریم ہر چیز پر قادر ہے۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰي سَوَاۗءٍ ۭ وَاِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ o

سورۃ انبیاء 21 آیت 109 اور اگر وہ لوگ منکر ہو جائیں تو (آپ) کہہ دیں کہ بے شک میں نے تم سب کو خبردار کر دیا ہے اب میں نہیں جانتا کہ جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ جلدی یا دیر سے پیش آنے والا ہے۔

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۭ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ o

سورۃ نحل 27 آیت 65 کہہ دو کہ سب کے سب لوگ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں غیب کی باتیں نہیں جانتے اور یہی جانتے ہیں کہ دوبارہ زندہ کر کے آپ اٹھائے جائیں گے۔

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰي مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَاۗبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ o

سورۃ سبا 34 آیت 14 پھر جب ہم نے اُن (سلیمان) کے لئے موت کا حکم صادر کیا تو کسی چیز سے ان کا مرنا معلوم نہ ہوا مگر گھن کے کیڑے سے جو ان کی لاٹھی کو (آہستہ آہستہ) کھاتا رہا اور وہ (سلیمان) گر پڑے تو جنوں کو معلوم ہوا (اور کہنے لگے) کہ اگر ان کو غیب کا علم ہوتا تو ذلت کی

مصیبت میں نہ رہتے۔

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ۝ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۝ وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيزًا ۝

پارہ 26 سورۃ فتح 48 آیت 1- اے محمد صلعم ہم نے تم کو فتح دی اور فتح بھی صریح اور صاف کہ خدا تمہاری اگلی پچھلی سب بھول چوک بخش دے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دے اور تمہیں سیدھے راستے پر چلائے اور خدا تمہاری زبردست مدد کرے گا۔

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُولَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِينَ ۙ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ ۙ لَا تَخَافُونَ ۖ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ۝

پارہ 26 سورۃ فتح 48 آیت 27 بے شک خدا نے اپنے پیغمبر کا خواب سچا کر دکھایا کہ خدا نے چاہا تو تم مسجد حرام میں اپنے سر منڈا کر اور اپنے بال کروا کر امن و امان سے داخل ہو گئے اور کسی طرح کا نہ خوف کرو گے اور جو بات تم نہیں جانتے تھے اسے معلوم تھی سو اس نے اس سے پہلے ہی جلد فتح کروا دی۔

خداوند کریم نے تفصیل سے بیان کر دیا ہے کہ رسول کریم صلعم کو پہلے سے علم نہیں تھا کہ سکون اور امان کی حالت میں وہ اصحابہ کرامؓ کے ساتھ عمرہ ادا کر سکیں گے یہ ساری آیات کریمہ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ رسولؐ مقبول کو غیب کا علم نہیں تھا لیکن یہ خداوند کریم کی منشا پر منحصر ہے کہ وہ جو کچھ چاہے رسول کریم کو بتا دے۔

☆☆

بیمہ (انشورنس)

کچھ نیم حکیم حضرات کا خیال ہے کہ انشورنس یعنی بیمہ اسلامی تعلیمات کے منافی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کو انشورنس کے متعلق کوئی واقفیت نہیں اور اسلامی تعلیمات کے بارے میں بھی واجبی علم ہے مناسب ہوگا کہ پہلے انشورنس (بیمہ) کے بارے معلومات حاصل کی جائیں آج کل رسل و رسائل یا نقل و حمل کا کوئی پہلو ایسا نہیں جو بیمہ نہ کیا ہو ٹیکسی، موٹر سائیکل، کاریں، ٹرک، بسیں، بحری جہاز یا ہوائی جہاز۔ دنیا کے ہر ملک میں قانون ہے کہ بیمہ کرائے بغیر ان کی رجسٹریشن نہیں ہوسکتی چلانا تو درکنار۔

پہلے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ اگر ہوائی جہاز، بسیں، ٹرک، کاریں بیمہ (انشورنس) نہ ہوں گے تو کسی ملک کی معیشت پہیہ جام ہو جائے گی۔ سانس لینا مشکل ہو جائے گا۔ مکانوں پر اناج، آٹا، ڈبل روٹی نہیں آئیں گے تو عوام کیا کھائیں گے۔ مریض علاج معالجہ کے لئے ہسپتال کیسے پہنچیں گے اور دوائیاں ہسپتالوں اور دکانوں پر کیسے پہنچیں گی دوسرے ملکوں سے ضروری سامان مثلاً تیل، پٹرول، کھانے کا تیل، اناج اور دوسری سینکڑوں چیزیں کیسے آئیں گی ہوائی جہاز یا بحری جہاز بنانے کی جس وقت داغ بیل ڈالی جاتی ہے ساتھ ہی ساتھ بیمہ شروع ہوتا ہے اور بفرض محال اگر بیمہ کا پروانہ موجود نہ ہوتو ہوا باز یعنی پائلٹ اور بحری جہاز کا کپتان جہاز لے کر نہیں جائیں گے۔

اس طرح بیمہ نہ ہونے کی وجہ سے بین الاقوامی اور اندرون ملک پروازیں سب ختم۔ تو حج پر

کیسے جائیں آج کل اونٹوں پر بیٹھ کر حج کرنے کا تو تصور بھی ممکن نہیں اور فی زمانہ تو کارخانوں، دکانوں، گھروں اور موسم کے مطابق فصلوں کا بھی بیمہ ہوتا ہے۔ آج کل دنیا کے قریباً سب ملکوں میں ملازمت سے سبکدوش ہونے والے بوڑھے اور معذور ملازمین کے لئے انشورنس (بیمہ) کا نظام لاگو ہے کہ بڑھاپے یا معذوری کی حالت میں اتنی مالی امداد ہو جائے کہ زندگی کے بقیہ دن فکر اور پریشانی کے بغیر سکھ اور چین سے گزریں۔ آیئے دیکھیں انشورنس (بیمہ) سے کیا مراد یا معنی لئے جاتے ہیں کسی ناگہانی آفت یا بلا سے ہونے والے نقصان کو کم سے کم کرنے کے لئے حتی الامکان کوشش اور اقدام کرنا بیمہ کہلاتا ہے۔

وَيَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ قُلِ الْعَفْوَ ۬ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 219 لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ (اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر کیا خرچ کریں آپ بتا دیں جو کچھ بھی تمہاری ضرورتوں سے زیادہ ہو) یہ بہت اہم اشارہ ہے کسی کو دو جوڑے کپڑوں کی ضرورت ہے تو دوسرے کو چھ جوڑوں کی یعنی سردیوں میں الگ اور گرمیوں میں الگ۔ کسی کو سائیکل کی ضرورت ہے تو دوسرے کو دو کاریں ضروری ہیں ہر آدمی کی اپنے کام کی نوعیت کے مطابق اور جہاں رہتے ہیں ضرورتیں مختلف ہوتی ہیں۔ اس طرح خداوند تعالیٰ اپنے احکام تم کو صاف صاف بیان کرتا ہے کہ تم غور کرو اور سوچو۔

مَنْ ذَا الَّذِىْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ؕ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 245 کوئی ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض دے۔ قرضہ حسنہ جو خداوند کریم اس کے حساب میں دگنا کر دے گا بلکہ کئی گنا بڑھا چڑھا کر دے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ ہی ہے کہ تم کو تنگی اور آسودگی میں رزق دیتا ہے اور تم سب کو اسی کے حضور میں واپس لوٹنا ہے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِىْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 261 جو لوگ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر اپنا مال و دولت خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے اناج کے اس دانے کی جس سے سات بالیاں اُگیں اور ہر بالی میں سو سو دانے ہوں۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بڑھا چڑھا کر عنایت کرتا ہے اللہ تعالیٰ سب کی دیکھ

بھال کرتا ہے اس کو بخوبی علم ہے ان آیات کریمہ میں کئی باتیں غور طلب ہیں سب دنیا جانتی ہے کہ وہ ذات کریم رب العالمین ہے خیرالرازقین ہے بندہ کی کیا مجال کہ وہ اللہ تعالیٰ کو قرض دے بندہ تو ہر لحظہ خداوند کریم کی رحمت کا محتاج ہے یہ اللہ تعالیٰ کی شان کریمی ہے کہ بندہ جب غریبوں مسکینوں اور محتاجوں کی ضرورتوں پر خرچ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ نیک کام مجھ پر قرضہ حسنہ ہے۔ سبحان اللہ :

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا ○ إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا ○

سورۃ بنی اسرائیل 17 آیت 30,29 اور اپنے ہاتھ کو گردن سے نہ باندھ لو (کنجوس بن جاؤ) کہ کسی کو کچھ دو ہی نہیں اور نہ ہی بالکل کھول دو (یعنی سبھی کچھ دے ڈالو اور انجام یہ ہو) کہ ملامت زدہ اور درماندہ ہو کر بیٹھ جاؤ بے شک تمہارے تمہارا پروردگار جس کی روزی چاہتا ہے بڑھاتا اور جس کی چاہتا ہے گھٹاتا ہے۔ وہ اپنے بندوں سے خوب خبردار ہے اور ان کو دیکھ رہا ہے۔

وَالَّذِينَ إِذَا أَنفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَٰلِكَ قَوَامًا ○

سورۃ الفرقان 25 آیت 67 اور وہ جب خرچ کرتے ہیں (اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر) تو (بغیر سوچے سمجھے) فضول نہیں اڑاتے اور نہ ہی کنجوس بنتے ہیں بلکہ اعتدال کے ساتھ نہ ضرورت سے زیادہ اور نہ کم اور۔

اور رسول کریمؐ کی احادیث مبارکہ صحیح بخاری پارہ 6، 11، 15، 18، 22، 27 میں منقول ہیں کہ خیرات کرتے وقت جائیداد کا زیادہ سے زیادہ 1/3 حصہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنیکی خاطر خرچ کیا جائے بہتر ہے کہ اپنے لواحقین کو مالدار چھوڑا جائے نہ کہ انکو کسی قسم کی تکلیف یا پریشانی ہو اور انشورنس کا بھی یہی مقصد ہے یعنی کسی قسم کا مسئلہ یا مشکل وقت پیش آنے سے پہلے مناسب تدابیر اختیار کرنا۔

ایک شخص اپنے کسی کام کی خاطر رسول کریمؐ کی خدمت مسجد نبوی میں حاضر ہوا۔ رسول کریمؐ نے پوچھا کہ کیسے آئے ہو اس شخص نے جواب دیا کہ اونٹ پر بیٹھ کر آیا ہوں رسول کریمؐ نے پھر پوچھا کہ اونٹ کہاں چھوڑا ہے اس نے بتایا کہ مسجد نبوی کے دروازے پر چھوڑا ہے۔ رسول کریم نے پھر پوچھا کہ اس کو کہیں باندھا ہے اس شخص نے جواب دیا کہ اس نے اونٹ کو نہیں باندھا بلکہ اللہ تعالیٰ کے سہارے چھوڑ دیا ہے رسول کریمؐ نے فرمایا کہ جاؤ پہلے اونٹ کو باندھو اپنی طرف سے اس کی حفاظت کی پوری تدابیر اختیار کرو۔ پھر اللہ تعالیٰ کے سہارے چھوڑ دینا۔

ان سب حقائق کو مدنظر رکھیں تو معلوم ہوگا کہ حقیقت میں انشورنس (بیمہ) اسلامی عقیدہ کا لازمی جزو ہے۔

حضرت عیسیٰ کو خداوند کریم کا بیٹا تصور کرنا:

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا سُبْحٰنَہٗ بَلْ لَّہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کُلٌّ لَّہٗ قٰنِتُوْنَ ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 116 اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے سبحان اللہ بلکہ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اسی کی ملکیت ہے سب اسی کی عبادت کرتے ہیں۔

وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِج وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْط وَاِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْهِ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُط مَالَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّج وَمَا قَتَلُوْهُ یَقِیْنًام ○ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا○

پارہ 6 سورۃ النسا 4 آیت -157 وہ یہود شیخی سے کہتے ہیں کہ ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ مسیح پیغمبر خدا کو مار ڈالا ہے حالانکہ انہوں نے اسے مارا نہیں اور نہ ہی سولی پر لٹکایا بلکہ ان کو ان کی جیسی شبیہ معلوم ہوئی اور جو لوگ ان کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ ان کے متعلق شک میں پڑے ہوئے ہیں ان کو صحیح علم نہیں بلکہ وہم و گمان میں پڑے ہیں یقیناً انہوں نے اس (عیسیٰؑ) کو نہیں مارا بلکہ خدا نے ان کو اپنی طرف سے نہایت اعلیٰ درجہ عنایت کیا اور خدا غالب اور حکمت والا ہے۔

يَاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ؗ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا۠

پارہ 6 سورۃ النسا 4 آیت 171 اے اہل کتاب اپنے دین کی باتوں میں حد سے نہ بڑھو اور خدا تعالیٰ کے بارے میں حق کے سوا کچھ نہ کہو۔ مسیح یعنی مریم کے بیٹے عیسیٰ نہ خدا تھے اور نہ خدا کے بیٹے بلکہ خدا کے رسول تھے اور اس کا کلمہ بشارت تھے جو اس نے مریم کی طرف بھیجا تھا اور اس کی طرف سے ایک فرمان تھے تو خدا تعالیٰ اور اسکے رسولوں پر ایمان لاؤ اور یہ نہ کہو کہ خدا تین ہیں اس اعتقاد سے باز آؤ بلکہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے خدا ہی معبود واحد ہے اور اس سے پاک کہ اسکے اولاد ہو جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور خدا ہی کارساز کافی ہے۔

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا۝

پارہ 6 سورۃ النسا 4 آیت -172 (حضرت) عیسیٰ کو خداوند تعالیٰ کا بندہ ہونے پر کوئی عار نہیں نہ ہی مقرب فرشتوں کو۔ جو لوگ خدا کا بندہ ہونے کو عار سمجھیں اور سرکش ہوں تو خدا سب کو (جواب طلبی کے لئے) اپنے سامنے حاضر کرے گا۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۝

پارہ 6 سورۃ مائدہ 5 آیت -17 جو لوگ کہتے ہیں کہ عیسیٰ ابن مریم خدا ہیں وہ جو کہ کافر ہیں ان سے کہہ دو کہ خدا تعالیٰ عیسیٰ ابن مریم اور ان کی والدہ اور جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کو ہلاک کرنا چاہئے تو اس کے آگے کس کی مجال ہے اور آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب پر خدا ہی کی بادشاہی ہے وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور خدا تعالیٰ ہی ہر چیز پر قادر ہے۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؗ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ○

پارہ 6 سورۃ مائدہ 5 آیت -18 اور یہود اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم خدا کے بیٹے ہیں اور اس کے پیارے ہیں کہو کہ پھر وہ تمہاری بداعمالیوں کے سبب تمہیں عذاب کیوں دیتا ہے (نہیں) بلکہ تم اس کی مخلوقات میں دوسروں کی طرح انسان ہو وہ جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب دے اور آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب خداوند کریم ہی کی ملکیت ہے اور سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ○ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○

پارہ 6 سورۃ مائدہ 5 آیت 72: وہ لوگ بلاشبہ کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ مریم کے بیٹے عیسیٰ خدا ہیں حالانکہ مسیح یہود سے یہ کہا کرتے تھے کہ اے بنی اسرائیل خدا ہی کی عبادت کرو جو میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی اور جان رکھو۔ جو شخص خدا کیساتھ شرک کریگا خدا تعالیٰ اس پر بہشت حرام کردیگا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں وہ لوگ بھی کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ خدا تین میں سے تیسرا ہے حالانکہ اس معبود یکتا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اگر یہ لوگ ایسے خوص وعقائد سے باز نہیں آئیں گے تو ان میں جو کافر ہو وہ تکلیف دینے والا عذاب پائیں گے۔

مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ؕ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ○

پارہ 6 سورۃ مائدہ 5 آیت 75: مسیح ابن مریم تو صرف خدا کے پیغمبر تھے ان سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر گزر چکے ہیں اور ان کی والدہ مریم خدا کی ولی اور مسیحی فرماں مردار تھیں دونو انسان تھے اور کھانا کھاتے تھے دیکھو ہم ان لوگوں کے لئے اپنے احکام کس طرح کھول کھول کر بیان کرتے ہیں پھر دیکھو کدھر الٹے جارہے ہیں۔

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَکَ مَا یَکُوْنُ لِیْۤ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَیْسَ لِیْ ۗ بِحَقٍّ ؕ اِنْ کُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَاۤ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِکَ ؕ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۝ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَاۤ اَمَرْتَنِیْ بِهٖۤ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبَّکُمْ ۚ وَکُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ ؕ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ۝

پارہ 7 سورۃ مائدہ 5 آیت 116 :اور(اُس وقت کو بھی یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے عیسیٰ ابن مریم کہ کیا تم نے لوگوں سے یہ کہا تھا کہ خدا تعالیٰ کے سوا مجھے اور میری والدہ کو معبود بناؤ وہ کہیں گے کہ تو پاک ہے مجھے کب شایان تھا کہ میں ایسی بات کہتا جس کا مجھے کچھ حق نہیں اگر میں نے ایسا کہا ہوگا تو تجھ کو معلوم ہوگا کیونکہ جو بات میرے دل میں ہے وہ تجھے معلوم ہے اور جو میری تقدیر میں ہے اسے میں نہیں جانتا بے شک تو غیب کا جاننے والا ہے- میں نے ان کو کچھ نہیں کہا سوائے اس کے جس کا تو نے مجھے حکم دیا وہ یہ کہ تم خدا تعالیٰ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا پروردگار ہے جب تک میں ان میں رہا ان کے حالات کی خبر رکھتا رہا- جب تو نے مجھے وفات دی تو تو ان کا نگران تھا اور تو ہر چیز سے فردا ہے-

ہمارے عیسائی بھائی حضرت عیسیٰؑ اور بی بی مریمؑ کو خدا کا درجہ دیتے ہیں وہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کا باپ نہیں تھا لیکن یہ تو خداوند تعالیٰ کی قدرت ہے وہ جو کچھ کرنا چاہے کرے حضرت آدمؑ کی بھی کوئی نہ ماں تھی اور نہ باپ آیت 5/75 میں بتایا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اور بی بی مریمؑ (دوسرے عام لوگوں کی طرح کھانا کھاتے تھے اور ایک دوسری آیت نمبر 6 میں بتایا گیا ہے کہ وہ گلیوں اور راستوں میں چلتے پھرتے تھے ایسے بندوں کو خدا تعالیٰ کے برابر سمجھنا کفر ہے اور کبیرہ گناہ ہے اور حضرت عیسیٰ تو خود اپنی زبان اقرار کررہے ہیں کہ میں خدا نہیں بلکہ خداوند کریم کا عبادت گزار بندہ ہوں عیسائیوں کے عقیدہ کا دوسرا حصہ یہ ہے خداوند تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو زندہ آسمان پر اٹھالیا یہ بالکل من گھڑت اور بے بنیاد ہے لیکن انتہائی افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ مسلمان علما حضرات نے بھی اس من گھڑت عقیدہ کو اپنا لیا ہے جبکہ آیت 5/118 صاف صاف واضح کرتی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے جواب میں اللہ تعالیٰ کو عرض کیا کہ جب تو نے مجھے وفات دی تو تو ہی ان (میرے اُمتیوں) کا نگہبان تھا اور تو ہر چیز کو بہتر جانتا ہے علما حضرات قران کریم کا غلط ترجمہ کرنے

کے مجرم ہیں۔

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِيُّ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○

پارہ 11 سورۃ یونس آیت -68 یعنی لوگ کہتے ہیں کہ خدا نے بیٹا بنا لیا ہے اس کی ذات اولاد سے پاک ہے اور وہ بے نیاز ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے اے اختراع پرداز و تمہارے پاس جو ایسی جھوٹی باتوں کی کوئی دلیل نہیں تم خدا کے بارے میں ایسی بات کیوں کہتے ہو جس کا علم نہیں رکھتے۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ○

سورۃ 17 بنی اسرائیل آیت -111 اے نبی کریم آپ فرمادیں کہ سب حمد و ثنا صرف اللہ تعالیٰ کے لئے لازم ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور نہ ساری کائنات میں کوئی اس کا شریک ہے اور نہ ہی گستاخی سے بچانے کے لئے کوئی اس کا حمایتی ہے۔ اس کی عظمت کو بڑھا چڑھا کر بیان کرو۔

وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ○ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ○

پارہ 15 سورۃ کیف 18 آیت 4 : اور ان لوگوں کو ڈرائیں جو کہتے ہیں کہ خدا نے کسی کو بیٹا بنا لیا ہے ان کو اس بات کا کچھ بھی علم نہیں اور نہ ہی ان کے باپ دادا ہی کو تھا یہ بڑی بری بات ہے جو ان کے منہ نکلتی ہے اور کچھ شک نہیں کہ یہ جو کچھ کہتے ہیں محض جھوٹ ہے۔

وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ○

سورۃ مریم 19 آیت -33 (حضرت عیسیٰؑ نے گود سے ہی فرمایا) اور جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں گا اور جس دن (قیامت کے روز) زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا مجھ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی اور رحمت ہے لہٰذا یہ عقیدہ بالکل باطل ہے کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے علما حضرات کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے اور توبہ کرنی چاہیے۔

مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ اِذَا قَضٰى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ○

پارہ 16 سورۃ مریم 19 آیت -35 خدا کو یہ شایان شان نہیں کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے۔ وہ (ان

دنیاوی فرشتوں سے) اعلیٰ اور پاک ہے جس کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو یہی کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا ۝ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝ أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝ وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمٰنِ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا ۝ إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۝

پارہ 16 سورۃ مریم 19 آیت 88: اور کہتے ہیں کہ خدا کا بیٹا ہے ایسا کہنے والو یہ تم بہت بری بات زبان پر لائے ہو فریب ہے کہ اس جھوٹ سے آسمان پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر پڑیں کہ انہوں نے خدا کیلئے بیٹا تجویز کیا ہے اور خدا کو شایان نہیں کہ کسی کو بیٹا بنائے۔ تمام شخص جو آسمانوں اور زمین میں ہیں سب خدا کے روبرو بندے ہو کر آئیں گے۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهُ ۚ بَلْ عِبَادٌ مُكْرَمُونَ ۝

پارہ 17 سورۃ انبیا 21 آیت 26: کہتے ہیں کہ خدا نے بیٹا بنالیا ہے وہ ان باتوں سے بہت اونچا اور ارفع ہے (اس کے نہ بیٹا ہے اور نہ بیٹی بلکہ جن کو یہ لوگ اس کے بیٹے اور بیٹیاں سمجھتے ہیں) وہ اس کی عزت والے بندے ہیں۔

مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ إِلٰهٍ إِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ إِلٰهٍ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝

پارہ 18 سورۃ مومنون 23 آیت 91: خدا نے کسی کو اپنا بیٹا نہیں بنایا اور نہ ہی کوئی دوسرا اس کے ساتھ معبود ہے اگر ایسا ہوتا تو ہر معبود اپنی اپنی مخلوقات کو لے کر چل دیتا اور ایک دوسرے پر غالب آجاتا سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ یہ لوگ جو کچھ خدا کے بارے میں گھڑتے ہیں خدا ان سے پاک ہے۔

إِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي ۚ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثٰى ۚ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ۚ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثٰى ۚ وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ۝ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا

بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّ كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۖ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۖ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○

سورۃ العمران 3 آیت 37-35 (سمجھنے اور غور کرنے کی بات ہے) جب عمران خاندان (بنی اسرائیل) کی ایک عورت نے کہا کہ جو (بچہ) میرے پیٹ میں ہے میں اس کو تیری (خداوندی) کی نذر کرتی ہوں دنیاوی جھنجھٹوں سے مبرا اور دور رکھوں گی تو (اسے) میری طرف سے قبول فرما بے شک تو بہتر سننے والا اور جاننے والا ہے جب اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو وہ کہنے لگی اے میرے پروردگار میں نے تو لڑکی جنی ہے (تو وہ پریشان ہوگئی) اور جو کچھ اس کو پیدا ہوا تھا اللہ تعالیٰ کو خوب معلوم تھا (اور نذر کے لئے) تو لڑکا (جو موزوں ہے کہ وہ) لڑکی کی طرح (ناتواں) نہیں ہوتا اور میں نے اس کا نام مریمؑ رکھا ہے اور میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں تو پروردگار نے اسے پسندیدگی کے ساتھ قبول فرمایا! اس کی اچھی طرح پرورش کی اور حضرت ذکریاؑ کو اُس (مریمؑ) کا کفیل بنایا۔ حضرت زکریاؑ جب کبھی عبادت خانے میں بی بی مریمؑ کے پاس جاتے تو اس کے پاس کھانا موجود پاتے۔ انہوں نے بی بی مریمؑ سے پوچھا کہ تمہارے پاس کھانا کہاں سے آیا ہے بی بی مریمؑ نے جواب دیا کہ خداوند تعالیٰ کے ہاں سے بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بے شمار رزق عنایت کرتا ہے۔

وَ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ○ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَ اسْجُدِيْ وَ ارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ○ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۖ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۖ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ○ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ○ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ۖ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۖ اِذَا قَضٰى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ○ وَ يُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ○

سورۃ العمران 3 آیت 48-42 فرشتوں نے بی بی مریمؑ سے کہا کہ خداوند کریم نے تم کو برگزیدہ کیا ہے اور پاک بنایا ہے اور تمام دنیا جہاں کی عورتوں پر برتری عطا کی ہے اے مریمؑ اپنے پروردگار کی فرماں برداری کرنا۔ سجدہ کرتے رہنا اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرتے رہنا یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم آپ کو (اے رسول کریمؐ) وحی کے ذریعے بتا رہے ہیں آپؐ اس وقت ان کے پاس نہیں تھے جب وہ لوگ حضرت مریمؑ کے پالنے کی ذمہ داری کی خاطر تیروں سے قرعہ اندازی کر رہے تھے اور نہ ہی آپ اُس وقت ان کے پاس موجود تھے جب وہ لوگ اس معاملے کے متعلق آپس میں جھگڑ پڑے فرشتوں نے کہا اے مریمؑ خداوند کریم اپنی جانب سے تمہیں ایک نعمت (فرمان) کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیحؑ ابن مریمؑ ہوگا جو دنیا اور آخرت میں نہایت محترم اور خداوند تعالیٰ کے مقربین میں سے ہوگا جو بچپن اور جوانی میں لوگوں کو خدا تعالیٰ کے احکام کی تعلیم دے گا اور نیکوکاروں میں سے ہوگا۔ بی بی مریمؑ نے کہا کہ اے میرے پروردگار مجھے بچہ کیسے ہوگا مجھے تو (آج تک) کسی انسان نے چھوا تک نہیں خداوند کریم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ جس طرح جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جب وہ کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو ارشاد فرماتا ہے کہ ہو جاؤ تو وہ ہو جاتا ہے وہ اس (عیسیٰؑ ابن مریمؑ) کو اپنے احکام اور دانشمندی تورات اور انجیل سکھائے گا۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًا o فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا o قَالَتْ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا o قَالَ اِنَّمَا أَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّاo

سورۃ مریم 19 آیت 19-16 اور قرآن کریم میں بی بی مریمؑ کا (قصہ بھی) بیان ہے کہ جب وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر مشرق کی طرف چلی گئی اور ان سے پردہ کر لیا اس وقت ہم نے اُن (بی بی مریمؑ) کی طرف اپنا فرشتہ بھیجا کہ وہ ان کے سامنے ہو بہو آدمی کی شکل میں حاضر ہوا بی بی مریمؑ بولیں کہ میں تجھ سے خداوند تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہوں اگر تم خداوند تعالیٰ سے ڈرتے ہو فرشتے نے جواب دیا کہ میں تو تمہارے پروردگار کا بھیجا ہوا پیغام رساں ہوں کہ تم کو ایک نیک اور حقیقی بیٹے کی بشارت دوں۔

قَالَتْ أَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا o قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهٗ اٰيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ

وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا o فَحَمَلَتْهُ فَانتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا o فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يَٰلَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَٰذَا وَكُنتُ نَسْيًا مَّنسِيًّا o فَنَادَاهَا مِن تَحْتِهَا أَلَّا تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا o وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا o

سورۃ مریم 19 آیت 25-20 بی بی مریمؑ نے کہا کہ مجھے بیٹا کیسے ہوگا کہ مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں اور میں بدکردار بھی نہیں ہوں فرشتے نے جواب دیا ایسا ہی ہوگا۔ تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ یہ میرے لئے آسان ہے تو وہ (بی بی مریمؑ) اس بچے (حضرت عیسیٰؑ) کے ساتھ حاملہ ہوگئیں اور ایک دور جگہ چلی گئیں پھر دردزہ اس کو کھجور کے تنے کی طرف لے آیا کہنے لگی کاش میں اس سے پہلے مرچکی ہوتی اور بھولی بسری ہوگئی ہوتی اس وقت اس کے نچلی طرف (جگہ ڈھلوان تھی) سے فرشتے نے اُس کو آواز دی کہ غمناک نہ ہو تمہارے پروردگار نے تمہارے نچلی طرف (جگہ ڈھلوان تھی) ایک چشمہ جاری کر دیا ہے۔ کھجور کے تنے کو پکڑ کر ہلاؤ اور تم پر تازہ کھجوریں گریں گی۔

فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنسِيًّا o فَأَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ قَالُوا يَٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا o يَٰأُخْتَ هَٰرُونَ مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا o فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَن كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا o قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا o

سورۃ مریم 19 آیت 30-26 (کھجوریں) کھاؤ (پانی) پیو اور (اپنے پیارے بیٹے حضرت عیسیٰؑ کو دیکھ کر) آنکھیں ٹھنڈی کرو ۔اگر کسی آدمی کو دیکھو تو کہنا میں نے اللہ تعالیٰ (کی خوشنودی) کے لئے روزہ کی منت مانی ہے لہذا آج میں کسی آدمی سے بات نہیں کروں گی۔ پھر وہ اس بچے کو گود میں اٹھائے اپنی قوم کے پاس آئی انہوں نے کہا اے مریم تم نے بڑا خراب کام کیا ہے اے ہارون کی بہن نہ تو تیرا باپ خراب کردار کا آدمی تھا اور نہ ہی تیری ماں بدکردار تھی تو بی بی مریمؑ نے اس بچے (حضرت عیسیٰؑ) کی طرف اشارہ کیا تو انہوں (بنی اسرائیل کے لوگوں) نے کہا کہ ہم اس بچے (حضرت عیسیٰؑ) سے کیسے بات کریں کہ وہ تو ابھی گود کا بچہ ہے بچے (حضرت عیسیٰؑ) نے کہا کہ میں خداوند تعالیٰ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب (انجیل) عطا کی ہے اور نبی بنایا ہے۔

وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا o

وَبَرًّا بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا ۝ وَالسَّلَٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدتُّ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ۝ ذَٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ ۝

سورۃ مریم 19 آیت 34-31 اور میں جہاں ہوں مجھے صاحب برکات بنایا ہے اور جب تک زندہ ہوں مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم ہے اور مجھے اپنی والدہ محترمہ کے ساتھ باآداب سلوک کرنے کا حکم ہے اور سرکش و بدبخت نہیں بنایا اور جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں مروں گا اور جس دن (قیامت کے روز) دوبارہ زندہ کر کے اُٹھایا جاؤں گا مجھ پر (اللہ تعالیٰ کی جانب سے) سلامتی ہے یہ بی بی مریمؑ کے بیٹے حضرت عیسیٰ کا (واقعہ) اور یہ سچی بات ہے جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔

بنی اسرائیل نے بی بی مریمؑ پر بدکاری کا الزام لگایا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی جناب سے بی بی مریمؑ کی پاکدامنی کی گواہی دی۔

وَالَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهَا مِن رُّوحِنَا وَجَعَلْنَاهَا وَابْنَهَا آيَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝

سورۃ انبیا 21 آیت 91 (بی بی مریم) اس نے اپنی آبرو کو محفوظ رکھا تو ہم نے ان کے دل میں اپنی طرف سے روح (ایمان) ڈال دی (ان کا خدائے وحدہٗ لاشریک پر پکا ایمان تھا) اور ان کو اور ان کے بیٹے (حضرت عیسیٰ) کو لوگوں کے لئے (خدا تعالیٰ پر ایمان لانے کا) ذریعہ بنایا۔

اللہ تعالیٰ حضرت مریم کی پاکدامنی کے متعلق فرمایا۔

وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِن رُّوحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهِ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ ۝

سورۃ تحریم 66 آیت 12 (مومنوں کا ایمان پکا کرنے کی خاطر مثال ہے) عمران (خاندان) کی (ایک) بیٹی بی بی مریمؑ نے اپنی آبرو کو محفوظ رکھا تو ہم نے اس میں اپنی طرف سے روح (ایمان) ڈال دی (ان کا خدائے وحدہٗ لاشریک پر پکا ایمان تھا) اور وہ اپنے پروردگار کے کلام اور اس کی کتابوں کو سچ مانتی تھی اور فرماں برداروں میں سے تھی۔

اور بنی اسرائیل کو حضرت عیسیٰ کے متعلق بتایا کہ بن باپ کی پیدائش پر حیران ہونے کی بات نہیں بلکہ یہ تو تمہارے ایمان کا امتحان ہے۔

قُلْ صَدَقَ اللَّهُ ۗ فَاتَّبِعُوا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝

سورۃ عمران 3 آیت 59 حضرت عیسیٰؑ کی مثال اللہ تعالیٰ کے حضور میں آدمؑ کی طرح ہے کہ اس نے پہلے اس کا قالب مٹی سے بنایا پھر فرمایا کہ (بندہ) بن جا اور وہ بن گیا۔

جس زمانے میں حضرت عیسیٰؑ ابن مریمؑ بنی اسرائیل کی ہدایت کی خاطر اس دنیا میں تشریف لائے ان دنوں کنعان (موجودہ اسرائیل اور فلسطین) پر رومنوں کا قبضہ اور راج تھا اور وہ اپنے قبضے کو برقرار رکھنے کی خاطر ہر قسم کی ظالمانہ کارروائیاں کرتے دوسری طرف بنی اسرائیل کے لوگ آزادی حاصل کرنے کے لئے ہر قسم کے حربے استعمال کرتے تھے۔

اُدھر یہودی علماء حضرات نے اپنے مفاد کے مدنظر اپنے دین میں طرح طرح کی تبدیلیاں کرلی تھی جو کہ راہ راست سے ہٹ کر بہت گمراہ ہو گئے تھے اور حضرت عیسیٰؑ ان کو ہر ممکن وعظ و نصیحت کرتے تھے آخر کار یہودی علماء حضرات نے تنگ آکر ایک منصوبہ بنایا یعنی ایک پنتھ دو کاج انہوں نے اس ساری جدوجہد آزادی (بغاوت) کا ذمہ دار اور سرغنہ حضرت عیسیٰؑ کو ٹھہرایا اور رومنوں کو مخبری کر دی کہ وہ شخص (حضرت عیسیٰؑ) فلاں جگہ چھپا بیٹھا ہے اور رومنوں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ اس شخص کو پھانسی دے دی وہ شخص حضرت عیسیٰؑ نہیں تھے بلکہ ان کی شبیہ سے ملتا جلتا حلیہ تھا۔ یاد رہے کہ ان دنوں رومنوں کا کوئی دین مذہب نہیں تھا (یعنی کافر تھے)۔

وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِج وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْط وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُط مَالَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّج وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۙ ○

سورۃ نسا 4 آیت 157 اور وہ (یہودی) یہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ کو قتل کر دیا ہے انہوں نے حضرت عیسیٰؑ کو قتل نہیں کیا اور نہ ہی انہیں سولی پر چڑھایا بلکہ ان کو ایک ملتی جلتی شبیہ معلوم ہوئی اور جو لوگ ان کے بارے اختلاف کرتے ہیں وہ ان کے بارے شک میں پڑے ہوئے ہیں اور پیروئی ظن کے سوا ان کو اس کا مطلق علم نہیں اور انہوں نے حضرت عیسیٰؑ کو یقیناً قتل نہیں کیا۔

بنی اسرائیل کے لوگ شیخیاں مار رہے تھے کہ ہم نے حضرت عیسیٰ کو نعوذ باللہ قتل کر دیا ہے یعنی وہ جس پیغام کو لے کر دنیا میں آئے وہ اب ختم ہو گیا ہے اور ساتھ ساتھ رومنوں کے ظلم وستم سے نجات مل جائے گی لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات کو کچھ اور ہی منظور تھا کچھ عرصے کے بعد رومنوں نے مسیحی دین قبول کر لیا ادھر یہودیوں نے آزادی کی خاطر جدوجہد جاری رکھی تو رومنوں نے یہودیوں کو مار مار کر ملک بدر کر دیا۔ یروشلم کو ایسا تباہ کیا کہ کھنڈر بنا دیا کنعان میں چند ایک یہودی

کہیں آبادیوں سے دور جنگلوں میں چھپے چھپائے رہ گئے یعنی فلسطین میں وہاں کے صرف اصلی باشندے باقی رہ گئے کنعان کا نام بدل کر فلسطین رکھ دیا اور یروشلم کا نام حضرت الیاسؑ کے نام پر ایلیا رکھ دیا۔

ہمارے عیسائی بھائی تصور کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ آسمان پر اٹھا لئے گئے اور مسلمانوں کے علماء حضرات اپنی حماقت کی وجہ سے عیسائی عقیدہ پر آمنا وصدقنا کہتے ہیں یہ بڑی جہالت ہے خداوند تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ○

سورۃ نسا 4 آیت 158 بلکہ خداوند تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو اپنی جناب سے نہایت اعلیٰ مرتبہ عنایت فرمایا اور اللہ تعالیٰ بڑا غالب اور حکمت والا ہے (آج کروڑوں مسیحی بھائی حضرت عیسیٰ کا کلمہ پڑھ رہے ہیں) یہی الفاظ اور معانی دوسری جگہوں میں استعمال ہوئے ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِى الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○

سورۃ مجادلہ 58 آیت 11 اے مومنو جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں کھل بیٹھو تو کھل کر بیٹھا کرو خداوند کریم تم کو خوش حالی بخشے گا اور جب کہا جائے کہ اُٹھ کھڑے ہو تو اُٹھ کھڑے ہو جو لوگ تم میں سے ایمان لائے ہیں اور جن کو علم عطا کیا گیا ہے خداوند تعالیٰ ان کے درجے بلند کرے گا خداوند کریم تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ○ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ○ الَّذِىْۤ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ○ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ○

سورۃ الم نشرح 94 آیت 1-4 کیا ہم نے آپ کا سینہ علم وحکمت محبت وشفقت، سخاوت و شجاعت وبصیرت اور صبر وتحمل سے نہیں بھر دیا اور ہم نے اپنی عنایات اور مدد سے تمہارا پریشانیوں اور مصائب کا بوجھ بھی اُتار دیا ہے جس نے تمہاری کمر توڑ رکھی تھی اور تمہاری عزت وتکریم بہت بڑھا دی۔

جن علماء حضرات نے یہ سمجھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر زندہ اُٹھا لیا ہے وہ سخت غلطی پر ہیں اللہ تعالیٰ نے خود حضرت عیسیٰ کی شان بیان فرمائی ہے۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۭ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ۡ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ڟ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ۭ اِنْتَھُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۭ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَفٰي بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ○ لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰۗىِٕكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۭ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ○

سورۃ نسا 4 آیت 171-172 مسیح یعنی مریمؑ کے بیٹے حضرت عیسیٰؑ (نہ خدا تھے نہ خدا کے بیٹے) خداوند کے رسول اور اُس کا فرمان (نعمت) تھے جو اس نے بی بی مریمؑ کی طرف نازل کیا تھا اور اس کی طرف سے ایک معجزہ تھے خدا تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور (یہ) نہ کہو (کہ خدا تین ہیں اس (اعتقاد) سے باز آؤ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے خدا تعالیٰ ہی معبود واحد ہے اس سے مبرا ہے کہ اس کے اولاد ہو جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اُسی کا ہے خدا تعالیٰ ہی کارساز ہے حضرت عیسیٰؑ کو اس بات سے عار نہیں تھا کہ خدائے وحدہ لاشریک کے بندے ہوں اور نہ ہی مقرب فرشتے (عار رکھتے ہیں) اور جو شخص خداوند تعالیٰ کا بندہ ہونے کو موجب عار سمجھے اور سرکشی کرے تو اللہ تعالیٰ سب کو قیامت کے دن اپنے سامنے جمع کرے گا۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَـيْـــًٔـا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۭ ○

سورۃ مائدہ 5 آیت 17 جو لوگ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ بن مریمؑ خدا ہیں وہ بے شک کافر ہیں (اُن سے) کہو کہ اگر خداوند تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ بن مریمؑ اور ان کی والدہ اور جتنے لوگ زمین پر ہیں سب کو ہلاک کرنا چاہے (تو اس کے آگے کس کی مجال ہے)

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰــهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۤ بِحَقٍّ ۭ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ۭ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ۭ

إِنَّكَ أَنتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ۝ مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَآ أَمَرْتَنِي بِهِۦٓ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ ۖ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝

سورۃ مائدہ 5 آیت 116-117 (اور اُس وقت کو بھی یاد کرو) جب خداوند کریم فرمائے گا کہ اے عیسیٰؑ ابن مریمؑ کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ خداوند تعالیٰ کے سوا مجھے اور میری والدہ مو معبود بناؤ وہ حضرت عیسیٰؑ کہیں گے کہ تو پاک ہے مجھے کب شایاں تھا کہ میں ایسی بات کہتا جس کا مجھے کچھ نہیں۔ اگر میں نے ایسا کہا ہوگا تو تجھ کو معلوم ہوگا (کیونکہ) جو بات میرے دل میں ہے تو اسے جانتا ہے اور جو بات تجھے معلوم ہے اسے میں نہیں جانتا بے شک تو سارے غیب کا جاننے والا ہے میں نے ان سے کچھ نہیں کہا بجز اس کے جس کا تو نے مجھے حکم دیا وہ یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ جو میرا اور تمہارا سب کا پروردگار ہے اور جب تک میں ان میں رہا ان (کے حالات) کی خبر رکھتا رہا اور جب تو نے مجھے موت دی تو ان کا نگران تھا اور تو ہر چیز سے خبردار ہے۔

9 ہجری میں نجران (یمن) سے عیسائیوں کا ایک بڑا وفد مسجد نبوی میں رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور تین دن بحث و مباحثہ ہوتا رہا لیکن وہ لوگ اسلام لانے پر راضی نہ ہوئے جذیہ ادا کرنا قبول کرلیا تین دن اپنے طور طریقہ کے مطابق مسجد نبوی میں عبادت کرتے رہے آخر رسول کریم نے ان کو مباہلہ کی دعوت دی۔

اَلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَلَا تَكُن مِّنَ الْمُمْتَرِينَ ۝ فَمَنْ حَآجَّكَ فِيهِ مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَآءَنَا وَأَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَأَنفُسَنَا وَأَنفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَل لَّعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَٰذِبِينَ ۝

سورۃ العمران 3 آیت 60-61- یہ حقیقت تو خداوند کریم کی جانب سے تم پر واضح ہو چکی ہے سو تم شک کرنے والوں میں سے ہرگز نہ ہونا پھر اگر یہ لوگ حضرت عیسیٰؑ کے بارے تم سے جھگڑا کریں جبکہ حقیقت تم کو معلوم ہوگئی ہے تو ان سے کہنا کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں اور عورتوں کو لاتے ہیں اور تم بھی اپنے بیٹوں اور عورتوں کو لاؤ ہم خود بھی آجاتے ہیں اور تم بھی آؤ پھر دونوں فریق (اللہ تعالیٰ سے) دعا و التجا کریں اور جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت بھیجیں۔

لیکن وہ لوگ مباہلہ کی خاطر حاضر نہ ہوئے لیکن تھوڑے عرصہ بعد ان کی اولاد نے اسلام قبول کرلیا۔

وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّاo

سورۃ مریم 9 آیت -33 (حضرت عیسیٰؑ کا بیان ہے) مجھ پر (خداوند تعالیٰ) کی جانب سے سلامتی ہے جس دن میں پیدا ہوں جس دن میں مروں گا اور جس دن (قیامت کے روز) میں دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا لہذا ایسا خیال یا تصور کرنا کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف ہے اور گناہ ہے مزید دیکھئے 5/18 چرچ کی انتظامیہ کا قانون ہے کہ جو بھی مرد یا عورت مذہب کی خاطر زندگی وقف کرے گا وہ ساری عمر مجرد رہے گا یعنی شادی نہیں کرے گا کہ ازدواجی ذمہ داریوں سے واسطہ نہ پڑے اور دنیاوی مسائل اور لالچ میں پڑنے کا موقع ہی نہ پیدا ہو - یہ قدرت کے نظام اور خداوند تعالیٰ کے احکام کی عین خلاف ورزی ہے اور ہم آئے دن دیکھ رہے ہیں کہ پادری صاحبان اور دوسرے اہلکار حضرات نہایت گھناؤ نے اور شرمناک جرائم کا ارتکاب کر رہے ہیں-

وَجَعَلْنَا فِی قُلُوْبِ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً وَرَهْبَانِیَّةَ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَیْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَایَتِهَا فَاٰتَیْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ وَكَثِیْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَo

سورۃ الحدید 57 آیت -27 (اور جن لوگوں نے ان (حضرت عیسیٰؑ) کی پیروی کی) ان کے دلوں میں شفقت اور مہربانی ڈال دی اور رہبانیت (یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے کنارہ کشی) تو خود انہوں نے (اپنی طرف سے) ایک نئی بات نکال لی تھی ہم نے ان کو اس کا حکم نہیں دیا تھا مگر انہوں نے (اپنے خیال میں) خداوند کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ایسا کیا پھر جیسے اُس کو نبھانا چاہئے تھا وہ بھی نہ کر سکے پس ان میں سے جو لوگ ایمان لائے ان کو ہم نے اس پر انعام دیا اور ان میں بہت لوگ تو گناہگار ہیں-

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ o قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَةَ اللّٰهِ الَّتِیْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِیَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا خَالِصَةً یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَo قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِo

سورۃ اعراف 7 آیت 32-31: اے آدمؑ کی اولاد نماز کے لئے اچھے اور صاف کپڑے پہن کر آؤ اور کھاؤ اور پیو لیکن فضول خرچی نہ کرو کہ خداوند تعالیٰ فضول خرچ کرنے والوں کو دوست نہیں بناتا۔ پوچھو کہ جو زینت اور کھانے پینے کی پاکیزہ چیزیں خداوند کریم نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کی ہیں ان کو کس نے حرام ٹھہرایا ہے کہہ دو یہ چیزیں دنیا کی زندگی میں ایمان والوں کے لئے ہیں اور قیامت کے روز خاص انہی کے حصے میں آئیں گی اس طرح خدا تعالیٰ اپنے احکام سمجھنے والوں کے لئے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے۔ (اے رسول کریم) آپ فرما دیں کہ میرے پروردگار نے تو بے حیائی کو اعلانیہ اور پوشیدہ اور گناہ کو اور ناحق زیادتی کرنے کو حرام قرار دیا ہے اور اس کو بھی کہ تم کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراؤ۔

اس آیت کریمہ میں رہبانیت اور ساتھ ہی ساتھ حضرت عیسیٰؑ اور بی بی مریمؑ کو خدا ٹھہرانے پر وعید کی گئی ہے۔

☆☆

منافقین کا بیان

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝

سورۃ بقرہ آیت 8 :اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں لیکن وہ ایمان نہیں لائے (اپنے گمان ہیں) یہ خدا اور مومنوں کو دھوکہ دیتے ہیں حقیقت میں اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہیں مگر سمجھتے ہیں ان کے دلوں میں (کفر) کا مرض ہے۔ خدا نے ان کا مرض زیادہ بڑھا دیا ہے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد مت پھیلاؤ تو کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔ دیکھو

یہ بے شک مفسد ہیں لیکن سمجھتے نہیں اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ جس طرح اور لوگ ایمان لائے تم بھی ایمان لے آؤ تو کہتے ہیں کہ جس طرح بے وقوف (لوگ) ایمان لائے ہیں اُسی طرح ہم بھی ایمان لے آئیں یاد رکھو یہی لوگ بے وقوف ہیں لیکن وہ سمجھتے ہیں۔

يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ o

سورۃ 3 عمران آیت 154 وہ (منافق) اپنے دل میں ایسے خیالات چھپائے ہیں جو آپ کو بتاتے نہیں وہ آپس میں کہتے ہیں کہ اگر اس معاملہ میں ہمارا کچھ اختیار ہوتا تو ہم یہاں قتل ہی نہ کئے جاتے۔ آپ فرمادیں کہ تم اگر گھر میں بھی بیٹھے رہتے تو جن کے واسطے قتل ہونا لکھ دیا گیا تھا وہ یقیناً اپنی موت کے مقام (مقتل) پر پہنچ جاتے۔

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۠ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ o

سورۃ النسا 4 آیت 14 اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم کا حکم نہیں مانتے اور اس کی مقرر کردہ حدود کی خلاف ورزی کرتے ہیں وہ آگ میں ڈالے جائیں گے ان کو ذلیل کرنے والا عذاب ہوگا۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ؕ وَ يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا ۢ بَعِيْدًا o وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا o

پارہ 5 سورۃ النسا 4 آیت 60 کیا تم نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جو دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ کتاب تم پر نازل ہوئی اور جو کتابیں تم سے پہلے نازل ہوئیں ان سب پر ایمان رکھتے ہیں اور چاہتے یہ ہیں کہ اپنا مقدمہ ایک سرکش کے پاس لے جا کر فیصلہ کرائیں حالانکہ ان کو حکم دیا گیا ہے کہ اس پر اعتقاد نہ رکھیں اور شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ ان کو بہکا کر راستے سے دور ڈال دے اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو حکم خدا نے نازل فرمایا ہے اس کی طرف رجوع کرو اور پیغمبر کی طرف آؤ تو تم منافقوں کو دیکھتے ہو کہ وہ ناامید ہو کر اپنا رخ تمہاری طرف سے پھیر لیتے ہیں۔

وَ یَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِکَ بَیَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَیْرَ الَّذِیْ تَقُوْلُ وَاللّٰهُ یَکْتُبُ مَا یُبَیِّتُوْنَ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ وَکَفٰی بِاللّٰهِ وَکِیْلًا○

پارہ 5 سورۃ النسا 4 آیت 81 اور یہ لوگ زبانی زبانی تو آپ کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ لیکن جب تمہارے پاس سے چلے جاتے ہیں تو ان میں سے بعض لوگ رات کو تمہاری نصیحت کے خلاف مشورے کرتے ہیں خدا ان کو لکھ لیتا ہے تو ان کا کچھ خیال نہ کرو اور خدا پر بھروسہ رکھو اور خدا ہی کارساز کافی ہے۔

اَلَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا○

پارہ 5 سورۃ النسا 4 آیت 139 جو لوگ مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا یہ ان کے ہاں عزت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ساری عزت تو خدا کے پاس ہے۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوةِ قَامُوْا کُسَالٰی یُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِیْلًا○

پارہ 5 سورۃ النسا 4 آیت 142 منافق (اپنے خیال میں اپنے مکر وفریب سے) خدا تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں یہ اس کو کیا دھوکہ دیں گے وہ انہیں کو غلط فہمی میں ڈالنے والا ہے اور جب یہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو سستی اور کاہلی کی حالت میں صرف لوگوں کو دکھانے کے لئے۔ خدا کو تھوڑا ہی یاد کرتے ہیں۔

مُّذَبْذَبِیْنَ بَیْنَ ذٰلِکَ لَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِیْلًا○

پارہ 5 سورۃ النسا 4 آیت -143 حقیقت میں نہ وہ اس گروہ کے ساتھ اور نہ دوسرے گروہ کے ساتھ بس بیچ میں لٹک رہے ہیں کو اللہ تعالیٰ گمراہ کردے تم اس کو کبھی راستہ پر نہ پاؤ گے۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِیْرًا○

پارہ 5 سورۃ النسا 4 آیت 145 کچھ شک نہیں کہ منافق لوگ دوزخ کے سب سے گہرے گڑھے میں ہوں گے اور تم کسی کو ان کا مددگار نہیں پاؤ گے۔

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

پارہ 6 سورۃ مائدہ 5 آیت 13- تو ان لوگوں کے عہد توڑ دینے کے سبب ہم نے ان پر لعنت کی اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا یہ لوگ کلمات کو اپنے موقع ومحل سے بدل دیتے ہیں اور جن باتوں کی ان کو نصیحت کی گئی تھی ان کا بھی ایک حصہ بھلا دیا تھوڑے آدمیوں کے سوا تم ان کی ایک نہ ایک خیانت کی خبر پاتے رہو گے تو ان کی خطائیں معاف کرو اور ان سے درگزر کرو کہ خدا احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ؕ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝ وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝

پارہ 10 سورۃ توبہ 9 آیت 53 کہہ دو کہ تم (اللہ تعالیٰ کے راستے میں) مال خوشی سے خرچ کر دیا۔ بیزاری سے تم سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا تم نافرمان لوگ ہو اور ان کے خرچ کے قبول ہونے میں کوئی چیز مانع نہیں ہوئی سوا اس کے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے کفر کیا اور نماز کو آتے ہیں تو سست اور کاہل ہو کر اور خرچ کرتے ہیں تو بیزاری سے۔

وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ؕ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ۝ لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ۝

پارہ 10 سورۃ توبہ 9 آیت 56 اور (منافق لوگ) خدا کی قسمیں کھاتے ہیں کہ وہ تمہیں (مسلمانوں) میں سے ہیں حالانکہ وہ تم میں سے نہیں ہیں بلکہ یہ اصلی حالت میں ظاہر ہونے سے ڈرتے ہیں۔ اگر ان کو کوئی بچاؤ کی جگہ یا غار یا زمین کے اندر گھسنے کی جگہ مل جائے تو فوراً روپوش ہو جائیں گے۔

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝ اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ

فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○

پارہ 10 سورۃ توبہ 9 آیت 66 اے منافقو بہانے مت بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو اگر ہم تم میں سے ایک گروہ کو معاف بھی کر دیں تو دوسرے گروہ کو ضرور سزا دیں گے کیونکہ وہ گناہ کرتے رہے ہیں منافق مرد اور منافق عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں کہ برے کام کرنے کی ترغیب دیتے ہیں اور نیک کام کرنے سے روکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہوں نے خدا کو بھلا دیا ہے تو خدا تعالیٰ نے بھی ان کو بھلا دیا ہے۔ بے شک منافق نافرمان ہیں۔

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ○

سورۃ توبہ 9 آیت 68 اللہ تعالیٰ نے منافق مردوں، منافق عورتوں اور کافروں سے جہنم کی آگ کا وعدہ کیا ہے۔ جس میں ہمیشہ (جلتے) رہیں گے وہی ان کے لئے مناسب ہے۔ خداوند تعالیٰ نے ان پر لعنت کی ہے اور ہمیشہ کے لئے عذاب ہے۔

رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ○ لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۟ ○

سورۃ توبہ 9 آیت 80۔ اے رسولِ خدا آپ ان (منافقوں) کی معافی کے لئے دعا مانگیں یا نہ (ان کا گناہ معافی کے قابل نہیں) اگر آپ ستر مرتبہ بھی ان کی معافی کے لئے دعا کریں گے اللہ تعالیٰ ان کو معاف نہیں کرے گا کیونکہ انہوں نے (حقیقت میں) اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کو ماننے سے انکار کیا ہے اور اللہ تعالیٰ گمراہوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ؕ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ؕ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ اِنَّهُمْ رِجْسٌ ۫ وَّمَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○

پارہ 11 سورۃ توبہ 9 آیت 94 جب تم ان (منافقوں) کے پاس واپس جاؤ گے تو تم سے

عذر کریں گے تم کہنا کہ عذر مت کرو ہم ہرگز تمہاری بات نہیں مانیں گے خدا نے ہم کو تمہارے سارے حالات بتا دیئے ہیں اور ابھی خدا تعالیٰ اور اس کا رسول تمہارے اعمال کو اور دیکھیں گے پھر تم غائب و حاضر کے جاننے والے خدائے واحد کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور جو عمل تم کرتے رہے ہو وہ سب تمہیں بتا دے گا۔ جب تم اس کے پاس لوٹ کر جاؤ گے۔

تو تمہارے سامنے خداوند کریم کی قسمیں کھائیں گے تا کہ تم ان سے درگزر کرو سو ان کو بھول جاؤ یہ ناپاک ہیں اور جو کام یہ کرتے رہے ہیں ان کے بدلے ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔

يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ۝ الْأَعْرَابُ أَشَدُّ كُفْرًا وَنِفَاقًا وَأَجْدَرُ أَلَّا يَعْلَمُوا حُدُودَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝

پارہ 11 سورۃ توبہ 9 آیت 96 یہ منافق تمہارے روبرو قسمیں کھائیں گے تا کہ تم ان سے خوش ہو جاؤ لیکن اگر تم ان سے خوش ہو جاؤ گے تو خدا تعالیٰ تو نافرمان لوگوں سے خوش نہیں ہوتا۔

الْأَعْرَابُ أَشَدُّ كُفْرًا وَنِفَاقًا وَأَجْدَرُ أَلَّا يَعْلَمُوا حُدُودَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝

پارہ 11 سورۃ توبہ 9 آیت 97 دیہاتی عرب (بدو) سخت کافر اور سخت منافق ہیں اور اس قابل ہیں کہ جو احکام شریعت خدا تعالیٰ نے اپنے رسول کے ذریعے نازل فرمائے ہیں ان سے واقف ہی نہ ہوں اور خدا جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ ۖ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ۖ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ ۖ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۚ سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَىٰ عَذَابٍ عَظِيمٍ ۝

پارہ 11 سورۃ توبہ 9 آیت 101 اور تمہارے گردونواح کے بعض بدو منافق ہیں اور بعض مدینے والے بھی نفاق پر اڑے ہوئے ہیں تم انہیں نہیں جانتے ہم جانتے ہیں ہم ان کو دوگنی سزا دیں گے پھر وہ دردناک عذاب میں ڈالے جائیں گے۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ ۚ أَفَأَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوا لَا يَعْقِلُونَ ۝ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْظُرُ إِلَيْكَ ۚ أَفَأَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوا لَا

يُبْصِرُوْنَ ۝ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَلٰكِنَّ النَّاسَ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝

سورۃ یونس 10 آیت 42 اور منافقوں میں کچھ ایسے بھی ہیں کہ تمہاری طرف کان لگاتے ہیں تو کیا تم بہروں کو سناؤ گے جب کہ کچھ سمجھنے کی عقل بھی نہ رکھتے ہوں اور ان میں کچھ ایسے بھی ہیں کہ تمہاری طرف دیکھتے ہیں تو کیا تم اندھوں کو راستہ دکھاؤ گے اگرچہ کچھ بھی دیکھنے کی بصیرت نہ رکھتے ہوں خدا تو لوگوں پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا بلکہ لوگ خود ہی اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَإِنْ أَصَابَهٗ خَيْرُ ۨاطْمَأَنَّ بِهٖ ۚ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ۨانْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝

پارہ 17 سورۃ حج 22 آیت 11 اور لوگوں میں کچھ آدمی ایسے بھی ہوتے ہیں جو ایسی حالت (ایمان کی کمزوری) میں خدا کی عبادت کرتے ہیں کہ اگر ان کو کچھ فائدہ پہنچے تو وہ مطمئن اور خوش ہو جاتے ہیں اور اگر کوئی مصیبت آن پڑے تو منہ پھیر لیتے ہیں یعنی کافر ہو جاتے ہیں انہوں نے اس دنیا میں بھی نقصان اٹھایا اور آخرت میں بھی اور یہی کھلم کھلا نقصان ہے۔

وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَأَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَمَا أُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝

پارہ 18 سورۃ نور 24 آیت 47 اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم خدا پر اور رسول پر ایمان لائے اور ان کا حکم مان لیا پھر ان میں سے ایک فرقہ منہ پھیر لیتا ہے اور یہ لوگ صاحب ایمان نہیں ہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَإِذَا أُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ۭ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ۭ أَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ۝

پارہ 20 سورۃ عنکبوت 29 آیت 10 اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم خدا پر ایمان لائے جب ان کو خدا کے راستے میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے وہ لوگوں کی طرف سے ظلم اور زیادتی کو ایسے سمجھتے ہیں کہ خدا کی جانب سے عذاب نازل ہوا ہو اور اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے مدد کو پہنچے تو کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ساتھ تھے کیا جو کچھ اہل عالم کے سینوں میں ہے خدا اس سے واقف نہیں۔

فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا أَرْحَامَكُمْ ۝

پارہ 26 سورۃ محمد 47 آیت 22 اے منافقو عجب نہیں کہ اگر تم حاکم بن جاؤ تو ملک میں خرابی کرنے لگو اور اپنے رشتوں کو توڑ ڈالو۔

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ۝ وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ؕ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ۝

پارہ 26 سورۃ محمد 47 آیت 29 کیا وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے یہ خیال کئے ہوئے ہیں کہ خدا ان کے کینوں کو ظاہر نہیں کرے گا اور اگر ہم چاہتے تو تم کو وہ لوگ دکھا بھی دیتے اور تم ان کو ان کے چہروں سے ہی پہچان لوگ گے اور تم ان کو انداز گفتگو سے پہچان لوگے اور خدا تمہارے اعمال سے واقف ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

پارہ 28 سورۃ مجادلہ 58 آیت 14 بھلا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو ایسوں سے دوستی کرتے ہیں جن پر خدا کا غضب ہوا وہ نہ تم میں ہیں اور نہ ان میں اور جان بوجھ کر جھوٹی باتوں پر قسمیں کھاتے ہیں خدا نے ان کیلئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے یہ جو کچھ کرتے ہیں یقیناً برا ہے۔

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۝ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝

پارہ 28 سورۃ منافقون 63 آیت 1 اے محمد صلعم جب منافق لوگ تمہارے پاس آتے ہیں تو (از راہ نفاق) کہتے ہیں کہ ہم اقرار کرتے ہیں کہ آپ بے شک خدا کے پیغمبر ہیں اور خدا جانتا ہے کہ واقعی تم اس کے پیغمبر ہو لیکن خدا بتائے دیتا ہے کہ منافق دل سے اعتقاد نہ رکھنے کی وجہ سے

جھوٹے ہیں انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے اور ان کے ذریعے لوگوں کو خدا کے راستے سے روک رہے ہیں کچھ شک نہیں کہ جو کام یہ منافق کر رہے ہیں بُرے ہیں یہ اس وجہ سے کہ یہ پہلے تو ایمان لائے پھر کافر ہو گئے سو ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی ہے تو اب یہ سمجھتے ہی نہیں اور جب تم ان کی طرف دیکھتے ہو تو ان کے قد و قامت تم کو بھلے محسوس کرتے ہیں اور جب وہ بولتے ہیں اور تم ان کی باتیں توجہ سے سنتے ہو۔ وہ بالکل بیکار ہیں جیسے سوکھی ہوئی لکڑیاں ٹیک دے کر کھڑی کر دی گئی ہوں۔

اور بزدل ایسے کہ ہر زور کی آواز کو سمجھیں کہ (لاشیں) ان پر بلا آگئی یہ تمہارے دشمن ہیں۔ ان سے بے خبر نہ رہنا۔ خدا ان کو ہلاک کرے یہ کہاں بہکے پھر رہے ہیں۔

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْلَهُمْ ۭ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ۭ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝

پارہ 28 سورۃ منافقون 63 آیت 6 تم ان کے لئے مغفرت مانگو یا نہ مانگو ان کے حق میں برابر ہے خدا ان کو ہرگز نہیں بخشے گا بے شک خدا نافرمانوں کو ہدایت نہیں کرتا یہی لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ جو لوگ خدا کے رسول کا ساتھ دیتے ہیں ان پر کچھ خیرات نہ کرو یہاں تک کہ یہ خود بخود بھاگ جائیں حالانکہ آسمانوں اور زمین کے خزانے خدا ہی کی ملکیت ہیں لیکن منافق نہیں سمجھتے۔

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ۝ وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۭ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِىْ لَحْنِ الْقَوْلِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ۝

سورۃ محمد 47 آیت 29,30 کیا وہ لوگ (کافر اور منافق) جن کے دلوں میں (کفر کی) بیماری ہے یہ خیال کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان کے کینوں کو ظاہر نہیں کرے گا اگر ہم چاہتے تو تم کو وہ لوگ دکھا بھی دیتے اور تم ان کو ان کے چہروں سے پہچان بھی لیتے لیکن تم ان کو ان کی گفتگو کے انداز سے ضرور پہچان لو گے اور خداوند تعالیٰ تمہارے سب اعمال سے خوب واقف ہے۔

☆☆

کتا پالنے کے بارے میں

کتا ایک نجس جانور ہے اور شوق کی خاطر کتا پالنے سے رسول کریم کے فرمان کے مطابق ثواب اور نیکیاں کم ہو جاتی ہیں لیکن کھیتوں، گھروں، بھیڑوں، بکریوں یا دوسرے جانوروں کے ریوڑیوں کی حفاظت کے لئے کتا پالنا ممنوع نہیں صحیح بخاری پارہ-9

اور اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے شکار کے لئے کتا پالنے میں نہ کوئی برائی ہے اور نہ ہی ممانعت۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ۭ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۡ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

سورۃ مائدہ 5 آیت 4 (لوگ) آپ سے پوچھتے ہیں کہ کون کون سی چیزیں ان کے لئے حلال ہیں آپ فرما دیں کہ تمام پاکیزہ چیزیں تم کو حلال ہیں اور وہ شکار بھی حلال ہے جو تمہارے لئے ان شکاری جانوروں نے پکڑا ہو جن کو تم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق شکار کرنا سکھایا ہے جو شکار وہ تمہارے لئے پکڑیں اس کو کھا لیا کرو۔ شکاری جانوروں کو چھوڑتے وقت خدا تعالیٰ کا نام لیا کرو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو بے شک خدا تعالیٰ جلد ہی حساب لینے والا ہے۔

گو کتے کا صاف صاف ذکر نہیں لیکن شکاری جانوروں میں پہلے نمبر پر کتے کا نام آتا ہے۔
آج کل بے شمار مشکل کاموں میں مدد کے لئے کتے پالے جاتے ہیں مثلاً معذور افراد کی مدد کی خاطر۔ اندھوں کو بحفاظت سیدھے راستے پر لے جانے کے لئے، دنگا اور فساد کو قابو کرنے کے لئے اور امن و امان قائم کرنے کے لئے۔ منشیات کے قبیح کاروبار کو روکنے کے لئے۔ دشمن کی بچھائی ہوئی بارودی سرنگوں اور خفیہ پھندے اور جال (BOOBY TRAPS) کا کھوج لگانے اور تلاش کرنے کی خاطر دہشت گردی کو روکنے کی خاطر اور گھروں کی حفاظت کی خاطر اور جانوروں کا شکار کرنے کے لئے کتے پالے اور سدھائے جاتے ہیں حقیقت میں آج کل اَن گنت مسائل حل کرنے میں کتوں سے مدد لی جاتی ہے۔

اصل میں کتے پالنے میں اچھائی یا برائی نہیں بلکہ جس مقصد کے لئے کتے پالے جائیں اُس کو سامنے رکھتے ہوئے فیصلہ دیا جانا زیادہ مناسب ہوگا۔

☆☆

کیمرہ، فوٹوگرافی اور تصویروں کے باب میں

خداوند تعالیٰ نے بار بار قرآن کریم میں متعدد مقامات پر مثالیں دے کر اپنے احکام کا مقصد اور مدعا بیان کیا ہے تصویروں کے متعلق بھی فیصلہ صادر کرتے وقت مقصد کو سامنے رکھنا مناسب ہو گا۔ زمانہ جاہلیت میں آج کل کی طرح نہ ہی کیمرے تھے اور نہ ہی ٹیلیویژن بلکہ تصویریں عبادت کی خاطر بنائی جاتی تھیں جب فتح مکہ کے موقع پر رسول کریمؐ نے خانہ کعبہ کا دروازہ کھولا تو اندر بہت ہی بت رکھے تھے اور ساتھ حضرت عیسیٰؑ اور بی بی مریمؑ کی تصویریں رکھی تھیں بلکہ اسی طرح آج لوگ اپنی قسمت ستاروں سے منسلک کئے ہیں بعض لوگ پتھروں پر ایمان رکھتے ہیں کہ فلاں قسم کا پتھر انگوٹھی میں خوش بختی کا نشان ہے اور پاکستان میں لوگوں نے بہشتی دروازہ بنا لیا ہے یہ سب شرک ہے اور بہت بڑا گناہ ہے اس معاملے میں اسلامی نظریاتی کونسل کے لئے راہنمائی کرنا لازم ہے۔

دوسری طرف حکومت کے لئے دفاعی فوجوں، پولیس اور دوسری سرکاری محکموں کے لئے تصویریں لازم ہیں ملک کی سلامتی اور دفاع کی خاطر کیمرہ، فوٹوگرافی اور تصویریں انتہائی ضروری ہیں کہ یہ آنکھ کا نعم البدل ہیں کہ دشمن پر نظر رکھی جائے کہ اس کی طاقت کیسی ہے اور کتنی ہے اور کیا اقدام کرنے والا ہے کہ مناسب دفاعی تدبیریں اختیار کی جاسکیں اور رسول کریم دشمن کی حرکات و سکنات پر نظر رکھنے کے لئے جاسوسی کی خاطر اکثر جتھے روانہ کرنے اور آج کل پولیس کو ملک میں

امن و امان قائم رکھنے اور بدقماش اور جرائم پیشہ افراد کو قابو کرنے کے لئے کیمرہ، فوٹو گرافی کی سہولت نہایت لازم ہے۔

قریباً قریباً ہر صنعت اور ادارے میں اپنے کام کی نوعیت کی مناسبت سے فوٹو گرافی اور تصویریں انتہائی ضروری ہیں ساتھ ساتھ اپنے عملہ کی شناخت اور پہچان کے لئے تصویریں ضروری ہیں تعلیم کے ہر شعبہ میں چاہے انجینئرنگ ہو یا سائنس۔ چاہے طب ہو یا جراحت چاہے فلکیات ہو یا نباتات کیمرہ، فوٹو گرافی اور تصویروں کا ہونا نہایت لازم ہے اور عین ممکن ہے کہ ملت اسلامیہ، حکومت اور افراد کی زندگی میں ایسے اہم مقام اور موڑ آئیں جن کی یاد تازہ رکھنے کے لئے کیمرہ، فوٹو گرافی اور تصویریں ضروری ہوں جن میں مثال کے طور پر شناختی کارڈ، پاسپورٹ ڈرائیور لائسنس یا ایسے کئی قسم کے مواقع ہو سکتے ہیں حقیقت میں کیمرہ، فوٹو گرافی اور تصویروں کی اہمیت اور افادیت کا احاطہ کرنا ناممکن امر ہے۔

سعودی عرب کے شاہ فیصل نے ایک عالم کو ٹیلیفون کا چونگا دیا تو عالم صاحب نے کہا حرام حرام استغفراللہ۔ بادشاہ نے عالم کو دوبارہ کہا کہ ٹیلیفون کان سے لگائے جب عالم نے ٹیلیفون کان سے لگایا تو فوراً پکار اُٹھا الحمدللہ عالم صاحب کے مزاج میں اتنی بڑی تبدیلی کیسے آگئی۔ دوسری طرف سے ٹیلیفون پر قرآن کریم کی قرات جاری تھی۔

لہٰذا مناسب ہو گا کہ کیمرہ، فوٹو گرافی یا تصویروں کے متعلق فتویٰ دینے کی بجائے ان کے مقصد یا منشا کے متعلق غور کیا جائے جس طرح لوگ قبروں پر حاجت روائی کے لئے حاضری دیتے ہیں یا بہشتی دروازے سے گزرتے ہیں یہ یقیناً شرک اور قبیح فعل ہے اگر اسی طرح کہیں تصویریں عبادت یا حاجت روائی کے لئے بنائی جاتی ہیں تو یقیناً ایسا فعل بھی شرک اور قبیح ہو گا۔

ایک آدمی ضرورت پڑنے پر اپنے دفاع کی خاطر بندوق استعمال کرتا ہے اور دوسرا آدمی اسی بندوق کو ظلم و زیادتی اور لوٹنے کی خاطر استعمال کرتا ہے تو ان حالات میں بندوق کو موردالزام ٹھہرانا تو یقیناً حماقت اور جہالت ہو گی ہاں مقصد پر نگاہ رکھنا لازم ہے۔ تصویروں کا معاملہ بھی بعینہ ایسا ہے پاکستان میں پردہ نشین یعنی برقعہ پوش خواتین پاسپورٹ اور شناختی کارڈ پر فوٹو لگوانے سے مستثنیٰ ہیں پتہ نہیں یہ پاکستان اور ملت اسلامیہ کے کس دشمن کے دماغ کی اختراع تھی یا کسی عقل کے دشمن اور سادہ لوح کی کارستانی ہے پاکستان اور ملت اسلامیہ ہر چہار اطراف سے دشمنوں میں گھری ہوئی ہے اور جو اندرونی دشمن ہیں ان کا شمار ناممکن ہے۔

یہ آج کل کی بات نہیں اسلام کی شروع تاریخ سے ایسا ہوتا آیا ہے۔ رسول کریمؐ نے جب مکہ

کے کافروں کے خلاف اقدام کا منصوبہ بنایا تو ایک صحابیؓ حاطب بن ابو بلتعہ جو گو ایماندار اور پکے مسلمان تھے جنگ بدر میں بڑی بہادری اور جانفشانی سے لڑے تھے حاطب نے ایک خط مکہ کے کافروں کو لکھا جس میں مکہ کے کافروں پر حملہ کے متعلق رسول کریمؐ کے منصوبہ کی تفصیل تھی یہ خط عورت کو دیا کہ مکہ کے کافروں کو دے شاید اسکے بدلے وہ حاطب کے بیوی بچوں کیساتھ اچھا سلوک کریں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی جناب سے رسول کریمؐ کو اطلاع کر دی اور آپؐ نے حضرت علیؓ اور زبیر بن عوام کو اس عورت کے سامان کی اچھی طرح تلاشی لی لیکن خط نہ ملا۔ حضرت علیؓ نے سوچا کہ رسولؐ کریم کا فرمان تو غلط نہیں ہو سکتا لہٰذا اس عورت کو دھمکی دی کہ خط ہمارے حوالے کر دو ورنہ تمہاری جامہ تلاشی لیں گے تو عورت نے اپنے جوڑے سے خط نکال کر حضرت علیؓ کو پیش کر دیا جو رسول کریمؐ کو پیش کر دیا گیا یہی موقعہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی جانب ہدایت نازل ہوئی یہ 7 ہجری کا واقعہ ہے۔

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّىْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ۗ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِىْ سَبِيْلِىْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِىْ ۖ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ۗ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝

سورۃ ممتحنہ 60 آیت 1 مومنو اگر تم میری خاطر لڑنے اور میری خوشنودی کی طلب میں (مکے سے) نکلے ہو تو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم تو ان کو دوستی کے پیغام بھیجتے ہو اور وہ دین اسلام سے جو تمہارے پاس آیا ہے منکر ہیں اور اس وجہ سے کہ تم خداوند تعالیٰ پر ایمان لائے ہو پیغمبر (رسول کریمؐ) اور تم کو جلاوطن کرتے ہیں تم ان کی طرف پوشیدہ دوستی کا پیغام بھیجتے ہو جو کچھ تم مخفی اور اعلانیہ کرتے ہو وہ مجھے معلوم ہے اور جو کوئی تم میں سے ایسا کرے گا وہ سیدھے راستے بھٹک گیا۔

اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ۝ لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

سورۃ ممتحنہ 60 آیت 3-2 اگر یہ کافر تم پہ غلبہ حاصل کر لیں تو تمہارے دشمن ہو جائیں اور ایذا دینے کی خاطر تم پر ہاتھ اٹھائیں اور زبانیں بھی اور چاہتے ہیں کہ تم کسی طرح کافر ہو جاؤ قیامت

کے دن نہ تمہارے رشتے ناطے کام آئیں گے اور نہ ہی اولاد۔ اس روز وہی تم میں فیصلہ کرے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو خداوند تعالیٰ اس کو دیکھ رہا ہے۔

اور مدینہ منورہ ہی میں منافقوں نے مسلمانوں میں نفاق، پھوٹ اور دشمنی ڈالنے کی نیت سے مسجد ضرار بنوائی اور رسول کریمؐ سے عرض کی کہ تشریف لائیں اور نماز پڑھائیں رسول کریمؐ تبوک کی لڑائی کو روانہ ہو رہے تھے فرمایا کہ واپس آنے پر نماز پڑھائیں گے جب آپ تبوک سے واپس تشریف لائے تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا۔

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مِن قَبْلُ ۚ وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنَىٰ ۖ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ○ لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا ○

سورۃ توبہ 9 آیت 8-107 (ایسے بھی لوگ ہیں) جنہوں نے اس غرض سے مسجد بنائی کہ (مسلمانوں کو) نقصان پہنچائیں۔ کفر کریں اور مومنوں میں تفرقہ ڈالیں اور جو لوگ خدا تعالیٰ اور رسول کریمؐ سے پہلے جنگ کر چکے ہیں ان کے چھپنے کی جگہ بنائیں اور قسمیں کھائیں گے کہ ہمارا مقصد تو بھلائی تھا مگر خدا تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں تم اس مسجد میں کبھی نہ کھڑے ہونا (لہٰذا جن جن مساجد سے مسلمانوں میں نفاق، پھوٹ اور فرقہ بازی کی تعلیم دی جاتی ہے ان میں نماز ادا کرنا (نماز کی خاطر) منع ہے اور ان کو جلا دینا سنت نبوی کی پیروی ہے)

مسلمانوں کو خوب معلوم ہے کہ عربوں نے سپین پر 750 سال حکومت کی لیکن وہ سب کچھ پھوٹ، نفاق اور غداری کی نظر ہو گیا۔ آج سپین میں عربوں کا نام نشان نہیں ملتا بلکہ ان کی ساڑھے سات سو سال کی قبریں کھدوا کر دریائے الکبیر میں بہا دیں صلاح الدین ایوبی نے 1187ء میں بیت المقدس فتح کیا چار ہی سال کے قلیل عرصہ میں وہ نفاق اور غداری کی بھینٹ چڑھ گیا اور کئی لوگوں کو ابھی یاد ہوگا۔

ننگ قوم و ننگ وطن
میر قاسم از بنگال میر جعفر از دکن

میر قاسم نے انگریزوں کے ساتھ مل کر سراج الدولہ کے خلاف غداری کی اور میر جعفر نے انگریزوں سے مل کر ٹیپو سلطان کے ساتھ غداری کی اور تھوڑے ہی عرصہ کی بات ہے کہ کچھ غدار عربوں نے ترکی کے خلاف انگریزوں کا ساتھ دیا انگریزوں نے ملتِ اسلامیہ کے ان غداروں میں سے کسی کو والی بنایا کسی کو امیر بنایا کسی کو سلطان اور کسی کو بادشاہ اور ہمارے علماء حضرات مسجدوں میں

ان غداروں کے نام کا خطبہ پڑھتے ہیں اور ان کو نہایت معزز اور مکرم خطابات سے نوازتے ہیں چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی اور یہی وقت ہے کہ انگریزوں نے اسرائیل کے لئے زمین تیار اور ہموار کی۔

یہ سب حقیقت تاریخ میں محفوظ ہے دور جانے یا بھولنے کی بات نہیں آپ جب چاہیں LAWRENCE OF ARABIA کی فلم گھر بیٹھ کر دیکھ سکتے ہیں اور ملت اسلامیہ کے غداروں کو پہچان سکتے ہیں اُدھر مصطفیٰ کمال نے پرلے درجے کے عیاش اور آمر حکمران (خلیفہ) کو معزول کیا اور بڑی بہادری، جانفشانی اور حکمت عملی سے انگریزی گرگ کے منہ سے ترکی کو بچالیا اور ہمارے علماء حضرات آج تک مصطفیٰ کمال اتاترک پر لعنتیں بھیج رہے ہیں سمجھ میں نہیں آتا کہ ان حالات میں کیا کیا جائے اور کس کس کی جہالت پر ماتم کیا جائے نہ جائے ماندن اور نہ پائے رفتن۔

پاکستان کی طرف دیکھیں گورداسپور مسلمانوں کی ایک جماعت کا گڑھ تھا اُس جماعت نے پاکستان کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا اور سائمن کمیشن نے گورداسپور بھارت دے دیا لوگ بے وجہ سائمن کمیشن کو الزام دیتے ہیں اصل بات یہ ہے کہ مسلمانوں کی وہ جماعت اور اس کے راہنما پاکستان اور قائداعظم کے خلاف تھے اُس راہنما نے قائداعظم کو کافر کا فتویٰ دیا اور آج تک اس جماعت کے کسی آدمی نے قائداعظم کے لئے دعا نہیں پڑھی پھر پاکستان بھیڑیوں نے سیاسی راہنماؤں اور وزرا کا لبادہ اوڑھے ایسی چالیں چلیں کہ پاکستان دو ٹکڑے ہو گیا شاید اس میں کچھ ہاتھ ہندوستانی حکومت اور مکتی باہنی کا ہو لیکن بڑی حد تک پاکستانی راہنما اس دردناک سانحہ کے ذمہ دار اور مجرم ہیں اُسی جماعت نے ایک بیرونی جاسوسی ادارے کی شہہ پر ملک کی منتخب حکومت کے خلاف سازش کی اور مارشل لا لگ گیا جس کے نتیجے میں آج تک پاکستانی سیاست، معیشت اور حکومت کو استحکام حاصل نہیں ہو سکا۔

دوسری طرف گورداسپور مل جانے پر بھارت کی فوج کے راستے میں نہ کوئی روڑہ رہا اور نہ ہی کوئی رکاوٹ انہوں نے کشمیر پر قبضہ کر لیا اور شیخ عبداللہ اور اسکے حواریوں نے میر جعفر اور میر قاسم کا کردار ادا کیا نتیجتاً آج جنگ آزادی میں ہزارہا کشمیری شہید ہو چکے ہیں اور ہزاروں عورتیں بیوہ ہو گئی ہیں اور لاکھوں بچے یتیم ہو گئے ہیں۔ اس ظلم اور بربریت میں جتنا ہاتھ بھارتی حکومت کا ہے اتنا ہی شیخ عبداللہ اور اسکے حواریوں کا اور اتنا حصہ مسلمانوں کی اس جماعت اور اسکے راہنماؤں کا ہے۔

ہر کوئی جانتا ہے کہ مسجدوں میں معصوم نمازیوں پر جو بم مارے جا رہے ہیں اس میں بھارت یا اسرائیل کا عمل دخل نہیں بلکہ ہمارے اپنے علما حضرات کا کارنامہ ہے وہی لوگ فتویٰ دینے کے ذمہ

دار ہیں کہ پردہ نشین عورتوں کو پاسپورٹ اور شناختی کارڈ پر تصویر لگانے سے مستثنیٰ قرار دیا جائے کہ دشمن اور جرائم پیشہ افراد کو کھلی چھٹی ملے۔ ایسے اقدام ملت اسلامیہ اور پاکستان کے ساتھ کھلی اور واضح دشمنی کے مترادف ہیں۔ پردہ نشین عورتوں کی شناخت اور پہچان کے لئے الگ کمرہ اور خواتین ملازمین ہر ہوائی اڈہ پر پہلے ہی سے موجود ہیں کہ کسی قسم کا خرچ اور تکلف نہیں ہاں تھوڑی سی عقل، دیانت داری اور جذبہ حب الوطنی درکار ہے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے متعدد بار ملت اسلامیہ کی حفاظت کی خاطر احکامات نازل کئے ہیں ستم ظریفی ملاحظہ فرمایئے کہ علما حضرات انہی احکامات کی غلط تاویلات سے ملک وملت اسلامیہ کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔

اب جب کہ پردہ کا ذکر چل پڑا تو یہ عین مناسب موقع اور محل ہے کہ پردہ کے متعلق بھی غور کیا جائے۔ کچھ علما حضرات کے مطابق پردہ کے لئے ضروری ہے کہ برقعہ استعمال کیا جائے نتیجہ یہ ہے کہ برقعہ پوش خواتین معاشرہ کا عضو معطل بن کر رہ گئی ہیں ملت اسلامیہ اور اپنے گھر کی خاطر کوئی مفید کام نہیں کرتیں بلکہ اُلٹا مردوں پر بوجھ ہیں کچھ دوسرے حضرات کے نزدیک حجاب ہی کافی ہے پتہ نہیں۔ اس میں کیا حکمت یا منطق ہے لازم ہوگا کہ ہم قرآن کریم میں خداوند تعالیٰ کی جانب سے احکام اور رسول کریمؐ کی زندگی سے سبق حاصل کریں خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔

قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ۝ وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۖ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ ۚ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝

سورۃ النور 24 آیت 31-30 اے رسول کریمؐ آپ مومن مردوں کو فرما دیں کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی آبرو کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے بڑی پاکیزگی کی بات ہے اور یہ لوگ جو کام کرتے ہیں خداوند تعالیٰ ان سے خبردار ہے اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دیں کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی

رکھیں اور اپنی آبرو کی حفاظت کریں اور اپنے بناؤ سنگھار کو ظاہر نہ ہونے دیں ماسوائے جو عموماً کھلا ہی رہتا ہے اور اپنے سینوں پر اوڑھنیاں اوڑھے رہا کریں اور اپنے خاوند، باپ، خسر اور بیٹوں اور خاوند کے بیٹوں، بھتیجوں، بھانجوں اور اپنی (ہی قسم کی) عورتوں اور لونڈی غلاموں کے سوا نیز ان خادموں جو عورتوں کی خواہش سے مبرا اور محروم ہوں یا ایسے لڑکوں کو جو عورتوں کے پردے کی (حقیقت) چیزوں سے ناواقف ہوں اغراض ان لوگوں کے کام کسی پر اپنی زینت (اور بناؤ سنگھار) کو ظاہر نہ ہونے دیں اور اپنے پاؤں (زمین پر اس طرح نہ رکھیں) کہ جھنکار کی آواز کانوں میں پہنچے اور اُن کا پوشیدہ زیور معلوم ہو جائے اور مومنو سب خداوند تعالیٰ کے حضور میں توبہ کرو تاکہ فلاح پاؤ۔

يَآأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۚ ذٰلِكَ أَدْنٰى أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَحِيْمًا٥

سورۃ احزاب 33 آیت 59 اے رسول کریمؐ اپنی بیبیوں، بیٹوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر دوپٹہ ڈال لیا کریں یہ امر ان کے لئے باعث امتیاز ہوگا کہ کوئی مرد انکی طرف بری نگاہ سے نہ دیکھے اور اللہ تعالیٰ تو بخشنے والا اور مہربان ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْأٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا٥

سورۃ احزاب 33 آیت 21 رسول کریمؐ کا بہترین کردار (تمہاری پیروی اور تقلید کے لئے) ایک نمونہ ہے جو خداوند تعالیٰ سے ملاقات اور روز قیامت پر یقین رکھتا ہو اور خداوند کریم کی کثرت سے حمد و ثنا کرتا ہو۔

رسول کریمؐ کے اہل بیت کے کردار پر نظر ڈالیں آپ کی بیٹی بی بی فاطمۃؓ الزہرا (جو جنت میں عورتوں کی سردار ہیں) کے ہاتھوں میں کام کاج کی وجہ سے گٹے پڑے ہوئے تھے گھریلو ضروریات کی خاطر دور کنویں سے پانی سے بھری مشک اپنی پیٹھ پر لاد کر لاتی تھیں کوئی آدمی بیان کر سکتا ہے کہ وہ کس قسم کا برقعہ پہنتی تھیں یا کس قسم کا پردہ کرتی تھیں احد کی جنگ میں بی بی عائشہؓ اور بی بی فاطمہؓ نے رسول کریمؐ کے زخموں کی دیکھ بھال کی جنگ میں وہ کس قسم کا پردہ یا برقعہ پہنے تھیں رسول کریمؐ کی حیات مبارک میں ملت اسلامیہ کے دفاع کی خاطر 55 لڑائیاں ہوئیں اور ہر لڑائی میں رسول کریمؐ کی ازدواج مطہراتؓ اپنی اپنی باری پر اور دوسری صحابیاتؓ زخمیوں کی دیکھ بھال، پانی پلانا اور کھانا بنانے کا کام کرتیں کچھ صحابیاتؓ تو ایسی نامور گزری ہیں کہ انہوں نے دس اور بارہ لڑائیوں میں شرکت کی سعادت حاصل کی اور کچھ ایسی خوش قسمت صحابیاتؓ تھیں جنہوں نے رسول

کریمؐ کے پیچھے سواری پر بیٹھنے کی سعادت حاصل کی (یہ حقیقت ہے کہ مسلمان غریب تھے اور لڑائی کے موقع پر سواری کے لئے جانور ہمیشہ کم ہوتے لہٰذا دو آدمیوں کو سواری کے لئے ایک جانور ملتا)

علماء حضرات کا فرض ہے کہ وہ عورتوں کو ازواج المطہراتؓ اور دوسری صحابیاتؓ کے کردار کی پیروی کی تلقین اور نصیحت کریں کہ عورتیں نرسنگ کا پیشہ اختیار کریں اور معاشرہ میں دوسرے مفید کردار اختیار کریں نہ کہ گھر کی چار دیواری میں مقید ہو کر رہ جائیں انہوں نے قرآن کریم کی غلط اور الٰہی نادعدت کر کے عورتوں کو ناکارہ بنا کر گھر کی چار دیواری میں قید کر دیا ہے۔

جو چاہے تیرا حسن کرشمہ ساز کرے

ملت اسلامیہ کی اتنی بڑی تعداد کو لولا، لنگڑا اور اپاہج بنا کر مسلمانوں کے ساتھ بہت بڑا ظلم اور زیادتی کی ہے۔

اکثر مسلمان ملکوں میں آمریت قائم ہے اور انتخاب نہیں ہوتے کہیں انتخاب ہوتے ہیں لیکن عورتوں کو منتخب ہونے اور اپنی رائے استعمال کرنے پر پابندی ہے اور جہاں اُن کو منتخب ہونے اور اپنی رائے استعمال کرنے کا آئین کے مطابق حق حاصل ہے وہاں علماء حضرات عورتوں کی ہر ممکن حوصلہ شکنی کرنے اور عورتوں کے انتخاب اور حق رائے دہی کو استعمال کرنے کو معیوب سمجھتے ہیں۔

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اُس کا آسمان کیوں ہو

دوسری طرف غیر مسلمان ملکوں میں عورتوں پر معاشرہ میں مفید اور کارآمد کردار ادا کرنے پر کسی قسم کی پابندی نہیں بلکہ اُن کی ہر طریقے سے مدد کی جاتی ہے ہمت افزائی کی جاتی ہے اکثر ممالک میں عورتیں مردوں کے ساتھ ساتھ ملک کے دفاع میں خدمت انجام دیتی ہیں دوسری طرف نام و نہاد مسلمان ملکوں میں علماء حضرات نے عورتوں پر گاڑی چلانے پر پابندی نافذ کی ہے ہماری شومئی قسمت ملاحظہ ہو کہ علماء حضرات اسلام کی کشتیوں میں پتھر بھرنے کے مجرم ہیں خداوند تعالیٰ ایسے علماء حضرات سے مسلمانوں کو نجات دلائے۔

موجودہ برقعہ یا حجاب فیشن پرستی اور دولت و ثروت کا محض دکھاوا ہے جسکے متعلق قرآن کریم میں الگ احکام ہے۔ جہاں قرآن کریم کے احکام اور رسول کریمؐ کے اہل بیتؓ اور صحابیاتؓ کے کردار کو سامنے رکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ دیہاتوں میں کسانوں کی عورتیں جو ڈھیلا ڈھالا کرتا پہنتی ہیں اور موسم کے مطابق چادر یا دوپٹے میں اپنے بال لپیٹتی ہیں وہ عین تعمیل اور ترجمانی ہے کہ روزمرہ کے کام کاج کا حرج بھی نہ ہو اور پردہ بھی قائم رہے یہی پردہ کی تفصیل ہے اور اسی طریقہ سے غیر مسلم ممالک میں مسلمان خواتین کیلئے اپنی معاشرت اور موسم کے لحاظ سے لباس پہننا مناسب ہے۔

☆☆

فضول خرچی

وَهُوَ الَّذِيٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَ الرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَ اٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۫ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ o

سورۃ انعام 6 آیت 141 وہی ذات کریم ہے جس نے باغات پیدا کئے چھتریوں پر چڑھائے ہوئے اور بغیر چھتریوں کے، کھجور اور کھیتی جو مختلف اناج پیدا کرتی ہے۔ زیتون اور انار جو ملتے جلتے بھی ہیں اور مختلف بھی۔ موسم کے وقت ان کا پھل کھاؤ جس دن پھل توڑو اور اناج حاصل کرو تو خدا تعالیٰ کا حق بھی اُس میں سے ادا کرو اور بے جا نہ اڑاؤ کہ اللہ تعالیٰ بے جا اُڑانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ o

پارہ 8 سورۃ اعراف 7 آیت 31 اے اولادِ آدم نماز کے لئے مسجد میں اچھے کپڑے پہن کر آؤ، کھاؤ اور پیو اور بے جا نہ اڑاؤ کہ خداوند کریم بے جا اڑانے والوں کو دوست نہیں بناتا۔

زمانہ جاہلیت میں عرب حج کی خاطر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تو مرد اور عورت ننگے طواف

کرتے جہاں ایک طرف یہ فعل بے ہودہ اور محض تھا تو دوسری طرف خانہ کعبہ کی بے حرمتی تھی۔ لہٰذا خداوند تعالیٰ نے حکم دیا کہ مسجد میں جاؤ تو اچھے اور صاف کپڑے پہن کر جاؤ۔

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ٥ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ٥

پارہ 15 سورۃ بنی اسرائیل 17 آیت 26 اور رشتہ داروں اور محتاجوں اور مسافروں کو ان کا حق ادا کرو اور فضول خرچی سے مال نہ اڑاؤ۔ فضول خرچ کرنے والے تو شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کی نعمتوں کا کفران کرنے والا ہے۔

وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ٥ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ٥

سورۃ الاسرا 17 آیت 29-28 اگر تم کو رب تعالیٰ کے فضل و کرم کی امید پر فی الحال (کسی حاجتمند کی حاجت روائی سے) معذرت کرنا پڑے تو حلیمی اور خوش خلقی سے معذرت کرو اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے نہ باندھو (کنجوسی نہ کرو) اور نہ ہی بالکل کھول دو (کہ سب کچھ دے ڈالو) انجام یہ ہو کہ خود ملامت زدہ اور محتاج بن جاؤ۔

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ٥

سورۃ فرقان 25 آیت 67 وہ (مومنین) جب خرچ کرتے ہیں تو نہ بے جا اڑاتے ہیں اور نہ ہی کنجوسی کرتے ہیں بلکہ اعتدال کے ساتھ (نہ ضرورت سے زیادہ اور نہ ہی کم)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بار بار خیرات کرنے کا حکم دیا ہے اور ساتھ ہی یہ فرما دیا کہ میانہ روی سے کام لو خود رسول کریمؐ نے فرمایا کہ اپنے مال و متاع سے 1/3 حصہ خیرات کرنا مناسب ہے صحیح بخاری پارہ 6,11,15,18,22,27 رسول کریمؐ نے تو یہ بھی فرمایا کہ وضو اور غسل کے وقت پانی کے ضیاع کو کم سے کم کیا جائے اور بہت مشہور واقعہ ہے کہ حبشہ کے بادشاہ نے (کہ وہ بھی موحد تھا گو عیسائی تھا) رسول کریمؐ کی خدمت میں ڈاکٹر بھیجا کہ امت مسلمہ کی خدمت کرے وہ ڈاکٹر دو سال تک مدینہ منورہ میں رہا لیکن کسی ایک شخص نے بھی اس کی خدمات حاصل کرنے کے لئے رجوع نہیں کیا آخر وہ خود رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ دو سال کے قیام کے دوران کسی نے بھی اس کی خدمت کا فائدہ نہیں اُٹھایا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ لوگ (مسلمان) بھوک

لگنے پر کھاتے ہیں اور ابھی بھوک باقی ہوتی ہے کہ اپنا ہاتھ روک لیتے ہیں۔

آج ڈاکٹر حضرات کا کہنا ہے کہ ساٹھ فی صد بیماریاں انسان کو زیادہ کھانے سے لگتی ہیں یہ ہدایات صرف کھانے، وضو، نہانے اور خیرات تک ہی محدود نہیں کرنا چاہئے بلکہ زندگی کے ہر شعبہ میں فائدہ اُٹھانا ضروری ہے اگر آپ کپڑے خرید رہے ہیں تو زیادہ سے زیادہ مہنگے اور بھڑکیلے کپڑے نہ خریدیں چالیس پچاس جوڑوں میں سے مناسب تعداد کم کر سکتے ہیں گھر خرید رہے یا بنا رہے ہیں تو ضرورت کو مدنظر رکھیں نہ کہ دوسرے کے مقابلہ پر طمانچے مار مار کر اپنا منہ لال کرلیں اس طرح میانہ روی سے معاشرہ پر بہت اچھا اثر پڑے اور جو رقم بچے گی وہ آپ کے دوسرے اخراجات پورے کرنے میں کام آسکتی ہے اور بہتر ہوگا کہ آپ خداوند تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے محتاجوں، معذوروں اور مسکینوں کی حاجت روائی کے لئے خرچ کریں اور ثواب دارین کے حقدار بنیں۔

کچھ لوگ وقت گزارنے کے لئے محض گپیں ہانکتے ہیں یہ بہت بُرا فعل ہے ہوسکتا ہے کہ آپ سے کسی کی غیبت ہو جائے۔ آپ کو چاہئے کہ کوئی کارآمد کتاب پڑھیں یا کام سیکھیں یا اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی تسبیح کریں۔

کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو وقت گزارنے کے لئے تاش کے پتوں سے کھیلتے ہیں ایسے **کھیل** بعد میں جوئے کی شکل اختیار کر لیتے ہیں جو انتہائی مکروہ اور کبیرہ گناہ ہے اپنا وقت بھی **ضائع** اور برباد کرتے ہیں ان کو بھی چاہئے کہ کوئی کارآمد اور فائدہ مند کام کریں بہتر ہوگا کہ خداوند کریم کی حمد وثنا کی تسبیح کریں۔

زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس میں تھوڑا بہت سوچ بچار کرنے سے آدمی کوئی نہ کوئی بہتر مصرف نکال سکتا ہے۔

☆☆

اسلام میں سید کا مقام

پاکستان اور ہندوستان میں کچھ لوگ اپنے آپ کو سید کہتے ہیں معلوم نہیں ان کا کیا منشا ہے اگر تو وہ عزت وتکریم کی خاطر اپنے آپ کو سید کہتے ہیں تو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ بار بار فرماتا ہے کہ عزت صرف پرہیز گاری اور تقویٰ پر منحصر ہے۔

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ۝

سورۃ حجرات 49 آیت 13 اے لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے کہ تم ایک دوسرے کو پہچان لو (تم میں کوئی مسلمان ہے نہ غلام نہ سید ہے نہ غیر سید) خداوند تعالیٰ کے حضور میں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے خداوند کریم سب کچھ جاننے والا اور سب سے زیادہ خبردار ہے اور اگر اُن کا مقصد یہ بتانا ہے کہ ان کا رشتہ رسول کریم سے ملتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سلسلے میں فرماتا ہے۔

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَکَانَ اللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۝

سورۃ احزاب 33 آیت 40 محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے پیغمبر اور آخری نبی ہیں اور خداوند تعالیٰ ہر چیز سے بخوبی واقف ہے (اس آیت کریمہ سے بہت

سی باتیں واضح ہو جاتی ہیں کہ دوسرے لوگوں کی طرح سے آپ کی نسل نہیں چلے گی اور جو لوگ نسل اور رشتہ جوڑنے کی کوشش کرتے ہیں وہ سب غلط ہے لیکن اس کے باوجود دنیا آپ کا کلمہ پڑھے گی اور نام مبارک ہمیشہ کے لئے تابندہ اور پائندہ رہے گا)

حضرت عمرؓ جب حضرت بلالؓ کو مخاطب کرتے تو سیدنا کہتے ہم سب بخوبی جانتے ہیں کہ حضرت بلالؓ کا رسول کریمؐ سے حسبی یا نسبی رشتہ نہیں تھا اور یہ بھی خوب جانتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کی بات پر کوئی حجت یا شک کی گنجائش نہیں حضرت عمرؓ حضرت بلالؓ کو تعظیم کی خاطر سیدنا کہتے کہ آپؓ کی آنکھوں میں رسول کریمؐ کا نور جھلکتا تھا جس کی وجہ سے ان کا جسم و جان اور روح و قلب منور تھے بلکہ ان کی قبر بھی قیامت تک منور رہے گی آپ کی قبر کی زیارت کرنے والی آنکھیں قیامت تک ٹھنڈی رہیں گی۔

رسول کریمؐ کا فرمان ہے کہ اگر میں دوست بنا سکتا تو حضرت ابوبکرؓ صدیق کو بناتا لیکن پیغمبر کسی کو دوست نہیں بنا سکتا (سیرت النبوی ابن اسحاق) لہٰذا اسی صورت میں رسول کریم سے رشتہ قائم کرنا قرآن کریم کی واضح ہدایت کی خلاف ورزی ہوگی۔

اس لئے اگر آپ پرہیز گاری اور تقویٰ کو سامنے رکھ کر کسی کو عزت سے سید خطاب کر رہے ہیں تو بالکل صحیح اور مناسب ہے (حیات عمر مولانا شبلی کہ جزیرہ نما عرب میں صدیوں سے یہ رواج چلا آرہا ہے) لیکن یہ واضح ہے کہ حسب ونسب سے سید نہیں بنتا۔

نبی اکرمؐ کا فرمان ہے کہ ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہے، اس حقیقت کی روشنی میں رسول کریمؐ سے کسی قسم کا رشتہ قائم نہیں ہو سکتا ماسوا کہ ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کا رسول مانتے ہیں اور ان کے فرمان اور سنت کی اتباع کرتے ہیں (صحیح بخاری جلد دوم پارہ 12 صفحہ 191)

کچھ لوگ رسول کریمؐ سے قرابت، محبت اور عقیدت کے اظہار کے سلسلے میں آپ کے نواسے حضرت امام حسینؓ اور ان کے رفقا کی کربلا کے میدان میں شہادت کی برسی کے موقع پر ماہ محرم میں مختلف رسومات ادا کرتے ہیں کچھ لوگ جلسے جلوس کرتے ہیں کچھ ماتم کرتے ہیں اور اپنے آپ کو ایذا دیتے ہیں بعض کالے کپڑے پہنتے ہیں کچھ صرف دال روٹی ہی کھاتے ہیں عورتیں بین کرتی ہیں۔ سینہ پیٹتی ہیں نوحہ کرتی ہیں اور چالیس دن سوگ مناتی ہیں اور کچھ لوگ محرم میں شادی بیاہ اور دوسری تقریبات سے اجتناب کرتے ہیں قرآن کریم میں تو اس سلسلے میں کوئی ہدایت یا نصیحت نہیں ملتی ہاں صحیح بخاری میں رسول کریمؐ کی کئی احادیث مبارکہ منقول ہیں جلد اول پارہ 1 صفحہ 113 قسم

ہے اس خدا تعالیٰ کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کو میری محبت اپنے ماں باپ اور اولاد سے زیادہ نہ ہو مزید دیکھئے جلد اول پارہ 5 صفحہ 558 ام عطیہؓ (صحابیہ) کا ایک بیٹا مر گیا انہوں نے تیسرے دن کے بعد زرد خوشبو منگوا کر اپنے بدن پر لگائی اور کہنے لگیں ہم کو خاوند کے سوا دوسرے کسی پر تین دن سے زیادہ سوگ منع ہے شام کے ملک سے جب ابو سفیان کے مرنے کی خبر آئی تو ام المومنین ام حبیبہؓ (جو ابو سفیان کی بیٹی تھیں) نے تیسرے دن کے بعد زرد خوشبو منگوائی اور اپنے چہرے اور بازوؤں پر ملی اور فرمانے لگیں میں تو رانڈ مونڈ ہوں مجھے تو خوشبو کی کوئی حاجت نہیں پر میں نے رسول کریمؐ سے سنا آپ نے فرمایا کہ جو عورت اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر ایمان رکھتی ہے وہ کسی مردے پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ منائے البتہ اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ منائے۔ ام المومنین زینبؓ بنت جحش کا بھائی مر گیا انہوں نے تیسرے دن کے بعد خوشبو منگوائی اور لگائی پھر فرمانے لگیں مجھے خوشبو کی کونسی ضرورت ہے بات یہ ہے میں نے رسول کریمؐ سے سنا کہ جو عورت اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر ایمان رکھتی ہے اس کو کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منانا جائز نہیں مگر اپنے خاوند کے مرنے پر چار مہینے اور دس دن سوگ منائے جلد اول پارہ 5 صفحہ 566 جب زیدؓ بن حارث، جعفرؓ بن ابی طالب اور عبداللہؓ بن رواحہ کے شہید ہونے کی خبر آئی اس وقت رسول کریم مسجد نبوی میں تھے آپ کے چہرہ مبارک پر رنج معلوم ہوتا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسولؐ اللہ جعفرؓ کی عورتیں رو رہی ہیں (ساتھ ہی ساتھ اونچی آواز میں نوحہ کر رہی تھیں) آپ نے فرمایا جا اور ان کو منع کر وہ گیا پھر آیا اور کہنے لگا میں نے منع کیا لیکن وہ نہیں سنتیں آپ نے دوبارہ فرمایا جا ان کو منع کر وہ گیا پھر تیسری مرتبہ آیا اور کہنے لگا وہ مجھ سے زبردست نکلیں تو آنحضرتؐ نے فرمایا۔ ان کے منہ میں مٹی ڈال۔ ام عطیہؓ (صحابیہ) نے کہا جب رسول کریم نے ہم سے بیعت لی تو یہ اقرار لیا کہ ہم میت پر نوحہ نہیں کریں گے۔

یقیناً سب مسلمانوں کو رسولؐ کریم سے محبت ہے اور ان پر لازم ہے کہ رسولؐ کریم کے فرمودات پر عمل کریں اور ان کی احادیث مبارکہ کی خلاف ورزی سے بچیں۔ امام حسینؓ اور ان کے رفقا کی شہادت کی برسی پر ہمیں چاہئے کہ عہد کریں کہ ہم ناحق ظلم اور فرعون کے سامنے گردن نہیں جھکائیں گے بلکہ امام حسینؓ اور ان کے رفقا کی طرح جام شہادت پینے کو ترجیح دیں گے۔

سر داد نہ داد دست در دستِ یزید
حقا کہ بنائے لا الہٰ است حسین

علامہ اقبال نے مزید فرمایا۔

قافلہ حجاز میں ایک حسینؓ بھی نہیں
گرچہ ہے تابدار ابھی گیسوئے دجلہ و فرات

بڑے دکھ اور رنج کا مقام ہے کہ عورتوں کی طرح رونے، دھونے اور ماتم کرنے کے لئے سب حاضر ہیں لیکن حق کی خاطر اور ظلم کا مقابلہ کرنے کے لئے کوئی سامنے نہیں آتا۔

☆☆

دعا اور سلام اور جواب

بعض سادہ لوح لوگ پوچھتے ہیں کہ اگر کوئی غیر مسلم دعا اور سلام کہے تو اس کو کیا جواب دیا جائے اور عقل وفہم سے محروم نیم حکیم اپنی واجبی سوجھ بوجھ کے مطابق جواب دیتے ہیں جس کا سر ہوتا ہے اور نہ ہی پیر۔ بہتر یہ ہوگا کہ اس معاملے میں قرآن کریم کی طرف رجوع کریں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَ اِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَسِيْبًا ٥

سورۃ نسا 4 آیت 86 جب تم کو کوئی آدمی دعا سلام کرے تو تم اس کو بہتر جواب دو یا پھر (کم از کم) ویسے ہی کلموں میں جواب دو۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ؕ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ٥

سورۃ نسا 4 آیت 194 اے ایمان والے لوگو۔ جب تم خداوند تعالیٰ کی راہ میں نکلو تو تحقیق

سے کام لیا کرو۔ جو شخص تم کو دعا سلام کہے اس سے یہ مت کہو کہ تم مومن نہیں ہو کہ اس سے تمہاری خواہش دنیاوی فائدہ حاصل کرنے کی ہو خداوند کریم کے پاس بے شمار فضل و کرم کے خزانے ہیں پہلے تم بھی تو ایسے ہی تھے پھر خداوند تعالیٰ نے تم پر احسان کیا (اور تم نے دین اسلام قبول کیا) تو تحقیق کر لیا کرو اور جو کچھ تم کرتے ہو خداوند تعالیٰ کو خوب معلوم ہے۔

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوْا قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ إِسْلٰمَكُمْ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدٰكُمْ لِلْإِيْمٰنِ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ٥

سورۃ حجرات 49 آیت 17 یہ لوگ تم (یعنی رسول کریمؐ) پر احسان جتاتے ہیں کہ ہم مسلمان ہو گئے ہیں کہہ دو کہ اپنے مسلمان ہونے کا مجھ پر احسان نہ رکھو بلکہ اللہ تعالیٰ کا تم پر احسان ہے کہ اس ذات بے نیاز نے تمہاری ایمان کی طرف ہدایت کی اگر تم سچے مسلمان ہو۔

اسلام لانے میں آدمی کی اپنی قابلیت کا کوئی دخل نہیں نہ ہی اس کی چالاکی یا ہشیاری کا نتیجہ ہے یہ اس پروردگار کا اپنی جانب سے فضل و کرم ہے کہ دین اسلام کی طرف راہنمائی کرے کوئی آدمی سلام دعا کہے تو اس بات کی پوچھ گچھ یا جانچ پڑتال کرنا غلط اور نامناسب بات ہے آپ کے لئے لازم ہے کہ اس کو بہتر دعا و سلام کہیں وعلیکم السلام و رحمتہ اللہ و برکاتہٗ تا کہ اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے اس پر رحمت کرے اور اسلام لانے کی سعادت نصیب فرمائے آمین ثم آمین۔

☆☆

قسمیں کھانا

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ۝

پارہ 2 سورۃ بقرہ 2 آیت -224 خداوندکریم کے نام کی قسموں کا بہانہ بنا کر بہتر سلوک کرنے، پرہیز گاری کرنے اور لوگوں میں صلح و سازگاری کرنے سے مت رک جاؤ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۝

سورۃ البقرہ 2 آیت 225 اللہ تعالیٰ تم سے تمہاری لغو اور فضول قسموں پر پوچھ گچھ نہیں کرے گا۔ مگر جو تمہارے دلوں میں نیت ہوگی اس پر تمہاری جواب دہی ہوگی اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور حلیم ہے۔

ایسا نہ ہو کہ وعدہ یا قسم کھانے کی بنا پر تم نیک کام کرنے سے رک جاؤ ایسی لغو قسموں پر تمہاری باز پرس نہیں ہوگی ہاں دلوں میں جو نیت ہوگئی اس کی بنا پر حساب کتاب لیا جائے گا۔

إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۠ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌO

سورۃ آلِ عمران 3 آیت 77 اور جو لوگ خداوند کریم کے ساتھ وعدوں اور اپنی قسموں کو تھوڑی سی قیمت کے عوض بیچ ڈالتے ہیں اُن کو آخرت میں کچھ حصہ نہیں ملے گا۔ ان سے خداوند تعالیٰ نہ تو کلام کرے گا اور نہ ہی قیامت کے روز اُن کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو (گناہوں سے) پاک کرے گا اور ان کو دردناک عذاب ہوگا۔

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَO

پارہ 7 سورۃ مائدہ 5 آیت -89 خداوند کریم تمہاری لغو اور بے معنی قسموں پر تم سے جواب طلبی نہیں کرے گا لیکن پکی قسموں پر (جن کے خلاف کرو گے) ضرور پوچھے گا تو اس کا کفارہ بھی محتاجوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے اہل و عیال کو کھلاتے ہو یا ان کے کپڑے دینا یا ایک غلام آزاد کرنا اور جس کو یہ میسر نہ ہو وہ تین روزے رکھے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم کھاؤ اور اُسے توڑ دو اور تم کو چاہئے کہ اپنی قسموں کی حفاظت (پورا) کرو۔ اس طرح خدا تعالیٰ تمہارے سمجھانے کے لئے اپنے احکام کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم شکر کرو۔

وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌO وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ O مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۭ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَO

پارہ 14 سورۃ نحل 16 آیت 94 اور اپنی قسموں کو آپس میں اس بات کا ذریعہ نہ بناؤ کہ لوگوں

کے قدم جم چکنے کے بعد لڑکھڑا جائیں اور اس وجہ کہ تم نے لوگوں کو خدا کے راستے سے روکا تم کو نتیجے میں سزا بھگتنی پڑے اور بڑا سخت عذاب ملے اور خدا سے جو تم نے عہد کیا ہے اس کو تھوڑی سی قیمت کے لئے مت بیچو کیونکہ وعدہ نبھانے کا جو بدلہ خدا کے ہاں مقرر ہے وہ اگر تم سمجھتے تو تمہارے لئے بہت بہتر ہے جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ جلدی ہی ختم ہو جائے گا اور جو کچھ خدا کے ہاں تمہارے لئے ہے وہ ہمیشہ باقی رہنے والا ہے (کبھی ختم نہیں ہوگا) اور جن لوگوں نے صبر کیا ہم اُن کو ان کے اعمال کا نہایت اچھا بدلہ دیں گے۔

اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

سورۃ 58 مجادلہ آیت 16 انہوں (کافروں) نے (اپنے گناہوں کو چھپانے کی خاطر) اپنی قسموں کو ڈھال بنا لیا ہے اور لوگوں کو خدا کے راستے سے روکتے ہیں تو ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔

قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝

پارہ 28 سورۃ تحریم 66 آیت 2 خدا نے تم لوگوں کے لئے تمہاری قسموں کا کفارہ مقرر کر دیا ہے اور خدا ہی تمہارا کارساز ہے اور وہ دانا اور حکمت والا ہے۔

☆☆

توبہ

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۠ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○

سورۃ آل عمران 3 آیت 135 اور وہ لوگ جب کوئی گناہ یا اپنے حق میں اور کوئی برائی کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور خداوند کریم کے سوا کون گناہ بخش سکتا ہے اور جان بوجھ کر اپنے گناہوں پر نہیں اڑتے۔

وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَ اٰمَنُوْٓا ۡ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

سورۃ اعراف 7 آیت 153 اور جنہوں نے برے کام کئے اور پھر اس کے بعد توبہ کر لی اور ایمان لے آئے تو بے شک اس کے بعد تمہارا رب تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ○

سورۃ طٰہٰ 20 آیت 82 اور جو توبہ کرے ایمان لائے اور نیک عمل کرے پھر سیدھے راستے پر چلے اس کو میں بخش دوں گا۔

اِلَّا مَنۡ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِہِمۡ حَسَنٰتٍ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا o وَمَنۡ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّہٗ یَتُوۡبُ اِلَی اللّٰہِ مَتَابًاo

سورۃ فرقان 25 آیت 70 اور جس نے توبہ کی۔ ایمان لایا اور اچھے کام کیے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو خداوند تعالیٰ نیکیوں میں بدل دے گا اور خداوند کریم تو بخشنے والا اور مہربان ہے اور جو توبہ کرتا ہے اور عمل نیک کرتا ہے تو بے شک وہ خداوند کریم کی طرف رجوع کرتا ہے۔

اَلَّا مَنۡ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسۡنًاۢ بَعۡدَ سُوۡٓءٍ فَاِنِّیۡ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌo

سورۃ نحل 27 آیت 11 ہاں جس نے گناہ کیا اور پھر (توبہ کی) اس کے بعد نیک عمل کیے تو میں بڑا بخشنے والا اور مہربان ہوں۔

فَاَمَّا مَنۡ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰۤی اَنۡ یَّکُوۡنَ مِنَ الۡمُفۡلِحِیۡنَo

سورۃ قصص 28 آیت 67 تو جس نے (گناہ کرنے کے بعد) توبہ کی ایمان لایا اور نیک عمل کیے تو وہ امید رکھ سکتا ہے کہ وہ نجات پانے والوں میں ہو۔

توبہ کی قبولیت کی شرط یہ ہے کہ بندے کو احساس ہو کہ میں نے گناہ یا زیادتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں توبہ کرے آئندہ نیک کام کرے تو خداوند تعالیٰ بخشنے والا اور مہربان ہے۔

☆☆

غرور اور تکبر کا انجام

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِىْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِىْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّىَ الَّذِىْ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْىٖ وَاُمِيْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِىْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِىْ كَفَرَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۚ

سورۃ 2 بقرہ آیت 258 کیا آپ نے اس شخص (نمرود) کی طرف دھیان نہیں کیا (جو غرور کے نشے میں) کہ خدا نے اس کو سلطنت بخشی تھی ابراہیم سے پروردگار کے بارے میں جھگڑتا تھا جب ابراہیم نے فرمایا کہ میرا رب تو وہ ہے جو زندگی عطا کرتا ہے اور موت بھی دیتا ہے وہ بولا کہ میں بھی زندگی دیتا ہوں اور مارتا ہوں۔ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ تو سورج کو مشرق سے نکالتا ہے تم اس کو مغرب سے نکال کر دکھاؤ (یہ سن کر) کافر حیران ہو گیا۔ خداوند تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِىَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ

يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ كَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ لِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

پارہ 9 سوہ اعراف 7 آیت 146 جو لوگ زمین پر ناحق غرور کرتے ہیں ان کو اپنے احکام سمجھنے سے دور رکھوں گا۔ اگر یہ لوگ (اللہ تعالیٰ کی قدرت کے) سب ثبوت دیکھ بھی لیں تب بھی ان پر ایمان نہ لائیں اور اگر سیدھا راستہ دیکھیں تو اسے نہ اپنائیں اور اگر گمراہی کی راہ دیکھیں تو اسے اپنالیں یہ اس لئے کہ انہوں نے ہمارے احکام کو جھٹلایا اور ان کی طرف غفلت برتتے رہے اور جن لوگوں نے ہمارے احکام کا انکار کیا اور قیامت کے روز زندہ ہونے کو جھٹلایا۔ ان کے اعمال بے فائدہ ہیں یہ جیسا عمل کرتے ہیں ویسا ہی ان کو بدلہ (سزا) ملے گا۔

فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ۝

پارہ 7 سورۃ اعراف 7 آیت 166 جب وہ یہود مغرور ہو کر ہمارے حکم سے سرکشی کرنے لگے تو ہم نے ان کو حکم دیا کہ حقیر اور ذلیل بندے بن جاؤ۔

حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

سورۃ 10 یونس آیت 90 آخر کار جب وہ (فرعون) سمندر میں غرق ہونے لگا تو کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خدا نہیں جس پر بنی اسرائیل ایمان رکھتے ہیں اور میں مسلمانوں میں ہوں (آخر کار یہ غرور کا انجام ہے)

وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ۝

پارہ 15 سورۃ بنی اسرائیل 17 آیت 37 اور زمین پر غرور سے اکڑ اکڑ کر مت چل کہ تو زمین کو پھاڑ نہیں سکتا اور نہ لمبا ہو کر پہاڑوں کی چوٹی تک پہنچ جائے گا۔

اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ۝

سورۃ قصص 28 آیت 76 خبردار جب اس (قارون) کی قوم نے ان (قارون) سے کہا کہ تکبر نہ کرو کہ خدا تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ

عَلٰی مَآ اَصَابَکَ ؕ اِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ o وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّکَ لِلنَّاسِ فَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ o وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِکَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ ؕ اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ o

پارہ 21 سورۃ لقمان 31 آیت 17 لقمان نے کہا بیٹا نماز پابندی سے ادا کرتے رہو لوگوں کو اچھے کاموں کی ترغیب دیتے رہو اور بُرے کاموں سے منع کرتے رہو اور جو مصیبت تم پر پڑے اس پر صبر کرنا بے شک یہ بڑی ہمت کے کام ہیں اور مغرور ہو کر لوگوں سے منہ نہ پھلانا اور زمین پر اکڑ کر نہ چلنا کہ خدا کسی مغرور اور شیخی باز کو پسند نہیں کرتا اور اپنی چال میں اعتدال پیدا کرو اور نیچی آواز میں بولنا کہ اونچی آواز گدھوں کی ہے کچھ شک نہیں کہ سب آوازوں میں سے بُری آواز گدھوں ہی کی ہے۔

قَالَ یٰۤاِبْلِیْسُ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ ؕ اَسْتَکْبَرْتَ اَمْ کُنْتَ مِنَ الْعٰلِیْنَ o

سورۃ ص 38 آیت 75 خداوند تعالیٰ نے کہا کہ اے ابلیس جس شخص کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا اس کے سامنے سجدہ کرنے سے تجھے کس بات نے روکا کیا تم مغرور ہو یا اپنے آپ کو اونچی شان والوں میں شمار کرتے ہو۔

☆☆

تہمت لگانا

وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ o

پارہ 18 سورۃ نور 24 آیت 4 اور جو لوگ پرہیز گار عورتوں پر بدکاری کا الزام لگائیں اور اس پر چار گواہ نہ لائیں تو ان کو اسی درّے مارو اور آئندہ کے لئے کبھی ان کی شہادت قبول نہ کرو۔ کیونکہ یہ لوگ خود بدکار ہیں۔

وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ o وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَیْهِ اِنْ کَانَ مِنَ الْکٰذِبِیْنَ o وَیَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْکٰذِبِیْنَ o وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَیْهَا اِنْ کَانَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ o

پارہ 18 سورۃ نور 24 آیت 6 اور جو لوگ اپنی بیویوں پر بدکاری کا الزام لگائیں اور خود ان کے سوا دوسرے گواہ نہیں ہوں تو ان کی اکیلی گواہی قبول ہو سکتی ہے کہ پہلے تو چار دفعہ خدا کی قسم

کھائیں کہ وہ سچے ہیں اور پانچویں بار یہ کہیں کہ اگر وہ جھوٹے ہوں تو ان پر خدا کی لعنت اور عورت سے سزا کو یہ بات ٹال سکتی ہے کہ وہ پہلے چار بار خدا کی قسم کھائے کہ بے شک یہ (اس کا خاوند) جھوٹا ہے اور پانچویں دفعہ یوں کہے کہ اگر یہ سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب نازل ہو۔

لَوْلَا جَآءُ وْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ○

پارہ 18 سورۃ نور 24 آیت 13 اور یہ جھوٹا الزام لگانے والے اپنی بات کی تصدیق کے لئے چار گواہ کیوں نہ لائے چونکہ یہ لوگ گواہ نہیں لا سکے اس لئے خدا کے نزدیک یہی جھوٹے ہیں۔

اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ○

پارہ 18 سورۃ نور 24 آیت 15 جب تم اپنی زبانوں سے اس جھوٹے الزام کا ایک دوسرے سے ذکر کرتے تھے اور اپنے منہ سے ایسی بات کہتے تھے جس کا تم کو کچھ علم نہ تھا اور تم اسے چھوٹی بات سمجھتے تھے حالانکہ خدا کے نزدیک وہ بہت بڑی بات تھی۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۪ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○

پارہ 18 سورۃ نور 24 آیت 23 جو لوگ پرہیز گار پاک اور ایمان دار عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت دونوں میں لعنت ہے اور ان کو سخت عذاب ہوگا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ○ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ○

پارہ 22 سورۃ احزاب 33 آیت 57 جو لوگ خدا اور اس کے پیغمبر کو تکلیف پہنچاتے ہیں خدا ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے اور ان کے لئے اس نے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورت ہو ایسے کام جو انہوں نے نہ کیا ہو تہمت لگا کر تکلیف دیتے ہیں تو انہوں نے بہتان اور کبیرہ گناہ کا بوجھ اُٹھا لیا۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ○ ۙ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ○ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗ

اَخۡلَدَهٗ ۝ كَلَّا لَيُنۡۢبَذَنَّ فِى الۡحُطَمَةِ ۝ وَمَاۤ اَدۡرٰكَ مَا الۡحُطَمَةُ ۝ نَارُ اللّٰهِ
الۡمُوۡقَدَةُ ۝ الَّتِىۡ تَطَّلِعُ عَلَى الۡاَفۡـِٕدَةِ ۝ اِنَّهَا عَلَيۡهِمۡ مُّؤۡصَدَةٌ ۝ فِىۡ عَمَدٍ
مُّمَدَّدَةٍ ۝

سورۃ 104 ہمزہ آیت 1 ہر تہمت لگانے والا اور چغل خور کے لئے تباہی ہے جو دولت اکٹھی کرتا ہے اور اسے سنبھال کر رکھتا ہے اس خیال سے کہ اس کی دولت اس کے لئے دائمی زندگی کا باعث ہوگی ایسا ہرگز نہیں ہوگا وہ ضرور حطمہ میں ڈالا جائے گا اور تم کیا سمجھتے ہو کہ حطمہ کیا ہے وہ اللہ (کے غضب) کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے جو (سیدھی) سینوں سے جا لپٹے گی اور بڑے بڑے پھیلے ہوئے شعلوں کی صورت میں اُن پر چھا جائے گی۔

☆☆

بدعت

بدعت سے مراد ہے کہ دین اسلام میں رسول مقبولؐ کے بتائے ہوئے طریقہ عبادت میں کوئی مسلمان اپنی طرف سے نیا طریقہ یا نئی رسم کا اضافہ کرے۔

صحیح بخاری پارہ 18 میں رسول خداؐ کی حدیث منقول ہے رسولؐ خدا نے فرمایا کہ قیامت کے دن ساری خلقت میں پہلے حضرت ابراہیمؑ پیغمبر کو کپڑے پہنائے جائیں گے اور میری اُمت کے کچھ لوگ حاضر کیے جائیں گے ان کو بائیں (دوزخ کی) طرف لے جائیں گے میں عرض کروں گا پروردگار یہ تو میرے ساتھ والے ہیں جواب ملے گا تم نہیں جانتے تمہارے بعد جو انہوں نے نئی نئی باتیں (بدعتیں) نکالیں اس وقت میں وہی کہوں گا جو اللہ تعالیٰ کے نیک بندے (حضرت عیسیٰؑ) نے کہا میں جب تک ان لوگوں میں تھا ان کا حال دیکھتا رہا جب تو نے مجھ کو (دنیا سے) اُٹھا لیا اس کے بعد تجھی کو ان کی خبر ہے جواب ملے گا اسی وقت سے برابر یہ لوگ ایڑیوں کے بل اسلام سے پھرتے رہے (یعنی بدعتی لوگ اسلام کے دائرہ سے باہر نکل گئے)

صحیح بخاری پارہ 29 عبداللہ بن سعود نے کہا سب کلاموں سے اچھا کلام اللہ تعالیٰ کا کلام ہے (قرآن شریف) اور سب طریقوں سے اچھا طریقہ نبی کریمؐ کا طریقہ ہے اور سب کاموں سے بُرے وہ کام ہیں جو دین اسلام میں نئے نکالے جائیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ جمعہ کی نماز مسجد میں باجماعت ادا کرنے کی خاطر دنیاوی

کام چھوڑ دو اور باجماعت نماز ادا کرنے کے بعد دوبارہ اپنے اپنے کاروبار شروع اور جاری کر دو۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○

سورۃ جمعہ 62 آیت 9 اے ایمان والے لوگو جب جمعہ کی نماز کی اذان دی جائے تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے جلدی کرو۔ تمام دنیاوی کاروبار چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○

سورۃ جمعہ 62 آیت 10 اور جب نماز ختم ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا فضل (رزق حلال) تلاش کرو اور کثرت سے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرو کہ تمہارا فائدہ ہو۔

کچھ نام ونہاد اور نیم حکیم علماء حضرات نے اپنی طرف سے نماز کے اختتام پر درود وسلام کا سلسلہ شروع کر دیا ہے جو کہ واضح احکام خداوندی کے منافی ہے اور کچھ لوگوں نے اپنی طرف سے سالانہ اجتماع اور دعا کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو دین اسلام میں عبادات کا حکم دیا ہے۔ نماز، زکوٰۃ، روزے اور حج اور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دوسرے احکام ہیں یہ سالانہ اجتماع اور دعا اور درود کا سلسلہ یہ رسول کریم کی اتباع نہیں بلکہ خلاف ورزی ہے اور گناہ شمار ہوگا۔

اسی طرح کسی نے سلسلہ قادریہ، سلسلہ چشتیہ اور نقشبندی اور بریلوی اور دیوبند طریقے رائج کئے ہیں دین اسلام میں ان بدعتی رسموں کی کوئی جگہ نہیں۔ ایسی حرکتوں سے توبہ کرنی چاہئے۔ اس معاملے میں کسی دلیل یا حجت کی گنجائش نہیں۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ○

سورۃ مائدہ 5 آیت 3 (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) کہ آج ہم نے تمہارے لئے دین اسلام مکمل کر دیا ہے اور اپنی رحمتوں کی انتہا کر دی ہے اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا ہے۔

10 ہجری میں رسول کریمؐ اپنے حجتہ الوداع پر گئے تو حکم اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے نازل کیا دوسرے کسی شخص کو خواہ وہ عالم ہو یا فاضل ہو یا مفتی ہو کسی قسم کی کمی بیشی کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

کچھ احمق، کوڑھ مغز اور کور نگاہ رکھنے والے لوگوں نے جمعہ کی چھٹی کا پھڈا کھڑا کر دیا ہے۔ جو

سراسر اللہ تعالیٰ کے واضح احکام کی خلاف ورزی کی ہے دیکھئے سورۃ جمعہ آیت 9,10 جب جمعہ کی نماز کی اذان ہو تو دنیاوی کام چھوڑ دو اور نماز کے لئے مسجدوں میں حاضر ہو اور جب نماز ختم ہو جائے تو جاؤ اور اپنے اپنے کاموں میں لگ جاؤ بڑے افسوس کا مقام ہے کہ مذہب کے نام پر کچھ لوگ خداوند کریم کے فرمان کی تہی کرر ہے ہیں اگر تم نے حکومت سے محاذ آرائی کرنا ہے تو کرو لیکن اس کے لئے بے سبب اسلام کو بیچ میں کیوں لاتے ہو۔

☆☆

ستارے، چاند اور سورج

إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِينَةِ الْكَوَاكِبِ ٥ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ٥ لَّا يَسَّمَّعُوْنَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ٥ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ٥

سورۃ الصفات 37 آیت 9-6 بے شک ہم نے دنیا کے آسمان کو ستاروں سے سجایا ہے اور ہر شیطان سرکش سے اس (آسمان) کی حفاظت کی ہے کہ آسمانوں میں اعلیٰ مجلس کی طرف کان نہ لگا سکیں وہاں سے بھگانے کی خاطر ان پر ہر طرف سے انگارے پھینکے جاتے ہیں اور ان کے لئے دائمی عذاب ہے۔

إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ٥

سورۃ الصفات 37 آیت 10 جو کوئی (شیطان) فرشتوں کی کسی بات کو چوری چھپے سننے کی کوشش کرتا ہے تو جلتا ہوا انگارہ اس پر پھینکا جاتا ہے۔

وَهُوَ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِىْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۗ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ٥

سورۃ انعام 6 آیت 97 اور اللہ تعالیٰ کی ذات کریم ہے کہ جس نے اندھیروں میں خشکی اور

سمندروں میں تمہاری رہنمائی کے لئے ستارے بنائے عقلمندوں کے لئے ہم نے اپنی قدرت کے ثبوت واضح طور پر بیان کر دیئے ہیں (ستاروں سے اپنی قسمت جانچنا شرک ہے علماء حضرات کو اس کاروبار کے خلاف مہم چلانا چاہئے)۔

فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ○

سورۃ انعام 6 آیت 96 وہی اللہ تعالیٰ (رات کے اندھیرے سے) صبح کی روشنی نکالتا ہے اور اُسی نے رات کو آرام کی خاطر بنایا ہے اور سورج اور چاند کو وقت کے حساب کے بنایا ہے یہ بہت بڑے جاننے والے اور طاقتور (خداوند تعالیٰ) نے تقدیر لکھ دی ہے۔

غور کرنے کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورج اور چاند دونوں کو وقت کے تعین کرنے کے لئے تخلیق کیا ہے۔

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ط قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَ الْحَجِّ ۭ ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 189 (اے رسول کریمؐ) لوگ آپ سے نئے چاند کے متعلق پوچھتے ہیں آپ فرما دیں کہ یہ لوگوں کے معاملات میں وقت مقرر کرنیکا ذریعہ ہیں اور حج کے معاملے میں بھی۔

وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ص ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَ اَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِي الْمَسٰجِدِ ۭ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 187 اور کھاؤ اور پیئو یہاں تک کہ دن کی سفید دھاری رات کی سیاہ دھاری سے واضح نظر آنے لگے (خدوخال واضح دکھائی دینے لگیں) پھر روزہ رات تک پورا کرو۔ پھر جب تم مسجدوں میں اعتکاف بیٹھے ہو تو اپنی بیویوں سے مباشرت مت کرو۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے ان کی خلاف ورزی نہ کرنا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے احکام کھول کھول کر صاف بیان کرتا ہے تاکہ پرہیز گار بنو۔

یہ بڑا غور کا مقام ہے اللہ تعالیٰ نے انسان کو وقت کے تعین کے لئے سورج اور چاند کی منزلیں اور طلوع اور غروب کے اوقات کو سامنے رکھنے کی ہدایت کی ہے آج مسلمان ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں ایک طرف کوریا میں ہیں، دوسری طرف امریکہ میں، روس میں ہیں، ہندوستان میں

ہیں، انڈونیشیا میں ہیں، فرانس میں ہیں، آسٹریلیا میں ہیں اور انگلینڈ میں ہیں۔ روزے اگر سورج کے حساب سے رکھے جاتے کسی ملک میں ہمیشہ گرمیوں میں آتے تو دوسرے ہی سردیوں میں کہیں دن بڑے ہوتے اور کہیں چھوٹے لیکن اللہ تعالیٰ کے حضور میں سارے مسلمان برابر ہیں لہٰذا رمضان شریف کی آمد چاند سے متعلق کر دی گئی جب کے روزے کے وقت کا تعین سورج سے کیا گیا ہے تاکہ ساری دنیا کے مسلمانوں کو گرمیوں کے روزے نصیب ہوں اور سردیوں میں بھی اور یہی معاملہ حج کا بھی ہے کہ چاند سے متعلق ہونے کی وجہ سے کبھی سردیوں میں آئے گا اور کبھی گرمیوں میں۔ ایسا نہیں کہ ایک ہی موسم یعنی ہمیشہ سردیوں یا ہمیشہ گرمیوں میں پھر چار مہینوں میں لڑائی سے منع کر دیا گیا ہے وہ بھی چاند سے متعلق کر دیئے گئے ہیں۔ رجب، ذوالقعدہ، ذوالحج اور محرم۔ اگر دشمن حملہ کر دے یا دشمن کی جانب سے حملہ کا احتمال ہو تو مسلمانوں کو پورا اختیار ہے کہ وہ بھرپور جواب دیں۔

پانچوں نمازوں کا وقت آسمان میں سورج کے مقام اور منزل سے تعین کیا گیا ہے۔

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَالْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ○

سورۃ یونس 10 آیت 5 یہ اللہ تعالیٰ کی ذات کریم ہے جس نے سورج کو روشن اور چاند کو منور بنایا اور منزلیں مقرر کیں کہ تم برسوں اور اپنے معاملات کا حساب کر سکو یہ سب کچھ خداوند تعالیٰ نے تدبیر سے پیدا کیا ہے اور سمجھنے والوں کے لئے وہ اپنے احکام کھول کر واضح اور صاف بیان کرتا ہے۔

چاند کا حساب سورۃ بقرہ 2 آیت 187 کے ساتھ ساتھ چاند کا حساب تفصیل سے بیان کیا ہے اسی طرح سورج کا بھی بتایا گیا ہے کہ تم اپنے معاملات اور وقت کا تعین کر سکو۔ کچھ لوگ ملازمت کرتے ہیں کچھ دوسرے کاروبار کرتے ہیں حکومت اور ملک کے معاملات ہیں غرضیکہ وقت کا تعین انتہائی اہم معاملہ ہے۔ کچھ فصلیں، پھل اور پھول خاص گرمیوں میں پھولتے اور پھلتے ہیں ان کی بوائی اور کٹائی کے دن مقرر ہیں کچھ دوسری فصلیں، پھل اور پھول ہیں جو سردیوں میں بوئے اور کاٹے جاتے ہیں۔ گرمیوں اور سردیوں میں بارش کے موسم ہیں جو فصلوں کے لئے انتہائی اہم ہیں۔ گرمیوں اور سردیوں کے موسم کی ہوائیں ہیں جن کی مطابقت سے بادبانی جہاز چلتے ہیں۔ آج بھی کشتیاں ان ہواؤں کی مطابقت سے فائدہ اُٹھاتی ہیں۔

ہاں ایک بات بڑی مضحکہ خیز ہے ہم سب جانتے ہیں کہ رسول کریم کی ولادت باسعادت کو مسلمانوں نے چاند سے منسلک کر دیا مسلمان یہ مبارک دن کبھی گرمیوں میں مناتے ہیں اور کبھی

سردیوں میں اس طرح یہ مبارک دن صدیوں سے گھومتا چلا آرہا ہے حالانکہ اس مبارک دن کو چاند سے منتقی کرنے کا کوئی جواز نہیں بہتر ہے کہ یہ مبارک دن شمسی سال کے مطابق منایا جائے۔

وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ٥

سورۃ بنی اسرائیل 17 آیت 12 اور ہم نے رات اور دن کو اپنی قدرت کے دو ثبوت بنائے ہیں رات کو اندھیرے کا ذریعہ بنایا اور دن کو روشن کہ اپنے رب تعالیٰ کا فضل (رزق) تلاش کرو اور برسوں کا شمار اور حساب کرو اور ہم نے ہر چیز کو تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔ لہٰذا عمر کا حساب کرتے وقت شمسی سال کی مدت کو سامنے رکھنے کی ہدایت پر عمل کرنا چاہئے چاند کا حساب بھی ضروری اور لازم ہے رمضان شریف کے روزوں کے لئے وہاں بھی دن کا دورانیہ روزہ کی مدت تعین کرتا ہے۔ پھر عید اور حج بھی چاند کے مطابق ہوں اور پھر چار مہینے جن میں لڑائی حرام ہے چاند سے تعین کئے جائیں گے۔

☆☆

مزاروں پر حاجت براری کے لئے حاضری

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ○

سورۃ بقرہ 2 آیت 123 اور اس دن (قیامت) سے ڈرو جب کوئی شخص کسی شخص کے کوئی کام نہ آئے گا اور نہ ہی اس سے بدلہ قبول کیا جائے گا اور نہ اس کو کسی کی سفارش کچھ فائدہ دے گی اور نہ لوگوں کو کسی طرح سے مدد کی جائے سکے گی۔

فَلَمَّآ اٰتٰهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ○ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ○

پارہ 9 سورۃ اعراف 7 آیت 190 اور جب وہ ان کو پیارا بچہ دیتا ہے تو اس بچے میں جو وہ ان کو دیتا ہے اس کا شریک مقرر کرتے ہیں جو وہ شرک کرتے ہیں خدا تعالیٰ کا رتبہ اس سے بہت اعلیٰ اور اونچا ہے۔ کیا وہ ایسوں کو شریک بناتے ہیں جو کچھ پیدا نہیں کر سکتے بلکہ خود اُن کو پیدا کیا گیا ہے۔شرک کرنا گناہ عظیم ہے جو خدا تعالیٰ ہر گز ہر گز نہیں بخشے گا ،بڑے افسوس کا مقام ہے کہ سارے پاکستان اور ہندوستان میں لوگ پیروں فقیروں اور مزارات پر حاجت روائی کے لئے حاضری دیتے ہیں اور علماء کرام اور اسلامی نظریاتی کونسل آنکھیں بند کئے ہیں۔

أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ ۚ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا ○

سورۃ اسرا 17 آیت -57 یہ لوگ جن کو (خدا کے سوا) پکارتے ہیں وہ خود اپنی خاطر اللہ تعالیٰ کے ہاں رسائی کے لئے وسیلہ تلاش کرتے ہیں حتیٰ کہ جو خداوند تعالیٰ کے مقربین ہیں وہ بھی خداوند تعالیٰ کی رحمت کے اُمیدوار ہیں اور اس کے غضب سے ڈرتے ہیں بے شک ہمیں پروردگار کے غضب سے ڈرنا ہی چاہئے یہ سب پیر فقیر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاجت مند ہیں۔

مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ أَوْلِيَاءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوتِ ۚ اتَّخَذَتْ بَيْتًا ۖ وَإِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوتِ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ○ إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○

سورۃ عنکبوت 29 آیت 41 اور جن لوگوں نے خداوند کریم کے سوا دوسروں کو حاجت روا بنا رکھا ہے ان کی مثال مکڑی کی سی ہے کہ وہ بھی (ایک طرح کا) گھر بناتی ہے اور کچھ شک نہیں کہ تمام گھروں سے کمزور مکڑی کا گھر ہے۔ کاش یہ اس بات کو جانتے ہوتے۔ یہ لوگ جس چیز کو خداوند تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں خواہ وہ کچھ ہی کہیں خداوند کریم اسے جانتا ہے اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى ۚ وَإِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۗ إِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۚ وَمَنْ تَزَكّٰى فَإِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهِ ۚ وَإِلَى اللّٰهِ الْمَصِيرُ ○

سورۃ فاطر 35 آیت 18 اور کوئی اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گا اور کوئی بوجھ کے نیچے دبا ہوا اپنا بوجھ بٹانے کے لئے کسی کو بلائے گا تو کوئی اس میں سے کچھ نہ اٹھائے گا اگرچہ عزیز رشتہ دار ہی ہو تم انہی لوگوں کو نصیحت کر سکتے ہو جو دیکھے بغیر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے اور پابندی سے نماز پڑھتے ہیں اور جو شخص پاک ہوتا ہے اپنے لئے ہی پاک ہوتا ہے اور سب کو خداوند تعالیٰ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔

إِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۖ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۖ وَإِنْ تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ ۗ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى ۗ ثُمَّ إِلٰى رَبِّكُمْ مَرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ○

سورۃ زمر 39 آیت 7 اور اگر تم ناشکری کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم سے بے نیاز ہے اور اپنے بندوں سے ناشکری پسند نہیں کرتا اور اگر شکر کرو گے تو وہ اس کو تمہارے لئے پسند کرے گا اور کوئی اُٹھانے والا دوسروں کا بوجھ نہیں اٹھائے گا پھر تم کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹنا ہے پھر جو کچھ تم کرتے رہے وہ تم کو بتائے گا وہ دلوں کی پوشیدہ باتوں سے آگاہ ہے۔

اِنَّآ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالۡحَـقِّ‌ۚ فَمَنِ اهۡتَدٰى فَلِنَفۡسِهٖ‌ۚ وَمَنۡ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيۡهَا‌ ۚ وَمَاۤ اَنۡتَ عَلَيۡهِمۡ بِوَكِيۡلٍ ۝

سورۃ زمر 39 آیت 41 اور ہم (اللہ تعالیٰ) نے تم (رسول کریمؐ) پر کتاب (قرآن مجید) لوگوں کی ہدایت کے لئے سچائی کے ساتھ نازل کی ہے تو جو کوئی ہدایت پاتا ہے تو اپنے (بھلے کے) لئے اور جو گمراہ ہوتا ہے اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور (اے پیغمبر) تم ان کے وکیل نہیں بن سکتے۔

توبہ توبہ استغفر اللہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کریم پر واضح کر رہا ہے کہ وہ گمراہوں یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک بنانے والوں یا اللہ تعالیٰ کی بجائے دوسروں کو حاجت روا بنانے والوں کی وکالت نہیں کر سکتے اور دوسرا کوئی ان کے گناہوں کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا۔ مزید گھٹانے بڑھانے کی کوئی گنجائش نہیں۔

اَلَا لِلّٰهِ الدِّيۡنُ الۡخَالِصُ‌ؕ وَالَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اَوۡلِيَآءَ‌ۘ مَا نَعۡبُدُهُمۡ اِلَّا لِيُقَرِّبُوۡنَاۤ اِلَى اللّٰهِ زُلۡفٰى اِنَّ اللّٰهَ يَحۡكُمُ بَيۡنَهُمۡ فِىۡ مَا هُمۡ فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِىۡ مَنۡ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝

سورۃ زمر 39 آیت 3- عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی ذات واحد کے لئے لازم ہے اور جن لوگوں نے اس ذات واحد کے سوا دوسروں کو اپنا کارساز بنا لیا ہے (اور کہتے ہیں کہ) ہم ان کو اس لئے پوجتے ہیں کہ ہم کو خداوند تعالیٰ کا مقرب بنا دیں جن باتوں میں یہ اختلاف کرتے ہیں خداوند کریم ان میں فیصلہ کر دیگا بے شک خداوند تعالیٰ اس شخص کو جو جھوٹا اور ناشکرا ہو ہدایت نہیں دیتا۔

مَنۡ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجۡزٰٓى اِلَّا مِثۡلَهَا‌ ۚ وَمَنۡ عَمِلَ صَالِحًا مِّنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدۡخُلُوۡنَ الۡجَـنَّةَ يُرۡزَقُوۡنَ فِيۡهَا بِغَيۡرِ حِسَابٍ ۝

سورۃ غافر 40 آیت 40 جو بُرے کام کرے گا اس کو ویسا ہی بدلہ ملے گا اور جو نیک کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ صاحب ایمان بھی ہو گا تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہوں گے وہاں ان کو بے شمار انعام و اکرام ملے گا۔

كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌo

سورۃ مدثر 74 آیت 38 ہر شخص اپنے اعمال کے لئے خود ذمہ دار (جواب دہ) ہے۔

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَo

سورۃ مدثر 74 آیت 48 اور کسی سفارش کرنے والے کی سفارش اس کے حق میں کچھ فائدہ نہیں دے گی۔

اللہ تعالیٰ نے پیر و مرشد کے کاروبار کو صاف صاف اسلامی احکام کے خلاف قرار دیا ہے اسلام میں نہ سجادہ نشین کے لئے جگہ ہے نہ گدی نشین کے لئے اور نہ ہی گدی کا کوئی مقام ہے بہشتی دروازہ کا تصور کہاں سے آ گیا؟ اس معاملے میں علماء کرام، مفتیان دین اور اسلامی نظریاتی کونسل کو جلدی سے جلدی حتمی اقدام کرنا چاہئیں۔

اِسی طرح حاجت براری کی خاطر مزاروں پر حاضری دینا اور حاجت براری کے لئے پکارنا ایک قبیح فعل ہے انسانیت کی توہین ہے۔ کبیرہ گناہ ہے۔ دین اسلام میں اس طرح کے عقیدوں کی کوئی جگہ نہیں۔

☆☆

تعویذ گنڈوں اور بے بنیاد توہمات کے بارے میں احکام

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

سورۃ فلق 113 فلق آیت 1 (اے رسول کریم) آپ کہہ دیں کہ میں صبح کے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں ہر چیز کی ایذا رسانی سے جو پیدا کی گئی ہے اور اندھیری رات کی برائی سے جب اس کا اندھیرا چھا جائے اور گنڈوں پر پڑھ پڑھ کر پھونکنے والوں کی ایذا سے اور حسد کرنے والے کی ایذا سے جب وہ حسد کرنے لگے۔

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝

سورۃ مائدہ 5 آیت -103 اللہ تعالیٰ نے نہ تو بحیرہ بنایا ہے (اونٹنی جو بتوں کی نذر کی جاتی ہے اس کے کان چیر کر چھوڑ دیتے ہیں اور پینے کے لئے اس کا دودھ نہیں دوہا جاتا) اور نہ ہی سائبہ (وہ جانور جو بتوں کے نام پر چھوڑ دیا جاتا ہے اور اس پر بوجھ نہیں لادا جاتا) اور نہ ہی وصیلہ (اونٹنی جو اول عمر میں آگے پیچھے دوبارہ بچے دیتی ہے اس کو بتوں کی نذر چھوڑ دیتے ہیں) اور نہ ہی حام (سانڈ اونٹ

جونسل کشی کے لئے مخصوص کر دیا جاتا ہے اور جس پر سواری کرنا ترک کر دیا جاتا ہے) بلکہ کافر لوگ خدا تعالیٰ کے متعلق جھوٹ بولتے ہیں اور زیادہ تر تو عقل سے محروم ہیں (یعنی بے وقوف)

وَ قَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ۚ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ○

وَ قَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَ مُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ۚ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ۚ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ○ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًا م بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ حَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ۚ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ○

سورۃ انعام 6 آیت 138,139,149 اور اپنے خیال سے یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ چار پائے اور فعل حرام ہے اسے اس شخص کے سوا جسے ہم چاہیں دوسرا کوئی نہیں کھا سکتا اور بعض جانور ایسے ہیں کہ ان پر سواری کرنا منع کر دیا گیا ہے اور بعض جانور ایسے ہیں جن پر ذبح کے موقع پر خدا تعالیٰ کا نام نہیں لیتے خداوند تعالیٰ کے متعلق جھوٹ بولتے ہیں عنقریب وہ ان کو ان کے جھوٹ کا بدلہ دے گا اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ جو بچہ ان چار پایوں کے پیٹ میں ہے وہ صرف ہمارے مردوں کے لئے ہے اور ہماری عورتوں کے لئے اس کا کھانا حرام ہے لیکن اگر مردہ پیدا ہو تو سب اس کے کھانے میں شریک ہو سکتے ہیں (یعنی مرد اور عورتیں سب کھا سکتے ہیں) عنقریب اللہ تعالیٰ ان کو ان کے ڈھکوسلوں کی سزا دے گا بے شک وہ حکمت والا اور خبردار ہے اور جن لوگوں نے اپنی اولاد کو بے وقوفی سے لاعلمی میں قتل کیا اور خداوند تعالیٰ پر جھوٹ بولتے ہیں اور اس کی عطا کی ہوئی روزی کو حرام ٹھہرایا وہ گھاٹے میں پڑ گئے۔

مختلف ملکوں میں الگ الگ جھوٹے تصورات قائم ہیں کہیں لوگوں نے اپنی تقدیریں ستاروں سے منسلک کر لی ہیں اور کچھ بے وقوف پتھروں کو خوشقسمتی کی نشانی پر ایمان رکھتے ہیں کچھ لوگ کسی خاص دن یعنی منگل یا بدھوار مشرق یا مغرب کو سفر کرنا بدشگونی قرار دیتے ہیں اور کچھ ایسے بھی جو جنوب یا شمال کو سفر نہیں کریں گے۔ یہ سب جہالت، گمراہی ہے۔ خداوند کریم کی جانب سے ایسا کوئی حکم نہیں اور اسلامی عقائد کی نفی ہے۔

☆☆

رسول کریمؐ کا کردار

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍO

سورۃ م آیت 4 (اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ فرماتا ہے کہ اے رسول کریمؐ) آپ نہایت اعلیٰ کردار کے حامل ہیں رسول کریمؐ کے وصال کے کچھ عرصہ بعد چند آدمی بی بی عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رسول کریمؐ کے بارے میں دریافت کرنے لگے بی بی عائشہؓ نے پوچھا کہ تم نے قرآن مجید پڑھا ہے انہوں نے جواب میں کہا ہاں تو بی بی عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول کریمؐ قرآن مجید کی چلتی پھرتی تفسیر تھے۔

مفتیان دین اور علماء حضرات نے پچھلے 1500 سال کے عرصہ میں سیرت رسولؐ مقبول کے موضوع پر بے شمار کتابیں لکھی ہیں لیکن پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ماسوائے چند ایک کے قریباً قریباً سب نے ہی رسول کریم کی حیات مبارک کا نہایت اہم پہلو نظر انداز کر دیا ہے جبکہ دوسرے پہلوؤں پر کماحقہ روشنی ڈالی ہے۔

رسول کریم مدینہ منورہ میں ہجرت کے دس سال زندہ رہے اور اس عرصہ میں 27 مہمات میں بذات خود اسلامی فوج کی قیادت کی میدان جنگ میں فوج کے درمیان رہتے فوج کو دشمن کے مقابلہ پر صف آرا کیا اور دشمنوں کی سرکوبی کے لئے اپنے دوسرے صحابہؓ کی کارکردگی میں 28 مہمات پر فوج کو روانہ کیا یعنی کسی سال چھ مہمات اور دوسرے سال پانچ یعنی ہر دوسرے تیسرے مہینہ صحابہؓ کرام سر پر کفن باندھے دشمن کے مقابلے کے لئے جان کی بازی لگاتے۔

رسول کریمؐ عظیم جرنیل تھے جنہوں نے مسلمانوں کو نئے سرے سے فوجوں کو منظم کرنے اور صف آرا کرنا سکھایا اور ذرائع نقل وحمل رسل ورسائل اور اسلحہ کا بندوبست کرنا سکھایا اور اسلامی فوج کو اس وقت فتح وکامرانی سے ہم کنار کیا جب گن چن کر 313 افراد تھے جسم پر پورے کپڑے نہ تھے اور نہ ہی مناسب اور پوری طرح مسلح تھے اور نہ ہی پیٹ بھرنے کے لئے خوراک تھی۔

تہجد پڑھنا، مسواک کرنا اور شلوار ٹخنوں سے تین انچ اوپر رکھنا اپنی جگہ اچھی بات ہے لیکن فوجوں میں خدمت نہایت افضل اور مقدم ہے۔ بڑی حیرانی اور اچنبھے کی بات ہے کہ علماء حضرات فوجی خدمات سے بھاگتے انہوں نے کس طرح کا اسلام اختراع کیا ہے یقیناً رسول کریمؐ ایسے اسلام کے بانی نہیں تھے ہونا تو یہ چاہئے کہ پاکستان میں علماء کرام کا ایک مرکزی بورڈ ہو جو یہ فیصلہ نافذ کرنے کا مجاز ہو کہ نماز کی امامت صرف وہی اشخاص کریں گے جنہوں نے فوج میں کم از کم دس سال کے لئے خدمت کی ہو۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْأٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝

سورۃ احزاب 33 آیت 21 تمہارے لئے رسولؐ خدا کردار کا بہترین نمونہ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے ملنے کی اُمید رکھتا ہو اور روز قیامت پر یقین رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرتا ہو۔

رسول کریمؐ کی زندگی کا ایک ایک پہلو اتنا منور اتنا روشن اور اتنی تفصیل کے ساتھ ہمارے سامنے ہے کہ اس پر ایک ایک علیحدہ کتاب لکھنا مناسب ہوگا جو یقیناً بہت بڑا کام ہے اور اس کتاب کے موضوع سے دور ہو جائیں گے۔

ساری عمر کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا بلکہ کئی کتابوں میں رسول کریم نے جو کچھ کھایا اس کی تفصیل موجود ہے عموماً پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے اور خندق کھودنے کے موقع پر دو پتھر پیٹ پر باندھے ہوئے تھے۔ بی بی عائشہؓ کا بیان ہے کہ رسول کریمؐ اپنے گھر کے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتے بلکہ آپ نے اپنے جوتے بھی اپنے مبارک ہاتھوں سے خود مرمت کئے بی بی فاطمہؓ اپنے گھر کے سارے کام خود کرتیں جس کی وجہ سے آپ کے ہاتھوں میں گٹے پڑے ہوئے تھے حضرت علیؓ کے بیان کے مطابق بی بی فاطمہؓ خود پانی کی مشکیں لاتیں بڑا مشہور واقعہ ہے اور اکثر مسلمانوں کو معلوم ہوگا کہ بی بی فاطمہؓ نے ایک دن رسول کریمؐ سے ایک غلام عنایت کرنے کے لئے عرض کیا تو آپؐ نے جواب دیا کہ میں تم کو غلام سے بہتر عنایت کرتا ہوں۔ رات کو سوتے وقت 33 بار سبحان اللہ، 33 بار الحمدللہ اور 34 بار اللہ اکبر کا درود پڑھیں جو غلام سے بدرجہا بہتر ہے اپنے جسم مبارک

پر ہمیشہ ایک جوڑا ہی زیب تن رہا کئی دفعہ صرف تہبند ہی پہنے ہوتے اور ہمیں تاریخ بتا رہی ہے کہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمرؓ کے پاس بھی ایک وقت میں ایک جوڑا کپڑے ہوتے۔ رسول کریمؐ لڑائی کے موقع پر باری باری اپنی ایک بی بیؓ کو ساتھ لے جاتے کہ زخمیوں اور نمازیوں کی مرہم پٹی۔ پانی پلانا اور کھانے کی خدمت بجا لاتی سخت گرمیوں میں چلچلاتی دھوپ میں تبوک کا اتنا لمبا سفر اونٹ پر کیا جبکہ دنیاوی وسائل اور ساز و سامان محدود تھا۔

آج جو علماء حضرات اور مفتیان دین رسول کریم کی سنت کا اتباع کر رہے ہیں ملاحظہ فرمائیں اکثر علماء حضرات ایئر کنڈیشنڈ بنگلوں میں رہتے ہیں ایئر کنڈیشنڈ گاڑیوں میں سفر کرتے ہیں صبح و شام مختلف النوع و اقسام کے مرغن اور لذیذ کھانے حاضر ہوتے ہیں درجنوں حواری ہر وقت خدمت کے لئے حاضر رہتے ہیں انہوں نے سنت رسول کو مسواک، ٹخنوں سے تین انچ اونچی شلوار اور تہجد تک محدود کر دیا ہے۔ یہ تو رسول کریمؐ کی ذات بابرکات کے ساتھ بڑا بھونڈا مذاق ہے۔ بلکہ گستاخی شمار کرنا نامناسب نہ ہوگا۔ معاشرہ میں ملک اور ملت کے مفاد کی خاطر کوئی کارآمد کام نہیں کرتے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ رَأْفَةً وَرَحْمَةً وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۝

سورۃ الحدید 57 آیت 27 اور جن لوگوں نے (ان پیغمبران کرام) کی پیروی کی ان کے دلوں میں شفقت اور مہربانی ڈال دی۔ دنیاوی لذتوں اور معاشرہ کی ذمہ داریوں سے کنارہ کش تو خود انہوں نے ایک نئی بات نکال لی ہم نے ایسا حکم نہیں دیا تھا مگر انہوں نے اپنے خیال میں خداوند کریم کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ایسا کیا پھر جیسا اس کو نبھانا چاہئے تھا نبھاہ بھی نہ سکے۔

ممکن ہے کہ کچھ لوگ اس حکم کا بہانہ اور سہارا لیں کہ تم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں اور زینتوں سے کیوں کنارہ کش ہوتے ہو یہ بڑی غلط فہمی ہے یا پھر گمراہی ہے یہ آیت کریمہ اس وقت نازل ہوئی جب کافر خانہ کعبہ کا طواف ننگے کرتے تھے تو خداوند کریم نے مسلمانوں پر ہر احسان فرمایا کہ تم کپڑے پہن کر طواف کرو اس میں کوئی برائی نہیں یہ نعمتیں خداوند تعالیٰ نے تمہارے لئے پیدا کی ہیں۔

☆☆

لالچ اور طمع

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَىِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○

سورۃ حجرات 49 آیت 1 مومنو خداوند تعالیٰ اور رسول کریمؐ کے احکام کے مقابلے پر اپنے مفاد کو ترجیح مت دو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو بے شک خداوند تعالیٰ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

یہ آیت کریمہ بڑی جامع اور ذو معنی ہے اس پر کچھ لکھنا بڑی مشکل اور لمبا کام ہے یہ زندگی کے ہر پہلو اور میدان میں انسان کو عموماً اور مسلمان کو خصوصاً مجبور کرتی ہے کہ ذاتی مفاد حاصل کرنے کے لئے بھاگ دوڑ کرتے وقت یہ ضرور سامنے رکھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی تو نہیں کر رہا۔

مسلمانوں میں اخوت، شفقت اور محبت

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ۝

سورة فتح 48 آیت 29 محمدؐ خداوند کریم کے پیغمبر ہیں اور جوگ (مومنین) ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے حق میں تو سخت ہیں اور آپس میں رحم دل۔

ہو حلقہ یاران تو بریشم کی طرح نرم
رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

اقبالؒ

اس آیت کریمہ کو سامنے رکھیں اور دوسری طرف دیکھیں کہ مسلمان کیسے مسلمان کے خون کے در پے ہو گئے ہیں جان سے مار دینا، تشدد کرنا، ظلم ستم ڈھانا، مسجدوں میں نمازیوں پر گولیاں چلا دینا، ہڑتالیں اور دنگا فساد خداوند کریم کے احکام کی واضح خلاف ورزی ہے جس کی سزا جہنم ہے۔

☆☆

آداب گفتگو

يَٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرفَعُوٓا أَصْوٰتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمٰلُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ إِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ أَصْوٰتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ۚ ۝

سورۃ حجرات 49 آیت 23 اے ایمان والو اپنی آواز رسول کریمؐ سے اونچی مت کرو اور جس طرح آپس میں ایک دوسرے سے (اونچی آواز سے) بولتے ہو (اس طرح) ان کی حاضری میں نہ بولا کرو ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو، جو لوگ رسولؐ خدا کے سامنے دبی آواز سے بولتے ہیں خدا تعالیٰ نے ان کے دل تقوا کے لئے آزما لئے ہیں۔

یہ حقیقت تو واضح ہے کہ رسول کریمؐ اب اس دنیا میں نہیں تو یہ آیت کریمہ منسوخ نہیں سمجھنا چاہئے بلکہ اپنے سے عمر میں بزرگ یا مرتبہ یا عہدہ میں اعلیٰ یا زیادہ تجربہ رکھنے والے کا ادب لازم ہے اور ان کے سامنے والی زبان میں گفتگو کرنا چاہئے۔

وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّ

الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسٰنِ عَدُوًّا مُّبِيْنًاO

سورۃ بنی اسرائیل 17 آیت 53 ، اور میرے بندوں سے کہہ دو کہ (لوگوں سے) میٹھی اور شائستہ باتیں کریں کہ شیطان تو بُری باتوں سے ان میں فساد ڈالتا ہے مزید لکھنے کہنے کی گنجائش نہیں۔

☆☆

مسجدوں میں لاؤڈ سپیکر کا استعمال

رسول کریمؐ ظہر اور عصر کی نمازوں میں دبی زبان سے قرات کرتے تھے کچھ لوگوں نے جو رسولؐ خدا کے وصال کے بعد مسلمان ہوئے اپنی تشفی کی خاطر صحابہ کرامؓ سے رجوع کیا جناب خبابؓ بن ارت سے پوچھا گیا کہ رسولؐ خدا ظہر اور عصر کی نمازیں قرات کرتے تھے آپ نے جواب دیا ہاں ہم نے پھر پوچھا کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا تو جناب خبابؓ بن ارت نے جواب میں کہا کہ ہم نے آپؐ کی داڑھی کو ہلتے دیکھا (صحیح بخاری پارہ 3)

اس میں کیا حکمت ہے رسول کریم نہیں چاہتے تھے کہ کوئی بیمار پریشان ہو یا کسی کے آرام میں خلل پڑے۔

آج کل نمازیوں کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے اور لاؤڈ سپیکر کا استعمال ضروری ہو گیا ہے لیکن ساتھ ہی کچھ علماء حضرات نے اس مسئلہ کو اپنی انا کا سوال بنا لیا ہے آج بھی خانہ کعبہ اور مسجد نبوی میں صرف اذان کی آواز مسجد کے باہر سنائی دیتی ہے لیکن قرات گو لاؤڈ سپیکر پر کی جاتی ہے لیکن آواز صرف اتنی ہوتی ہے کہ صرف مسجد کے اندر ہی سنائی دے باہر نہیں لہٰذا ہم اپنے علماء اور مفتیان حضرات سے امید کرتے ہیں کہ وہ بھی قرات کو صرف اتنا ہی اونچا کریں کہ آواز صرف مسجد کے اندر سنائی نہ کہ باہر یہاں تو ہر ہزار گز کے فاصلہ پر مسجد ہے لہٰذا اذان کے لئے بھی لاؤڈ سپیکر کی آواز کم سے کم ہونا بہتر ہوگا کہ دوسری مسجدوں سے بھی لوگ اذان سن سکیں۔

تہجد پڑھنا، مسواک کرنا اور شلوار گھٹنے کے تین انچ اوپر رکھنا اپنی جگہ اچھے اعمال ہیں لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے لئے خداوند تعالیٰ کے احکام اور نبی آخرالزماں کی پیروی اچھی ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْأٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا○

سورۃ احزاب 33 آیت 21 جس کو روز قیامت کا یقین ہو اور وہ خداوند کریم سے ملنے کی امید رکھتا ہو اس کے لئے رسول کریمؐ کا کردار تقلید کے لئے بہترین نمونہ ہے اس کے لئے لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کثرت سے حمد و ثنا کرے۔

وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۚ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ○

سورۃ لقمان 31 آیت 19 اور اپنی چال میں اعتدال (میانہ روی) کئے رہنا زندگی میں غرور سے بچنا آواز نیچی رکھنا کہ اونچی آواز گدھوں کی ہے اور کچھ شک نہیں کہ سب سے بری آواز گدھوں کی ہے۔ (ہوسکتا ہے کہ ہماری مسجدوں کے امام اور خطیب حضرات کسرِ نفسی کا شکار ہوں اور اپنے مخالفین حواریوں اور سامعین پر دھاک بٹھانے کی خاطر اپنی آواز اونچی رکھتے ہیں اور چلا چلا کر بولتے ہیں)

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْأٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ○

سورۃ اعراف 7 آیت 205 اور اپنے پروردگار کو دل ہی دل میں عاجزی اور خوف سے نچلی (ہلکی) آواز سے صبح و شام یاد کرتے رہو اور غافل نہ ہونا۔

مزید کسی تبصرہ یا اضافہ کی قطعاً گنجائش نہیں۔

☆☆

اہتمام دعوت

يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ إِلَّآ أَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ إِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ إِنٰـهُ وَلٰكِنْ إِذَا دُعِيْتُمْ فَـادْخُلُوْا فَـإِذَا طَعِمْتُمْ فَـانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَئْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ۚ إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ۚ ٥

سورۃ احزاب 33 آیت 53 اے ایمان والو۔ رسول کریم کے گھر اسی وقت جاؤ جس وقت پر تم کو دعوت (کھانے) کے لئے بلایا جائے اور کھانے کے تیار ہونے کا انتظار کرنا پڑے لیکن جب تمہاری دعوت کی جائے تو جاؤ اور جب کھانا ختم ہو تو جانے کی اجازت مانگو اور باتوں میں مصروف ہو کر نہ بیٹھ رہو اس بات سے تمہارے پیغمبر کو ایذا پہنچتی ہے اور وہ تم سے شرم کرتے ہیں (لیکن کہتے نہیں) لیکن خداوند تعالیٰ صحیح بات کہنے سے شرم نہیں کرتا۔

یہ آیت کریمہ رسول کریم کی وفات کے بعد منسوخ نہیں سمجھی جائے گی بلکہ اس کا اطلاق ہمیشہ کے لئے قائم ہے۔ جب بھی کہیں دعوت پر بلایا جائے تو لازم ہے کہ وقت پر حاضر ہوں نہ ہی پہلے اور نہ ہی دیر سے اور جب کھانا یا دعوت ختم ہو جائے تو گپوں میں مصروف ہو کر فضول وقت نہ ضائع کریں بلکہ میزبان سے شکریہ کے ساتھ اجازت لیں۔

بزرگوں کا عزت واحترام

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ
الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ
تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ○ أَلَآ إِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضِ قَدْ يَعْلَمُ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ إِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا
وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○

سورۃ نور 24 آیت 63-64 مومنو رسول کریم کے بلانے کو ایسے خیال نہ کرنا جیسا کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو بے شک خداوند تعالیٰ کو یہ لوگ اچھی طرح معلوم ہیں جو تم میں سے آنکھ بچا کر چوری چھپے چلے جاتے ہیں تو جو لوگ ان کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو ڈرنا چاہئے ایسا نہ ہو کہ ان پر کوئی آفت آپڑے یا تکلیف دینے والا عذاب نازل ہو جائے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب کچھ اللہ تعالیٰ کا ہے جس (طریق) پر تم ہو وہ اسے خوب جانتا ہے اور جس روز لوگ اسکی طرف واپس کیے جائیں گے تو جو عمل لوگ کرتے تھے وہ ان کو بتا دے گا اور خدا تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

لہٰذا اگر حکومت یا حکومت کا کوئی محکمہ یا اپنے سے عمر میں بڑا یا رتبہ اور عہدہ میں بڑا بلائے تو حاضر ہونا لازم ہے اور اس کی اجازت لئے بغیر کھسکنا گناہ ہے۔

سچ بولنا

يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ٥ يُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَلَكُمْ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهِ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا٥

سورۃ احزاب 33 آیت 70,71 مومنو خداوند تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور سچی اور صحیح بات کہا کرو وہ تمہارے احوال درست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا تو جو شخص خداوند کریم اور رسول کریم کی فرماں برداری کرے گا وہ عظیم کامیابی حاصل کرے گا۔

☆☆

اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی اور آداب مجلس

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○

سورۃ مجادلہ آیت 1 مومنو جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں کھل بیٹھوتو کھل بیٹھا کرو خدا تعالیٰ تم کو انعام واکرام سے نوازے گا جب کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہوتو کھڑے ہو جایا کرو۔ جو لوگ تم میں سے ایمان لائے ہیں اور جن کو علم عطا کیا گیا ہے خداوند کریم ان کے مرتبے بلند کرے گا اور اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال سے خوب واقف ہے۔

سبحان اللہ انعام واکرام کی بارش کیا کہنا کھل کر بیٹھنے اور کھڑا ہونے پر۔

اللہ کی دین کا موسیٰ سے پوچھئے احوال
آگ لینے جائیں پیغمبری مل جائے

☆☆

صلح وامن قائم رکھنے کے احکام

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ج فَاِنْم بَغَتْ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوْا الَّتِىْ تَبْغِىْ حَتّٰى تَفِىْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِج فَاِنْ فَآءَ تْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْاط اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ٥

سورۃ حجرات 49 آیت 9 اور اگر مومنوں میں سے دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کروا دو اگر ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ خداوند تعالیٰ کا حکم مان لے پس وہ جب خدا تعالیٰ کا حکم مان لے (صلح کے لئے راضی ہو جائے) تو دونوں فریقوں میں مساوات کے ساتھ صلح کروا دو۔ اور انصاف سے کام لو کہ خداوند تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو محبت کرتا ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوْا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ٥

سورۃ حجرات 49 آیت 10 مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں (تو) اپنے دونوں بھائیوں میں صلح کروا دیا کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو کہ تم پر رحم کیا جائے۔

☆☆

گھروں میں داخلہ کے احکام اور ہدایت

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۝

سورۃ نور 24 آیت 29-27 اے ایمان والو اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں گھر والوں سے اجازت لئے اور ان کو سلام کئے بغیر داخل نہ ہوا کرو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور ہم نصیحت اس لئے کرتے ہیں کہ شاید تم یاد رکھو اگر تم گھر میں کسی کو موجود نہ پاؤ تو جب تک تم کو اجازت نہ دی جائے اس میں داخل نہ ہونا اور اگر یہ کہا جائے کہ واپس لوٹ جاؤ تو واپس لوٹ جاؤ یہ تمہارے لئے بڑی اچھی بات ہے اور جو کچھ تم جانتے ہو خداوند تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے ہاں اگر تم کسی ایسے گھر میں جاؤ جس میں کوئی نہ رہتا تھا (مثلاً سامان رکھنے یا کسی دوسری غرض کے لئے استعمال کیا جاتا ہو) اور اس میں تمہارا اسباب (رکھا ہو) (اس صورت میں) تم پر کچھ گناہ نہیں اور جو کچھ تم کھلم کھلا کرتے ہو یا پوشیدہ خداوند تعالیٰ کو سب معلوم ہے۔

☆☆

شرم وحیا

قُل لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ○ وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۖ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ ○

سورۃ نور 24 آیت 30,31 (اے رسول کریم) مومن مردوں سے کہہ دیں کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کیلئے بڑی پاکیزگی کی بات ہے اور جو کام یہ لوگ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے اچھی طرح خبردار ہے اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دیں کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی آبرو کی حفاظت کریں اور اپنے حسن، خوبصورتی اور زیبائش، بناؤ سنگھار کو ظاہر نہ کریں ماسوائے اسکے جو عموماً کھلے اور ظاہر رہتے ہیں اپنے سینوں پر پردہ رکھیں ماسوا اپنے خاوند، باپ، سسر، بیٹوں اور خاوند کے بیٹوں اور بھتیجوں اور بھانجوں (اپنے نزدیکی رشتہ داروں)

وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ ۚ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○

سورۃ نور 24 آیت 31 اور چلتے وقت پاؤں زمین پر اس طرح نہ ماریں کہ جھنکار کی آواز کسی غیر کے کانوں میں پہنچے اور ان کا پوشیدہ زیور ظاہر ہو جائے مومنو سب خدا تعالیٰ کے حضور میں توبہ کرو تاکہ تم کو کامیابی حاصل ہو۔

يَأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ○

سورۃ احزاب 33 آیت 59 اے رسول کریمؐ اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیں کہ وہ گھر سے باہر نکلنے کے موقع پر چادر یا دوپٹہ اوڑھ لیا کریں یہ ان کو سمجھنے کے لئے عین مناسب ہے کہ کوئی ان کو ایذا نہ دے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا بہت مہربان ہے (اپنی جوانی، اپنے حسن اور خوبصورتی کا برسرعام اظہار نہ کریں)

☆☆

آداب خلوت

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمٰنُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا
الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ
الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ۚ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا
عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ۚ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۚ كَذٰلِكَ
يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ٥ وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ
فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ٥ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ
عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۢ بِزِيْنَةٍ ۚ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ
لَّهُنَّ ۚ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ٥

سورۃ نور 24 آیت 60-157 اے ایمان والو تمہارے غلام لونڈیاں اور جو بچے ابھی سن بلوغ کو نہیں پہنچے تین موقعوں پہ تم سے اجازت لیا کریں (نمبر ایک) صبح کی نماز سے پہلے اور (دوسرے گرمی کی دوپہر کو) جب تم کپڑے اُتار دیتے ہو اور (تیسرے) عشاء کی نماز کے بعد (یہ) تین

(وقت) تمہارے پردے (کے) ہیں ان کے آگے پیچھے (یعنی دوسرے اوقات میں) نہ تم پر کچھ گناہ اور نہ ان پر کہ کام کاج کے لئے ایک دوسرے کے پاس آتے جاتے رہو اس طرح اللہ تعالیٰ اپنے احکام تم کو کھول کھول کر بیان فرماتا ہے اور خداوند تعالیٰ بڑا علم والا اور حکمت والا ہے جب تمہارے لڑکے بالغ ہو جائیں تو ان کو بھی اسی طرح اجازت دینا چاہئے جس طرح ان سے اگلے (بڑے آدمی اجازت لیتے رہے ہیں) اس طرح خدا تعالیٰ تم کو اپنے احکام کھول کھول کر بیان کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا اور حکمت والا ہے اور بڑی عمر کی عورتیں جن کو نکاح کی امید نہیں رہی وہ اپنے اوپر والے کپڑے اتار کر سر ننگا کر سکتی ہیں۔

☆☆

غیر مصدقہ افواہوں پر کان دھرنا

يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوٓا إِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوٓا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَٰلَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَٰدِمِينَ o

الحجرات 49 آیت 6 مومنو اگر کوئی بدکردار تمہارے پاس کوئی افواہ لے کر آئے تو خوب تحقیق کرلیا کرو کہ کسی قوم کو نادانی سے نقصان پہنچا دو پھر تم کو اپنے کیے پر نادم ہونا پڑے۔

☆☆

بہتان تراش، چغل خور اور کنجوس

وَيۡلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۨ الَّذِىۡ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ يَحۡسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخۡلَدَهٗ ۚ كَلَّا لَيُنۡۢبَذَنَّ فِى الۡحُطَمَةِ ۖ وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا الۡحُطَمَةُ ؕ نَارُ اللّٰهِ الۡمُوۡقَدَةُ ۙ الَّتِىۡ تَطَّلِعُ عَلَى الۡاَفۡـِٕدَةِ ؕ اِنَّهَا عَلَيۡهِمۡ مُّؤۡصَدَةٌ ۙ فِىۡ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ

سورۃ ہمزہ 104 ہر بہتان تراش اور چغل خور کے لئے تباہی ہے جو مال جمع کرتا جاتا ہے اور گن گن چھپاتا رہتا ہے اور اس غلط فہمی میں ہے اس کا ہمیشہ کے لئے اس کے کام آئے گا ہرگز ایسا نہیں ہوگا وہ ضرور حطمہ میں ڈالا جائے گا اور تم کیا سمجھتے ہو کہ حطمہ کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے جو دلوں تک جالپٹے گی وہ اس میں بند کر دیئے جائیں گے یعنی آگ کے لمبے لمبے شعلوں کے درمیان۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ يُؤۡذُوۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمۡ عَذَابًا مُّهِيۡنًا ۝ وَالَّذِيۡنَ يُؤۡذُوۡنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ بِغَيۡرِ مَا اكۡتَسَبُوۡا فَقَدِ احۡتَمَلُوۡا بُهۡتَانًا وَّاِثۡمًا مُّبِيۡنًا ۝

سورۃ احزاب 33 آیت 57,58 اور جو لوگ خدا تعالیٰ اور اس کے پیغمبرؐ کو تکلیف پہنچاتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں لعنت بھیجتا ہے اور ان کے لئے اس نے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسے کام (کی تہمت) سے جو انہوں نے نہ کیا ہو ایذا دیں تو انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر لے لیا۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ○ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۗ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا ○

سورۃ النسا 4 آیت 37-36 خداوند کریم شیخی اور تکبر کرنے والوں کو دوست نہیں بناتا اور جو خود بھی بخل (کنجوسی) کریں اور دوسروں کو بھی کنجوسی سکھائیں اور جو مال و دولت خداوند تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ان کو عطا کیا ہے اس کو جمع کرتے جائیں اور ہم نے ناشکروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ○ وَيُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ○ إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ○ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ○

سورۃ نور 24 آیت 17,20 اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو متنبہ کرتا ہے کہ بہتان اور تہمت کی کبھی منادی نہ کرنا اگر تم مومن ہو اور اللہ تعالیٰ اپنے احکام تم کو واضح اور صاف بیان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا اور حکمت والا ہے۔ جو لوگ بہتان اور تہمت کی تشہیر اور منادی پسند کرتے ہیں ان کو دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہوگا اور خداوند تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اگر تم پر خداوند کریم کا فضل و کرم اور رحمت نہ ہوتی (تو تم تباہ ہو گئے تھے) بے شک خداوند کریم نہایت مہربان اور رحیم ہے۔

☆☆

کانا پھوسی

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَإِذَا جَآءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ وَيَقُولُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُولُ ۚ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوٓا إِذَا تَنٰجَيْتُمْ فَلَا تَتَنٰجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَتَنٰجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيٓ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝ إِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝

سورۃ مجادلہ 58 آیت 8,9,10 کیا تم نے ان لوگوں کونہیں دیکھا جن کو سرگوشیاں کرنے سے منع کیا گیا تھا پھر جس (کام) سے منع کیا گیا تھا وہی پھر کرنے لگے اور یہ تو گناہ اور ظلم اور رسولؐ خدا کی نافرمانی کی سرگوشیاں کرتے ہیں اور جب تمہارے پاس آتے ہیں تو جس کلمے سے خداوند نے تم (رسولؐ خدا) کو دعا نہیں دی اس سے تمہیں دعائیں دیتے ہیں اور اپنے دل میں کہتے ہیں کہ

(اگر یہ واقعی پیغمبرؐ خدا ہیں تو) جو کچھ ہم کہتے ہیں خدا تعالیٰ ہمیں اس کی سزا کیوں نہیں دیتا (اے رسولؐ کریم) ان کو دوزخ (ہی کی سزا) کافی ہے وہ اس میں داخل ہوں گے اور وہ بُری جگہ ہے۔
مومنو جب تم آپس میں سرگوشیاں کرنے لگو تو گناہ اور زیادتی اور رسول کریم کی نافرمانی کی باتیں نہ کرنا بلکہ نیکوکاری اور پرہیزگاری کی باتیں کرنا اور اللہ تعالیٰ سے جس کے سامنے تم جمع کئے جاؤ گے ڈرتے رہنا (کافروں کی) سرگوشیاں تو شیطانی کام ہے جو اس لئے کی جاتی ہیں کہ مومن ان سے غمناک ہوں مگر خدا تعالیٰ کے حکم کے سوا انہیں کچھ نقصان نہیں پہنچ سکتا تو مومنوں کو چاہیئے کہ خداوند کریم پر ہی بھروسہ کریں۔

☆☆

ٹھٹھہ مذاق اور تمسخر اُڑانا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

سورۃ الحجرات 49 آیت 11 اے کوئی گروہ (لوگ) دوسرے گروہ (لوگوں) سے تمسخر (ٹھٹھہ مذاق) نہ کرے ممکن ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں اور نہ ہی عورتیں عورتوں کا تمسخر اُڑائیں ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں اور اپنے مومن بھائیوں کو عیب نہ لگاؤ اور نہ ہی ایک دوسرے کا بُرا نام رکھو ایمان لانے کے بعد بُرا نام رکھنا گناہ ہے اور جو لوگ توبہ نہ کریں (اور باز نہ آئیں) وہ ظالم ہیں۔

☆☆

وہم و گمان کرنا

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ٥

سورۃ حجرات 49 آیت 12 اے ایمان والو جہاں تک ہو سکے وہم و گمان سے بچو کہ بعض گمان گناہ ہے اور ایک دوسرے کی جاسوسی مت کرو اور نہ کوئی کسی کی غیبت کرے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے بلکہ اس سے تم ضرور نفرت کرو گے اور خداوند تعالیٰ سے ڈرو بے شک خداوند کریم توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہے۔

☆☆

[ہمیں قوی اُمید ہے کہ مشعل راہِ مستقیم پڑھنے سے قارئین کا علم اور ایمان مزید مضبوط ہو گا اور نتیجتاً ملت اسلامیہ کو قرآن سمجھنا آسان ہو گا، جہالت اور ذلالت سے نجات ملے گی۔ آمین]

مصنف